نواب عزیز جنگ بہادر مؤلف و مصنّف



آصف اللغات

جامع الفاظ مفردہ و مرکبۂ اصطلاحی و استعمال فارسی و امثال و مقولہای عجم ملتزم باسناد

متقدمین و متاخرین و معاصرین عجم و برای ہریک لفظ ترجمہ با محاورۂ

زبان اردو مع اسناد کلام زباندانان ہند

جلد پانزدہم

مؤلفہ خان بہادر شمس العلما مولوی احمد عبد العزیز نائطی (نواب عزیز جنگ بہادر) وظیفہ یاب حسن خدمت

سرکار آصفیہ

۱۳۳۵ھ ہجری مطابق سنہ ۱۳۲۶ف

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

اعزاز و شکرانہ اعزاز

اعزاز

(۱) مین اپنی اس تالیف کی اعلی کامیابی پر خداوند کریم کا شکر گزار ہون اور یہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقاے ولی نعمت حضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوے ہے اور اس کا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب مین ہوا۔

(۲) مین ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ مین اس کتاب کا ڈڈی کیشن آپ کے نام نامی سے کرون۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعہ مراسلہ نشانی ۴۲۵۸ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۹ء مجھکو اطلاع دیتے مین کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ آپ نے اُن کو ایسی عالمانہ تالیف مین اُن کی یادگار قائم ہونے کا موقع دیا۔

اعانت (۳) مین ہز اکسلنسی وِیسرائے موصوف کا دل سے شکرگزار ہون کہ آپ نے باجلاس کونسل یہ حکم فرمایا کہ مؤلّف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے پان پان سو روپیہ کا آنریریم (صلۂ تالیف) عطا کیا جاے۔

(۴) مین اپنے آقاے ولی نعمت اعلی حضرت والی سلطنت دکن حضور پرنور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہ کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہون کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلّف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے سات سو اسّی روپیہ کی امداد عطا کی جاے۔

(۵) حیدر آباد کے امراے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر معین المہام صیغۂ تعلیمات و عدالت و کوتوالی و امور عامّہ کی علم دوستی کا بھی شکرگزار ہون کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ کا اعزازی انعام مقرر فرمایا ہے۔

شکریہ عملی (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخون کی طبع کا حقیقی صرفہ بقدر الـ ... سکّہ عثمانیہ ہے اور معاونین بالقابہم کی امداد کا مجموعہ بھی اسی کے قریب قریب ہے۔ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہنچے مین نے جملہ نسخہاے مطبوعہ کو بلا لحاظ اپنے نفع کے مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک لائبریریز مدارس اور بعض شائقین و معاونین زبان فارسی کے لئے

وقف کر دیا ہے معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ ۲۸ جلد کی کتاب ہے اور
مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھ سال بھر مین ایک اور کبھی دو
جلدین شائع ہوتی ہین اور بظاہر مجھکو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ مین اس
کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر مین کر سکون ۔ وہو علیٰ کل شیءٍ قدیر ۔

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز ۔ نائطی

(خان بہادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر)

(آقای ولی نعمت خود دام اقبالہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

للہ الحمد کہ نوبت بہ یازدہمی جلد این کتاب رسید و حلیۂ انطباع در بر کشید ـ ہمدرین روزہا با این کار سترگ چون متحمل بار ملازمت صرفخاص شاہی نشدیم و بحضور استعفای ملازمت پیش کشیدیم ـ الحمد للہ علی احسانہ کہ بار خاطر عاطر نشد و بخوش بختی ما مقبول بارگاہ گردید تا بشکرانۂ آن یک ہزار جلد تالیفات خود را کہ در فنون مختلفہ بود از برای شائقینش وقف کردیم و بر اعلان ما ہفتہ نگذشت کہ عالمیان از نخل مراد ما برخوردند و دست بدستش بردند ـ حالا از برای اوقات عزیز ما ہمین یک کار باقی ماند از ینجاست کہ سعی بلیغ ما این را باسرع آوان باختتام رساند ـ

ملتمس

عزیز جنگ ـ مؤلف

سرکرنا۔ ذمّہ ڈالنا۔ گلے منڈھنا۔ بلا مرضی
بلا خواہش کوئی چیز کسی کے سر چپکنا (۲)
مناکحت کرنا۔ عقد کرنا۔ گٹھ جوڑا لگانا۔

برگردن گرفتن مصدر اصطلاحی۔
بقول بہار مرادف (برگردن افگندن)
(صائب ع) می کند از خون خود شیرین
دہان تیشہ اش ٭ ہر کہ چون فرہاد کار
عشق برگردن گرفت ٭ مؤلف عرض
کند کہ ما ہمدر انجا صراحت کافی کردہ ایم
(اردو) دیکھو برگردن افگندن۔

برگردن ماندن خون مصدر اصطلاحی
مواخذۂ خون قائم بودن برکسی (ظہوری
ع) ساقی ارباب ورع مرد غرور توبیند ٭
خون بس توبہ کہ برگردن مینای تو ماند ٭
(اردو) گردن پر خون رہنا۔

برگردن نہادن مصدر اصطلاحی بقول بہار
و بحر مرادف (برگردن افگندن) کہ گذشت مؤلف
عرض کند کہ صراحت کافی ہمدر انجا کردہ ایم (طالب
آملی ع) ای غم چہ شود ز تو کم خون دل بریزی ٭ و ننگ کشتن
بگردن بخت سیاہ نہ ٭ (اردو) دیکھو برگردن افگندن

برگردیدن بقول موارد بمعنی (۱) از طرفی بطرفی دیگر شدن چنانکہ (برگردیدن روی)
کہ می آید صاحب نوادر بر معروف قانع۔ صاحب بحر این را بمعنی معکوس شدن
گفتہ و فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این (برگردد) مؤلف عرض کند
کہ مزید علیہ (گردیدن) بزیادت کلمۂ بر است و ماخذ (گردیدن) گرد است کہ
بمعنی عکس می آید پس معنی لفظی این معکوس شدن است یعنی از یک سو بسوی دیگر شدن
(اردو) پھر جانا۔ بقول آصفیہ۔ پلٹ جانا۔
(۲) برگردیدن۔ بقول موارد بمعنی برگشتہ شدن چنانکہ (برگشتن دم شمشیر) کہ بجایش

می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) پھر جانا۔ بقول آصفیہ ٹیڑھا ہوجانا۔ مڑجانا۔ جیسے دھار مڑجانا۔ ہاتھ مڑجانا۔

(۳) برگردیدن۔ بقول موارد بمعنی دور شدن چنانکہ (برگردیدن زنگار) کہ بجایش می آید۔ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است و دفع شدن ہم داخل ہمین۔ (اردو) دور ہونا۔ دفع ہونا۔

(۴) برگردیدن۔ بقول موارد۔ انحراف ورزیدن و مخالف شدن چنانکہ (برگردیدن پیر سے وکسے) کہ بجایش می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) (پھرجانا) بقول آصفیہ۔ منحرف ہونا۔

(۵) برگردیدن۔ بقول موارد بمعنی باز آمدن و واپس شدن و بقول بحر مراجعت نمودن چنانکہ (برگردیدن کسی) کہ بجایش می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) پھرنا بقول آصفیہ۔ لوٹنا۔ واپس ہونا۔ مراجعت کرنا۔

(۶) برگردیدن۔ بقول موارد و بہار استفراغ کردن (شانی تکلو ۵) ہر خون دلی کہ بی تو خوردم * چون بادہ ناگوار برگشت * مؤلف عرض کند کہ استفراغ شدن است نہ کردن محققین بالا غور نہ کردہ اند و متعلق است بمعنی بہ بحر برسبیل مجاز مخفی مباد کہ سند بالا متعلق است بہ (برگشتن) کہ مرادف این می آید و درست نباشد کہ این را بسند (برگردیدن) گیریم۔ (اردو) الٹنا۔ بقول آصفیہ۔ قی کرنا اور ہمارے مضمون کے لحاظ سے قے ہونا۔ الٹی ہونا۔

(۷) برگردیدن۔ بقول موارد و بهار و وارسته و بحر خراب و ضائع شدن یعنی از حالت اصلی خود دگرگردیدن چنانکه (برگردیدن میوه) مؤلف عرض کند که مجاز معنی اول باشد (اردو) خراب ہونا۔ ضائع ہونا۔ بگڑ جانا۔

(۸) برگردیدن۔ بمعنی سر بزیر افتادن۔ صاحب روزنامه بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاچار بر مضارع این (برگردد) می نویسد که اى سر بزیر افتد۔ مؤلف عرض کند که معنی معکوس شدن که صاحب بحر بذیل معنی اول نوشته متعلق است باین و این هم قریب بمعنی اول و داخل آنست و فرق نازکی دارد (اردو) الٹا یعنی نیچے سر اوپر پاؤں ہونا

(۹) برگردیدن۔ به تحقیق ما مرادف (برشدن) که گذشت (اردو) دیکھو برشدن۔

برگردیدن آئینه مصدر اصطلاحی۔ ضائع و خراب و بیکار شدن آئینه باشد متعلق بمعنی هفتم برگردیدن (ظهوری ؎) چه خوش باشد که از تاریک جانی سینه برگردد ؛ بتابد چون رخ معشوقیم آئینه برگردد ؛ (اردو) آئینه بے کار ہونا۔

برگردیدن از عهد و قرار مصدر اصطلاحی نقض پیمان کردن و درینجا برگردیدن متعلق بمعنی اول است (ظهوری ؎) اگر تو خوب زصبر و قرار برگردی ؛ عجب که یار زعهد و قرار برگردد ؛ (اردو) قول و قرار سے پلٹ جانا۔ عهد کو وفا نہ کرنا۔

برگردیدن از کسی مصدر اصطلاحی بمعنی منحرف شدن از کسی متعلق به معنی بهارم برگردیدن (برگردیدن چمن از بهار) که می آید متعلق از همین مصدر عام است (انوری ؎) برانم از تو دیگر برنگردم ؛ بگردد دلبر دیگر نگردم ؛ (اردو) کسی سے

منحرف ہونا۔ پلٹ جانا۔ انحراف کرنا۔

(۱۷۵۱) **برگردیدن چمن از بہار** مصدر۔ اصطلاحی۔ منحرف شدن چمن از بہار باشد متعلق بمعنی چہارم برگردیدن (ظہوری ص) بباغ رو کہ چمن از بہار برگردد ؎ زبس کہ خوار شود گل بخار برگردد ؎ (اردو) چمن کا بہار سے منحرف ہونا۔ پلٹ جانا۔ بہار سے کچھ کام نہ رکھنا۔ روگردان ہوجانا

(۱۷۵۲) **برگردیدن چیزی از چیزی** مصدر۔ اصطلاحی۔ مصدر عام است بمعنی جدا شدن چیزی از چیزی چنانکہ (برگردیدن خار از خاصیت) کہ بجایش می آید واین متعلق بہ معنی سوم برگردیدن است۔ (اردو) کسی چیز کا کسی چیز سے جدا ہونا

(۱۷۵۳) **برگردیدن خار از خاصیت** مصدر۔ اصطلاحی۔ جدا شدن خار از خاصیت یعنی خاصیت در و باقی نماندن متعلق بمعنی سوم (برگردیدن) (صائب ص) اگر گل صائب آب روی خود دریای او ریزد ؎ محالست این کہ از خاصیت خود خار برگردد ؎ (اردو) خار کا اپنی خاصیت سے جدا ہونا کانٹے کی خاصیت زائل ہونا۔

(۱۷۵۴) **برگردیدن خرقۂ پشمینہ** مصدر اصطلاحی۔ واپس شدن خرقۂ پشمینہ متعلق بمعنی پنجم برگردیدن بر سبیل مجاز (ظہوری ص) نگردم گرد شرح نازکیہای خشن پوشان ؎ رود دیبا گر وار خرقۂ پشمینہ برگردد ؎ (اردو) خرقۂ پشمینہ کا واپس ہونا۔

(۱۷۵۵) **برگردیدن دم شمشیر** مصدر اصطلاحی۔ برگشتہ شدن لب شمشیر و دم شمشیر متعلق بہ معنی دوم برگردیدن (عالی ص) دم شمشیر چو بر سنگ رسد برگردد ؎ سخن تند بما سنگدلان نادانی است ؎ (اردو)

د ہار مڑ جانا۔ دیکھو (برگر دیدن) کے دوسرے
معنون مین آصفیہ کا قول۔

برگر دیدن روی مصدر اصطلاحی (۱)
از یک سو بسوی دیگر شدن روی و (۲)
کنایہ از مخالف شدن و واقع شدن اعراض
لازم (برگردانیدن روی) کہ بذیل برگردانیدن
گذشت متعلق بمعنی اول (برگر دیدن) (بیدل)
نی بند دکمر بر کس گرہ زنار برگردد ہا مبادا آن
روز کز من روی زلف یار برگردد ہ۔
(اردو) منہ پھرنا۔ بقول آصفیہ (۱) منہ
پلٹ جانا۔ (۲) التفات نرہنا۔ اور طرف
خیال ہوجانا۔ (ظفر) حبّ دنیا نے جہان
مارا طمانچہ حرص کا ہ حق کی جانب سے وہین
آدم کا منہ پھر جائیگا ہ بے رخ ہو جانا۔
(ظفر ع) تو اگر پھیریگا منہ عالم کا منہ پھر جائیگا

برگر دیدن زنگار مصدر اصطلاحی۔
بمعنی دور شدن و دفع شدن زنگار
از آئینہ و آہن و امثال آن متعلق بمعنی
سوم (برگر دیدن) (صائب)
بہل از من سپہر نیلگون آزردہ دل باشد
ہا چہ زین بہتر کہ از آئینہ ام زنگار برگردد
ہ (اردو) زنگ دور ہونا۔

برگر دیدن زہر مصدر اصطلاحی۔
دور شدن و جدا شدن و بی اثر شدن
زہر باشد متعلق بمعنی سوم برگر دیدن۔
(ظہوری) چہا گر دید شکر بر کام تلخ چاشنی
گیران ہ معاذ اللہ اگر زہر تو از لوزینہ
برگردد ہ (اردو) زہر کا بے اثر ہونا۔

برگر دیدن زبان مصدر اصطلاحی
رجوع شدن نقصان کنایہ از رسیدن
نقصان متعلق بمعنی پنجم برگر دیدن بر سبیل
مجاز (ظہوری) از سودای محبت سود
ارباب محبت را ز زیان کینہ ہم آخر ز دل
کینہ برگردد ہ (اردو) نقصان پہنچنا۔

برگردیدن زینہ مصدر اصطلاحی۔ بلند شدن زینہ باشد و (برگردیدن) در ینجا بمعنی بلند شدن است متعلق بمعنی نہم برگردیدن (ظہوری ؎) بتعریف بلندیہای پستان خطبۂ خوانم ؛ اگر از منبر گردون گردان زینہ برگردد ؛ شاعر گوید کہ پستان او از آسمان ہم بلند است و خطبۂ تعریفش در انحال توانیم خواند کہ زینۂ منبر فلک از منبر ہم بلند شود تا بوسیلۂ آن بر پستان برسیم و عوض گردون۔ پستان را منبر قرار دہیم (اردو) زینہ کا بلند ہونا

برگردیدن سخن مصدر اصطلاحی مرادف آواز پیچیدن کہ در مادہ گذشت (صائب ؎) ہر کہ میداند کہ برگردد سخن در کوہسار ؛ با کسے بحرف سخت بگشاید دہن در کوہسار ؛ (اردو) آواز گونجنا۔ دیکھو آواز پیچیدن

برگردیدن سیل مصدر اصطلاحی۔ بمعنی (۱) واپس آمدن سیل باشد و (۲) کنایہ از ناممکن بودن کاری متعلق بمعنی پنجم برگردیدن۔ (صائب ؎) سیل دریا دیدہ ہرگز بر نمی گردد بہ جوی ؛ نیست ممکن ہر کہ مجنون شد دگر عاقل شود ؛ (اردو) (۱) سیل کا واپس آنا (۲) کسی کام کا ناممکن ہونا

برگردیدن سینہ مصدر اصطلاحی (۱) دور شدن سینہ از جای خود متعلق بہ معنی سوم برگردیدن و (۲) کنایہ از مردن۔ سند این از ظہوری بر (برگردیدن آئینہ) گذشت (اردو) (۱) سینہ اپنی جگہ پر سے ہٹنا ہٹا دیا جانا (۲) مرنا۔

برگردیدن شب مصدر اصطلاحی واپس آمدن شب گذشتہ متعلق بمعنی پنجم برگردیدن مخفی مباد کہ محض ادعای شاعری و آرزوی محال است (ظہوری ؎) کند بہ صبح شنبہ سال و ماہ و می پستان را

۵ بہ خنکیہای ساقی گر شب آدینہ برگردد
۵ (اردو) گزری ہوئی رات واپس ہونا
آرزوی محال ہے۔

(۱۷۷) **برگردیدن غذا** مصدر اصطلاحی۔
خراب و ضائع شدن آن متعلق بمعنی ہفتم
برگردیدن و برای ہر قسم غذا استعمال
این توان کرد (سلیم ؎) سوی سفرہ چو
سایہ گستر گشت ۵ خشک شد خشکہ و شلہ برگشت
۵ مخفی مباد کہ شلہ بضم اول و فتح ثانی و تشدید
لغت فرس است نوعی از طعام (کذا فی البرہان)
فارسیان استعمالش بہ تخفیف ہم کنند (اردو)
غذا کا بگڑ جانا۔ یعنی خشک ہونا یا سڑ جانا۔

(۱۷۸) **برگردیدن غم** مصدر اصطلاحی۔ واپس
شدن غم باشد یعنی باز آمدن غم متعلق بہ معنی
پنجم برگردیدن (ظہوری ؎) ظہوری
در طریق کامرانی نعل وارون زن بعیش
تازہ افتی گر غم دیرینہ برگردد ۵ (اردو)
غم کا واپس آنا۔ تازہ ہونا۔

(۱۷۹) **برگردیدن کسی** مصدر اصطلاحی۔ (۱)
منحرف شدن و انحراف ورزیدن کسی متعلق
بہ معنی چہارم (برگردیدن) (گلستان سعدی)
کہ باندک تغییر حال از مخدوم قدیم برگردد ۵
و (۲) بمعنی واپس آمدن کسی متعلق بہ معنی پنجم
(برگردیدن) (صائب ؎) دران کشور
کہ حسن بن فشاند گرد راہ خود ۵ غبار آلودہ
خجلت یوسف از بازار برگردد ۵ (اردو)
(۱) کسی کا پلٹ جانا منحرف ہونا (۲) واپس آنا

(۱۸۰) **برگردیدن گریہ** مصدر اصطلاحی یعنی دور شدن
گریہ کنایہ از بند شدنش متعلق بمعنی سوم
برگردیدن۔ (ظہوری ؎) ہمیشہ جلوہ
کہت برگشت منفعلم ۵ چگونہ گریہ بی اختیار
برگردد ۵ (اردو) گریہ و زاری کا بند ہونا

(۱۸۱) **برگردیدن گل بخار** مصدر اصطلاحی
تبدیل یافتن گل بخار یعنی گل از ضعف غم

مثل خاری شدن۔ سند این از ظہوری
بر (برگردیدن چمن از بہار) گذشت
(اردو) پھول کا سوکھ کر کانٹا بنجانا۔
برگردیدن گنجینہ مصدر اصطلاحی کنایہ
باشد از ظاہر شدن خزینۂ مدفونہ متعلق بمعنی
پنجم برگردیدن (ظہوری ع) بزیر پای
فقر باطنی ظاہر بیار ایم کہ پیہ آبادی کشد ویرانہ ما
گنجینہ برگردد (اردو) خزانہ نکلنا۔
بر آمد ہونا۔
برگردیدن میوہ مصدر اصطلاحی بقول
موارد بمعنی خراب وضائع شدن میوہ۔
متعلق بہ معنی ہشتم برگردیدن (قدسی ع)
غمش در خاطر از بس ماند و ترسم خرمی گردد
بہ گہ چون بر شاخ ماند میوہ بسیار برگردد
مؤلف عرض کند کہ چون میوہ بسیار
بر شاخی پیدا شود عادت است کہ تناذ
نمی گردد و از کمی پرورش می ریزد یا قد
او کوتاہ و ذائقہ او خراب می شود (اردو)
میوے کا بگڑ جانا۔ خراب ہو جانا۔
برگردیدہ اصطلاح۔ بقول بحر بدیل
(برگشتن) بمعنی استفراغ۔ مؤلف عرض
کند کہ نظر بمعنی ششم (برگردیدن) موافق
قیاس است کہ مفعول آنست ولیکن مجرد
قیاس کفایت نمی کند مشتاق سند استعمال
می باشیم۔ صاحب بحر (برگشتہ) را ہم مرادف
این گرداند کہ بجایش می آید (اردو)
استفراغ۔ بقول امیر۔ عربی۔ مذکر۔ قے
(فقرۂ امیر) حلق سے چیز اتری اور استفراغ ہو گیا
برگردیدہ بخت اصطلاح۔ بقول بہار
کنایہ از بدبخت (میرزا رضی دانش ع)
دل برگردیدہ بخت از تیغ ہم سودی نمی بیند
کہ بیک پہلو دل افتادست در سودای
گیسوئی۔ صاحب انند نقل نگارش۔ مؤلف
عرض کند کہ نظر بمعنی ہشتم برگردیدن موافق

قیاس است و از ہمین اصطلاح (برگردیدن بخت) ہم پیدا می شود کہ بمعنی بدشدن طالع باشد (اردو) بدبخت۔ دیکھو بداختر۔

برگرفتن بقول موارد و بہار (۱) بمعنی برداشتن چنانکہ (برگرفتن پردہ و نقاب) و (برگرفتن دل از کسی) و (برگرفتن نقش) صاحب بحر ذکر این معنی کردہ فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این برگیرد۔ مؤلف عرض کند کہ مزید علیہ (گرفتن) است بزیادت کلمہ بر بران و ہم بر بمعنی بلند با مصدر گرفتن مرکب شدہ و معنی لفظی این بلند کردن و شدن کہ در (برداشتن چیزی) بلندی آن چیز داخل است۔ (اردو) اٹھانا۔ بلند کرنا۔ ہونا۔

(۲) برگرفتن۔ بقول موارد بمعنی گرفتن چون (برگرفتن چاشنی) صاحب ضمیمہ برہان این را قبول کردن گوید و صاحب مؤید ہمزبانش۔ صاحب بحر بمعنی قبول کردن و اختیار نمودن نوشتہ مؤلف گوید کہ مجاز معنی اول است و کلمہ بر درینجا زائد (اردو) پکڑنا۔ لینا۔ قبول کرنا اختیار کرنا۔

(۳) برگرفتن۔ بقول موارد بمعنی منتقل کردن یعنی نقل نوشتن از قبالہ و حکم و جز آن چنانکہ (برگرفتن سواد) مؤلف عرض کند کہ ما با معنی منتقل کردن اتفاق نداریم۔ کہ طرز تعریف خوب نیست از (برگرفتن سواد) ہمین قدر معلوم می شود کہ حاصل کردن نقل و سواد است و مجرد برگرفتن را درینجا بمعنی نوشتن یا حاصل کردن گیریم باتی حال مجاز معنی اول است (اردو) لکھنا۔ حاصل کرنا

(۴) برگرفتن۔ بقول موارد بمعنی معاف کردن چنانکہ (برگرفتن درہم) کہ می آید مؤلف

عرض کند که مجاز معنی اوّل باشد (اردو)
معاف کرنا۔
(۵) برگرفتن۔ بقول موارد بمعنی خوردن
چنانکه (برگرفتن زخم) که بجایش می آید۔
مؤلّف عرض کند که بحالت اضافت به
زخم و امثال آن۔ حاصل کردن زخم بصورت
اضافت بسوی اطعمه نوش کردن آن چنانکه
(برگرفتن جام) و امثال آن بهر دو صورت
مجاز معنی اوّل است (اردو) کھانا جیسے
زخم کھانا۔ پینا۔
(۶) برگرفتن۔ بقول سروری در ملحقات)
کنایه از نهال کردن و ذخیره نمودن مؤلّف
عرض کند که سند این بر (برگرفتن کسی را)
می آید و درینجا همین قدر کافی است که باعتماد
محقق اهل زبان این معنی را تسلیم کنیم و مجاز
معنی اول دانیم اگرچه قدری دور از قیاس
است ولیکن محاورهٔ زبان باشد و حقیقت

سند همدر انجا عرض کنیم (اردو) دل لگی
کرنا۔ ٹھٹول کرنا۔
(۷) برگرفتن۔ بقول بهار بمعنی حاصل کردن
بار۔ یعنی بارور شدن درخت و حیوان
مؤلّف عرض کند که بَر درینجا بمعنی بار
است و گرفتن بمعنی حاصل کردن چنانکه
بر (برگرفتن بروح) می آید (اردو)
باردار ہونا۔
(۸) برگرفتن۔ بقول بهار بمعنی نواختن و
پروردن چنانکه (برگرفتن بروح) مؤلّف
عرض کند که ما بر مصدر مرکب خیال خود ظاهر
کنیم و درینجا همین قدر کافی است که سند
این بر (برگرفتن از خاک) می آید (اردو)
نوازنا۔ سرفراز کرنا۔ پالنا۔ پرورش کرنا۔
(۹) برگرفتن۔ بقول بهار۔ دور کردن۔
مؤلّف عرض کند که ترک کردن هم درین
داخل است چنانکه (برگرفتن شمار) و این

متعلق بمعنی اوّل است بر سبیل مجاز که از
برداشتن چیزی آن چیز دور می شود از
جای خودش (اردو) دور کرنا - ترک کرنا
(١٠) برگرفتن - به تحقیق ما بمعنی منسوب کردن (٢/١٨٤)
چنانکه (برگرفتن بکسی) که می آید و کلمهٔ بر
درینجا زائد باشد (اردو) منسوب کرنا
(١١) برگرفتن - به تحقیق ما بمعنی پیدا کردن (٢/١٨٥)
و قائم کردن چنانکه (برگرفتن دربان)
که می آید این هم مجاز معنی اوّل باشد -
(اردو) پیدا کرنا - قائم کرنا -
(١٢) برگرفتن - به تحقیق ما بمعنی تحمّل کردن (٢/١٨٦)
و این هم مجاز معنی اوّل است چنانکه -
(برگرفتن درد) که می آید (اردو)
متحمل ہونا - تحمّل کرنا -
(١٣) برگرفتن - به تحقیق ما بمعنی کشیدن (٢/١٨٦)
و بیرون آوردن چنانکه (برگرفتن دست
از جیب) که می آید - مجاز معنی اوّل است
و بس (اردو) کھینچنا - باہر لانا -

برگرفتن از خاک | مصدر اصطلاحی -
بمعنی نواختن و بمرتبهٔ بلند رسانیدن متعلق
بمعنی ہشتم برگرفتن (صائب ره) مردم
هموار را از خاک بر باید گرفت * رشتهای
بی گره را در گهر باید گرفت * مخفی مباد
که (از خاک برگرفتن کسی را) بجای خودش
گذشت (اردو) نوازنا - سرفراز کرنا

برگرفتن اعتبار | مصدر اصطلاحی -
بمعنی حاصل کردن اعتبار متعلق بمعنی ہفتم
برگرفتن (ظهوری ره) شوق از من
اعتباری برگرفت * چشم دریا شرم نشانی
برگرفت * مخفی مباد که (اعتبار برگرفتن)
بجایش گذشت (اردو) اعتبار حاصل کرنا

برگرفتن بار | مصدر اصطلاحی - دور (٢/١٨٥)
کردن بار باشد متعلق بمعنی ہم برگرفتن
(خواجهٔ شیراز ره) با رغمی که خاطر ماخسته کرده بود

ہ عیسی دمی خدا بفرستاد و برگرفت کہ۔

(اردو) بار کا دور کرنا۔

(۱۴۹) **برگرفتن به پیکان** مصدر اصطلاحی۔

قبول کردن و استعمال کردن بجای پیکان

متعلق بمعنی دوم برگرفتن (ظهوری ہ)

چون گل سوفار در خواهش دهانم باز ماند

ہ تا خدنگت غنچهٔ دل را به پیکان برگرفت

ہ (اردو) پیکان کے لئے قبول کرنا۔

بجائے پیکان استعمال کرنا۔ پیکان بنانا۔

برگرفتن بتاری مصدر اصطلاحی۔

بمعنی برداشتن بتاری و مقصود از برگرفتن

است بآسانی بمجاز و متعلق بمعنی اول برگرفتن

(ظهوری ہ) مشک صد تا تار ریزم از

نفس یک زلف۔ آهم را بتاری برگرفت

ہ (بتاری برگرفتن) بجای خود گذشت (اردو)

ایک تار پر اٹھا لینا کھینچنا۔ دیکھو بتاری برگرفتن

(۱۵۰) **برگرفتن بچیزی** مصدر اصطلاحی قبول

کردن بچیزی و گرفتن بمعاوضه چیزی یعنی خریدن

متعلق بمعنی دوم برگرفتن (انوری ہ)

دادم دو جهان بباد در عشقش ہ ما را بدو

حبه بر نمی گیرد ہ (اردو) کسی چیز کے

عوض میں قبول کرنا۔ خرید کرنا۔

(۱۵۱) **برگرفتن بروح** مصدر اصطلاحی۔ حاصل

کردن بار و باور شدن بروح (سلمان

ہ) زیک نسیم که در آستین غنچه یکبرہ

دهد شمال چو مریم بروح برگیرد ہ مؤلف

عرض کند که متعلق بمعنی هفتم برگرفتن قابل

(اردو) روح سے پھل حاصل کرنا۔

روح سے حامله ہونا۔ باردار ہونا۔

(۱۵۲) **برگرفتن به کسی** مصدر اصطلاحی منسوب

کردن به کسی (انوری ہ) خطائی که کردم

بمن برگیر ہ جفائی که گفتم زمن درگذار ہ

(اردو) کسی سے منسوب کرنا۔

(۱۵۳) **برگرفتن بید و از رخ** مصدر اصطلاحی

بمعنی برداشتن و دور کردن نقاب باشد متعلق بمعنی اوّل و نهم برگرفتن (خواجه شیراز ره) ساقی بیا که یار ز رخ پرده برگرفت ٭ کار چراغ خلوتیان باز در گرفت ٭ (اردو) منهه پر سے پرده اٹهانا۔

(۳۱۹۴) **برگرفتن پرده از روی کار** مصدر اصطلاحی ظاهر کردن حقیقت کاری (انوری ره) پردهٔ ما دریده کرد هنوز ٭ پرده از روی کار ما نگرفت ٭ (اردو) کسی کام پر سے پرده اٹهانا حقیقت ظاهر کر دینا۔

(۳۱۹۵) **برگرفتن تهمت** مصدر اصطلاحی۔ دور کردن تهمت باشد متعلق بمعنی نهم برگرفتن (ظهوری ره) گریه می کوشد بهان در شستن و شوی دامنم ٭ گرچه دریا تهمت پاکی ز دامان برگرفت ٭ (اردو) تهمت دور کرنا۔

(۳۱۹۶) **برگرفتن جام** مصدر اصطلاحی۔ برداشتن جام کنایه از خوردن می۔ متعلق بمعنی اوّل و پنجم برگرفتن (ظهوری ره) پیریم و جام مرد فگن برگرفته ایم ٭ و ز جیب دست توبه شکن برگرفته ایم ٭ (اردو) ساغر اٹهانا۔ شراب پینا۔

(۳۱۹۷) **برگرفتن چاشنی** مصدر اصطلاحی بمعنی چاشنی گرفتن و ذوق حاصل کردن (نظامی ره) نخست از همه چاشنی برگرفت ٭ در آن چابکی مانده خسرو شگفت ٭ مؤلف عرض کند که متعلق است بمعنی سوم برگرفتن۔ (اردو) چاشنی حاصل کرنا۔ ذوق پانا۔

(۳۱۹۸) **برگرفتن چاک** مصدر اصطلاحی۔ حاصل کردن چاک و زخم است متعلق بمعنی دوم برگرفتن (ظهوری ره) آرزو دارم که بر وارد دل از تیغ غمت ٭ آنقدر چاکی که از شوقت گریبان برگرفت ٭ (اردو) چاک حاصل کرنا۔ زخم حاصل کرنا۔

(۳۱۹۹) **برگرفتن دامان** مصدر اصطلاحی۔ دامن

گرفتن و مدد خواستن متعلق بمعنی دوم
برگرفتن (ظہوری ے) دیدہ تاب وطاقت
خود را قیاسی کردہ بود کہ در تماشایت
چرا دامان مژگان برگرفت ہے (اردو) دامن
پکڑنا - بقول آصفیہ پناہ لینا - حمایت مین آنا -

برگرفتن دربان مصدر اصطلاحی - قائم
کردن دربان را متعلق بمعنی یازدہم برگرفتن
(ظہوری ے) وصل بر رویم دری خواہد
گشودن یافتم ہے اینچنین سالی کہ ہمای پای
دربان برگرفت ہے (اردو) دربان قائم کرنا

برگرفتن درہم مصدر اصطلاحی - بقول
موارد (مذیل معنی چہارم برگرفتن) بمعنی
معاف کردن درہم مقید بسلہ از (نظامی
ے) ز دیوان دہقان قلم برگرفت ہے ز بیگانگان
ہم درم برگرفت ہے (اردو) درم کو
معاف کرنا - یعنی رعایا کو محصول مالگذاری
کی معافی دینا -

(۳۰۲) **برگرفتن دست از جیب** مصدر اصطلاحی
کشیدن و بیرون آوردنش متعلق بمعنی سیزدہم
برگرفتن سند این از ظہوری بر (برگرفتن جام)
گذشت (اردو) جیب سے ہاتھہ نکالنا -

(۳۰۳) **برگرفتن دشت** مصدر اصطلاحی بمعنی
بلند و پیدا شدن دشت متعلق بہ معنی اول برگرفتن
است (ظہوری ے) سند منعی پیش راہ
آہ نیست ہے از دلم دشت غبار رہی برگرفت
ہے (اردو) جنگل رو برو ہونا -

(۳۰۴) **برگرفتن دل از چیزی و کسی** مصدر
اصطلاحی بمعنی برداشتن دل از چیزی
و کسی باشد متعلق بمعنی اول برگرفتن (قاسم
مشہدی ے) بدریا قطرہ چون گردید واصل
ترک سر گیرد ہے کسی چون با تو بنشیند چسان
دل از تو برگیرد ہے (انوری ے) در نیامد
ز راہ سینہ بدل ہے تا دل از راہ سینہ برنگرفت
ہے (اردو) دیکھو برداشتن دل -

(۳۲۰۵) **برگرفتن دیدہ** مصدر اصطلاحی بمعنی برداشتن چشم و ترک نظر کردن متعلق بمعنی اوّل و نہم برگرفتن (صائب سے) نیست ممکن برگرفتن دیدہ از رویش مرا ٭ ارّہ گر بر سر گذارد تیغ ابرویش مرا ٭ (اردو) دیکھو برداشتن چشم از کسی۔

(۳۲۰۶) **برگرفتن راہ** مصدر اصطلاحی بمعنی قبول کردن راہ باشد متعلق بمعنی دوم برگرفتن (انوری سے) دل راہ صلاح بر نمی گیرد ٭ کردم ہمہ حیلہ در نمی گیرد ٭ (اردو) راستہ قبول کرنا۔ راستہ اختیار کرنا۔

برگرفتن زاد راہ مصدر اصطلاحی بمعنی حاصل کردن زاد راہ باشد متعلق بمعنی سوم برگرفتن (ظہوری سے) تر زبان گردیدہ خضر از العطش گویان تست ٭ زاد راہ تفتہ جانی آب حیوان برگرفت ٭ (اردو) زاد راہ۔ توشہ سفر کا حاصل کرنا۔

(۳۲۰۸) **برگرفتن زخم** مصدر اصطلاحی بمعنی خوردن زخم (سنجر کاشی سے) ز تیغ شاہ یکی زخم برگرفت بکف ٭ ز شست شاہ یکی تیر خورد در صف جنگ ٭ مؤلف عرض کند کہ متعلق است بمعنی پنجم برگرفتن و من وجہ متعلق بمعنی دوم ہم (اردو) زخم کھانا۔ دیکھو برداشتن زخم۔

(۳۲۰۹) **برگرفتن زور** مصدر اصطلاحی۔ متحمل زور شدن متعلق بمعنی دوازدہم برگرفتن است (ظہوری سے) خوش سبک گردیدہ ام در وصل حرمان غالب است ٭ میزنم بر ہجر زوری گرچہ نتوان برگرفت ٭ (اردو) زور کا تحمل کرنا۔ متحمل ہونا۔

(۳۲۱۰) **برگرفتن سواد** مصدر اصطلاحی بقول سوارد (بذیل معنی سوم برگرفتن) بمعنی منتقل کردن و نقل نوشتن (عرفی سے)

زمانہ عمر الم نامہ تثبیت تصنیفش ہا دلم
ز صفحۂ فہرست برگرفت سواد ہ مؤلف
عرض کند کہ نقل گرفتن و حاصل کردن
نقل و معلومات (اردو) نقل لینا۔
سواد حاصل کرنا۔

برگرفتن شمار مصدر اصطلاحی بمعنی
ترک کردن شمار و حساب نکردن و
بحساب نیاوردن متعلق بمعنی نہم برگرفتن
(انوری ے) برگرفتم شمار عشق آن بہ کہ
کہ ترا از شمار نشمارد ہ (ظہوری ے)
دل جفاہای تو بر من می شمرد ہا از وفای
خود شماری برگرفت (اردو) شمار
ترک کرنا۔ حساب نہ کرنا۔ شمار میں نہ لانا

برگرفتن طعنہ مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن طعنہ و مورد طعن و طنز شدن۔
متعلق بمعنی سوم برگرفتن (ظہوری ے)
دعوی لذت بزہرت کردنا دانستہ کرد کہ
طعنۂ تلخ جہانی شکرستان برگرفت ہ۔
(اردو) طعنہ حاصل کرنا مورد طعن و
طنز ہونا۔

برگرفتن عمان مصدر اصطلاحی۔ پیدا
کردن عمان باشد متعلق بمعنی یازدہم برگرفتن
(ظہوری ے) کوہ را سیلی زنان خواہد
بدریا سیل برد ہ ابر قدر گاہم بجای قطرہ
عمان برگرفت ہ (اردو) دریا پیدا کرنا

برگرفتن فال مصدر اصطلاحی۔ بمعنی
گرفتن و حاصل کردن فال است متعلق
بمعنی دوم و سوم برگرفتن (ظہوری ے)
نیست در کوی تو ہرگز سرخ رویان را
نجات ہ عید اگر فال شگون از خون قربان
برگرفت ہ (اردو) فال لینا۔ بقول
آصفیہ فال نکالنا۔

برگرفتن فشار مصدر اصطلاحی بمعنی
پیدا کردن ریزش متعلق بہ معنی یازدہم

برگرفتن مخفی مباد کہ فشار بقول برہان بمعنی ریزش (ظہوری ے) در تخیل زیر دندان ہوس ٭ شکرین لعلش فشاری برگرفت ٭ (اردو) ریزش پیدا کرنا ۔

برگرفتن قدم مصدر اصطلاحی بمعنی برداشتن قدم متعلق بمعنی اوّل برگرفتن (ظہوری ے) در غربتی فتادہ ظہوری بہر قدم ٭ گرد رخیال راہ وطن برگرفتہ ایم ٭ (اردو) قدم اٹھانا ۔

برگرفتن کسی مصدر اصطلاحی ۔ (۱) دور کردن کسی را متعلق بمعنی نہم برگرفتن (ظہوری ے) نیست در گمنامی از من نامور تر دیگری ٭ بی نشان گردیدہ ام از نامہ عنوان برگرفت ٭ و (۲) نواختن کسی را متعلق بمعنی ہشتم برگرفتن (ولہ ے) نخل ماتم گشت و از گل گریہ بر خاکم فشاند ٭ خوش بخاک افتادہ خود را بسامان برگرفت ٭ (اردو) (۱) کسی کو دور کرنا (۲) کسی کو سرفراز کرنا ۔

برگرفتن کسی را مصدر اصطلاحی بقول سروری کہ بذیل معنی ششم برگرفتن گذشت ہزل کردن با کسی (شیخ فریدالدین عطار ے) دیگری را آن یکی می گفت سخت ٭ برگرفتی تو مرا ای شوربخت ٭ گفت مجنونیش چون ہستی تو خر ٭ گر نہ ای ریشت بگیرد غم مخور ٭ مؤلف عرض کند کہ درین شعر برگرفتن بمعنی گرفتن و گرفتار کردن و منسوب کردن بہ خطائی متعلق بمعنی دوم برگرفتن است و برای معنی اوّل الذکر طالب سند دیگری باشیم و قول سروری را نظر بر اعتبارش کہ صاحب زبانست بدون سند ہم تسلیم کنیم (اردو) کسی کی ساتھ ہزل کرنا ٹھٹھا کرنا ۔ تمسخر کرنا ۔

برگرفتن کوہ مصدر اصطلاحی برداشتن و دور کردن کوہ باشد متعلق بمعنی اوّل

ونیز ہم برگرفتن (ظہوری ؎) از گرانجانان
ظہوری خوش سبک گردیدہ بود ؎ از
دلش این کوہ غم را زور نسیان برگرفت
؎ (اردو) پہاڑ کو ہٹانا۔ دور کرنا۔

(۳۲۲۰) **برگرفتن گرد** مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن گرد و غبار متعلق بمعنی سوم برگرفتن
(ظہوری ؎) تو تیا سرمایۂ چندان نداشت
؎ گرد منزل رہگذاری برگرفت ؎ (اردو)
گرد و غبار حاصل کرنا۔

(۳۲۲۱) **برگرفتن گونہ** مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن رنگ باشد متعلق بمعنی سوم برگرفتن
و این مخصوص باگونہ نباشد بلکہ با رنگ و
لون و مرادفات آن ہم استعمال توان کرد
و سند این از ظہوری بر (برگرفتن نکہت)
می آید (اردو) رنگ حاصل کرنا۔ رنگ اڑانا۔

(۳۲۲۲) **برگرفتن نثار** مصدر اصطلاحی۔ اختیار
کردن نثار متعلق بمعنی دوم برگرفتن است
سند این از ظہوری بر (برگرفتن اعتبار)
گذشت (اردو) نثار اختیار کرنا۔
صدقہ بننا۔ وارے جانا۔

(۳۲۲۳) **برگرفتن نسخہ** مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن نسخہ متعلق بہ معنی سوم برگرفتن۔
(ظہوری ؎) از خیالش خاطر صورت نگار
؎ نسخۂ باغ و بہاری برگرفت ؎ (ولہ ؎)
در ازل قانون حکمت چون قضا می زد رقم
؎ نسخۂ از درد جان بخش تو درمان برگرفت
؎ (اردو) نسخہ حاصل کرنا۔ پانا۔

(۳۲۲۴) **برگرفتن نشتر بکار** مصدر اصطلاحی۔
برداشتن نشتر برای فصد باشد متعلق
بمعنی اول برگرفتن (ظہوری ؎) ہردم
از شادی رگ دل می پرد ؎ غمزہ اش
نشتر بکاری برگرفت ؎ (اردو) فصد
کے لئے نشتر اٹھانا۔

(۳۲۲۵) **برگرفتن نقاب** مصدر اصطلاحی۔

بمعنی برداشتن و دور کردن نقاب باشد متعلق بمعنی اوّل و نهم برگرفتن (انوری ع) گرچه اقبال او که دائم باد ٭ از رخ ملک برگرفته نقاب ٭ (طالب آملی ع) چسان نقاب ز رخسار دوست برگیرم ٭ که حسن سرکش و من موبموی محجوبم ٭ (اردو) نقاب اٹھانا ۔

(۳۳۳۶) **برگرفتن نقش** مصدر اصطلاحی ۔ برداشتن و دور کردن نقش است متعلق بمعنی اوّل و نهم برگرفتن (میر خسرو ع) نقش خود از راه فنا برگرفت ٭ نور بقا دید و ثنا درگرفت ٭ (اردو) نقش مٹانا ۔

(۳۳۳۷) **برگرفتن نکهت** مصدر اصطلاحی ۔ حاصل کردن نکهت است متعلق بمعنی سوم برگرفتن (ظهوری ع) نکهتی از سنبل زلف گلستان برگرفت ٭ گونهٔ از لعل نگینت بدخشان برگرفت ٭ (اردو) نکهت حاصل کرنا

(۳۳۳۸) **برگرفتن هجران** مصدر اصطلاحی متحمل شدن هجران را متعلق بمعنی دوازدهم برگرفتن (ظهوری ع) ما باین تاب و توان بر خود چه مشکل کرده ایم ٭ غیر با اینها ضعف هجران را چه آسان برگرفت ٭ ۔ (اردو) هجران کا متحمل هونا ۔

(۳۳۳۹) **برگرفتن یادگار** مصدر اصطلاحی ۔ حاصل کردن نشانی متعلق بمعنی سوم برگرفتن است (ظهوری ع) دست اگر بر شاخ گل دستی نیافت ٭ یادگار زخم خاری برگرفت ٭ (اردو) نشان حاصل کرنا ۔

برگرفته اصطلاح ۔ بقول بحر ذیل برگرفتن بمعنی نواخته و پرورده مرادف (از خاک برگرفته) صاحب انند فرماید که اسناد معانی این بر (برگرفتن) گذشت مؤلف عرض کند که اسم مفعول برگرفتن است شامل بر همه معانیش خصوصیت بمعنی

(اردو) دیکھو برگرفتن یہ اُس کا اسم مفعول ہے

برگری اصطلاح ۔ بقول ضمیمہ برہان بکسر
ثالث مخفف برگیری بمعنی بستانی ۔ صاحبان
هفت و مؤید ہم ذکر این کرده اند مؤلف
عرض کند که محققین اہل زبان ساکت و
معاصرین عجم بر زبان ندارند طالب سند
استعمال می باشیم مخفی مباد که این موافق
قیاس است که تحتانی چهارم از (برگیری)
حذف شد و آن صیغه واحد مخاطب از
مضارع معروف است شامل بر همه معانی مصدر
برگرفتن که گذشت خصوصیت ستاندن
نباشد (اردو) تو لیوے ۔

(الف) **برگ ریز** اصطلاح ۔ بقول سروری
بمعنی پاییز (عمادی ے) برگ ریز است
شاخ دانش را با این خزان را بهار نیستی
٭ صاحب جهانگیری گوید که فصل خزان را
گویند صاحبان رشیدی و بحر و بهار و مؤید
ہم ذکر این کرده اند (صائب ے) از
ریزشی که گرد در ایام نوبهار ٭ در برگ ریز
شاخ بوصل ثمر رسد ٭ خان آرزو در سراج
بذکر معنی بالا فرماید که این مجاز است چه
در اصل ریز بمعنی ریختن است چنانکه (خون
ریز) بمعنی خون ریختن مؤلف عرض کند
که مجرد ریز امر حاضر ریختن و ریزش حاصل
بالمصدرش پس خان آرزو غلط کند که درینجا
ریز را بمعنی ریختن داند و (خون ریز) را بمعنی
خون ریختن گیرد (خون ریز) اسم فاعل
ترکیبی است و آنچه حاصل بالمصدر خون
ریختن است متعلق به (برگ ریز) نباشد
پس (برگ ریز) ہم اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی ریزاننده برگ و کنایه از موسم خزان
که برگ را می ریزاند فقاتل (صائب ے)
صائب ز برگ ریز برد فیض نوبهار ٭ چون
غنچه هر که سر بگریبان کشیده است ٭ در تحقیق ما

برگ ریز آمدن | بمعنی (۱) ریختن برگ‌ها
و (۲) ضعیف شدن انسان (مولوی معنوی
ے) شکایت با چمن کردی که بی‌من برگ ریز
آمد ٭ گمان بردی ز تنگ گلشن بین که بی‌من برگ ریز
آمد ٭ (اردو) (الف) خزان - اسم مؤنث
دیکھو پت جھڑ (ب) (۱) پتے گرانا (۲) انسان
کا بڈھا ہونا ۔

برگ ریزان | اصطلاح - بقول برہان
بمعنی خزان و فرماید که بودن آفتاب در برج
میزان که فصل پاییز باشد و (۲) کنایه از
ایام پیری و آخرهای عمر هم صاحبان جهانگیری
و ناصری همراه‌اند بہار این را مرادف
(برگ ریز) گفته بمعنی اول قانع خان آرزو
در سراج بذیل (برگ ریز) فرماید که زیادتی
الف و نون منسوب به برگ ریختن بمعنی
(برگ ریز) و فرماید که بعضی این را مجاز دانسته
غافل از حقیقت کار بوده اند مؤلف عرض کند

از ... بمعنی حقیقی اسم حالیه است یعنی برگ
ریزنده و جای دارد که الف و نون ... ا
... [illegible] ...
باشد (اصطلاحا) بمعنی منسوب به برگ ریختن ...
بمعنی اول و دوم لازم ... معنی حقیقی
است زیرا که معنی حقیقی این ... برگ
است ... پس غافل از حقیقت ... آرزو
باشد که حقیقت را تلاش کند (نظامی ملے)
شرط است که فصل برگ ریزان ٭ خزانی نابه
شود ز برگ ریزان ٭ (انوری ملے) برگ ریزان
همه حال فرو باید ریخت ٭ به قدح آنچه از
برگ و نوای طرب است ٭ (اردو) (۱)
خزان دیکھو (برگ ریز) (۲) پیری ضعیفی مؤنث
عمر کا آخری حصہ - بڑھاپا - مذکر - پتے گرانے والا

برگ زر | اصطلاح - بقول مؤید و ...
بمعنی برگ زرد مؤلف عرض کند که مرکب
اضافی و کنایه باشد - اگرچه خلاف قیاس نیست

ولیکن طالب سند استعمال می باشیم که معاصرین عجم و محققین فرس از این اصطلاح ساکت (اردو) پیلا پیا۔ مذکر۔

برگزیدگان استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مقبولان و پسندیدگان مؤلف عرض کند که برگزیدن که می آید اسم مفعولش (برگزیده) والف و نون جمع در آخرش زیاده کرده اند دیگر ہیچ (اردو) برگزیده لوگ۔ مقبولان بارگاه۔

(الف) **برگزیدن** بقول بحر بضم کاف فارسی (۱) برچیدن و انتخاب کردن و پسندیدن و قبول کردن و (۲) مقبول شدن کامل التصریف و مضارع ایں برگزیند۔ صاحب ہفت بر ہمان بر معنی دوم قانع و آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر ہر دو معنی کرده مؤلف عرض کند که فرید علیہ گزیدن بضم اقول باشد که بجای خود ش آید حیف است که صاحبان موارد مواد رکه محققین مصادر نام دارند ازین مصدر دست کشیده اند معاصرین عجم بر زبان دارند و متقدمین فرس استعمال این کرده اند فدائی که از معاصرین عجم بود ذکر مفعول ہمین مصدر یعنی ———

(ب) **برگزیده** کرده فرماید که بمعنی منتخب و ممتاز است و (برگزیدگان) که گذشت جمع ہمین (الوری الف ۵) گر زکبیت برگزیده ستند اند پادشاه جہان و صدر انام ؏ (ظہوری ۵) به پیش رشک زمین نیست برگزیده تری ؏ که یار راست بہر روز شوخ دیده تری ؏۔

(اردو) الف (۱) انتخاب کرنا۔ بقول امیر چھانٹنا۔ چننا جیسے (فقره) بہت سے موتی مین آپ انتخاب کر لیجیے ؏ قبول کرنا۔ بقول آصفیہ منظور کرنا۔ پسند کرنا۔ (۲) مقبول ہونا بقول آصفیہ قبول ہونا۔ منظور ہونا۔ مقرون باجابت ہونا۔ پسند ہونا۔ منظور نظر ہونا (ب) برگزیده۔ دیکھو (انتخاب آلود)

برگس بقول برهان با کاف فارسی بروزن اطلس ترجمهٔ معاذ الله و نعوذ بالله. صاحب رشیدی حاشا و مبادا را هم داخل تعریف کند و فرماید که (برگست) هم بهمین معنی آمده و سندی که از رودکی پیش کرده است باختلاف بعض الفاظ همان است که بر (برکس بکاف عربی) گذشت **مؤلف** عرض کند که اصل این همانست که بکاف عربی گذشت و باعتبار نسبت صاحب جامع توانیم گفت که این مبدل آن چنانکه کند و گند. صراحت ماخذ همه را انجا کرده ایم. بی غوری صاحبان تحقیق است که یک سند را در هر دو جا آورده اند (اردو) دیکھو برکس.

برگ سبز اصطلاح. بقول وارسته و بحر و بهار (۱) کنایه از چیز بسیار کم مقدار (صائب ع) بی نوایان را به برگ سبز گاهی یاد کن ٭ چون زنیرنگ جهان خرج خزان خواهی شدن ٭ (وله ع) انصاف نیست کز چمنت بعد صد بهار ٭ با بی برگ سبز رو بدر آسمان نهم ٭ (ظهوری ع) ببرگ سبز اگر تحفه حاجتم افتد ٭ مپسرم نشود رنگی از بهار مدام ٭ **مؤلف** عرض کند که (۲) بمعنی حقیقی است (وله ع) بود ز وسمه دو ابروی آن بهشتی روی ٭ دو برگ سبز که خون در دل بهار کند ٭ (وله ع) هر برگ سبز او کف افسوس می شود ٭ نخلی که میوهٔ نفشاند بپای خویش ٭ مخفی مباد که (برگ سبز است تحفهٔ درویش) مثلی است که می آید شامل بهر دو معنی بالا (اردو) (۱) برگ سبز. مذکر. اردو مین کم مالیت تحفه کو کهه سکتے هین. نهایت کم مالیت چیز. مؤنث (۲) برگ سبز. سبز پتا. مذکر.

برگ سبز است تحفهٔ درویش مثل. صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف**

عرض می کند که فارسیان این مثل را در سوغات
و ارمغان بر سبیل کسر نفسی می زنند (اردو)
یہ مثل دکن میں مستعمل ہے یعنی جب کوئی
شخص کسی کے پاس کوئی تحفہ لیجاتا ہے تو بطور
کسر نفسی اس مصرع کو پڑھتا ہے ۔

برگ سبز سائل اصطلاح ۔ وارسته فرماید
که این صیانت است که گدایان بتوقع ریزشی
برگ سبز پیش اغنیا گذارند (محسن تاثیر ع)
بوسه می دارند خوبان در بهار خط طمع که
خط سبز گل عذاران برگ سبز سائل است
بحر و بهار و وارسته را نقل نگار مؤلف عرض می
کند که رسم عجم است که هر سائل که پیش کسی رود
اعم از اینکه گدا باشد یا حاجتمند کاری و چیزی
برگ سبز با خود برد و این رسمی است که اغنیا
پسندش کنند تا عطای شان بدل آن باشد
و بار احسان بگردن سائل نباید همانا این
اخلاقی است حسنه پس این را مخصوص گدایان
بتوقع ریزش کردن از نازک خیالی دور
است (اردو) سائل کا حقیر تحفہ ۔ مذکر

برگ سبز فرستادن مصدر اصطلاحی
بقول وارسته و بحر و بهار (۱) مرادف (گل
فرستادن) (طغرا نثر) نثر پردازان از فقره
تازه برگ سبز همکاری بجانب طوطیان چمن
روانه نموده اند ۔ مؤلف عرض کند که (۲)
رسم است که کسانی که بانها را احتیاج خود
خود پیش کسی نمی روند و کسی را از طرف خود
می فرستند تحفه برگ سبزی روانه می کنند پس
(برگ سبز فرستادن) کنایه باشد از اظهار حاجت
بالواسطه کردن و این موافق قیاس است
نظر بر رسم عجم ولیکن سند طغرا برای مصدر
(برگ سبز روانه نمودن) است محققین بالا
رعایت لفظی را ترک کرده اند (اردو)
(۱) دیکھو گل فرستادن (۲) کسی کے واسطہ
اور توسط سے اظہار حاجت کرنا ۔

برگ سبز هم چشمی اصطلاح ـ بقول بحر
برگ سبز هم کاری و غیاث و انند ـ برگ
پان یا سبزهٔ دیگر که کشتی گیران بجهت مقرر کردن
کشتی بخانهٔ حریف خود فرستند مؤلف عرض
کند که معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین
فرس ساکت و هر سه محققین بالا هند نژاد ند
ـ طالب سند استعمال می باشیم (اردو)
وہ پان یا کوئی سبزی جو کشتی گیران اپنے
حریف کے پاس اسلئے بھیجتے ہیں کہ وہ مقابلہ
کا ایک دن مقرر کرے گویا یہ بلاوا ہے ـ

برگست بقول برہان و رشیدی و جامع
و جہانگیری و سراج و ناصری ہمان برکست
که بکاف عربی بجایش گذشت مؤلف عرض
کند که بکاف عربی اصل است و صراحت
ماخذ ہمدر انجا گذشت و این مبدل آن
چنانکه کند و گند (اردو) دیکھو برکست
ـ کاف عربی کے ساتھ ـ

(الف) برگستان اصطلاح ـ (الف)
(ب) برگستوان بضم سوم بقول سروری
مخفف برگستوان ـ صاحب جهانگیری نسبت
هر دو فرماید که مرادفه کمند گیر پوششی است
که در روز جنگ پوشند و بر اسب اندازند
تا از زخم ایمن باشند و آن را کجیم و کجین
هم گویند ـ صاحب برهان ذکر هر دو کرده
گوید که (الف) مخفف (ب) (امیر خسرو
الف ـه) صف از پیشم چو سیمین سفت خشت
سوار آب برگستان باخت (شیخ مظهر
ـه) دربده جوشن و خفتان بریده برگستان
بگریخت آن سپه از پیش عاجز و مضطر
(شرف شفروه ب ـه) مریخ را ز هیبت این
سخت واقعه از دست و دوش خنجر
و برگستوان فتاد (کمال اسمعیل ـه) از
تیغ زهره و ناوک انجم خلاص یافت کاین ابلق
زمانه ز برگستوان برفت (صاحب ناصری

بذکر معنی بالا فرماید که آن جامه ایست که
بجای پنبه دران پیله وابریشم فرومایه که کج
وکژ نام دارد می گذاشته ومی دوخته اند۔
صاحب جامع هم ذکر هردو کرده۔ صاحب
غیاث بر (ب) صراحت [illegible] نماید که این را
در هند پاکر نام است صاحب فدائی فرماید
که زرهیست سرتاپا وزرهی که بالای اسپ
افگنند۔ خان آرزو در سراج گوید که بفتح
وضم کاف فارسی (الف) مخفف (ب) قالب
که ماخوذ است از برگست که معنی پناه در آن
داخل است و (وان) کلمهٔ نسبت درینصورت
بفتح کاف باشد۔ مؤلف عرض کند که محقق
نامدار معنی پناه را در لغت برگست اینجا
داخل می کند چنین نیست که برگست کلمه
ایست که در محل تردید گویند وبجای (پناه
بخدا) و (حاشا) استعمال کنند چنانکه گذشت
وماخذش هم همدرانجا مذکور پس (پناه بخدا)
را در ماخذ (برگستوان) داخل کردن چه مایه
تلاش است یکی از معاصرین عجم درست گوید
که این لباس کلفتی است که کاه برغست را
بجای پنبه داخل کرده درست کنند وشمشیر
در وا اثر نمی کند وچون واو نسبت بر وی داخل
شد (برغستو) شد از قبیل هندو ومعنی لفظی
آن منسوب به برغست وبرغستوان بزیادت
الف ونون۔ مزید علیه آن۔ پس غین معجمه
بدل شد به کاف فارسی چنانکه غلوله وگلوله
اندرینصورت ضرورت نیست که کلمهٔ (وان)
را برای نسبت گیریم چراکه با آن ووان هردو
بمعنی شبیه ونظیر ونگهبان آمده چنانکه نگهبان
وفیلوان پس ترکیب اول الذکر بهتر می نماید
از آخر الذکر ولباس پر از ریشم وزره را
بمجاز برگستوان گفته اند (اردو) الف
وب۔ ایک لباس ہے جس مین ایک خاص
قسم کی گھانس بھر کر بناتے ہین جو لڑائی مین

پہنتے ہین اور گھوڑون پر ڈالتے ہین جس پر تلوار کی کاٹ کا اثر نہین ہوتا جیسے گھوڑے کے لئے پاکھر۔ دیکھو (اسپ نمد) جس پر پاکھا کا ذکر گزرا ہے۔

برگستوان براسپ افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر کنایہ از آراستن اسپ بہ برگستوان (ملّا عبد اللہ ہاتفی ؎) شدند آہنین جامہ پیر و جوان ؏ فگندند براسپ برگستوان ؏ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است و بجای افگندن انداختن و مرادف آن ہم استعمال توان کرد (اردو) گھوڑے پر پاکھر ڈالنا۔

برگستوان ور اصطلاح۔ بہار و انند بذکر این از تعریف ساکت و کلام فردوسی را بسند گیرند (؎) ہمانا ز ایرانیان صد ہزار ؏ فزون است برگستوان ور سوار ؏ **مؤلف** عرض کند کہ ور بہ فتح واو مخفف آور است بمعنی صاحب و خداوند و دارندہ پس این بمعنی صاحب برگستوان و برگستوان پوش است و بس (اردو) برگستوان رکھنے والا۔ برگستوان پہنا ہوا۔

برگسہ اصطلاح۔ بقول شمس بفتح با و کاف فارسی و سین مہملہ۔ بمعنی پوشیدہ و پنہان (حکیم سوزنی ؎) ذی بسی کس ز شاہ مدرسہ خواست ؏ ظاہر است آن نہان و برگسہ است ؏ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و ہمین لغت بہ ہای مختفی در آخر عوض رای مہملہ می آید و ہمین سند سوزنی بہ تغیر الفاظ در انجا ہم پس ہیچ بعید نیست کہ برباد کنندگان لغات فرس عوض تحقیق تصحیف در لغت و سند ہر دو کردہ اند حالا درینجا ہمین قدر کافی است کہ تصرف صاحب شمس است

و لبس (اردو) دیکھو برگسہ۔

(الف) برگ سفر (ب) برگ سفر ساخته کردن اصطلاح و مصدر اصطلاحی (الف) بقول بحر سامان سفر (ب) تهیهٔ اسباب سفر کردن مؤلف عرض کند که بمعنی دوم برگ سند این از صائب گذشت (صائب ره) قطعه پیوند از این سفر چمن مشکل بود که خجالت بی سفری برگ سفر دادمرا که (اردو) (الف) سامان سفر (ب) سامان سفر کرنا۔

برگسه بقول جهانگیری با اول مفتوح و ثانی زده و کاف عجمی مفتوح و سین واخفای ها بمعنی پوشیده و پنهان (حکیم سوزنی ره) دی پسی کس ز شاه مدرسه خواست که ظاهر است این پنهان و برگسه نیست که صاحبان برهان و جامع و ناصری و رشیدی و سراج هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که این همان لغت است که صاحب شمس به رای مهمله آخر عوض های مختفی آورده که بجایش گذشت و همین سند را به تصرف الفاظ نقل کرده که اشاره این همه را انجا کرده ایم و جز این نیست که مرکب است با برگ و سا۔ برگ بمعنی حقیقی اوست و سا امر حاضر سائیدن که بمعنی لمس کردن و سودن می آید پس (برگسا) اسم مفعول ترکیبی است بمعنی (سودهٔ برگ) و مجازاً بمعنی مخفی و پنهان که شاخ از برگ پنهان شود و این کنایه باشد و بس۔ الف آخر بدل شده به های هوز چنانکه یاسا و یاسه والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) مخفی۔ دیکھو انبشت۔

برگشت گرد جهان روزگار مقوله۔ بقول مؤید یعنی کار جهان تغیّر پذیرفت و صاحب هفت نقل نگارش مؤلف عرض کند که (برگشتن روزگار) مصدریست مرکب

که بجایش می آید و تعریف آن مصدر را نجا مذکور
شود۔ وای بر مؤید و نقل نگار او که چه خوش
مقوله پیدا کرده است همانا خوش تائید
است برای فضلا۔ اگر مؤید جهلا گوییم جا دارد
محققین زبان دان ازین ساکت و معاصرین
عجم ریشخندی کنند (اردو) دیکھو برگشتن روزگار

برگشتگی | اصطلاح۔ بقول فدائی خمیدگی
مؤلف عرض کند که نظر بر اعتبار فدائی
که از علمای معاصرین فارس بود این معنی
خاص را جا داده ایم ولیکن حق آنست که
حاصل بالمصدر (برگشتن) است که می آید
وشامل باشد بر همه معانی آن (اردو) خم
بقول آصفیه جھکاؤ۔ ہماری رای مین خمیدگی
کا استعمال بھی اردو مین ہو سکتا ہے۔
(ناسخ ۵) ہر کسی کا حال ہے وضع مصاحب
سے عیان ¶ ڈال حیدر کی تواضع پر ہے خم
تلوار کا ¶۔ دیکھو برگشتن یہ اس کا حاصل بالمصدر
ہے اور اس کے تمام معنون پر شامل۔

برگشتن | بقول موارد و نوادر و بہار و بحر۔ مرادف برگردیدن۔ شامل بر همه معانی
آن صاحب بحر گوید که کامل التصریف است و مضارع این برگردد مؤلف عرض
کند که سالم التصریف که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول یعنی برگشت و خواهد برگشت و
برگشته نیاید آنانکه برگردد را مضارع این دانسته اند سکندری خورده اند و پی بحقیقت
نبرده اند۔ که آن مضارع برگردیدن است (اردو) دیکھو برگردیدن کے تمام معنے

برگشتن اختر | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
بمعنی نامساعدت طالع چنانکه (ع) خال
شبرنگ ترا اختر دولت برگشت ¶ مؤلف
عرض کند که (اختر برگشتن) در تصور ه
گذشت و این مرادف (برگشتن بخت)
است که می آید و کنایه باشد و خصوصیت اختر

وبخت نیست با مرادفات این ہم استعمال
توان کرد چنانکہ برگشتن طالع وقسمت و
تقدیر متعلق بمعنی چہارم برگردیدن و (برگشتن
ایام) مماثل این (اردو) قسمت الٹنا۔
دیکھو اختر برگشتن (تقدیر پلٹنا) بقول آصفیہ
بخت کا برگشتہ ہونا۔ بد اقبالی ہونا۔ ادبار
ہونا۔ مقسوم بگڑنا۔

برگشتن از راہ | **برگشتن از وطن** استعمال۔ بمعنی واپس شدن از راہ و وطن
باشد متعلق بمعنی پنجم (برگردیدن) (ظہوری
سہ) چہ رنگ باختہ از راہ مدعی برگشت کہ
بردہ است این دل بی خطرمی بایست کہ (ولہ
سہ) معذرت خجلت ظہوری بس کہ خوش
غریبانہ از وطن برگشت کہ (اردو) راستہ
یا وطن سے پلٹ آنا۔ واپس آنا۔

برگشتن ایام | مصدر اصطلاحی۔ مرادف
(برگشتن اختر) وسند این بہ (برگشتہ ایام
می آید (اردو) دیکھو برگشتن اختر۔

برگشتن باختن | مصدر اصطلاحی بمعنی
برگشتن بازی است عام باشد برای غلبہ
و شکست ہر دو متعلق بمعنی ہفتم برگردیدن
(ظہوری سہ) آخری ہست پاک بازان را
بہ بردل از ماست باختن برگشت کہ (اردو)
بازی پلٹ جانا۔ یہہ عام ہے یعنی ہار جیت
دونون سے متعلق اور دکن مین مستعمل ہے
۔صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر نہین کیا۔
بازی کا رنگ بدل جانا بھی کہہ سکتے ہین
یہہ بھی ہار جیت دونون سے متعلق ہے۔
(کھیل بگڑ جانا) بقول آصفیہ۔ بنے ہوئے کام
کا بگڑ جانا۔ (کھیل بننا) بقولہ کام بننا۔

برگشتن بخت | مصدر اصطلاحی۔ اشارہ
این بہ (بخت برگشتہ) گذشت مرادف
(برگشتن اختر) صاحب فرہنگ فدائی بذیل
(برگشتگی) ذکر این کردہ گوید کہ (برگشتن بخت

و دولت بمعنی افتادن از بزرگی است مؤلف عرض کند که متعلق باشد بمعنی هفتم برگردیدن (اردو) دیکھو برگشتن اختر۔

(۲۲۲۴) **برگشتن بوسه** | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی باقی نماندن بوسه و دور شدن آن متعلق بمعنی سوم برگردیدن (ظهوری سه) در لبم بوسه گشت حیرت بیز ها که به نیرنگ آن دهن برگشت ہے (اردو) بوسه کا لب سے جدا ہونا باقی نہ رہنا۔ حالت بوسه باقی نہ رہنا

(۲۲۲۵) (الف) **برگشتن جان از تن** | مصدر اصطلاحی
(ب) **برگشتن جان بلب** | (الف) بمعنی مخالف و منحرف شدن جان با تن کنایه از مردن متعلق بمعنی چهارم برگردیدن و (ب) واپس آمدن جان بلب و حرکت پیدا کردن لب و زنده شدن متعلق بمعنی پنجم برگردیدن (ظهوری الف به) یار چون صبر من ز من برگشت ہے زیستن رفت و جان ز تن برگشت ہے (صائب ب ه) برگشت ز تن جان بلب خسته دگر بار ہے تا روی تو آئینه هر شیشه نظر داشت ہے (اردو) (الف) جان نکلنا۔ مرنا۔ (ب) جان آنا۔ زنده ہونا۔

(۲۲۲۶) **برگشتن خم زلف از شکن** | مصدر اصطلاحی باقی نماندن و دور شدن شکن از زلف متعلق بمعنی سوم برگردیدن (ظهوری سه) من و شوخی و دشت پیمائی ہے که خم زلفش از شکن برگشت ہے (اردو) زلف میں خم باقی نہ رہنا۔ شکن باقی نہ رہنا۔

(۲۲۲۷) **برگشتن روزگار** | مصدر اصطلاحی۔ مخالف شدن اهل روزگار با کسی قریب بمعنی برگشتن اختر و بخت که گذشت متعلق بمعنی چهارم برگشتن (انوری سه) برگشتی چو روزگار از من ہے گر نه با روزگار یار ستی ہے (ظهوری سه) دل و دیده امید چنان پیش می دوید ہے برگشت روزگار و چنین در قفا فتاد ہے (اردو)

زمانہ پھر جانا۔ بقول آصفیہ لوگوں کا کسی
کے خلاف اور اُس کا دشمن ہو جانا (نواب
احمد سہ) اپنے بیگانے ہوے سب لطف
ساقی دیکھکر۔ کہ پھر گیا ہم سے زمانہ گردش
ساغر کے ساتھ ہے

برگشتن صبر مصدر اصطلاحی۔ دور شدن
صبر و باقی نماندن صبر۔ متعلق بمعنی سوم برگردیدن
سندش از ظہوری ہے (برگشتن جان از تن)
گذشت (اردو) صبر نہ رہنا۔ صبر جاتا رہنا

برگشتن طالع مصدر اصطلاحی۔ مرادف
(برگشتن اختر) کہ گذشت و سندش این از صائب
ہے (برگشتہ طالع) می آید (اردو) دیکھو برگشتن اختر

برگشتن عادت مصدر اصطلاحی۔ بمعنی
دور شدن عادت و باقی نماندن عادت متعلق
بمعنی سوم برگردیدن (ظہوری سہ) نشنید
پند عادت تو ہیچ برگشت ہے ہر چند مدعای
ظہوری اعادہ شد ہے (اردو) عادت
دفع ہونا۔ عادت جانا۔ عادت پلٹنا۔

برگشتن غذا مصدر اصطلاحی۔ بمعنی رد
شدن غذا و ہر چیزی کہ خورند و نوشند خصوصیت
غذا ندارد۔ سند سلیم بر معنی ششم برگردیدن گذشت
(اردو) دیکھو برگردیدن کے چھٹے معنے۔

برگشتن قمار استعمال۔ بقول بہار و انند
بمراد نہ نشستن قمار فرماید کہ این از اہل زبان
بتحقیق پیوستہ مؤلف عرض کند کہ مرادف
برگشتن باختن و متعلق بمعنی ہفتم برگردیدن
(صائب سہ) کاری بمرادم نشد از نقش موافق
ہے امروز کہ برگشتہ قمارم چہ توان کرد ہے (اردو)
قمار کا بگڑ جانا۔ پلٹ جانا۔ دلخواہ نہ ہونا۔

برگشتن کسی مصدر اصطلاحی۔ بمعنی تباہ
شدن کسی و سر بزیر افتادن و سرنگون شدن
متعلق بمعنی ہشتم برگشتن (ظہوری سہ) فلک
فارغ نکرد از دربدر برگشتن اسیرت را ہے ہنوز
این غیر پرور را نیامد وقت برگشتن ہے (اردو)

سرنگون ہونا۔ تباہ ہونا۔

(۱۲۲۳) **برگشتن مژگان** مصدر اصطلاحی۔ منعکس شدن مژگان کہ نوکش در دیدہ داخل می شود و این مرضی است کہ دائما آب از چشم می ریزد سند این بر (برگشتہ مژگان) می آید (اردو) پلکون کا پلٹ جانا۔ آنکھہ مین داخل ہوجانا یہہ ایک مرض ہے۔

(۱۲۲۴) **برگشتن نسیم از ہواداری** مصدر اصطلاحی مخالف شدن نسیم باشد متعلق بمعنی چہارم برگشتن (ظہوری ــہ) کردہ خوش جا نسیم در کویش ہا از ہواداری چمن برگشت ہا۔ (اردو) نسیم کا پلٹ جانا۔ مخالف ہونا۔

برگشتہ اصطلاح۔ بقول وارستہ و (بحر بذیل برگشتن) مرادف برگردیدہ بمعنی استغراق وسندی کہ از شانی تکلو پیش شد ہمان است کہ بمعنی ششم (برگردیدن) مذکور شد کہ از آن (برگشت) بمعنی استغراغ شد۔ پیداست وہم او گوید کہ بمعنی خراب وتباہ ہم آمدہ و فرماید کہ از ینجاست کہ قمار بازی را کہ بمراد نہ نشیند برگشتہ قمار گویند (بدیعی سمرقندی ــہ) برکندہ باد دیدہ و برگشتہ باد روگر چشم برگہر بود و روی بر زرم ہا و سند دیگر از صائب بر (برگشتن قمار) گذشت بہا نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ اسم مفعول برگشتن است شامل بر ہمہ معانیش بمی دانیم کہ محققین بالا چرا این را بطور اسم جامد جا دادہ اند۔ (اردو) دیکھو برگشتن یہ اس کا اسم مفعول ہے۔ تمام معنون کے ساتھ۔

برگشتہ اختر اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بد طالع و بد اختر **مؤلف** عرض کند کہ اسم مفعول است از مصدر مرکب (برگشتن اختر) کہ بجایش گذشت (اردو) قسمت کا ہیٹا۔ بقول آصفیہ۔ بدنصیب۔ بدبخت۔

برگشته ایام | اصطلاح - بقول بهار و انند - مرادف برگشته بخت کنایه از بدبخت (باقر کاشی سه) چون کند عرض نیاز از وی نگردان روی خود ٭ این سزای باقر برگشته ایام است و بس ٭ **مؤلف** عرض کند که متعلق است بمعنی **چهارم** برگردیدن و اسم مفعول (برگشتن ایام) که بجایش گذشت و مرادف (برگشتن اختر) (اردو) دیکھو برگشته اختر

برگشته باد | اصطلاح - بقول مؤید و هفت زیر و زبر باد ٭ **مؤلف** عرض کند که محقق با نام نشان به برای تائید فضلا ذکر این کرده باشد شاید فضلائی داند که برگشتن مرادف برگردیدن شامل است بر چند معانی - و برگشته اسم مفعول آنست و مرکب است با کلمه باد (اردو) برگشتہ ہو - تہ و بالا ہو - پلٹ جائے الٹ جائے -

(الف) **برگشته بخت** | اصطلاح - بقول بهار

(ب) **برگشته دولت** | و انندش نقل نگار بمعنی بدبخت (شیخ شیراز سه) نه تنها منت گفتم ای شهریار ٭ که برگشته بختی و بد روزگار ٭ چو برگشته دولت ملامت شنید ٭ سر انگشت حسرت بدندان گزید ٭ **مؤلف** عرض کند که (بخت برگشته) بجایش گذشت و هر دو مرادف (برگشته اختر) است که بجایش مذکور شد اسم مفعول (برگشتن بخت و دولت) (اردو) دیکھو برگشته اختر -

برگشته سر | اصطلاح - بقول بهار و انندش نقل نگار مرادف (برگشته اختر) (اسیری لاهجی در مثنوی اسرار الشهود در حکایت سلطان محمود سه) تو ز حال زار این برگشته سر ٭ هر زمان بهر چه آزاد تر ٭ **مؤلف** عرض کند که بمعنی خود سر است و بمجاز معنی بدقسمت پیدا می شود که خودسری هم برگشتن بخت است (اردو) سر پھرا - دکن میں خودسر کو کہتے ہیں جو کسی کی

بات نہ ماننے۔ صاحب آصفیہ نے (سر پھرنا)
پر فرمایا ہے۔ شامت آنا۔ کم بختی آنا۔ پس
(سر پھرا) بد قسمت کو کہہ سکتے ہیں۔

برگشته شدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر و ضمیمهٔ برہان بمعنی زیر و زبر شدن۔
مؤلف عرض کند که مصدر مجهول برگشتن
است وبس (اردو) برگشته ہونا۔

برگشته طالع | اصطلاح۔ بقول بهار و
انندش نقل نگار مرادف برگشته اختر (صاحب
؎) در لعل آبدار ز برگشته طالعی باشد
همان چو نقش نگین خشک جوی من (مؤلف)
عرض کند که (برگشتن طالع) بجای خودش
گذشت و این متعلق است به همان یعنی
اسم مفعولش و از سند پیش شده حاصل
بالمصدر پیدا است (اردو) بد قسمت۔

برگشته قمار | اصطلاح۔ بقول بحر کسی که
نقش او بمراد نه نشیند مؤلف عرض کند که
اسم مفعول (برگشتن قمار) که بجایش گذشت
و سند این از صائب بمصدر انجا مذکور
(اردو) بازی بگڑا ہوا یعنی وہ شخص
جسکی بازی بگڑی ہوئی ہو۔

برگشته مژگان | اصطلاح۔ بهار و انندش
نقل نگار از تعریف این ساکت مؤلف
عرض کند که (۱) دیدهٔ خمار آلوده را
گویند که مژگانش هم باثر خمار بلند می شود
پس اسم مفعول مصدر (برگشتن مژگان)
است که بمعنی حقیقی گذشت و این کنایه باشد
از معشوق و (۲) کسی که بمرض مژگان محکوس
مبتلا باشد که نوکش در دیده رود (صائب
؎) گرچه امید ظفر با لشکر برگشته نیست۔
می کند صید دل آن برگشته مژگان بیشتر۔
(ابوطالب کلیم ؎) چشم مستت را غم
برگشته مژگان تو نیست۔ هیچ او صدعا شوقی
رو بر قفا را دیده است۔ (اردو)

(۱) مخمور آنکھین رکھنے والا۔ معشوق۔ نمبر (۲) وہ شخص جسکو ملکوں کا مرض ہو جسکی نوکین دیدے کی جانب پھر گئی ہوں جس سے رات دن آنکھیں لال اور پانی بہتا ہے۔ بہت برا مرض ہے۔

برگفتن مزید علیہ گفتن است بزیادت کلمۂ بر بران (انوری ۵) ماجرائی ازان حکایت کرد کہ بندہ برگوید چنانکہ شنید (اردو) کہنا۔

برگ فشاندن مصدر اصطلاحی بمعنی حقیقی (۱) برگ ریزی درخت و (۲) کنایہ از نفع رساندن (صائب ۵۲) تادرین باغی لشکر انیکہ داری برگ و بار * برگ می باید فشاند و باری باید کشید (اردو) (۱) پتے جھڑانا۔ (۲) نفع پہنچانا۔

برگ کازرونی اصطلاح۔ بقول برہان دوائی است کہ او را بشیرازی (آہو دوشتک) و بعربی خزا گویند بکسر حای بی نقطہ و زای نقطہ دار۔ صاحب محیط بر خزا فرماید کہ بقول شیخ زوفر و بقول شارح کازرونی گوید کہ بفارسی (دینار رویہ) و بشیرازی (میرک کازرونی) و کوخر گرم و خشک در اول و دوم۔ مسخن و قابض و محلل و منفج و ہاضم طعام و مدر بول و حیض و کاسر ریاح و دافع آروغ ترش و منافع بی شمار دارد۔ صاحب مخزن الادویہ ہم ذکر خزا کردہ گوید کہ دینار رویہ فارسی است (اردو) برگ کازرونی ایک دوا کا نام ہے جسکو عربی مین خزا کہتے ہیں اور فارسیون نے (دینار رویہ) کہا ہے۔ نمبر

برگ کردن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی نغمہ و آہنگ کردن متعلق بمعنی ہفتم برگ و سند این از مولوی معنوی ہم در انجا مذکور شد۔ (اردو) نغمہ سرا ہونا۔ گانا۔

برگ گاه | اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بدون اضافت بمعنی (۱) ساق درخت
و (۲) شاخ مؤلف عرض کند کہ موافق
قیاس است قلب اضافت یعنی لفظی بمعنی
جای برگ کنایہ از شاخ (اردو) (۱) تنہ
بقول آصفیہ - فارسی - مذکر - دیکھو برز کے
تیسرے معنے (۲) شاخ - مؤنث - دیکھو برزدہ

برگ گل | اصطلاح - بقول وارستہ و بحر و
بہار (۱) مرادف برگ بغرا و سند این از
سلیم ہم در انجا گذشت مؤلف عرض کند
کہ استعارہ باشد و (۲) بمعنی حقیقی یعنی
ورق گل (ظہوری ے) از دل ریش کہ
از برگ گل آزردہ شود ؛ نوک خار از
گل بیجا رکشیدیم عبث ؛ (اردو) (۱)
دیکھو برگ بغرا (۲) پنکھڑی - بقول آصفیہ
ہندی - اسم مؤنث - پھول کی پتی - برگ
گل - ورق گل (میر تقی ے) نازکی اُس کے
لب کی مت پوچھو ؛ پنکھڑی اک گلاب کی
سی ہے ؛

برگ گلاب | استعمال - بقول بہار و انند
- برگ گل سرخ کہ آن را بتازی ورد خوانند
(میر خسرو ے) پس از شستن شخص خورشید
تاب ؛ کشیدند بروی چو برگ گلاب ؛ مؤلف
عرض کند کہ مرکب اضافی و مرادف برگ گل
کہ گلاب بمعنی گل آمدہ (اردو) دیکھو برگ گل -

برگ گنجیفہ | اصطلاح - بقول بہار بمعنی
ورق گنجیفہ و فرماید کہ در اشعار میرزا طاہر
وحید آمدہ مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس
نیست و برگ بمعنی ورق بجای خودش گذشت
ولیکن این چہ قسم استناد است کہ اشارۂ
کلام شاعری کند و نقلش ندارد - وای
برین طرز تحقیق معاصرین عجم ورق گنجیفہ را
بر زبان دارند صاحبان بحر و انند ہم ذکر
این کردہ اند (اردو) گنجیفہ کے پتے - مذکر -

برگل آن مهره زن مقوله - بقول شمس
- ای برزمین زن مؤلف عرض کند که
محققین فارسی زبان ازین ساکت - معاصرین
عجم برزبان ندارند - و سند استعمال پیش نه شد
خلاف قیاس - لفظ و معنی مخالف یکدیگر
که از امر حاضر معنی ماضی مطلق پیدا کند اعتبار
را نشاید (اردو) ناقابل ترجمه -

برگ لاجورد اصطلاح - بقول جهانگیری
در ملحقات کنایه از آسمان - دیگرکسی از
محققین فرس ذکر این نکرد - معاصرین عجم
برزبان ندارند مؤلف عرض کند که مرکب
اضافی و توصیفی است اگرچه خلاف قیاس
نیست ولیکن طالب سند استعمال میباشیم
(اردو) دیکهو آسمان - ایسے نے اس کی
تشبیهات مین نیلم لاجورد - خیمهٔ لاجورد
سقف لاجوردی - مهرهٔ لاجورد کا ذکر
کیا ہے -

برگلو بستن مصدر اصطلاحی - بقول بهار
و آنند بمعنی برگردن بستن مؤلف عرض
کند که ما از معاصرین عجم استعمال این با کلمهٔ
در شنیده ایم حیف است که بهار و نقل
نگارش سند استعمال این پیش نه کرد (اردو)
گلے مین باندهنا - گردن پہ باندهنا -

برگلو پا فشردن مصدر اصطلاحی - بر
گلوی جانوران مذبوح پا می نهند تا از جا
نرود پس بمعنی حقیقی است (ظهوری ع)
پنجهٔ قصاب ما باد بخون لاله گون * پا برگلو
آرزو خورش هوسی پا فشرد * (اردو)
گلے پر پاؤن رکهنا - ہلنے نه دینا -

برگلو خنجر مالیدن

برگلو کارد و مانند آن مالیدن مصدر
اصطلاحی - بقول بحر بمعنی ذبح کردن و گلو بریدن
بهار و آنندش نقل نگار ذکر (برگلو مالیدن
خنجر و کارد و مانند آن) کرده مؤلف عرض

کند که درین اصطلاح گلو را هم تخصیص نباشد و بجای آن حلق و گردن و امثال آن هم می توان استعمال کرد۔ مرادف (کارد بر حلق مالیدن) که بجایش می آید (اردو) گلے پر چھری پھیرنا۔

برگماشتن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ نصب نمودن برکاری و بقول فدائی مقرر کردن کسی است برکاری مؤلف عرض کند که مزید علیه گماشتن باشد بزیادت کلمۂ بر بران بمعنی موقوف داشتن شخصی بر سر چیزی و کار و شخصی می آید و فی الحقیقت مقرر کردن و سپردن و تحویل کسی دادن است و بحث کامل همه را بجا کنیم (انوری ـ) یا غلام جنید را از روی جنیش برگمار تا شبیخون آورند و دفع این ملعون کنند (اردو) سونپنا بقول آصفیه سپرد کرنا۔ حوالے کرنا۔ تحویل کرنا (کسی کو) کسی کام پر مقرر کرنا۔

برگناه گوش زدن مصدر اصطلاحی بقول انند بحوالۂ فرہنگ سکندرنامه مراد از تنبیه کردن مؤلف عرض کند که بجز ... نقل شعر نکرد ... آصفیه معنی می کرد ... فرس ساکت۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و مجرد گوش زدن بمعنی مالیدن گوش نباید (اردو) تنبیه کرنا۔ سزا دینا۔ چشم نمائی کرنا۔

برگند بقول سروری به رای مهمله و کاف فارسی بوزن فرزند بمعنی رشوت باشد و فرہنگ که (بدگند) هم به همین معنی آمده (شمس فخری ـ) تا به بیند یک نظر رخسار شان بار دگر قدسی جان ببرگند آورید مؤلف عرض کند که وای به محققین که همین شعر را به سند (بدگند) آورده اند و تصرف در لغت کرده اند و ما صراحت ماخذ (بدگند) همه را بجا کرده ایم و نمی دانیم که شمس فخری در کلام خود (بدگند) به دال مهمله دوم آورده یا (برگند) به رای

مهملهٔ دوم - بای حالِ برکند به همین معنی بکاف تازی بر معنی سوّمش گذشت و بخیال ما بدین
معنی بکاف فارسی است و اصل این گنده باشد که بمعنی بدبو دارنده می آید و گند بدون
های آخره مخفف آن هم می آید و کلمهٔ بر در اوّل این زائد و این کنایه باشد از رشوت که
ناپاک است (اردو) دیکھو برکند کے تیسرے معنے -

برکنه | بقول انند بفتح اوّل و سوم و نون و
سکون ثانی بمعنی درهم گوفته شده هر چیز را
گویند و بتخصیص عطریات را کبیر اوّل هم
گفته اند مؤلّف عرض کند که همین لغت بهمین
معنی بکاف تازی هم بجایش گذشت و صراحت
مأخذش همدر آنجا کرده ایم و این مبدّل
آن باشد چنانکه گنند و کنند (اردو) دیکھو برکنه

برگ نی | اصطلاح - بقول وارسته (۱)
نیشکر یعنی برگ نی (بمعنی ۵) سرو
سبز بیست شیرین راست همچون نیشکر چون
بیدانه کی نبات برگ نی [illegible] نیشکر ها و فرماید که
(۲) قسمی از خربزه (تأثیر ۵) هنگام برگ
نیشکرستان ها برگ نی از شور نوا خوان کو

صاحب بحر عرض معنی اوّل گوید که (۳) قماش
سبز رنگ را گویند و بمعنی دوم متّفق با وارسته
- خان آرزو در چراغ هدایت بر معنی دوم
قانع - بهار بهر دو معنی متّفق با وارسته مؤلّف
عرض کند که سند سیفی تأیید معنی سوم می کند
نه معنی اوّل پس قول بحر درست است نسبت
معنی دوم عرض می شود که موجد این معنی لسند
کلام تأثیر همین محققین سند نزاد اند و دیگر کسی
از محققین اهل زبان ذکر این نکرده و معاصرین
عجم هم بر زبان ندارند و از کلام تأثیر هم معنی
خربزه پیدا نمی شود شاعر گوید که چون لشکر نیشکرستان
می رود یعنی در نیشکر زار - پس عوض نیشکر
برگ نیشکر هم ثنا خوان او می شود و این

مبالغهٔ شاعری است و من وجهٍ درست هم باشد که تجربهٔ ماست یعنی از برگ نیشکر هم در هوا آوازی می آید همچون آواز قماش ریشم بافته که صوتش (سرسر) است پس برگ نی در شعر تاثیر معنی حقیقی است که برگ نیشکر است و در سبز گشت زار نیشکر خربزه را آوردن و بدون استعمال اهل زبان خلاف قیاس این معنی را پیدا کردن کار محققین هندنژاد نیست (اردو) (۱) دهانی رنگ۔ سبز رنگ جیسے نیشکر کے پتون کا رنگ۔ مذکر (۲) خربزه۔ مذکر۔ دیکهو اربوجهنیا۔ (۳) ایک خاص قسم کا سبز کپڑا۔ مذکر۔

برگ نیل | اصطلاح۔ بقول سروری و آرزو (نیست) که بتازی وسمه خوانند بعض گویند که گیاهی است که زنان آن را بخود شاتیند و برابروان نهند و بعربی وسمه نام دارد صاحبان ناصری و برهان و مؤید و هفت هم ذکر این کرده اند صاحب محیط بر نیل فرماید که اسم هندی است و بعربی نیلج و حنای مجنون و گویند که نیل اسم فارسی حشیشهٔ معروف و عصارهٔ آن نیلج و برگ آن را بسریانی و رومی قلبیا و نیلا و قلیاطس و بعربی وسمه که در خضاب مو استعمال می کنند و بقول شیخ الرئیس گوید که طبع وسمه حار در آخر اول و خشک در دوم۔ تر می آید و تجفیف و حدت شدید و قابض و منع سیلان و قطع انفجار خون و حیض نماید و بستانی آن تضعیف کند و لهذا نافع طحال و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است (اردو) نیل کا پتا۔ وسمه۔ مذکر۔

(الف) **برگ و بار** | اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ (۱) بمعنی اوراق و اثمار درختان مؤلف عرض کند (۲) کنایه از شادابی و (۳) بمعنی ساز و سامان (ظهوری

(برقص افتادن) گذشت (اردو) سازو
سامان۔ مذکر۔ دیکھو باروبند۔
برگوش خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر واند (۱) شنیدن و (۲) شنیدن حرفی
کہ بر طبیعت گران آید (فطرت ؎) دوشنیم
از گلبانگ بلبل این نوا برگوش خورد ؏ کانجیمی
جستیم در گنجینۂ دل بودہ است ؏ (طالب
آملی ؎) برگوش خورد نام وصالی ولی
چہ سود ؏ کز صاحبان دیدہ بخوابش کسی ندید ؏
مؤلف عرض کند کہ بسماعت رسیدن
است مطلقاً یعنی شنیدہ شدن و ہمین
معنی پیدا می شود از کلام فطرت وطالب۔
فارسیان نمی گویند کہ "فلان این خبر را
بگوش خورد" بلکہ گویند کہ این خبر بگوش
ما خورد" پس ہر دو معانی بیان کردۂ محققین
بالا درست نباشد (اردو) کان مین پڑنا
بقول آصفیہ گوش زد ہونا۔ سننے مین آنا۔
انھین معنون مین (کان پڑنا) بھی کہا جاتا ہے۔

برگوش خوردن حرف مصدر اصطلاحی
بقول بہار شنیدن حرف و شنیدن حرفی
کہ بر طبیعت گران آید۔ **مؤلف** عرض کند
کہ خصوصیت حرف نباشد و نسبت معنی خیال
خود را بر (برگوش خوردن) ظاہر کردہ ایم
(اردو) دیکھو برگوش خوردن۔

(الف) **برگوش رسانیدن** مصدر
(ب) **برگوش زدن** اصطلاحی
بقول بحر ہر دو بمعنی شنوانیدن بہار بر ذکر
(ب) قانع و فرماید کہ مرادف (برگوش
کشیدن) یعنی شنوانیدن (محمد قلی سلیم ؎)
از نکہت تو باد رہ ہوش می زند ؏ گل را
حدیث حسن تو برگوش می زند ؏ **مؤلف**
عرض کند کہ معنی بالا برای الف درست
باشد و لیکن (ب) در محاورۂ عجم بمعنی آگاہ
و تنبیہ کردن است نہ رسانیدن بہ سماعت

پس محققین بالا بہ کلاہ ہم محمد قلی سلیم غور نفرمودہ اند
(اردو) کان میں ڈالنا۔ ڈالدینا بقول
آصفیہ (الف) سنا دینا۔ کانوں تک پہنچا دینا
گوش گزار کر دینا۔ (داغ ؎) بتائیں لفظ
تمنا کے ہمکو معشوق کیا ہو تمہارے کان میں یک
لفظ ہم نے ڈالدیا ہو (ب) آگاہ کر دینا۔

برگوش کشیدن | مصدر اصطلاحی بقول
بہار و انند۔ مرادف (برگوش زدن) یعنی
شنوانیدن (محمد قلی سلیم ؎) بہ بزم حسن رخ
او کنایہ خوبی ہو بماہ گوید و برگوش آفتاب
کشد ہو وارستہ و بحر ہمین را (برگوش کسی
کشیدن) نوشتہ اند بمعنی مذکور مؤلف عرض
کند کہ موافق قیاس است (اردو) کان
میں ڈالنا۔ دیکھو برگوش رسانیدن۔

برگوگ | بقول ضمیمۂ برہان بہر دو کاف
فارسی بروزن مفلوک عمارت را گویند
و فرماید کہ بابای فارسی ہم آمدہ صاحب
انند ہم بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر این کردہ
گوید کہ عمارت و قصر باشد مؤلف عرض
کند کہ گوگ بہر دو کاف فارسی بقول کنز و
لغات ترکی در ترکی زبان بمعنی سما یعنی آسمان
است پس فارسیان کلمۂ بر بمعنی بلند در
اولش زیادہ کردہ برای قصر و عمارت بلند
نام کردہ باشند کہ آسمان بلند عمارت عالی
را گفتند پس در معنی این صفت بلندی را
داخل کردن ضرور است ولیکن مجرد
قول محققین بالا کفایت نمی کند سند استعمال
باید کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین
اہل زبان سکوت ورزیدہ اند۔ صاحب
برہان ہمین لغت را بہ بای فارسی بجای
خودش بمعنی عمارت عالی آوردہ کہ می آید
و از ان تائید خیال ما می شود و نسبت آن
ہمین قدر گوئیم کہ مبدل این است کہ موحدہ
بدل شدہ بہ بای فارسی چنانکہ تب و تپ

(اردو) بلند عمارت ۔ مؤنث ۔

برگ و نوا اصطلاح ۔ بقول ضمیمۂ برہان کنایہ از ساز و سامان و زر و پول بہار بر ساز و سامان قانع صاحب مؤید بحوالۂ رسالۂ علمی فرماید کہ آنکہ کسی را روزگاری باشد چنانکہ گوئی ،، فلان برگ و نوائی دارد ،، یعنے روزگاری دارد و فرماید کہ در فرہنگی معنی سرانجام آمدہ ۔ صاحب بحر گوید کہ مرادف برگ و ساز است صاحب ہفت فرماید کہ بمعنی سامان و سرانجام ۔ مؤلف عرض کند کہ بمعنی ہشتم برگ اشارۂ این گذشت (انوری ؎) زمانہ کلکی کز کلک و خاتمش در ملک ہزار بند و کشاد و ہزار برگ و نواست ہ (ولہ ؎) ای بر و قرن از کرمت بردہ جہان برگ و نوا ہ توجیہ دانی کہ جہان بی توجیہ بی برگ و نواست ہ (ولہ ؎) چند بی برگ و نوا صبر کنی شرم بنہ ہ کو خداوند مرا برگ و نوائی

فرمائے ہ (اردو) دیکھو برگ و ساز

(الف) برگ و نوا آوردن مصدر

(ب) برگ و نوا بردن اصطلاحی

(ج) برگ و نوا فرمودن (الف) حاصل کردن ساز و سامان است (انوری ؎) بوستان آستان عرش سای خسرو است ہ چون ہمہ برگ و نوا زین آستان آوردہ ام ہ و (ب) مرادف الف و (ج) عطا کردن ساز و سامان ۔ سند استعمال (ب و ج) بذیل برگ و نوا گذشت (اردو) (الف و ب) ساز و سامان حاصل کرنا (ج) ساز و سامان عطا کرنا ۔

برگ و یراق اصطلاح ۔ بقول بول چال ۔ سامان سواری اسپ یعنی زین وغیرہ مؤلف عرض کند کہ بر زبان معاصرین عجم است و یراق بقول لغات ترکی بمعنی سلاح آمدہ و بقول غیاث اسلحۂ سپاہ و بمعنی مطلق سامان و اسباب

(۱۰۵۵) (۱۰۵۶) (۱۰۵۷) (۱۰۵۸)

و مصالح هر چیز (اردو) گھوڑے کا ساز و سامان۔ مذکر۔

برگه بقول وارسته و بهار چیزی که از مال دزد پیش دزد شناسند و بدست آویز آن مطالبهٔ مابقی کنند (منصور فکرت سه) شعر رنگین مرا کس نتواند بردن ٭ برگه دزد حنا زود بکف می آید ٭ (میرزا عزت ناصح سه) عارف چو بفکر بر در وی دهٔ خویش ٭ نشناسد زا و رنده آورده خویش ٭ هر کس ز وجود خویشتن برگه گرفت ٭ گو گمگذارش که یافت گم کردهٔ خویش ٭ **مؤلف** عرض کند که برگ بمعنی ساز و سامان بجای خودش گذشت فارسیان های هوز تسمیه بر آخرش زیاده کرده برای قسم خاص سامان۔ اسم جامد قرار داده اند۔ چنانکه دندانه (اردو) مال مسروقه سے چور کے پاس برآمد کی ہوئی چیز۔ مؤنث۔

برگه گرفتن مصدر اصطلاحی۔ گرفت کردن چیزی از مال مسروقه پیش دزد سند این از میرزا عزت ناصح بر (برگه) گذشت (اردو) مال مسروقہ سے کسی چیز کو چور کے پاس پکڑنا۔ برآمد کرنا۔

برگه لاجورد اصطلاح۔ بقول مؤید آسمان را گویند **مؤلف** عرض کند که همین اصطلاح بکاف عربی به همین معنی گذشت و صراحت ماخذ همدر انجا کرده ایم و برای ماخذ این توانیم گفت که های هوز در آخر لفظ برگ زائد و معنی لفظی این ورق لاجورد است و کنایه از آسمان (اردو) امیر نے تشبیہات آسمان میں ورق لاجورد کا ذکر فرمایا ہے۔ دیکھو آسمان

برگی بفتحتین بقول سروری بحواله ساجی کلاه دراز که زنها در سر گیرند و بتازیش برنس گویند۔ اشاره سند این از کلام سعدی به (برگی) بکاف

عربی) گذشت. **مؤلف** عرض کند که ما صراحت
ماخذ این بمعنی سوم (برک) کرده ایم و در تحقیق
همین قدر کافی است که این را مبدّل آن
دانیم که کاف عربی با فارسی بدل شود چنانکه
کند و گند (اردو) دیکھو برکی۔

برلب انگشت زدن مصدر اصطلاحی
- همان (انگشت برلب زدن) است که در
مقصوره گذشت (اردو) دیکھو انگشت برلب زدن۔

برلب خاک مالیدن مصدر اصطلاحی-
صاحب بحر ذکر (خاک برلب مالیدن) کرده
گوید که (۱) در مقام حاشا مستعمل است یعنی
در محل انکار امری (صائب ع) اگر چه پی بلیلا
برلب چشم او از سرمه خاک پاشد بر دم تہمت
خونریزی او آشکار ہو (۲) به تحقیق ما بمعنی
خاموش شدن (صائب ع) بهمدمن زلعین
نایاب چون اکسیر شد صائب به زبس خون
خوردم و برلب زغیرت خاک مالیدم (ع

مؤلف عرض کند که رسم عجم است و اہل قصبات
دکن هم که چون از چیزی انکار دارند مشت خاک
را از زمین برداشته قریب دهن کنند و گویند
که ما این کار را هرگز نکرده ایم و مقصود شان
ازین طرز عمل آنست که اگر کرده باشیم خاک
عوض رزق در دهان ما افتد از همین عادت
این مصدر اصطلاحی قائم شد بمعنی انکار کردن
و نسبت معنی دوم عرض می شود که چون لب
سبو را بخاک بند کنند چیزی از و بیرون نیاید
و دائما این عمل برای سبوی شراب و روغن
جاری است و از همین عمل معنی دوم قائم
شد (اردو) (۱) انکار کرنا (۲) خاموش
ہونا۔ ساکت ہونا۔

(الف) **برلب نهادن** مصدر اصطلاحی۔
بقول بهار تجرع نمودن. صاحب بحر فرماید که
جرعه جرعه خوردن (طالب آملی ع) بیاکه
برلب دل آتشین ایاغ نهیم به نواله های جگر

در دهان داغ نهیم٭ مؤلف عرض کند که
(انگشت برلب نهادن) بجای خودش در
مقصوره گذشت و آن هم داخل همین بمعنی
اصطلاحی عام باشد و (مهر برلب نهادن)
بمعنی ساکت کردن می آید و آن هم داخل
همین تعمیم است و از کلام طالب آملی ـ
(ب) برلب نهادن ایاغ | پیداست
که بمعنی پیاله و جام می برلب نهادن است
یعنی خوردن شراب پس تجرّع از کجا پیدا
شد و سرود و محققین هندنژاد این معنی را ازینجا
سند بکدام قرینه پیدا کردند. فتأمّل پس بخیال
ما مجرّد (الف) چیزی نیست و (ب) بمعنی می
خوردن است و بس (اردو) (الف)
پینا (ب) شراب پینا ـ
(الف) برلنگ | (ا) فا بقول هفت بفتح
(ب) برلنگ زدن | اول و فتح لام کنایه
از گریختن باشد (ب) بقول سروری و جهانگیری

در (ملحقات) و بقول رشیدی و برهان و واسته
و بحر (ا) کنایه از گریختن (سراج الدین راجی
ص) سر خویش از غصه برسنگ زد٭ ز
خجلت پس آنگاه برلنگ زد٭ (ظهوری
رباعی ص) برلنگ زدم تا نخورم حسرت
لنگ٭ با تشنه لبی تنگ از غلغل تنگ٭ تا
پیش که بر هم شکایت دست و زبان٭ گیرایی
شل خواهم و گویائی گنگ٭ خان آرزو
در سراج بنقل سند ظهوری گوید که ازینجا
بیت هیچ معلوم نمی شود که بضم لام است
یا غیر آن و نیز معنی گریختن درینجا مناسبت
ندارد بلکه هیچ معنی ازین بیت مستفاد نمی شود
و زله بردار شش بهار گوید که از دو جهت
درین تأمل است یکی آنکه ضبط حرکت
نکرده اند دوم آنکه این بیت بر معنی مذکور
دلالت نمی کند و ظاهراً برلنگ بکسر لام بمعنی شکیلا
نره است پس (۲) بمعنی قطع کردن نره باشد

چراکه زدن بمعنی بریدن و دور کردن آمده
مؤلف عرض کند که استاد و شاگرد هر دو بیخبر
اند که کلام ظهوری رباعی است نه بیت و
اگر محققین فرس صراحت اعراب لفظ نکرده
باشند کار ما و شماست که تحقیقش کنیم و صاحب
هفت اگرچه بر الف قناعت کرده است و سکندری
خورده که (زدن) را ترک کرد و لیکن صراحت
فتح اوّل و دوم کرده است عجبی نیست که بر
قافیهٔ کلام سراج الدین راجی غور نموده و معنی
هر دو استاد بالا برای گریختن درست می شود
نمیدانیم که هر دو محققین آخر الذکر چرا سند ظهوری
را غیر متعلق ازین معنی قرار داده اند و خان
آرزو چرا کلام ظهوری را بی معنی پندارد ظهوری
گوید که بگریختم تا حسرت تهبند خود نکشم یعنی دشمنان
غالب در یغما لنگ را هم نگذارند و بحالت گریز
از تشنه لبی و غلغل تنگ تبنگ بودم (و معنی
شعر دوم صراحت نمی خواهد که واضح است۔

مخفی مباد که در قافیه کلام ظهوری لُنگ بالضم
بمعنی تهبند است و تُنگ بالضم کوزهٔ شراب تنگ
و گُنگ بالضم بمعنی لال (کذا فی البرهان) و در
مصرع اوّلش در مصدر (بر لنگ زدن) لفظ
لَنگ بالفتح باشد چنانکه در قافیه سراج الدین
راجی گذشت و لَنگ بقول برهان بالفتح بمعنی
آلهٔ تناسل آمده نه بالکسر چنانکه بهار ذکرش
کرده پس معنی لفظی (بر لنگ زدن) (۱) بریدن
آلهٔ تناسل و نامرد شدن (۲) کنایه باشد از
گریختن در کار زار پس چه خطا شد که محققین
فارسی که سروری هم دران داخل است
این را بمعنی گریختن نوشتند۔ همانا کنایه ایست
لطیف و موافق قیاس و معاصرین عجم تصدیق
این می کنند۔ خان آرزو و تلمیذش اگر زحمت
تحقیق می کشید تحقیق اعراب لغت هم می شد
و معنی کلام ظهوری هم بدست می آمد۔ زحمت
تحقیق نبرداشتن و بر کلام استادان سخن

حرف نهادن کار محققین سخن دان نیست	ہیجڑا بنانا۔ آلۂ تناسل قطع کرنا۔ نامرد ہونا
(اردو) (الف) ناقابل ترجمہ (ب) (۱)	(۲) بھاگنا

برلیان بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار۔ چیزی کہ تابان است۔ صاحب بولیپال صراحتی خوب کند کہ مخصوص است برای الماس کہ آن را تراشیدہ باشند و این مفرس است از لغت انگلیسی (بریلیانٹ) معاصرین عجم این را بکسر اول و سوم خوانند و تحتانی دوم و چہارم و تای ہندی آخرہ حذف شد دیگر ہیچ۔ صاحب روزنامہ ذکر (برلیان کردہ) می کند و می فرماید کہ بمعنی جلا دادہ تراشیدہ است کہ تراشیدہ را جلا کردہ نوشت و جلا لازمۂ تراش است کہ الماس از تراش بسیار مجلای شود و می تابد۔ (اردو) تراشا ہوا ہیرا۔ مذکر۔

برم بقول سروری و رشیدی و ناصری و سراج۔ بہ رای مہملہ بوزن شرم (۱) کوی بزرگ کہ آب دران جمع شود و آن را برغ نیز گویند (شہید بلخی ؎) چون تن خود بہ برم پاک بشستہ بکی از مسامش تمام لولو رستہ بہ نرم نرمک زبرم بیرون شد بہ مہرش از آنچہ بد افزون شد۔ صاحب جہانگیری این را بمعنی چشمۂ آب گوید و اشارہ کوی بزرگ ہم کند۔ و فرماید کہ آن را تالاب و برخ ہم گویند و بقول برہان و جامع تالاب داستخر و چشمۂ آب۔ مؤلف عرض کند کہ برغ بہ غین معجمہ کہ گذشت مرادف این است و ہمین معنی بر معنی دوم برخ بہ خای معجمہ ہم مذکور و صراحت ماخذ ہر دو بجایش کردہ ایم پس این مبدل برغ باشد کہ غین معجمہ بہ میم بدل شد چنانکہ غلغلیچ و غلیلیچ و جا دارد کہ

برآخ را ہم مبدل برآغ گیریم کہ غین معجمہ بہ خای منقوطہ ہم بدل شود چنانکہ چرآغ و چرآخ (اردو) دیکھو برآغ ۔

(۲) برم ۔ بقول سروری و رشیدی و جامع و ناصری و جہانگیری بوزن ورم چوبہا باشد کہ تاک و بتہ کدو و خیار و امثال آن بران بر اندازند صاحب برہان فرماید کہ این چوب بندی باشد وبقول خان آرزو در سراج دار بستی کہ تاک و بیارۂ کدو وغیرہ را بران اندازند مؤلف عرض کند کہ میم تخصیص بر کلمۂ بر زیادہ کردہ اند و معنی لفظی این چیزی کہ مخصوص است برای بلندی و مراد از سایہ بانی کہ برای بیارہ از چوب درست کنند (اردو) منڈھا بقول آصفیہ ۔ منڈپ یا سائبان یا شامیانہ جو ہندوؤن مین شادی کے روز بطور رسم تانا جاتا ہے ۔ اسے منڈوا بھی کہتے ہین مؤلف عرض کرتا ہے کہ اسی قسم کے منڈوے پر انگور یا کدو وغیرہ کی بیل چڑہائی جاتی ہے ۔ جسکو دکن مین منڈوا کہتے ہین ۔ اسم مذکر ۔ افسوس ہے کہ صاحب آصفیہ نے ان معنون کو ترک فرمایا ہے اور (انگور کا منڈوا) بعض اہل زبان کی بول چال مین سنا گیا ۔ امیر نے اسکو (انگور کی ٹٹی) فرمایا ہے ۔

(۳) برم ۔ بقول سروری بروزن درم (الف) نام سبزۂ کہ آن را مرغ گویند وبقول جامع و ناصری بروزن نرم ۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ این را فرونہ و فریز نیز نامند ۔ وبقول برہان سبزۂ کنار جوی ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ این تصحیف است ۔ صاحب محیط فرماید کہ بالفتح وبفتحتین (ب) اسم گل درختی است

خاردار۔ قریب القوہ بابدیمشک۔ مائل بحرارت ومقوی دماغ و مانع سیلان و منافع بسیار دارد (الخ) صراحت نمی کند کہ بدین معنی لغت کدام زبان است و برمرغ گوید کہ اسم دوب است و بر دوب فرماید کہ لغت ہندی است بفارسی مرغ بفتح میم وہندیان آنرا (دربھاگشلوہ) یعنی نرم وملائم گویند بالجملہ این علفی است خودرو کہ بر زمین بسیار نمناک می روید وبرای اسپ بہترین علف۔ تر و خشک۔ ہر دو گرہ دارد ونزد ہر گرہ ریشہ می کند وطبع آن مائل بسردی و باعتدال اقرب جہت دفع قی وہیضہ نافع ورفع سمیت مارگزیدہ کند ومنافع بی شمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ ہمین سبزۂ اول الذکر یعنی (الف) را فارسیان برم نام کردند ووجہ تسمیہ جزین نباشد کہ میم تخصیص بر لفظ بر زیادہ کردہ اند کہ بر بمعنی ستم وہجدہم ش بمعنی ہرچہ بالای درخت پیدا می شود یعنی ثمر وبرگ وگل گذشت پس معنی لفظی این برگ مخصوص ومراد از سبزۂ مذکور واگر (ب) را ہم لغت فارسی گیریم معنی آن گل مخصوص باشد آنچہ خان آرزو این را لقب تصحیف می دہد۔ کمی معلومات اوست از عطاف ہر سہ محققین اہل زبان بدون دلیل وبرہان می رود (اردو) (الف) ہریالی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث (گنوار) سبزی۔ ہریاول۔ سبزہ۔ دوب۔ اور یہ ایک قسم کی عمدہ اور باریک گھانس ہے۔ (ب) ایک خاردار درخت کا پھول۔ مذکر۔ جس کا مشہور نام معلوم نہو سکا۔

(۴) برم۔ بقول سروری بروزن درم بمعنی انتظار کہ آنرا برمو نیز گویند۔ صاحبان

جهانگیری و برهان و جامع بر وزن نرم گویند۔ خان آرزو در سراج فرماید که این تصحیف باشد و آنچه بمعنی انتظار است برمراست که می آید (الخ) مؤلف عرض کند که هم او بر لغت (برمر او (برمو) می فرماید که اگر برای برم سند بهم رسد مخفف برمر خواهد بود و ما می گوئیم که از برای لغت فارسی زبان قول سروری و جامع که از محققین اهل زبان سند است پس چرا سند را می جوید و چرا تصحیف می گوید و چرا مخصوص کند بار بر ما برا اعتبار سروری و جامع می گوئیم که اسم جامد فارسی زبان است که بر بمعنی حفظ و یاد گذشت و میم تخصیص در آخرش زیاده کردند پس معنی لفظی این یاد مخصوص و مراد گرفتند از انتظار که انتظار هم من وجه یاد است و بس و آنچه به رای مهمله و واو آخر می آید مزید علیه همین باشد که رای مهمله و واو در آخر لغات زیاده کنند چنانکه شنا و شنار و خال و خالو این است حقیقت این لغت که خان آرزو حق تحقیق ادا کرده است (اردو) انتظار۔ دیکھو انتظار۔

(۵) برم۔ بقول جهانگیری و جامع و ناصری با اوّل مفتوح و ثانی زده بمعنی حفظ که از بر هم گفته می شود (انوری سه) ای مرکب بیداد تو توسن چو دل تست ہاں آن را چو لب خویش چرا نرم نداری ہا از دفتر تیزی و درشتی نه همانا ہا یک سوره بر آید که تو آن برم نداری ہا صاحب رشیدی فرماید که بدین معنی (از برم) باشد نه برم تنها۔ و به نقل کلام انوری مصرع چهارم را باختلاف خفیف می نویسد یعنی (یک سوره بر آید که تو از برم نداری) و بقول برهان و مؤید حفظ و از بر کردن و به یاد نگاه داشتن۔ خان آرزو در سراج

بذکر قول رشیدی گوید که غالب که قول جهانگیری صحیح باشد چه از بر لفظ قرار داده است
بمعنی حفظ و زیادت میم دران حساب ندارد و احتمال دارد که برم تنها به آن معنی آمده
باشد چنانکه قول جهانگیری است (الخ) مؤلف عرض کند که چه خوش تحقیقی است که
میم بخیالش حساب ندارد چه الهی فرماید که بر بمعنی حفظ لغت معلوم است که بر معنی بازدم
برگذشت. و میم آخر زائد باشد چنانکه صاحب قواعد جامع سند این قسم زیادت
از برم و چرام می دهد که درین هر دو میم آخر زائد است وای بر برهان و مؤید
که معنی مصدری ازین اسم جامد پیدا می کنند بخیالی که این حاصل بالمصدر هم نیست زیرا
که (برمیدن) بمعنی حفظ کردن نیامده پس بجای آنکه در معنی این حفظ و یاد را ذکر کنند
(حفظ و از بر کردن و بیادگاه داشتن) را چرا نوشت این است تحقیق محققین با نام و
نشان (اردو) دیکھو بر کے گیارھوین معنے ۔

برماس بقول برهان و جامع و ناصری و هفت بروزن الماس بمعنی لمس و لامسه
و دست کشیدن و مالیدن عضوی باشد بر عضو دیگر. خان آرزو در سراج گوید که
این مبدل و مغیر برماچ است که مخفف آن برمچ باشد و تبدیل جیم فارسی بسین آمده ۔
مؤلف عرض کند که خان آرزو غور نکرد این مزید علیه مس باشد که لغت عرب است
و بقول منتخب بالفتح و تشدید بمعنی سودن و حاصل بالمصدر این در استعمال فارسی همان
مس بمعنی لمس و مچ مبدل آن به همان معنی که سین مهمله به جیم فارسی بدل شود چنانکه خروس
و خروچ حیف است که صاحبان فرهنگ مچ را بجای خودش بدین معنی جا نداده اند و

برمس بزیادت کلمهٔ بر بران مزید علیه آن و برماس بزیادت الف بعد رای مهمله مزید علیهش چنانکه بهار، ماهار و برمچ که می آید مبدل همان برمس که ذکرش بالا گذشت پس آنچه خان آرزو برماچ را اصل قرار میدهد و برمچ را مخفف آن و ماس را مبدل الشیء می گیرد. غلط می کند. (اردو) لمس - اسم مذکر - دیکهو بسودان -

برماسیدن بقول بحر (۱) لامسه کردن و دست مالیدن و سودن عضوی بر عضوی فرماید که (سالم التصریف) یعنی غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید - صاحب موارد ذکر این کرده گوید که مضارع این برماسد و برماس که گذشت حاصل بالمصدر این - صاحب سفرنگ فقرهٔ چهل و سوم (نامهٔ سوم شت شای کلیو) را بند این آورده (و مو ندا) یا نه پیوندیدن و پیوستن و سودن و برماسیدن یا خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که برماس که گذشت اسم این مصدر است که فارسیان بقاعدهٔ خود یای معروف و علامت مصدر دن بر و زیاده کرده مصدری ساختند که کامل التصریف است و استعمال مضارع این در کلام فارسیان یافته نمیشود و به تحقیق ما (۲) دانستن و دریافت کردن [illegible] بمعنی اوّل باشد (حکیم سنائی ؎)
آنکه از نفس خویش نشناسد ٭ نفس دیگر کسی چه چه برماسد ٭ (اردو) (۱) چهونا بقول آصفیه هندی مس کرنا - هاتهه لگانا - (۲) جاننا - معلوم کرنا -

برمال بقول برهان و ناصری بر وزن ادبال (۱) سینه و (۲) سرا بالای کوه و پشته و (۳) گریز و (۴) امر بگریختن - خان آرزو در سراج برگریز و گریختن قانع مؤلف

عرض کند که (بر مالیدن) مصدریست که بمعنی نوردیدن و بالا کردن آستین و پارچهٔ تنبان و گریختن و بشتاب رفتن می آید. صاحب غیاث بر لغت (مال) می فرماید که معروف دکه مرادش از مال و دولت است) وگوید که این را مال ازان گفتند که طبع انسان مائل بسوی آن می باشد و بقول منتخب مال بمعنی زر و خواسته و مرد بسیار مال و صاحب اسند مال را لغت عربی و بمعنی مطلق خواسته آورده و آنچه در ملک کسی باشد و اموال جمع آن (الخ) پس بر مال بمعنی اول قلب اضافت (مال بر) بمعنی مال بلند و کنایه باشد از سینه و معنی دوم مجازش نظر به بلندی کوه و پشته حالا عرض می شود نسبت معنی سوم که این مرکب است از لفظ بر که بمعنی سینه بجایش گذشت و مال امر حاضر مالیدن که بجایش می آید پس (بر مال) اسم مفعول ترکیبی بمعنی لفظی کسی که سینهٔ او مالیده شده و کنایه از گریخته و اسم جامد قرار یافت برای گریز و معنی چهارم موافق قیاس است که مصدر (بر مالیدن) بمعنی گریختن می آید و به تحقیق ما اسم مصدر (بر مالیدن) هم نظر بمعنی سوم که گریز است. خان آرزو غلط کرد که در معنی این مصدر گریختن را جا داد (اردو) (۱) سینه. مذکر (۲) پہاڑ اور پشته کی بلندی. مونث (۳) گریز. بقول آصفیه. فارسی اسم مؤنث. بھاگڑ. فرار (۴) بر مالیدن کا امر حاضر۔

(الف) بر مال زدن مصدر اصطلاحی
(ب) بر مال کردن هر دو بقول برهان

قانع و صاحب جهانگیری در ملحقات خود بر (ب) اکتفا کرد و سندی که از حکیم نزاری پیش کرد برای مصدر (بر مالیدن) است که بجای خود بجا آنجا ... و کنایه از گریختن صاحب جامع بر الف

مذکور شود و صاحب سروری در ملحقات
خود هم همزبانش۔ مؤلف عرض کند که برمال
بمعنی گریز بر معنی سومش گذشت پس این
هردو مصدر مرکب است از ان دیگر هیچ
(اردو) (الف و ب) بھاگنا۔

برمالیدن بقول موارد و برهان و جامع
و ناصری و وارسته و بحر و بهار و (سروری
در ملحقات) (۱) مرادف (برمال کردن)
که گذشت (نزاری قهستانی ع) چو خرم
از دست داد نداز پی مال برمالید رفت
هر مرز را که برمال کرد (ظهوری ع) شب
وصال که پروانه خواست برمالد بسوخت
حسرت اینش که بال و پر تنگ است کو
بهار گوید که گریختن مجاز است و بشتاب
رفتن اصل۔ صاحب بحر هم ذکر بشتاب رفتن
کرده فرماید که (کامل التصریف) و مضارع
این برمالد۔ خان آرزو در سراج بذیل
برمال ذکر این کرده۔ مؤلف عرض کند که
نظر بر معنی سوم برمال که گذشت معنی گریختن
اصل است و بشتاب رفتن را اگر سند
استعمال پیش شود مجاز دانیم پس خیال ما برعکس
بهار است۔ و این مرکب است از اسم
مصدر (برمال) و یای معروف و علامت
مصدر (دن) و باصول ما که بر (اسم مصدر)
بیان کرده ایم مصدر اصلی است که امثالش
مال فارسی زبان است و بقول مقننین فرس
مصدر جعلی (اردو) بھاگنا۔ جلد جانا۔

(۲) برمالیدن۔ بقول موارد و نوادر بمعنی بالا
کردن و برچیدن و نوردیدن چنانکه (برمالیدن
آستین و پاچهٔ تنبان و ساعد و دست و ساق
و تیر و کمان)۔ صاحبان برهان و جامع برمالا
کردن و نوردیدن آستین و پاچهٔ تنبان تا فوق
۔ صاحب ناصری فرماید که این مصدر [illegible]
است۔ بهار گوید که بالا زدن آستین و پاچه

تنبان از جهت ساختن کاری. و ارسته هم
ذکر این کرده و خان آرزو هم بذیل برمال
این را آورده مؤلف عرض کند که (برمالیدن
دست و ساعد و ساق و کمان) در ملحقات
این می آید و تعریف هر یکی بجایش کنیم و درینجا
همین قدر کافی است که این را با اسم مصدر
(برمال) هیچ تعلق نیست و کلمهٔ بر بمعنی بلند و
بالا درینجا مرکب است با مصدر (مالیدن)
و من وجه مزید علیه مالیدن هم بزیادت کلمهٔ بر
بران. صراحت کامل در ملحقات کنیم (اردو)
چڑھانا. اٹھانا. دیکھو مالیدن۔

برمالیدن دست مصدر اصطلاحی۔
بمعنی دست مالیدن و شکستن است متعلق
بمعنی دوم برمالیدن و مزید علیه (مالیدن
دست) و کلمهٔ بر درینجا زائد است. اشجر
کاشی ع) چون آمدی بدیر گناه کبیره کن
برمال دست و ساعد و انگور شیره کن
(اردو) ہاتھ موڑنا. توڑنا۔

برمالیدن ساعد مصدر اصطلاحی (۱)
مرادف برمالیدن دست است که گذشت
و سند این از شجر کاشی همدرانجا مذکور (۲)
بمعنی آماده شدن که عالمیان در حالت آمادگی
بکاری دست بر ساعد می مالند و آستین
را بلند کنند و در بلند کردن آستین هم دست
بر ساعد مالیده می شود. متعلق بمعنی دوم
برمالیدن (آصف خان جعفر ع) خورشید بپیش
از بخت ساعد شده ساقی و برمالیده ساعد
(اردو) (۱) دیکھو برمالیدن دست
(۲) آمادہ ہونا۔

برمالیدن ساق مصدر اصطلاحی۔
مرادف معنی دوم (برمالیدن ساعد) است
که گذشت و متعلق بمعنی دوم برمالیدن۔
(صائب ع) چو آزاده در وحشت سرای
لنگر اندازد که سرو از قبا بیرون ساق

بر مالیدہ می آید۔ (اردو) دیکھو (بر مالیدن ساعد) کے دوسرے معنے۔

بر مالیدن کمان مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از آمادہ شدن بہ تیر اندازی و خم دادن کمان را و بدست گرفتن کمان متعلق بمعنی دوم (بر مالیدن) (فرخی ۵) پیلی چو در پوشی زرہ شیری چو بالی کمان ابری چو برگیری قدح بحری چو در باری بزین۔ (اردو) کمان ہاتھ میں لینا۔ تیر اندازی پر آمادہ ہونا۔ کمان کھینچنا۔

بر ماہ اصطلاح۔ بقول سروری مثقب در رود گران کہ متہ و ماہہ نیز گویند و فرماید کہ ببای فارسی ہم آمدہ (رضی الدین در مذمت اسپ ۵) و بہ متہ دہی از بہر رفتن بر سرش۔ او قدمہا دوختہ بر جای چون برمہ بود۔ صاحبان برہان و جامع فرمایند کہ افزاری است در رودگران را کہ بدان چوب و تختہ را سوراخ کنند۔ صاحب ناصری بذکر این گوید کہ برماہہ ہم بہمین معنی آمدہ۔ مؤلف عرض کند کہ بقول ساطع برما بدون ہای آخر بالفتح لغت ہندی است و بہ تحقیق ما از معاصرین سنسکرت دان لغت سنسکرت۔ پس خبر نیست کہ فارسیان الف آخر را بہ ہای ہوز بدل کردہ برمہ کردند چنانکہ پاسا و پاسہ و پس از ان الف زائد بعد میم آوردند چنانکہ تہاہ و ماہار و آنچہ بہ بای فارسی می آید مبادل این است چنانکہ تپ و تب و ہای ہوز دوم در آخر برماہہ ہم زائد باشد (اردو) برما۔ دیکھو اسکنک و اسکنہ۔

(الف) **بر ماہ مشک انداختن** مصادر اصطلاحی (الف) بقول ملحقات برہان و انند و بقول بحر ہر دو کنایہ از خط سیاہ بر رخسارہ داشتن

(ب) **بر ماہ مشک داشتن**

صاحبان مؤید وانند وهفت ذکر (بر ماه
مشک واری) کرده گویند که ای خط سیاه
بر عذار داری - مؤلف عرض کند که
کنایه ایست موافق قیاس ولیکن مشتاق
سند استعمال می باشیم که معاصرین عجم بر زبان
ندارند و محققین اهل زبان ساکت -

(اردو) (الف و ب) عارض پر
خط ہونا -

برماہہ اصطلاح - ہمان برماہ است
که گذشت - اشاره این ہم ہمدرانجا کرده ایم
وصراحت ماخذ ہم - صاحبان جامع وبرہان
وہفت وانند ذکر این کرده اند (اردو) دیکھو برماہ

(الف) **برمایون** اصطلاح - بالکسر بقول جہانگیری نام ماده گاوی که فریدون را
(ب) **برمایہ** شیر داده - وبقول معتبر پدر فریدون بر شیر آن می شد
صاحبان رشیدی و جامع وسراج وہفت ومؤید ہم ذکر این کرده اند (استاد دقیقی الف
شہرکان آمد جستن مالک افریدونا * آن کجا گاو نکوبودش برمایونا) (حکیم فردوسی ب
جہان گاو کش نام برمایہ بود * ز گاوان خود برترین پایہ بود) صاحب برہان بذکر
برمایہ گوید که بفتح نیز و بجای حرف ثانی زای نقطه دار ہم آمده - صاحب ناصری
بذکر برمایہ گوید که بہای فارسی ہم و فرماید که بخیال ما بالضم درست باشد یعنی (پُرمایہ) که
شیر بسیار داشته صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند که ظاہر اخیال ناصری نسبت
ماخذ (ب) درست معلوم می شود پس اندرین صورت واو در الف مبدل ہای ہوز باشد
و نون آخر زائد چنانکه اوسه واوسو وگذارش وگذارشن وآنچه به زای ہوز عوض رای
مہمله می آید مبدل اینست چنانکه برغ وبزغ (اردو) (الف وب) اس گاے کا نام جس کے

دودھ پر فریدوں کی پرورش ہوتی تھی مؤنث۔

برمج اصطلاح۔ بقول سروری بہ رای مہملہ و میم و جیم بوزن منہج لاسمہ باشد۔ مؤلف عرض کند کہ مبدل (برمج۔ بجیم فارسی) کہ ذکرش بہ (برماس) گذشت۔ چنانکہ چوچہ وجوجہ وچردہ وجردہ۔ صراحت ماخذ این ہمہ رانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو (برماس)

برمجنون اصطلاح۔ بقول تحقیق الاصطلاحات صحرائی است دربیابان نجد و بدینہ (راقم مشہدی سہ) شور سودا بسکہ ای دل نالہ بیرون میدہد ٭ کوسینہ ام پیوستہ یاد از برمجنون می دہد ٭ بہار گوید کہ بالفتح و تشدید نام ہمان دشت است کہ مسکن مجنون بود (میرنجات سہ) بہر تعمیر خراب آباد بیچارگان ٭ میرسد از برمجنون خوش لبا مان گردباد ٭ (ندیم ۔رباعی) فرہاد بہ بی ستون چومن شنیدا ست ٭ با لیلی شیرین سخنم سودائیست ٭ در ریختہ خیال شوق برمجنون ٭ شوری دارم کہ آن شہر پیدائیست ٭ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و بر بہ فتح اول و تشدید رای مہملہ لغت عرب است و بقول منتخب بیابان (اردو) برمجنون۔ اُس جنگل کا نام ہے جو مجنون کا مسکن تھا۔ مذکر۔

برمجیدن بقول سروری بہ را و دال مہملتین و جیم تازی بروزن پروریدن بمعنی لمس کردن و دست مالیدن (لطیفی سہ) تو دلفریب جہانی بشیوۂ خوبی ٭ بہ برمجیدن یوسف ہوی یعقوبی ٭ مؤلف عرض کند کہ ہمین مصدر بجیم فارسی می آید و بعض محققین ہمین سند را بہ تحریف بسند آن آوردہ اند دریجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدل آن است کہ جیم عربی بفارسی بدل شود۔

چنانکه کاچ وکاج و صراحت ماخذ بر (برماییدن)
گذشت (اردو) دیکھو برماییدن۔

برمخیده بقول شمس بفتح یکم و سوم فرزند
عاق و بیفرمان وفرماید که (برفخیده) بنون
دوم مثله **مؤلف** عرض کند که معاصرین
عجم و محققین فرس ازین ساکت و (برفخیده)
باین معنی نیامده و (برمخیده) به خای معجمه
عوض جیم فارسی بهمین معنی می آید پس
خبرین نیست که محقق بی تحقیق به تبدیل حروف
تصحیف کرد و این را با مصدر گذشته
تعلق مفعولی است و هیچ نسبت در معنی ندارد
(اردو) دیکھو برمخیده۔

(الف) برمچ (الف) بقول برهان
(ب) برمچیدن بفتح اول وثالث و
سکون ثانی و جیم فارسی بمعنی لمس ولامسه
و دست کشی و (ب) بقولش باجیم فارسی
لامسه کردن و دست مالیدن و سودن بجهنر

صاحبان نوادر وجامع و ناصری و سراج
هم ذکر ب بتضمن الف کرده اند. صاحب
بحر (ب) را مرادف برماییدن و سالم التصریف
نوشته و صاحب نوادر همان سند لطیفی را
برای (ب) آورده که بر (برجچیدن به جیم
عربی) گذشت **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت
ماخذ این بر (برماس و برماسیدن) بیان
کرده ایم (اردو) (الف) دیکھو برماس
(ب) دیکھو برماسیدن۔

برمحک زدن مصدر اصطلاحی. بقول
بحر و بهار و انند عیار گرفتن و فرماید که اطلاق
آن بر طلا شائع و به مجاز بر نقره وغیره نیز آمده
(میر طاهر وحید ؎) رقیب روسیه پنهان
چو گیرد از لبش بوسی * چو خط نقره بر سنگ
محک پنهان نمی ماند * (خواجه حسین ثنائی
؎) سرشک نیست مرا بر سواد دیده مقیم
* که دست عشق پی صبر بر محک زده سیم *

(صائب ؎) تا بر محک زدم می شیرین و تلخ را ٭ دارم ز بوسہ رغبت دشنام بیشتر ٭ (ولہ ؎) نیست بیکار درین مرحلہ یک نشتر خار ٭ ہمہ را بر محک دیدۂ بینا زدہ ایم ٭ (امیر خسرو ؎) ہرچہ دیدم ز تو بد انائی ٭ میزدم بر محک بینائی ٭ مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی این (۱) امتحان طلا و نقرہ بر محک کردن است و (۲) مجازاً بمعنی مطلق امتحان کردن اگرچہ ذریعہ محک نباشد محققین بالا در تعریف این از غور کار نگرفتہ اند (اردو) (۱) کسوٹی پر رکھنا۔ کسنا یا لگانا۔ دیکھو بر سنگ زدن (۲) امتحان کرنا۔ جانچنا۔ دیکھو امتحان کردن۔ جس پر تعریف کامل ہے۔

برمخ بقول برہان بروزن سرشخ (۱) مخالفت و خودرائی و (۲) عاق و عاصی صاحب جامع بر مخالفت و عاصی قانع صاحب ناصری فرماید کہ مخالفت و خودرائی و نافرمانی باپدر و مادر و گوید کہ برمخیدن مصدر این است مؤلف عرض کند کہ اسم مصدر۔ آنست و مخ بفتح اوّل و سکون ثانی بمعنی آتش می آید و مجازاً بمعنی نافرمان ازینجاست کہ مصدر (مخیدن) بمعنی نافرمانی والدین کردن بجای خودش می آید و درینجا ہمین قدر کافی است کہ مزید علیہ آنست بزیادتی کلمہ بر بران صاحب برہان کہ این را بمعنی عاق گوید بہترین تعریف این است و کسانی کہ خودرائی و مخالفت و نافرمانی گفتہ اند بمعنی حاصل بالمصدر باشد چنانکہ صاحب موارد ذیل برمخیدن) ذکرش می کند (اردو) (۱) مخالفت۔ خودرائی۔ نافرمانی۔ مؤنث۔ (۲) عاق بقول آصفیہ۔ ماں باپ سے سرکش۔ والدین کے خلاف۔ وہ شخص جو ماں باپ کی فرمان برداری

نہ کرے ۔ نافرمان ۔ باغی ۔ سرکش ۔ متمرد ۔

برمخیدن بقول سروری بروزن ؎ برنکیدن بمعنی (۱) عاق والدین شدن صاحبان ؟ ہان وبحر ذکر معنی بالا گویند کہ (۲) مخالفت ونافرمانی پدر و مادر کردن ۔ صاحب بحر صراحت فرماید کند کہ سالم التصریف است کہ غیر ماضی ومستقبل واسم مفعول نیاید وصاحب موارد ذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ برمخ حاصل بالمصدر است وبرمخیدن بمعنی خودرای وعاق وعاصی شدہ آمدہ عرض کند کہ فارسیان بر (برمخ) یای معروف وعلامت مصدر (دن) زیادہ کردہ بقاعدہ خود مصدری ساختہ اند کہ باصول شان جعلی است وباصول ما اصلی نہ اسم این مصدر را ل فارسی زبان است (صراحت اصلی وجعلی بر (اسم مصدر) گذشت پس معنی اول حقیقی است ومعنی دوم مجاز آن (اردو) (۱) عاق ہونا ۔ بقول آصفیہ ۔ ارث سے محروم کیا جانا ۔ قطع تعلق ہونا ۔ کچھ واسطہ نہ رہنا ۔ خارج ہونا ۔ نکالا جانا ۔ مردود ہونا (عارف ؎) یہ تیرے لئے ہم نے جو غیروں سے بگاڑی ٭ اس ذلت وخواری سے کبھی عاق نہ ہوتی ٭ (۲) ماں باپ کی نافرمانی کرنا

برمخیدہ بقول سروری وبرہان بمیم و خای معجمہ بوزن برکشیدہ (۱) فرزند عاق و (۲) مخالف وخودرای (ابوشکور ؎) مراورا یکی برمخیدہ پسر ٭ زمہر جہان باد بی بہرہ ور ٭ (شمس فخری ؎) پیش از ظہور عدل شہنشاہ تاج بخش ٭ گرچہ فلک ہمچو ان زجہان برمخیدہ بود ٭ وفرماید کہ در فرہنگ ببای فارسی ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ انچہ بباء فارسی می آید مبدل انیست چنانکہ تب وتپ واین اسم مفعول مصدر (برمخیدن) است کہ گذشت ومعنی دوم مجاز معنی اول

ست (اردو) (۱) عاق کیا ہوا (۲) مخالف وخود رائے ۔

برم داشتن استعمال بمعنی یاد داشتن است متعلق به معنی پنجم برم که بجایش گذشت وسند این از انوری هم در انجا مذکور ـ (اردو) یاد رکھنا ۔

برمر اصطلاح ـ بقول جهانگیری و رشیدی و برهان و ناصری و جامع با اول مفتوح و ثانی زده و میم مفتوح مرادف (برمو) که می آید بمعنی انتظار و فرماید که ببای فارسی نیز آمده (مختاری ـه) جان اعدا برد کلک چنانکه بود دیشب مرگ برمر تیغ پاغنان آرزو در سراج ذکر این کرده و ما بحث این بمعنی چهارم برم کرده ایم که این مزید علیه آنست وانچه به بای فارسی می آید آن را مبدل این [illegible] چنانکه اسب واسپ واگر (پرمر) را به بای فارسی مضموم و میم مضموم گیریم بمعنی [illegible] پر از تلخ و بمجاز پر از تلخی باشد که مر لغت عرب است بالضم وتشدید و بقول منتخب بمعنی تلخ پس فارسیان بتخفیف گرفتند و با کلمه پر مرکب کرده کنایه قرار دادند برای انتظار که تلخی انتظار مسلم است تبدیل ضمه اول و سوم تصرف محاوره مثل نیست اندرین صورت این [illegible] آن باشد که به بای فارسی می آید (اردو) دیکھو پرم کے چوتھے معنے ـ

(۲) برمر ـ بقول جهانگیری و رشیدی و جامع بمعنی امید (مختاری ـه) هنوز هست فلک را رحیم گشتن روی بود هنوز هست سخن را قوی شدن برمر و بقول برهان و ناصری امیدوار شدن مؤلف عرض کند که مجاز معنی اول است که انتظار در امید مسلم و طرز تعریف برهان و ناصری امیدواری را ظاهر کند واین خلاف

قیاس و سند مختاری ہم خلاف ایشان است۔ فقائل (اردو) امید۔ دیکھو امید
صاحب آصفیہ نے بَر پر لکھا ہے۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ مراد۔ تمنا جیسے (بر مانگنا)
بمعنی مراد چاہنا۔ تمنا کرنا۔ (بر دینا) مراد پوری کرنا۔

(۴۳) برمر۔ بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و جامع بمعنی مگس عسل و فرماید کہ این
اصطلاح مگس داران است مؤلف عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ از اہل
زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم معلوم می شود کہ بدین معنی فتح موحدہ
و ضم میم دارد کہ مرکب توصیفی است و بفک اضافت مستعمل و معنی لفظی این زنبور
تلخ و کنایہ از زنبور عسل کہ زہر دار ہم باشد پس بَر را بالفتح لغت سنسکرت گیریم بمعنی زنبور
و مُر را لغت عرب بمعنی تلخ و مرکب ہر دو را مفرس دانیم تصرف در اعراب از محاورۂ
زبان واقع شد و جا دارد کہ این را مبدل (پرمر) گیریم کہ معنی لفظی این پر از تلخ و مجاز
پر از تلخی۔ بای فارسی بدل شد بموحدہ۔ چنانکہ تَپ و تَب واللہ اعلم و تصرف در اعراب
نتیجۂ لب و لہجہ و محاورہ (اردو) بھڑ۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ زنبور
بتر۔ برلی۔ ایک زرد رنگ کے پر دار کیڑے کا نام جسکی ڈنک مین زہر ہوتا ہے صاحب
ساطع نے بَر کا ذکر فرمایا ہے بمعنی زنبور۔

برمراد اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و ضم میم بحسب مراد و مقصود
(صائب ؎) دشمن از صحبت ما کام روا می خیزد ٭ برمراد دگران سیر کند اختر ما ٭۔
(ظہوری ؎) صد چشم وام کن نتوان دید سر غیب ٭ چشمی بپوش از ہمہ و برمراد بین ٭

(اردو) دلخواہ۔ دیکھو (برحسب دلخواہ)

برمردمان تنیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار و انند مردمان را بدام خود آوردن مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فرس ساکت طالب سندی باشیم کہ ہر سہ محققین بالا ہندنژاد اند (اردو) لوگون کو اپنے دام مین لانا۔

برمزاج گفتن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار و انند بر وفق مزاج مخاطب حرف زدن مؤلف عرض کند کہ در مصدر لفظ گفتن مخاطب یا کسی را داخل نکردن و در معنی راہ دادن خلاف احتیاط باشد پس باید کہ (برمزاج مخاطب و مستمع گفتن) قائم کنیم۔ (شیخ شیراز ؎) حکایت برمزاج مستمع گوی ✲ اگر دانی کہ دارد با تو میلی ✲ ہر آن عاقل کہ با مجنون نشیند ✲ نگوید غیر حدیث روی لیلی ✲ مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر (برمزاج مستمع حکایت گفتن) پیداست (اردو) مخاطب کے موافق طبیعت بات کرنا۔

(الف) **برمژگان دویدن** مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند و غیاث چیزی در نظر آمدن (طالب آملی ؎) چو برمژگان دوید این جلوہ گاہم ✲ چو گل نشگفت اجزای نگاہم ✲ وارستہ این را (برمژگان دویدن چیزی) قائم کردہ و بسند این ہمین شعر آملی را آوردہ مؤلف عرض کند کہ اگر این مصدر مخصوص را بتعمیم چیزی قائم کنیم ------ قائم کنیم چگونہ درین معنی داخل کنیم پس (ب) بمعنی جاری شدن اشک از چشم باشد

(ب) **برمژگان دویدن اشک** را

و بوثیقۂ سند بالا ----------

(ج) برهم زدن مژگان و دیدن جلوہ بمعنی در نظر آمدن۔ قیاس (اردو) (الف) نظر آنا (ب) آنسو گرنا (ج) نظر آنا۔ بقول آصفیہ۔ دکھائی دینا (ذوق ؎) اس بلندی پہ دیا عشق نے پہنچا یکو فلک
آیا نظر اک خال سے پہنچا ہمکو

برمسائل گشتن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ گوید کہ بمعنی مطالعۂ کتب و دریافت مسائل آن (عبد الرزاق فیاض ؎) گشتیم برمسائل عالم تمام بود ۔ ہم نارسا ولائل ۔ ہم ناتمام بحث ۔ رشیدیش بہار گوید کہ این کنایہ باشد مؤلف عرض کند کہ بمعنی لفظی این دور کردن برمسائل و عبور حاصل کردن برمسائل است و ہیچ تخصیص با کتاب ندارد و مقصود از دریافت و تحقیق مسائل است (اردو) مطالعۂ کتب سے مسائل دریافت کرنا۔ مسائل کی دریافت و تحقیق کرنا۔ مسائل سے واقف ہونا

(الف) **برمشام افگندن** مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (برمشام زدن) یعنی (۱) بدماغ رسیدن و رسانیدن (ظہیر فاریابی ؎) غبار موکب شاہ است یا نسیم بہشت ۔ کہ بوی امن و امان برمشام جان افگند۔ صاحب انند فرماید کہ (۲) بدماغ کردن و رنجانیدن و فرماید کہ (بردل خوردن) و (بردماغ خوردن) و (برطبع خوردن) مثلہ کہ بمحل آن گذشت مؤلف عرض کند کہ با معنی متعدی اول اتفاق داریم کہ افگندن لازم نیاید و از ہمین سند۔

(ب) **برمشام افگندن بو** قائم کنیم و معنی دوم را غلط محض دانیم و صراحت معنی ہریک مصدر متذکرہ بالا بجایش کردہ ایم

(اردو) (الف) (۱) دماغ مین پهنچنا پهنچانا
(۲) بیدماغ کرنا۔ رنجیده کرنا۔ رنج دینا۔
(ب) دماغ مین پهنچانا۔

برمشام زدن مصدر اصطلاحی بقول
بحر و انند مرادف (برمشام افگندن) مؤلف
عرض کند که معنی اول آن باشد۔ لازم و متعدی
هر دو ۔ اتفاق قیاس۔ معاصرین عجم بزبان
دارند۔ مشتاق سند استعمال می باشیم
(اردو) دیکهو برمشام افگندن
کے پہلے معنے۔

برمشیدن بقول انند بحواله فرهنگ بالفتح و کسر شین معجمه بمعنی (۱)
خزیدن و (۲) ربودن و (۳) کشیدن مؤلف عرض کند که مشیدن در مصادر
مرکبه نیامده که این را مزید علیه آن دانیم و محققین مصادر فرس و معاصرین عجم ازین
ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد که مرکب است با کلمه بر که هیچ معنی
ندارد) و لفظ (مشی که لغت عرب است بقول منتخب بالفتح بمعنی رفتن) و علامت
مصدر (دن) پس معنی لفظی این مشی کردن است و مآل آن هر سه معنی بالا (اردو) (۱) آهسته
داخل هونا۔ دیکهو خزیدن (۲) اچک لیجانا (۳) کهینچنا۔

(الف) **برمغاز** بقول جهانگیری۔ هر دو با اول مفتوح و بثانی زده و بمیم مفتوح بمعنی
(ب) **برمغازه** شاگردانه و آن زری باشد که استاد بشاگرد دهد عوض خدمتی که
شاگرد دلخواه استاد خود کند صاحب برهان گوید که شاگردانه زریست اندک که بعد
از اجرت۔ استاد برسم انعام به شاگرد دهد۔ صاحب رشیدی فرماید که این را انعیانه
نیز گویند و صاحب ناصری بضمن الف ذکر ب هم کرده۔ صاحب جامع نسبت هر دو

برشاگردانه قانع. خان آرزو در سراج نقل نگار قول بعض محققین وصاحب شمس (برمغازد به دال مهمله عوض های هوز) را به همین معنی آورده مؤلف عرض کند که مغازه لغت عربی بسبان است وبقول انند به ضم اوّل وتشدید زای معجمه مفتوح بمعنی شتابی کردن پس آنچه بخیال ما می آید همین قدر است که استادان بعد ازانکه زرتنخواه خود حاصل کنند چیزی قلیل به شاگردان خود میدهند تا بذوق آن شاگردان زر تنخواه را از والدین خود زود حاصل کرده پیش کنند وتاخیر راه نیابد پس معنی لفظی این ثمرهٔ شتابی است که برمعنی ثمر گذشت اندرین صورت مرکّب اضافی است به فکّ اضافت و(الف) مخفّف (ب) (اردو) (الف وب) وه خفیف سا انعام جو استاد اپنی تنخواه پلنے کے بعد شاگردون کوعطا کرتا ہے۔ مذکّر۔

برمک بقول سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا به رای مهمله ومیم بروزن مردک (۱) نام ولایتی صاحبان برهان وناصری وجامع ورشیدی هم ذکر این کرده اند صاحب مؤیّد فرماید که نام مقامی ونام ولایتی مؤلف عرض کند که وجه تسمیهٔ این تحقیق نه شد۔

(اردو) برمک ایک ولایت کا نام ہے۔ مؤنّث۔

(۲) برمک۔ بقول مؤیّد درکیانه نام رودی۔ دیگرکسی از محققین فرس ذکر این نکرده ونمیدانیم که کیانه چه چیز است ملکی باشد۔ ترک این معنی براجمال بیان تغوّق داشت

(اردو) برمک ایک ندی کا نام ہے جو کیانه مین واقع ہے۔ مؤنّث۔

(۳) برمک۔ بقول سروری نام مردی که در انشای فضل وکرم وشعر ضرب المثل بود

وجعفر نام اصلی اوست وخالد پسر او بود و فرماید که در تواریخ مسطور است که وجه
تسمیۂ (جعفر برمک) آنست که او بشام که دران حین دار السلطنۃ حکام بنی امیہ بود
آمده خواست که سلیمان بن عبد الملک را به بیند چون در مجلس او باریافت سلیمان فرمود
که او را از مجلس بیرون کردند بعد ازان حضار پرسیدند که چه وجه اخراج او بود
سلیمان فرمود که این مرد زہر همراه داشت گفتند چون دانستی گفت دو مہره بر
بازوی من بسته که ہرگاه زہر یا طعام مسموم حاضر شود در مجلس این مہره حرکت می کند
وچون این مرد داخل مجلس شد این مہرہا حرکت عنیفی کردند بعد ازان بجہت ایضاح
این امر از جعفر پرسیدند گفت قدری زہر در زیر نگین انگشتری من ہست تا در
ہنگام شدائد بر کلم پس او و اولادش ملقب به برمک شدند. صاحب رشیدی بحوالہ
حبیب السیر آورده که نسب جعفر که پدر خالد است و برمک عبارت از وست بملوک
فرس می پیوند. و او در اوائل مجوسی بود و در نوبہار بلخ بعبادت آتش قیام می نمود
ناگاه بنابر سابقۂ عنایت ازلی جمال حالش بحلیۂ ایمان و زیور اسلام زینت پذیرفت
. با عیال و اطفال بجانب دمشق که دار الملک حکام بنی امیہ بود توجه نمود و بحوالۂ
مروج الذہب مسعودی گوید که ہرکس متولی سدانیه که از موقوفات نوبہار بلخ است
می بود او را برمک می گفتند وچون پدر خالد متولی سدانیه بود بآن نسبت او را
برمک گفتند و اولاد او را منسوب باین اسم داشتند (انتہی) صاحبان ناصری و
جامع ہم ذکر این کرده اند. خان آرزو در سراج به اشارۂ واقعات بالا گوید

که احتمال دارد که لقب جعفر یا قوم او برمک بود و اتفاق لفظ آن کلمه نیز در مجلس
سلیمان بن عبد الملک افتاده والعلم عند الله تعالی - صاحب غیاث گوید که شخصی
بود آتش پرست در آخر مسلمان شده با عیال بدمشق رفت خالد نام پسرش در دولت
عباسیه وزیر شد و بعد از خالد پسرش که یحیی نام داشت بدولت رسید و بعد از و فضل
بن یحیی و بعد از فضل برادرش جعفر بمرتبهٔ اعلی رسید و دولت برامکه بر جعفر تمام
شد مؤلف عرض کند که لقب خاندان جعفر برمکی است و لغت عرب معلوم می شود
که صاحب منتخب ذکر این کرده و جمع این برامکه آمده از دو برمک - خاندان جعفر برمکی
[illegible] ذکر -

برمکان [illegible] بقول سروری بحوالهٔ نسخهٔ حسین وفائی - بدون صراحت کاف بروزن

برمکان ارمغان موی زهار - صاحب ناصری هم بدون صراحت کاف ذکر
این کرده گوید که این را (رمکان) و (رم) نیز گویند - صاحب برهان این را بکاف
فارسی آورده فرماید که بروزن قلمدان است که این را بعربی عانه گویند - صاحب
جامع هم بکاف فارسی آورده ولیکن بروزن پهلوان نوشته خان آرزو در سراج
بذکر قول برهان گوید که این غلط است چه آنچه بمعنی موی زهار است (رمکان) باشد
و فرماید که قوسی موحده را زائد گرفته - مؤلف عرض کند که خود برهان رهم را بالفتح
بمعنی موی زهار نوشته و رمکان بروزن انبان را بمعنی مذکور آورده ولیس لها ثبت
اعراب قول سروری و جامع را معتبر دانیم که محقق اهل زبان حنیف است که سند کلامی

پیش نشد تا اعراب این در استعمال شعرا هم متحقق می شد پس متحقق است که بای اوّل زائد
است و زم بمعنی موی زہار اسم جامد فارسی زبان و گان علامت جمع خلاف قیاس
که ضرورت کاف فارسی نبود ولیکن حقیقت این خبر نباشد که فارسیان زم را بزیادت
ہای زائده در آخر زمہ استعمال کردند و باز بقاعدۂ خود برای جمع آن ہا را به کاف فارسی
بدل کرده الف و نون جمع در آخرش آوردند چنانکه بچه و بچگان و آنچه برای غیر ذی روح
بر خلاف قاعده استعمال الف و نون کرده اند داخل مستثنیات است چنانکه (درختان)
بالجمله تحقیق آنست که زم واحد است و زمگان و برمگان جمع آن پس محققین بالا به
ناواقفیت از ماخذ این را موی زہار گفتند و در حقیقت موہای زہار است و شک نیست
که بکاف فارسی است ۔ خان آرزو که حکم غلطی دہد غلطی اوست مخفی مباد که زم نظاہر
اسم جامد می نماید ولیکن معلوم می شود که فارسیان از لغت عرب رقم که بقول منتخب بالکسر
و میم مشدد بمعنی خاشاک ریزه آمده استعارۃً مقدّس کرده برای موی زہار استعمال
کردند و استعمال زم که بقول برہان بالضم است تصرف محاوره باشد که تصفیه این بجاش یا
شود (اردو) جھانٹ بقول آصفیه ۔ ہندی ۔ اسم مؤنث ۔ موی زہار ۔ موی زیر ناف ۔
(الخ) اسکی جمع جھانٹیں ۔ جھانٹون ۔

(الف) برملا | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث بمعنی آشکارا
و ظاہر و ہویدا ۔

(ب) برملا افتادن | بقولش فاش و ظاہر شدن مؤلف عرض کند که ملا بقول

منتخب بفتحتین و مد همزه بمعنی صحرا و آشکار الغت عرب است پس فارسیان کلمه بر در اوّل این زیاده کرده استعمال کرده اند که مفرس باشد۔ (ظهوری ؒ) راز پنهان ظهوری چون نیفتد بر ملا٭ شوق در خلوت سرای طاقت ما محرم است ٭ (وله ؒ) شوریده سیر و راز نهان بر ملا فتاد ٭ خاطر درین خیال وصال از کجا فتاد ٭ (وله ؒ) بحمد اللہ که در گفتن نمی گنجد حدیث من ٭ ازین اندیشه آزادم که رازم بر ملا افتد ٭ (اردو) (الف) بر ملا۔ بقول آصفیه۔ فارسی۔ علانیه۔ کھلم کھلا۔ کھلے خزانے سب کے سامنے۔ منه در منه۔ آشکار و آشکارا۔ بقول امیر۔ ظاہر۔ فاش۔ (ب) ظاہر ہونا

برمن نگیر مقوله۔ بقول مؤیّد (۱) اے برمن اضافه مکن و (۲) خطا مگیر۔ بقول ہفت خطای من نگیر و بقول شمس (۳) برمن نسبت مکن مؤلف عرض کند که (گرفتن برکسی) مصدریست اصطلاحی بمعنی خطای کسی گرفتن و او را خطا مند قرار دادن و الزام نهادن برکسی و (برکسی گرفتن) بهمین معنی گذشت و سندش هم بمدر انجا مذکور پس محقق با نام و نشان تائید فضلا میکند که مصدر عام را مخصوص کرده بطور مقوله پیش می سازد یعنی اوّل و سوم هیچ است و هیچ (اردو) مجھ پر الزام نرکھ۔ دیکھو برکسی گرفتن

برمنه بقول مؤیّد نوعی از آلت درودگران مؤلف عرض کند که محقق مرحوم بدست مطبع نولکشور است که برمه را برمنه طبع کرد (اردو) دیکھو برمه ۔

برمو بقول سروری به رای مهمله بروزن بدخو بمعنی انتظار باشد (شاعر ؒ) هست آسان رفتنم بر موی سر ٭ نزد من بسیار از بر موی وصل ٭ صاحبان رشیدی

وبرہان ومؤید وجامع وجہانگیری وہفت وسراج ہم ذکراین کردہ اند وما حقیقت این را بمعنی چہارم برّم ظاہر کردہ ایم خان آرزو در سراج فرماید کہ بعضی گویند کہ برمو بمعنی انتظار ثابت نشدہ مؤلّف عرض کند کہ از قول سروری وجامع کہ از اہل زبانند ثبوت بہم رسیدہ پس جز این نباشد کہ فرید علیہ برّم بمعنی چارم اوست (اردو) دیکھو برم کے چوتھے معنے ۔

برموبستن مصدر اصطلاحی ۔ گرفتار کردن بآسانی (ظہوری ع) دلم را لبست برمو در کشادش کوششی دارم ۔ ظہوری بی کشش ہرگز گرہ محکم نمی گردد ۔ (اردو) آسانی کے ساتھ گرفتار کرنا ۔

(الف) برموتہ (الف) بقول سفرنگ و (ب) برمودہ بقول برہان وناصری و جامع بروزن فرمودہ بمعنی چیز کہ ترجمہ آن بعربی شئ باشد ۔ صاحب سفرنگ در چنین فقرۂ نامۂ شت ساسان نخست ذکر (الف) کردہ گوید کہ بمعنی چیز باشد (ومو بند) پس جداشناس ایشان ازیکدیگر بیانچی برموتہ بیرون از گوہر ایشان بود مؤلّف عرض کند کہ ہمین دو لغت با بای فارسی عوض موحدہ بہمین معنی می آید وجز این نیست کہ یکی ازینہا اسم جامد شدہ و پاژند است ونظر بر زبان فرس اصلیت این بہ بای فارسی یافتہ می شود و دیگر مبدلش کہ تبدیل موحدہ بہ بای فارسی وعکس آن وتبدیل فوقانی بہ دال مہملہ وعکس آن آمدہ چنانکہ تتب وتپ واسپ واسب وزرتشت وزردشت وخاد وخات ۔ (اردو) چیز ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ شئ ۔ اسباب ۔ جنس جیسے چیز نہ دیکھے اپنی اور چور کو گالی دے ۔

برموز — بقول جهانگیری و رشیدی و برهان
و ناصری و جامع و مؤید و سروری بحوالهٔ
نسخهٔ میرزا ابو زن مرموز) (۱) علف دواب
و فرماید که ببای فارسی هم آمده **مؤلف**
عرض کند که اصل این (پرموزه) بود بمعنی
پر از حلاوت که موزه بقول برهان بمعنی
حلوا آمده پس بای فارسی دراینجا بدل شد
بموحده چنانکه تپ و تب و های هوز
آخره حذف شد بر سبیل تخفیف مخفی مباد
که مسلم است که دواب از کاه و دانهٔ خود
حلاوت بسیار می گیرند پس عجبی نیست که
همین باشد ماخذ این و اگر ازین ماخذ قطع
نظر هم کنیم اسم جامد فارسی قدیم دانیم حالا
معاصرین عجم بر زبان ندارند و ظن لغت ترکی
می نماید ولیکن حیف است که محققین ترکی زبان
ازین ساکت. صاحب انند صراحت مزید
کند که لغت فارسی است (اردو) چارپایوں
کا دانہ چارا۔ مذکر۔

(۲) برموز۔ بقول جهانگیری و رشیدی و برهان
و جامع مرادف (برمر) که بمعنی انتظار گذشت
صاحب ناصری فرماید که آنچه برمو که بهمین معنی
گذشت مخفف این باشد خان آرزو در سراج
باتفاق خیال ناصری فرماید که دریں صورت
برمو تصحیف نیست. **مؤلف** عرض کند که
بخیال ما اصل این (پرمز) است مرکب با
لفظ پر بمعنی خودش و مز بمعنی ترش شیرین
که لغت عربست و معنی این پر از شیرینی ترش
که انتظار. حلاوت ترش دارد فارسیان
بای فارسی را بموحده بدل کردند چنانکه تپ
و تب و مزرا بزیادت واو برای اظهار ضمه
موز کردند و واو زائد هم می آید چنانکه برمند
و برومند دیگر هیچ (اردو) دیکھو برم کے
چوتھے معنے۔

(۳) برموز۔ بقول برهان و ناصری و جامع

بمعنی زنبور عسل ۔ خان آرزو در سراج فرماید
که بدین معنی برمزاست ۔ مؤلف عرض کند
که برمزه بزای هوز آخره نیامده معلوم می شود
که مقصودش از (برمر) باشد که برای مهمله
آخر بمعنی سوش گذشت ۔ ما می گوئیم که اصل
این (بُرمُر) بود فارسیان واو زائد در لغت
مز آوردند چنانکه تن مند و تنومند و جا دارد
که واو برای اظهار ضمهٔ میم آورده باشند
و بر مبدل پَر که بای فارسی بموحده بدل
شد چنانکه تپ و تب پس معنی لفظی این
پر حلاوت ترش چنانکه در ماخذ معنی
سوم گذشت و جا دارد که برمز را مزید
علیه مُر گیریم و مز را مبدل مُر که رای مهمله به زای
هوز بدل شود چنانکه برغ و بزغ و معنی لفظی
این پر از تلخ و تلخ را مجازاً بمعنی تلخی توان گرفت
پس چیزی که مملو از تلخی است زنبور عسل
است که زهر دارد والله اعلم بحقیقة الحال
(اردو) دیکهو برمر کے تیسرے معنے ۔

برموزه بقول سروری پسر ساوه شاه و فرماید که در مؤید بپای فارسی آمده (فردوسی
ـی) ببرموزهٔ ساوه شاه آن رسید ٭ که کس در جهان این شگفتی ندید ٭ صاحب برهان
صراحت مزید کند که بروزن چلغوزه خویش کاموس کشانی باشد و هم او بر (پرموزه به بای
فارسی) گوید که بمعنی بالا و نیز مرادف برموزه و در ینجا بریک معنی قناعت کرد و صاحب
ناصری گوید که بدین معنی (برموده ۔ بدال مهمله عوض زای هوز) اصح است مؤلف عرض
کند که هم او بر برموده ذکر این معنی نکرده و در ینجا صراحت وجه تسمیه هم نفرموده مارا هم
وجه تسمیه این متحقق نشد پس توان گفت که این مبدل آن است که دال مهمله به زای هوز
بدل شود چنانکه سرخ مرد و سرخ مرز (اردو) برموزه و برموده ۔ ساوه شاه کے

بیٹے کا نام ہے۔ مذکّر۔

برموم اصطلاح۔ صاحب محیط بذیل عکبر گوید کہ بفتح عین وسکون کاف وفتح موحدہ وسکون رای مہملہ بفارسی برموم نام دارد وآن چیزیست شبیہہ بہ موم باندک عسل آمیختہ وغیر آن (ہردور) است مجتمع می گردد در خانۂ زنبور مع عسل و در سالہای خشک کہ گیاہ کم روید بیشتر بہم می رسد وبحوالۂ بغدادی گوید کہ کسانی کہ آن را (وسخ الکوائر) دانستہ اند غلط کردہ اند جہت آنکہ (وسخ الکوائر) چیزیست کہ بر دیوار خانۂ آن کہ کور نامند یافتہ می شود وآن چیزیست کہ اوّلاً زنبور عسل آن را بمنزلہ اساس بنیاد می کند پس بران از موم خانہ ہا ساختہ عسل دران جمع می نماید (انتہی) وصاحب محیط گوید کہ بخیال ما۔ (برموم) چیزی است کہ درمیان عسل بود کہ بشیرازی آن را (دارو) خوانند ومگس عسل آن را برای خورش خویش وبچگان خود می آرد از مجموع گلہا وآن الوان می باشد زرد وسرخ وسفید وکبود وبغایت تلخ بود۔ گرم وخشک در آخر دوم بسبب کمال روارت خوردن رانشاید وضماد آن جہت قوبا وجذب خار وپیکان مفید ومنافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این از معنی تحقیقی ظاہر است کہ ثمر موم حاصل موم است (تحک اضافت) (اردو) برموم اُس مادّہ کا نام ہے جو شہد میں شریک ہوتا ہے جسکو بھڑین اپنے اور اپنے بچّون کی خوراک کے لئے پھولون سے جمع کرتی ہین جسکو شیراز مین (دارو) کہتے ہین۔ مذکّر۔

برمہ بقول سروری وبرہان وجامع وناصری وسراج ہمان (برماہ) کہ بہ الف آخر

عوض های ہوز گذشت و بہ بای فارسی ہم می آید و ما صراحت ماخذ و اشارۂ این بر (برماہ) کردہ ایم سند رضی الدین در تحت اسپ بضمن برآماہ گذشت (اردو) دیکھو اسکنہ۔

برمهتاب سینه زدن مصدر اصطلاحی بمعنی مقابل و روبروی مهتاب بودن و تماشای مهتاب کردن۔ مخفی مباد کہ (سینہ زدن بر چیزی) بجای خودش می آید۔ پس تخصیص با مهتاب نباشد (صائب ع) شمع من امشب کجا بودی کہ بر یاد رخت ٭ تا سحر پروانۂ من سینہ بر مهتاب زد ٭ (اردو) مہتاب کے مقابل ہونا۔ روبرو ہونا۔ مہتاب کا تماشا دیکھنا۔

برمیان کمر بستن مصدر اصطلاحی کمر بند بر کمر بستن کہ کمر بمعنی کمر بند آمدہ (انوری ع) سبب خدمت تو از دل پاک ٭ جان من بستہ برمیان کمر است ٭ (اردو) کمر پر کمر بند باندھنا۔

(الف) **برن** بقول سروری بضم با و رای مهملہ و بقول رشیدی بکسر اوّل (۱) مخفف برون (میر خسرو ع) شمع و چراغیکہ بود شب فروز ٭ کشتہ شود گر برن آید بروز ٭ و بقول برہان و ناصری و انند و ہفت (۲) بروزن چمن نام قصبہ ایست در ہندوستان مؤلف عرض کند کہ معنی اوّل موافق قیاس است بحذف واو چنانکہ خاموش و خمش و از کلام میر خسرو مصدر

(ب) **برن آمدن** بمعنی بیرون آمدن پیداست و معنی دوم در خور بیان نبود و اہل ہم محققین نفرین کند بتحقیق (اردو) (الف) (۱) باہر دیکھو برون (۲) برن۔ ہندوستان میں ایک موضع کا نام ہے۔ جس کا بیان اس اجمال کے ساتھ فضول ہے۔ مذکر (ب) باہر آنا

برنا بقول جهانگیری و رشیدی وجامع وغیاث با اوّل مفتوح. مرادف برناک و برناه (۱) بمعنی جوان (حکیم سنائی ؎) هرکجا دولت است و برنائی ٭ تو بدان کس مخچ که برنائی ٭ (شاه کبود ؎) عشق و پیری - سر بسر زشتی و رسوائی بود ٭ ره بده بر دی اگر باری دلم برناستی ٭ صاحب برهان گوید که جوان و نوچه اوّل عمر. صاحب ناصری باتفاق برهان فرماید که گویند بر بمعنی بالا است و نای بمعنی حلقوم و چون جوانان بالغ شوند استخوان نای ایشان قدری برآید لهذا ایشان را برنای گویند و فرماید که برنای و برناک و برناه مرادف یکدیگر است مؤلف عرض کند که ما بر (ابرناک) از ماخذ این بحث کرده ایم و آنچه صاحب ناصری گفته من وجهٍ درست است و حقیقت برناک و برناه بجایش عرض کنیم (اردو) دیکهو ابرناک -

(۲) برنا - بالفتح بقول جهانگیری وجامع بمعنی حنا - صاحب برهان فرماید که بضم اوّل هم آمده صاحب ناصری گوید که بقول جهانگیری بمعنی حنا است و آن غلط است چرا که حنا عربی است نه پارسی و بعضی گویند که حنی معرب است - خان آرزو در سراج گوید که بدین معنی (یرنا - به تحتانی اول) لغت عرب است (کما فی تحفة المومنین و بحر الجواهر) و فرماید که بضم هم آمده مؤلف عرض کند که قول ناصری بدان ماند که ''ما چه می گوئیم و طنبوره چه می سراید'' اینقدر واضح است که او معنی حنا را درین لفظ غلط داند و برای تردیدش قول جامع که از اہل زبانست کافی است ولیکن توجیهی که برای غلطی قول جهانگیری می کند معنی ندارد و دریجا از تحقیق لفظ حنا بحثی نیست و آنچه خان آرزو

(برنا به تحتانی اوّل) را بدین معنی لغت عرب گوید صاحب برهان آنرا بجای خودش در لغات فارسی آورده باقی حال تحقیقش همدرانجا شود و درینجا همین قدر کافی است که اگر (برنا) را به تحتانی اوّل بمعنی حنا لغت عرب هم گیریم می توانیم که برنا را مبدلش دانیم و مفرس که تحتانی بموحده بدل شود چنانکه یاتیوس و بالیوس وضرورت این توجیهه هم نباشد که براعتماد قول جامع اسم جامد توانیم گرفت مخفی مباد که بر ارقان طبیعت وخاصیّت حنّا را بیان کرده ایم و بر آن ان هم ذکر این گذشت (اردو) مهندی - دیکھو ارتان و ارقان جس پر کامل صراحت موجود ہے -

(۳) برنا - بالفتح بقول برهان و سراج بمعنی ظریف **مؤلّف** عرض کند که ماخذ این بدین معنی هیچ متحقق نمی شود جز این که مجاز معنی اوّل دانیم که ظرافت در جوانان بیشتر می باشد (اردو) ظریف - بقول آصفیه عربی - مذکر - خوش طبع - دل لگی باز - بذله سنج - لطیفه گو - ٹھٹھول - ٹھٹھے باز - ہنسی باز -

(۴) برنا - بالفتح بقول برهان و جامع و سراج بمعنی خوب و نیک **مؤلّف** عرض کند که این را هم مجاز معنی اوّل دانیم که جوانی خوب و نیک باشد (اردو) خوب - نیک - اچھا -

برناچه اصطلاح - بقول بهار و انند مصغر برنا **مؤلّف** عرض کند که موافق قیاس است بترکیب کلمهٔ چه بر برنا که افادهٔ معنی تصغیر کند چنانکه باغ و باغچه

و طاق و طاقچه (سیفی) صاحب بدایع الصنائع (۵) همچو نی با هر که شد یعنی زمانی هم نفس هم وصف آن برناچه رعنای خوش نفس می کند (اردو) چھوٹا سا جوان - مذکر -

برناخن استادن وایستادن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان وبحر وبہار ورشیدی وجہانگیری (۱) کنایه از اطاعت کردن و (۲) بادب ایستادن۔ خان آرزو در سراج فرماید که بادب ایستادن است و بمعنی اطاعت کردن هم گفته اند واین خالی از رکاکت وضعف نیست مؤلف عرض کند که حیف است که سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم برزبان ندارند وکنایهٔ خوشی هم نیست که استادن برناخن خیال فرضی است و هیچ تعلق قیاسی با اطاعت وادب ندارد۔ محققین زبان دان ازین مصدر ساکت پس قول محققین هند را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم مخفی مبادکه ایستادن بزیادت تحتانی مزید علیه استادن آمده چنانکه بست و بیست (اردو) (۱) اطاعت کرنا (۲) ادب سے کھڑا رہنا۔

برناس بقول سروری بوزن الماس (۱) بمعنی غافل ونادان (ناصرخسرو ؏) نامه ها پیش تو همی آید ہمی ز بیدار دل هم از برناس ہ؂ وفرماید که فرناس هم بهمین معنی آمده صاحب رشیدی بذکر معنی بالا فرماید که بمعنی غافل وخواب آلوده و (۲) بمعنی غفلت وخواب آلودگی۔ صاحب برہان باتفاق معنی اوّل سروری نسبت معنی دوم فرماید که غافلی ونادانی باشد صاحب جامع همزبانش۔ صاحب ناصری بر معنی اوّل تابع خان آرزو در سراج تصدیق هر دو معنی کند مؤلف عرض کند که ناس لغت سنسکرت است بقول ساطع بمعنی عدم ونیستی وویرانی خیال ما همین قدر که فارسیان بزیادت کلمهٔ بر بران اسم جامدی وضع کردند بمعنی ثمرهٔ ویرانی ومعدومی وبرسبیل تفریس

بمعنی دوم گرفتند و معنی اوّل مجاز آنست واللہ اعلم۔ طبع آزمائی است وبس وآنچہ بہ فا عوض موحدہ می آید مبدّل این است چنانکہ زبان و زفان واگر فرناس را اصل گیریم و این را مبدلش معنی لفظی آن نیستی شان وشوکت کہ نتیجہ غفلت و نادانی است معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) (۱) غافل۔ نادان خواب آلودہ (۲) غفلت۔ نادانی۔ خواب آلودگی مؤنث۔

برناک بقول جہانگیری و رشیدی مرادف معنی اوّل و دوم برنا۔ صاحب برہان باتفاقش گوید کہ بمعنی اوّل ہم آمدہ۔ صاحب جامع این را مرادف معنی اوّل و دوم و چہارم گیرد خان آرزو بذیل برنا فرماید کہ برناک نیز بدین معنی آمدہ کہ دران کاف برای تصغیر است لیکن لفظی کہ الف در آخر آنست کاف تصغیر دران دیدہ انشد مؤلف عرض کند کہ ما بر ابرناک کہ در مقصورہ گذشت از ماخذ این بحث کردہ ایم۔ آنچہ خان آرزو برای کاف تصغیر کلیۂ قائم می کند۔ محققین فرس ازان ساکت و بخیال ما درین لغت کاف تصغیر نیست بلکہ زائد است کہ در آخر کلمات می آید چنانکہ زلو و زلوک و پرستو و پرستوک (اردو) دیکھو برنا کے پہلے اور دوسرے اور چوتھے معنے۔

برناج اصطلاح۔ بقول بول چال بہ زبان معاصرین عجم بمعنی فہرست۔ صاحب سواد السبیل فرماید کہ فارسیان فہرست را (برنامہ) گویند و عربان بہ تبدیل ہای ہوز آخرہ با جیم عربی معرب کردہ اند مؤلف عرض کند کہ برنامہ بجای خودش می آید و درینجا ہمین قدر کافی است کہ معاصرین عجم ہمان مفرس را در روزمرۂ خود استعمال کردہ اند و این مرادف معنی دوم (برنامہ) باشد (اردو) فہرست۔ بقول آصفیہ

فارسی - اسم مؤنث چیزون کی تفصیل جیسے (فہرست کاغذات - فہرست مضامین وغیرہ)

برنام کسی زر زدن | مصدر اصطلاحی - سکہ زدن (انوری سے) تو شاہ خوبانی و من تا بنہ بہ رخسار زخود بکنم ہر شب بدار العشق غم برنام تو زر می زنم ﷺ (اردو) سکہ مارنا - بقول آصفیہ نقود پر ضرب لگانا - ٹھپا جمانا (سکہ زدن) کا ترجمہ -

برنامہ | اصطلاح - بقول سروری و رشیدی بوزن و معنی (۱) سرنامہ یعنی آنچہ بر سرنامہ نویسند و آن را بعربی عنوان گویند - صاحب برہان فرماید کہ ترجمہ این در عربی القاب و عنوان است صاحب ناصری مذکرہ معنی اول گوید کہ (۲) بمعنی ترتیب کتاب از ابواب و مباحث و فصول و آن را (پہرست) نیز گویند و (فہرست) معرب آنست و (برنامج) و (برنامجہ) معرب برنامہ - خان آرزو در سراج گوید کہ برنامہ بمعنی سرنامہ است و بس - صاحب مؤید ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن کہ فہرست کتب ہم در اول کتاب می باشد - صاحب ناصری در معنی دوم خوش تعریفی نکرد مقصودش جزین نباشد کہ در اول کتاب فہرستی کہ بر تفصیل فصول و ابواب وغیر آن شامل باشد ہمان است برنامہ (اردو) (۱) سرنامہ - بقول آصفیہ فارسی - اسم مذکر - لفافہ کی عبارت مکتوب الیہ کا نام و نشان - آداب و القاب وغیرہ آپ ہی نے عنوان پر فرمایا ہے - سرنامہ پیشانی ۔ سرخی - ہیڈنگ - فصل - باب - (۲) دیکھو برنامج -

برنانہ | اصطلاح - بقول ملحقات برہان بروزن دیوانہ بمعنی خانۂ گلین - صاحب

مؤیّد بحواله لسان الشعرا ذکر این کرده وصاحبان
انند و هفت هم ذکر این کرده اند و محققین
زباندان و معاصرین عجم ساکت ـ مؤلّف
عرض کند که تاند لغت سنسکرت است
بقول ساطع بسکون سوّم بمعنی تابه گلین و
ماخذ این خبر بتحقیق می شود که فارسیان
این را مرکب کردند با کلمه بر که بمعنی بلند
بجایش گذشت و دال مهمله را به های هوز
بدل کردند چنانکه تبرزد و تبرزه یا حذف
کرده در آخرش های نسبت زیاده کردند
معنی لفظی این چیزی که بلند است منسوب
به تابه گلی و مراد از خانهٔ گلین ـ وجا دارد
که این لغت را بلالحاظ ماخذ اسم جامد فارسی
قدیم گیریم ولیکن صورت لغت متقاضی
آنست که مرکب باشد ـ والله اعلم (اردو)
مٹی کا مکان ـ مذکر ـ

برتاه بقول سروری و رشیدی و جهانگیری
و جامع و ناصری و برهان مرادف برتا که گذشت
خان آرزو در سراج بذیل برتا گوید که این
ضابطهٔ فارسیان است که ها در آخر کلمه که
الف در آخرش باشد زیاده کنند چون شتاو
شتاه و گیا و گیاه و بعضی ازینها مخصوص
نظم است و بعضی عام چون لفظ شتاه و
می تواند که کلمه که در ان ها نباشد مخفف کلمهٔ
باشد که در ان ها بود مؤلّف عرض کند که
درین لغت خاص این قسم اشکال بیان
کردن تحصیل حاصل است درینجا همین قدر
کافی است که های هوز آخره زائد و در لفظ
شتاه های اصلی است و این مزید علیه همان
برتا باشد که بجای خودش گذشت فارسیان
های هوز در آخر کلماتی هم زیاده کنند که الف
در آخرش نباشد چنانکه خونخوار و خونخواره
و ستمگار و ستمکاره نمی دانیم که خان آرزو
چرا این قسم تخصیص قائم کند (اردو) دیکھو برتا

برنای بقول شمس بالفتح جوانی و فرماید که از شیخ واحدی بالضم صحیح **مؤلف** عرض کند که برنا بمعنی جوان بجایش گذشت و نظر بر قواعد فارسی زبان برنائی به دو یای آخره را بمعنی جوانی می توان گرفت که بجایش می آید و برنای بیک تحتانی غیر ازین نباشد که مزید علیه برناست بزیادت تحتانی در آخرش چنانکه پا و پای - محقق بی تحقیق غور نکرد و صراحت اعراب بر برنا گذشت (اردو) دیکهو - برنائی - برنا -

برنایشتی اصطلاح - بقول برهان و سراج بکسر یای حطی و سکون شین قرشت و فوقانی به تحتانی رسیده بمعنی پشتی و تعصب باشد چه (برنایشتی کردن) بمعنی پشتی و تعصب کردن آمده و بقول صاحب جامع بمعنی تعصب - و پشتی و حمیت صاحب ناصری گوید که بمعنی پشتی کردن است که بعربی تعصب گویند صاحبان انند و موارد و هفت و مؤید هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که نظر بر قول صاحبان جامع و ناصری که از اهل زبانند توانیم عرض کرد که ما این را مرکب از برنا و پشتی دانیم مخفی مباد که پشت بمعنی قسم آمده پس معنی لفظی این بمعنی قسمی از جوانی و کنایه از پشتی و تعصب (اردو) پشتی بقول آصفیه فارسی - اسم مؤنث - تائید - مدد - حمایت -

برنائی بقول ملحقات برهان و مؤید و انند و غیاث بمعنی جوانی **مؤلف** عرض کند که تحتانی آخره مصدری است که بر لفظ (برنای) که مزید علیه برناست زیاده کرده اند از قبیل رعنائی و قاعده فارسیان است که چون خواهند که بر لفظی که در آخرش الف است یای مصدری زیاده کنند و قبل آن تحتانی زائد بیفزایند ظهوری ع) جوانی می تراود از در و بام ها جهان

پیر برنائی رساند۔ (اردو) جوانی۔ مؤنث

برنائی کردن استعمال۔ بمعنی حقیقی (۱) جوانی ظاہر کردن واگر در کلام انوری که بدیل می آید معنی (۲) اعانت کردن بہتر نماید من وجہ مجاز آنست (ع) ای جان تو بی کمی چرا برنائی ہا نیکو سرو کاریست تو در می پائی ہو (اردو) (۱) جوانی ظاہر کرنا (۲) اعانت کرنا ۔

برنبور بقول انند بحوالہ فرہنگ بفتح اول و ثانی و سکون نون و ضم موحدہ بازیچہ طفلان۔ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم گفت که اسم جامد فارسی قدیم است بظاہر لغت ترکی می نماید ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت (اردو) بازیچہ طفلان۔ بچوں کا کھیل۔ مذکر۔

برنتابد استعمال۔ بقول مؤید بمعنی (۱) طاقت نیارد و تحمل نکند و فرماید که در ادات بجای تحمل۔ احتمال است صاحبان ہفت وشمس ذکر این کردہ اند صاحب انند بذکر معنی بالا فرماید که (۲) گرداند که مضارع تافتن است و بر زائد باشد مؤلف عرض کند که (برتابیدن) بمعنی تاب و طاقت داشتن و تحمل کردن و گردانیدن گذشت و این مضارع منفی آنست پس ضرورت نداشت که این را بطور مقولہ بیان کنند کم التفاتی محققین است و پس سیمائی غوری صاحب انند که معنی دوم را در اثبات بیان می کند و از نفی لغت غافل (اردو) دیکھو برتافتن۔ یہ اُس کا مضارع منفی ہے۔

برنج بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و (مؤید بحوالہ زفانگویا) با اول و ثانی مضموم آن باشد که بواسطۂ کوری یا بسبب تاریکی کسی دست خود را بر دیوار یا جای

ببالد تا بگذرد یابد خان آرزو در سراج بذکر این معنی گوید که ظاهراً همان برنج بمیم بجای نون باشد بمعنی قوت لاسه که به تحریف چنین خوانده اند و لهذا سنداین درمیان نیست مؤلف عرض کند که چرا تحریف می گوید و چرا مبدل نمی فرماید که میم به نون بدل می شود چنانکه گجیم و گجین و قول صاحبان زبان یعنی ناصری و جامع سندی را ماند پس این لغت مسئله را تحریف گفتن و تبدیل را تحریف نام نهادن کار خان آرزو ست نه محقق حقیقت جو (اردو) دیکھو برنج - فارسیون نے ہاتون کی اُس تلاش کو برنج کہا ہے جو بینا اندھیرے مین یا اندھا دن اور رات مین اسلئے کرتا ہے کہ کہین گرنہ پڑے مونث

(۴) برنج - بکسر اوّل و فتح ثانی بقول فدائی که از معاصرین عجم بود دانه ایست خوردنی که از ان پلاو و چلاو و آشهای دیگر می پزند صاحب مؤید بحوالهٔ شرفنامه گوید که ارز باشد - صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار ذکر این کرده مؤلف عرض کند که صاحب منتخب برارز عربی گوید که برنج باشد پس متحقق شد که برنج اسم جامد فارسی زبان است برای آرزو قول فدائی و رهنما مؤید خیال ماست و ترک دیگر محققین فارسی زبان تسامح شان - صاحب محیط بر چاول گوید که اسم برنج است در هندی تندلی و تاندل نیز گویند و طعام برنج کهنه از شالی یکساله باد و کف و تپ دور نماید و منافع بسیار دارد (الخ) و بر ارز گوید که معرب آدر یز یونانی است که برنج است و هم او بر برنج فرماید که لغت فارسی است که به تورانی گرنج و بعربی تمن و ارزه و بسریانی وزری و به ترکی دوگی و در انگریزی رائس و بهندی چاول گویند و آن

از حبوب ماکولهٔ شریفهٔ معروفه و نبات آن مانند جو و گندم۔ گرم در اوّل و گویند در دوم و بقول بعض سرد در اوّل و خشک در دوم و صحیح آنست که معتدل در حرارت جیّد الغذا۔ موافق معتدل مزاجان۔ تسخین و ترطیب می نماید۔ سیّد الحبوب و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) چاول۔ مذکّر۔ دیکھو بَرِج۔

(۳۳) برنج بقول فدائی چیزی که از ان آوندها می سازند چنانکه از مس۔ جز آنکه رنگ این زرد باشد و رنگ مس سرخ است۔ صاحب غیاث فرماید که معرّب پرنگ است که بهندی پیتل گویند و آن مس و جست ممزوج باشد۔ صاحبان روزنامه و منهاج الرّ سفرنامهٔ ناصر الدّین شاه قاجار ذکر این کرده اند۔ صاحب محیط بر برنج گوید که بکسر اوّل و فتح ثانی اسم پیتل است و بر پیتل فرماید که اسم هندی قسمی از مس که آن را بسنسکرت رتیکا نامند و از جملهٔ فلزات معروفه و نزد هندیان سرد و خشک۔ دافع کھلی و صفرا و کف است و گویند معتدل در گرمی و سردی و دافع فساد بلغم و یرقان (الخ) مؤلف عرض کند که باعتبار فدائی که از معاصرین عجم بود می گوئیم که لغت فارسی زبان است (اردو) پیتل۔ بقول آصفیه۔ هندی۔ اسم مذکّر۔ برنج۔ صُفر۔ ایک قسم کی زرد اور مرکّب دھات جو جست اور تانبا ملا کر بنائی جاتی ہے۔

(۳۴) برنج۔ بقول مؤیّد الفضلا اکبر تین بمعنی رو آوردن مؤلف عرض کند که طرز بیانش پرده می اندازد بر چشم محققین و همین است تائید فضلا و این همان معنی اوّل باشد غالباً و ما از (رو آوردن) نتوانیم فهمید و این مصدری نیست که معنی مصدری دارد

فتامل وعجبی نیست که این تصرف مطبع نولکشور باشد که در بعضی نسخ قلمی صراحت معنی اوّل موجود است۔ (اردو) دیکھو برنج کے پہلے معنے۔

(۵) برنج۔ بقول مؤید بکسر تین بمعنی قصعه که هندش کاسه گویند مؤلف عرض کند که این تصرف وتصحیف مطبع نولکشور معلوم می شود که خدایش بهبخشد و در دیگر نسخ مؤید بحوالهٔ شرفنامه مذکور است که بمعنی ارز ترجمهٔ سیسه که هندش کانسه گویند صاحب محیط برسیسه گوید که اسم هندی اسرب و ناگ نیز گویند و در سنسکرت ناگا در دره های کوه سیاه رنگ می شود نزد هندیان در خواص مثل ارزیر است باد وبلغم وبواسیر را دفع نماید وچون در نقره انداز ند نقره را پاک کند وسختی شکم را دور نماید۔ کشتهٔ او را ناگ بهسم گویند وآن بسیار گرم وچرب وتلخ وهاضم است (الخ) مؤلف عرض کند که بتحقیق ما این معنی نتیجهٔ تصرف کاتبین می نماید وآنچه ارزاست تعریفش بر معنی دوم گذشت و ارز را ترجمهٔ سیسه گفتن غلط محض وبرنج در فارسی زبان بمعنی سیسه اصلا نیامده وکانسه در محیط متروک وکاسه وقصعه به قاف وصاد وعین مهمله را از ین لفظ تعلقی نیست۔ اینقدر جگر کاوی ها برای آنست که تحقیق طلبان در غلط نیفتند که در نسخهٔ قلمی مؤید نه قصعه است ونه کاسه (اردو) ناقابل ترجمہ۔

(۶) برنج۔ بقول مؤید (در نسخهٔ قلمی بحوالهٔ قنیه) بفتحتین بمعنی برنگ وآن داروئی است صاحب برهان بر (برنگ) فرماید که بکسر اوّل وثانی برنج کابلی وآن تخمیست دوائی که بیشتر از کابل آورند مؤلف عرض کند که بر (باد برنگ) ذکر این گذشت (اردو) باوبڑنگ

بقول جامع الادویہ۔ برنگ کابلی ایک پھل ہے گول شکل سیاہ مرچ کے۔ غیر سمی دوا۔
(دیکھو بادبرنگ)

برنجار اصطلاح۔ بقول (جہانگیری در ملحقات) بکسر تین بمعنی برنج زار باشد و آن را شالی پایہ وگرنجار نیز خوانند صاحبان برہان و ناصری بر وزن گرفتار آوردہ اند و صاحب جامع فرماید کہ محل زراعت برنج را نام است مؤلف عرض کند کہ مخفف (برنج زار) گیریم بحذف زای ہوز نہ وجا دارد کہ اصل این (برنج آر) باشد۔ اسم فاعل ترکیبی کہ در محاورہ ممدودہ بمقصورہ بدل شد و آنچہ بکاف فارسی گرنجار۔ می آید مبدل این است کہ موحدہ بکاف فارسی بدل شود چنانکہ بآلہ وگآلہ (اردو) چاول کا کھیت۔ مذکر۔

(الف) **برنجاسب** اصطلاح۔ الف۔ بقول (ب) **برنجاسپ** جہانگیری بکسر تین گیاہ زرد کہ آن را (بوی مادران) گویند و بیونانی (ارطیمیا) نام دارد صاحب جامع بذیل (الف) ذکر (ب) ہم کردہ۔ صاحب ناصری فرماید کہ (برنجاسف) معرب این۔ صاحب برہان برنجاسپ و برنجاسف را ذکر کردہ وبضمن برنجاسف ذکر (الف) ہم کردہ۔ خان آرزو در سراج بر ذکر (ب) قانع مؤلف عرض کند کہ ما قول محیط را نسبت این داردبر (ارطمیا) ذکر کردہ ایم۔ و (بلنجاسف) ہم بہ ہمین معنی می آید و آنچہ (حبق الراعی) نام دارد ہمین است خیال ما نسبت ماخذ جزین نیست کہ (بلنجاسپ) اصل است کہ بجای خودش می آید مرکب از بلنج و اسپ بلنج بالکسر بقول برہان بمعنی قد و اندازہ و مقدار و اسپ بمعنی حقیقی او

پس گیاهی که در قد بقدر اسپ است آن را فارسیان (بلنجاسپ) نام کردند و باقی همه لغات مبدل این که لام به رای مهمله بدل شود چنانکه آلوند و آروند و بای فارسی به بای موحده تبدیل یابد چنانکه اسب و اسپ و بای فارسی به فا چنانکه سپید و سفید (اردو) دیکهو ارطمیا۔

برنجاست بقول شمس با فوقانی آخره سبزه ایست بغایت تلخ صاحب سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا گوید که همان برنجاسپ که گذشت و (بلنجاست) به لام عوض رای مهمله هم آمده و فرماید که آنچه آخر او با بود اصح است مؤلف عرض کند که این مبدل (برنجاسب) باشد که موحده بفوقانی بدل شود چنانکه تنکوب و تنکوت که بجایش گذشت و (بلنجاست) مبدل این که رای مهمله به لام تبدیل یابد چنانکه آروند و آلوند۔

(اردو) دیکهو ارطمیا۔

برنجاسف همان که ذکرش بضمن برنجاسب کرده ایم (اردو) دیکهو ارطمیا۔

برنج زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول شمس بالفتح بمعنی ناپدید و معدوم گردانیدن۔ **مؤلف** عرض کند که بای موحده بمعنی در باشد و معنی لفظی این زدن کسی را در رنج و ما این کنایهٔ غیر لطیف را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم۔ معاصرین عجم و محققین فارسی زبان ساکت و قول مجرد شمس اعتبار را نشاید (اردو) معدوم کرنا۔

برنج زرد اصطلاح۔ بقول ملحقات برهان و بحر و مؤید برنجی که با زعفران و زردچوبه آلوده به پزند۔ بهار گوید که برنج مزعفر را گویند و مانند همزبانش و مزعفر بقول غیاث نوعی از پلاو شیرین که برنج آن بزعفران زرد رنگ کنند **مؤلف** عرض کند که مرکب توصیفی

است وکنایہ از طعام برنج کہ برنج را با زعفران وقند وشکر آمیختہ می پزند (اردو) مزعفر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا میٹھا پلاؤ جس مین زعفران پڑتی ہے اور نہایت زرد ہوتا ہے۔

برنج زندہ اصطلاح۔ بقول وارستہ برنجی کہ طبخ تمام نیافتہ باشد وفرماید کہ از اہل ایران شنیدہ شد کہ زندہ بمعنی نیم خام خصوصیت با برنج ندارد وہر چیز نیم خام را زندہ گویند (محسن تاثیر ع) ہست از برنج زندہ بسی ناگوارتر ۔ از واعظان مردہ دل اظہار زندگی ۔ صاحب بحر بحوالہ وارستہ ذکر این کردہ وبہار نقل عبارت رامان خود گردانیدہ وصاحب انند نقل نگار بہار مؤلف عرض کند کہ این ایجاد وارستہ کہ چون در کتب لغات این را نیافت از کلام محسن تاثیر معنی دلخواہ خود خلاف قیاس پیدا کرد وبرای آن حوالہ قول معاصرین عجم داد ما از معاصرین عجم دریافتہ ایم کہ زندہ بر زبان شان بمعنی نیم خام اصلا نیست پس (برنج زندہ) مرکب توصیفی است بمعنی برنج ناپختہ مقابل (برنج مردہ) کہ برنج پختہ باشد یعنی چون برنج بحالت خود است زندگی او دانند وچون آن را بپزند۔ مردہ می شود وبحالت خود سخت باقی نماند وظاہر است کہ مخلوق را برنج پختہ گوارہ تر است بخلاف برنج زندہ کہ بدون پختن بکار غذا نمی خورد پس معنی شعر از ہمین خیال درست می شود ضرورت ندارد کہ معنی نیم خام برخلاف قیاس پیدا کنیم کہ معنی حقیقی زندہ بہ ترکیبش با برنج نیم خامی را پیدا نمی کند ونیم خامی عیب او ست کہ از لفظ زندہ پیدا نتوان کرد۔ قائل (اردو) نیم خام چاول۔ ہمارے معنون کے لحاظ سے

کچے چاول۔ مذکر۔

برنج شماله اصطلاح۔ بقول برہان بفتح شین نقطه دار و میم بالف کشیده و لام مفتوح بمعنی مزعفر است و آن طعامی باشد معروف۔ فرماید که در شیراز طباخی بود که سوی شبها بر سر راهی نشستی و زرد پلاوی یا برنج درشتی پختی و در پیش خود فانوسی داشتی و گاهی دو مشعل افروختی و فریاد کردی که به برنج شماله و این بیت خواندی (ع) این شمع ها که در دل بسحاق برفروخت کو از رنگذار نور برنج شماله بود کو صاحب ناصری فرماید که قسمی است از برنج که در شیراز مشهور است و از آن مزعفر پلاو می پزند و ذکر داستان بعینه برہان ہم کرده صاحب جامع بر طعام مزعفر قانع صاحبان بحر و سراج گویند که مزعفر و آن طعامی است معروف صاحب مؤید نقل برہان کرده و صاحب غیاث بر پلاو زرد اکتفا کرده بہار گوید که برنج مزعفر باشد مؤلف عرض کند که شماله بقول ناصری لغت فارسی است بمعنی شمع و قسمی از برنج و بقول برہان بمعنی مطلق شمع خواه از موم خواه از پیه و نوعی از برنج خوردنی۔ پس بسحاق در کلام خود مزعفر را که با قند و زعفران مرکب کرده می پزند۔ (برنج شماله) گفت و معنی لفظی این برنجی که مثل شمع روشن است و کنایه از مزعفر و برنج خاص را شماله ازین نام کردند که ازو مزعفر درست می کنند پس مزعفر را برنج شماله گفتن کنایه ایست روشن دیگر ہیچ (اردو) دیکھو برنج زرد۔

برنج کابلی استعمال۔ بقول برہان و ناصری تخمی است دوائی و آن کوچک و بزرگ می باشد و کوچک آن بهتر است و رنگ آن مائل بسرخی و طبیعت آن گرم و خشک بفاصل

را نافع صاحب جامع ہم ذکر این کردہ و
بقول محیط معرب (برنگ کابلی) مؤلف عرض
کند کہ آن ہمانست کہ ذکرش بر معنی ششم
برنج گذشت کہ ہندی آن برنگ است
(اردو) دیکھو برنج کے چھٹے معنے ۔

برنج مشک اصطلاح ۔ بقول برہان
بر وزن و معنی فلنجمشک کہ پالنگوی خورد
باشد بواسیر را نافع صاحب ناصری گوید
کہ (فرنج مشک) ہم مرادف این و این
را پلنگمشک نیز گویند صاحب جامع ہم ذکر
این کردہ مؤلف عرض کند کہ صراحت
کامل بر (افرنجمشک) کردہ ایم مخفی مباد
کہ اصل ہمہ ہمین است کہ این نباتی است
بشکل برنج سیاہ و (ابرنجمشک) کہ اشارہ
آن بر (افرنجمشک) کردہ ایم مزید علیہ آن
و باقی ہمہ مبدل این کہ رای مہملہ بہ لام
بدل شود چنانکہ اروند و الوند و موحدہ
بہ بای فارسی ہم چنانکہ تب و تپ و موحدہ
بہ فا ہم چنانکہ زبان و زفان و جیم عربی
بکاف فارسی نیز چنانکہ آخشیج و آخشیگ ۔
(اردو) دیکھو افرنجمشک ۔

برنج مطلا استعمال ۔ بقول رہنما بحوالہ
سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار برنجی کہ
ملمع طلا بر وکردہ باشند و برنج درینجا بمعنی سوم
اوست صاحب بولچال ہم ذکر این کردہ
مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است
(اردو) سونے کا ملمع کیا ہوا پیتل بذکر

برنخن ہمان ابرنخن است کہ در مقصورہ
گذشت صاحبان جہانگیری و رشیدی
و برہان و ناصری و جامع ذکر این کردہ اند
و ورنخن و ورنخین مبدل این [illegible]
خان آرزو در سراج [illegible] کہ این
مخفف ابرنخن نوشتہ
است کہ می آید و ابرنخن [illegible]

الف وصل و(او ربخن) مبدلش و(و ربخن)
مبدل برنجن باشد که الف با واو بدل شود
چنانکه آب و آو و آنانکه مطلق برنجن را زیور
دست و پا گفته اند سکندری خورده اند۔
صراحت کامل بر (ابرنجن) کرده ایم۔
(اردو) دیکھو ابرنجن۔

(الف) برنج نوشتن | مصدر اصطلاحی۔
(ب) برنج نویس | صاحب شمس گوید
که (الف) بمعنی بیهوده وضائع کردن کاری
چنانکه بر آب نوشتن و برنج زدن و (ب)
بیهوده و بی فائده **مؤلف** عرض کند که
همه محققین فارسی زبان ازین ساکت وخبریا
نیست که محقق بی تحقیق (برنج نوشتن) راکه
به تحتانی سوم وخای چهارم می آید تصحیف
کرده اسی برو و رحم بر لغات فارسی زبان
(اردو) دیکھو بریخ نوشتن۔

برنج وعسل روزی خداداد است | مقوله۔
صاحبان خزینه وامثال فارسی ذکر این
کرده ازمعنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف**
عرض کند که این مقوله ایست که فارسیان
بحق برنج دشتی وعسل می زنند که بغیر کاشتن
هم حاصل می شود نه مثل (اردو) جنگلی
چاول اور شہد خداداد نعمت ہے یہ حرف
ترجمہ ہے ہند میں کوئی خاص مقولہ یا مثل
اس کا مماثل نہیں ہے۔

برنجیده آورده | اصطلاح۔ بقول شمس
بمعنی پریشان آمده **مؤلف** عرض کند که
محقق بی تحقیق کار ازعقل وقیاس هم نگرفته
وسند استعمال پیش نشد معاصرین عجم ومحققین
فارسی زبان ساکت اعتبار را نشاید۔
(اردو) پریشان۔

برنجین | صاحبان برہان وجهانگیری وجامع
ورشیدی وسراج ذکر این کرده اند واین
همانست که مقصوره بر (ابرنجین) گذشت

وحقیقت این بر (ابرنجن) مذکور کہ اصل است (اردو) دیکھو ابرنجن ۔

برنجار بقول خان آرزو در سراج بہ نون وجیم فارسی بر وزن گرفتار مخفف برنج زار مؤلف عرض کند کہ بر (برنجار) بجیم عربی گذشت نمی دانیم کہ کدام وجہ جیم عربی را بفارسی بدل کرد و سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم ومحققین زبان فارسی ازین ساکت بدون سند اعتبار را نشاید ۔ تسامح محقق با نام و نشان است (اردو) دیکھو برنجار ۔

برند بقول جہانگیری در ملحقات باوّل وثانی مفتوح (۱) نام قصبہ ایست در ہندوستان مؤلف عرض کند کہ برین اجمال بیان ۔ ترکش تغوق داشت (اردو) برند ۔ ہندوستان مین ایک موضع کا نام ۔ ایسے ابہام بیان سے کچھ فائدہ نہین ۔

(۲) برند ۔ بقول برہان وجامع بضم اوّل بر وزن خجند وبفتح اوّل بر وزن سمند بہر دو بمعنی تیغ وشمشیر تیز وآبدار وجہ ہر دار وفرماید کہ باین معنی با بای فارسی ہم آمدہ صاحب ناصری بر وزن خجند قانع ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ درین معنی بر وزن خجند شبہہ نیست زیراکہ اسم فاعل برین وزن می آید وآنکہ بفتح وبای فارسی نوشتہ محض تصحیف است واین قسم تصحیفات در برہان بیرون از حد مؤلف عرض کند کہ برندہ بالضم اسم فاعل بریدن است وبرند بدین معنی بضم موحدہ وکسر رای مہملہ مخفف وہمین قدر موافق قیاس است ولیکن بنظر براعتماد صاحب جامع کہ از اہل زبان است بفتح اوّل را محاورۂ لب ولہجۂ فارسیان دانیم وہمچون خان آرزو تصحیفش نخوانیم پس معنی این قطع کنندہ باشد چنانکہ بمعنی چہارم ذکر این می آید و

فارسیان بمجاز تیغ و شمشیر آبدار و جوهردار را هم گفته اند و آنچه بباي فارسي به همين معني
مي آيد بدين وجه درست است يعني پرواز كننده و كنايه از تيغ و شمشير بسبيل مجاز
نمي دانيم كه خان آرزو بر خلاف محاورهٔ زبان چرا رود و با وجود سند نثر اوحدي
بپروا از قبيل معقولات زبان مي دهد و برهان قاطع را بدون برهان پر از تصحيفات چرا
مي گويد و حق آنست كه خود او حقيقت را نمي جويد (اردو) تيز تلوار آبدار تلوار مؤنث

(۳) برند. بقول برهان و ناصري و جامع بفتح اول بمعني پرند باشد كه حرير ساده را
گويند مؤلف عرض كند كه نظر بر اعتماد ناصري و جامع كه از اهل زبان باشند اين را هم
جا دهيم سبني زبان دانيم و معلوم مي شود كه (پرند) كه به باي فارسي مي آيد اصل است
و اين مبدل آن كه باي فارسي به موحده بدل ميشود چنانكه تپا و تبا و آنچه حرير ساده
را پرند گفته بخيال ما استعاره باشد كه همچون پر پرنده نازك و نرم مي باشد والله
اعلم (اردو) ساده حرير. جس پر نقش نگار نهو. مذكر.

(۴) برند. بقول بهار بالضم بمعني گوارنده و هاضم بسبيل مجاز چون (آب برنده)
(طاهر وحيد ؎) ره تنگ عشق است پست و بلند * ولي چون دم اژدها باشد
برند * خان آرزو در چراغ باستناد همين شعر اين را بمعني حقيقي برنده گويد و
مقصودش جز اين نيست كه مخفف آنست بحذف هاي هوز آخر * مؤلف عرض كند
كه همين است معني حقيقي اين كه اشارهٔ اين بر معني دوم گذشت. مخفف اسم فاعل
مصدر بريدن و آنچه بهار اين را بمعني گوارا و هاضم آورده بدون سند استعمال

تسلیم نکنیم و آنچه بہار از کلام طاہر وحید معنی گوارا و ہاضم پیدا می کند درست نباشد
البتہ بر معنی نجم برندہ ذکر ہمین معنی می آید و جا دارد کہ این را مخفف آن دانیم
ولیکن تسلیم استعمال این منحصر بر سند است (اردو) گوارا۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔
زود ہضم اور بلحاظ معنی حقیقی کاٹنے والا ۔

برنداد اصطلاح ۔ بقول شمس با اول و ثانی مفتوح ۔ تیغ و شمشیر گوہردار (حکیم اسدی
ے) ز خون برانداد آن پشت پیل ٭ چو لشکر بپاشید بر تل نیل ٭ مؤلف عرض کند کہ
معاصرین عجم و محققین فارسی زبان ازین ساکت اگر در سند بالاتحریفی راہ نیافتہ
باشد توانیم عرض کرد کہ (بُرنداد) بالضم مبدل و فرید علیہ (بُرندہ) باشد کہ بمعنی
حقیقی قطع کنندہ اسم فاعل مصدر بریدن و بمجاز شمشیر را گویند ۔ ہای ہوز آخرہ
بدل شد بالف چنانکہ ہمیان و امیان و دال مہملہ آخرہ زائد باشد چنانکہ بیدا و بیداد
و شفتالو و شفتالود (اردو) دیکھو برند کے دوسرے معنے ۔

برنداف اصطلاح ۔ بقول جہانگیری با اول و ثانی مفتوح بنون زدہ (۱) بمعنی دوال
(مختاری ے) کشد تیر تو از بر شیر پی ٭ درد تیغ تو بر تن پیل خام ٭ از ایراک
می زین و زان بایدت ٭ برنداف و زین و عنان و لگام ٭ و (۲) رودکانی
باشد ۔ صاحب رشیدی بذکر معنی اول گوید کہ ظاہرا این لفظ (یرنداق) است
بیای حطی و قاف و لغت ترکی است نہ فارسی ۔ صاحب برہان بذکر معنی اول نسبت
معنی دوم گوید کہ رودہ ہا را گویند اعم از انکہ رودۂ انسان یا حیوان ۔ صاحب

ناصری ذکر هر دو معنی کرده گوید که به قاف است و لغت ترکی ۔ صاحب جامع این را بهر دو معنی لغت فارسی گفته فرماید که برای معنی اوّل در ترکی زبان لغت قپش است خان آرزو در سراج بذکر هر دو معنی گوید که همین لغت بزیادت الف بعد رای مهمله گذشت و بقول بعض ببای حطی و قاف لغت ترکی است ۔ مؤلّف عرض کند که بمعنی دوم همان (برانداف) است که گذشت پس درینجا الف سوم را محذوف دانیم و معنی اوّل مجاز معنی دوم و صراحت ماخذ هم همدرانجا گذشت ۔ حیف است که (برندق) به تحتانی اوّل و قاف آخر در لغات ترکی نیافتیم و اگر متحقق شود توانیم عرض کرد که این مبدّل آنست که تحتانی بموحده بدل شود چنانکه بالیوس و بالبوس و قاف به فا تبدیل می یابد چنانکه برجاق و برجاف ۔ اندرین صورت این را مفرّس دانیم (اردو) (۱) دوال ۔ بقول آصفیه ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ تسمه ۔ رکاب کا تسمه ۔ (۲) آنت ۔ بقول امیر ۔ هندی ۔ آنتر ۔ روده ۔ انتڑی ۔

برندک بقول سروری و برهان ۔ بفتح باو راو دال مهملتین و سکون نون و کاف بمعنی پشته و کوه خورد ۔ صاحب برهان صراحت مزید کند که پشتهٔ کوچک که در میان صحرا باشد صاحب مؤید بحواله لسان الشعرا گوید که قید دشت نباشد صاحب ناصری فرماید که بقول بعض (بردنک) و (بردک) اصح است زیرا که برد بمعنی سنگ است ۔ صاحب جامع با برهان متفق ۔ خان آرزو در سراج نقل عبارت محققین کرده مؤلّف عرض کند که معنی لفظی این (اندک بلند) که بر بمعنی بلند و بلندی آمده و

این واضح تر از ماخذ ناصری است که پی بسوی سنگ برده سکندری خورده است و بردک بدین معنی نیامده و (بردنگ) که بکاف فارسی بدین معنی گذشت آن را با این هیچ تعلقی نیست و اگر تعلقی پیدا کنیم همین قدر که آن قلب بعض و مبتدل این باشد که دال مهمله قبل نون واقع شد چنانکه اسطرز و اسطرنغ و کاف عربی بفارسی بدل شده است چنانکه کند و گند (اردو) دیکهو بردنگ۔

برندکام اصطلاح۔ بقول جهانگیری و رشیدی و جامع و برهان و سراج باول مکسور دوائیست که آن را (بابونه گاو) گویند صاحب ناصری فرماید که محتمل که میم به واو تبدیل شد صاحب محیط هم (بابونه گاو) فرماید که (بابونه گاوچشم) اسم اقحوان است و بر (اقحوان) فرماید که در عربی عین البقر هم گویند و بمصر کرکاش و بمغرب شجرة مریم و بموصل شجرة الکافور و بافریقیه کافوریه و رجل الدجاجه) و بیونانی آبانیس واوبیانیس و بسریانی فرابیون و بلغت اهل دیلم گاو بابونه و بفارسی (بابونه گاوچشم) و بهار و (گل گاوچشم) و (گوله) و (کربایک) و بهندی (سوبهل) گویند۔ اقحوان نزد عرب بابونه است و از مهری گفته که آن قراص است نزد عرب و بابونه نزد فرس۔ بالجمله گرم و خشک در دوم و سفید این مستعمل۔ مسخن قوی و محلل و مقطع و ملطف و منضج و مفتح سدد و افواه عروق و منافع بسیار دارد مؤلف عرض کند که بحث اقحوان و بابونه گاو بجایش گذشت و بقول محیط اشاره (بابونه گاو) هم بر اقحوان مذکور۔ پریشان بیانی محققین مفردات طب هیچ تصفیه و تسکین حقیقت جویان نمی کند باقی حال هیچ ماخذ این

متحقق نشد کہ از (بابونہ گاو) چگونہ (برندگام) شد تبدیل واو بمیم چنانکہ خیال ناصری است موافق قیاس است چنانکہ سویز و ممیز ولیکن نمی کشاید کہ لفظ بابونہ چگونہ بابرند بدل شد جز این کہ بہند بقول برہان بمعنی شمشیر گذشت و فارسیان استعارۃً چشم را شمشیر گویند پس (برندگام) را بمعنی چشم گاو گیریم و مراد از (بابونہ گاو چشم) کہ بابونہ حذف شد و گاو چشم اشارۂ آن باقی ماند۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ شک نیست کہ لغت مرکب است (اردو) دیکھو۔ بابونہ گاو اور اقحوان ۔

برندوش بقول شمس مرادف (پراندوش) کہ بمعنی شب گذشتہ و پیوستہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ بر سبیل تبدیل بای فارسی را بموحدہ مبدل توان گرفت چنانکہ تپ و تب والف را محذوف چنانکہ بارو و بر ولیکن تا آنکہ سند استعمال این پیش نشود مجرد قول شمس اعتبار را نشاید کہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت (اردو) گذری ہوئی رات۔ مؤنث ۔

برندہ بقول سروری و برہان و جامع و سراج بفتح با و را و دال مہملتین (۱) معروف **مؤلف** عرض کند کہ مقصود شان جز این نباشد کہ از مصدر (بردن) اسم فاعل اوست بالفتح و ضرورت نداشت کہ ملحقات مصدر را ہمچون اسم جامد جا دہند (اردو) لیجانے والا ۔

(۲) برندہ ۔ بفتحتین بقول سروری بحوالۂ مؤید بقول جامع پروانۂ چراغ را گویند صاحب برہان صراحت مزید کند کہ جانوری کہ شبہا خود را بشعلۂ شمع و چراغ زند صاحب ناصری فرماید کہ ببای پارسی نیز آمدہ خان آرزو در سراج

بذکر قول برهان سند می خواهد و فرماید که احتمال بای فارسی هم **مؤلف** عرض کند که قول سروری و جامع و ناصری که از اهل زبانند سند اوست و تبدیل بای فارسی بموحده موافق قیاس چنانکه تپ و تب وحقیقت ماخذ پروانه بجای خودش بیان کنیم درینجا همین قدر کافی است که این مبدّل آنست (اردو) پروانه - مذکر - دیکهو بارپره -

(۳) برنده - بقول ناصری بروزن درنده بمعنی دلیل و رهنما **مؤلف** عرض کند که نظر بر اعتبار صاحب ناصری که از اهل زبانست این معنی را که مجاز معنی حقیقی است تسلیم کنیم وحقیقةً درینجا هم اسم فاعل بردن است وکسی که قافله را با خود می برد شک نیست که رهنمای اوست (اردو) رهنما بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر - هادی - رهبر - اگوا - راسته دکهلانے والا -

(۴) برنده - بقول ناصری بروزن درنده بمعنی کشش که بعربی جذبه نامند چه برده بمعنی مجذوب آمده **مؤلف** عرض کند که درینجا هم بمعنی حقیقی اسم فاعل بردن است ومجازاً بمعنی کشش مستعمل که چیزی که دل انسان را می برد همان جذب وکشش است نظر بر اعتماد محقق اهل زبان ازین معنی انکار نتوانیم کرد معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) کشش - بقول آصفیه - فارسی - اسم مؤنث - کهنچاو - جذب -

(۵) برنده - بقول خان آرزو در چراغ هدایت) بمعنی آب گواره و ها ضم و فرماید که این معنی از اهل زبان به ثبوت رسیده و زآنه بر دارش بهار هم همزبانش **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم این معنی را بر زبان دارند و سند این بر (برنده آب) از سعید اشرف در ملحقات می آید دیگر محققین فارسی زبان

ازین ساکت و سیاق سکوت محققین اہل زبان یعنی سہروری و ناصری و جامع قابل نظر است در نظر بر سند سعید اشرف کہ در ملحقات می آید این معنی را تسلیم کنیم و حقیقت ماخذ این بر مصدر (بریدن آب) بیان کنیم کہ می آید بہار بر معنی چہارم بر ند کہ مختص بہمین است مطلق گوار ا بسند طاہر وحید آورده و ما ہمہ را بجای خیال خود ظاہر کرده ایم (اردو) دیکھو برندکے چوتھے معنے۔

(۲) برنده - بقول بہار بالضم قطع کننده از عالم کشنده مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل مصدر بُریدن است کہ بمعنی قطع کردن می آید دیگر ہیچ ضرورت نداشت کہ این را برنگ اسم جامد جا دہد (اردو) کاٹنے والا - قطع کرنے والا۔

برنده آب اصطلاح - بقول نوادر کہ بذیل مصدر بریدن آورده بہ معنی آب ہاضم و خوشگوار (سعید اشرف ہ) از ان دل آرزوی زخم دمبدم دارد ؎ کہ آب تیغ برنده است اگر چہ ذم دارد ؎ مؤلف عرض کند کہ (بریدن آب) بجایش می آید و صراحت ماخذ ہم در انجا کنیم - درین جا ہمین قدر کافی است کہ این قلب اضافت مرکب توصیفی است یعنی (آب برنده) ولیکن سندی کہ پیش شد از ان (آب برنده) پیدا می شود و (آب برنده) در ملحقات باستناد ہمین سند گذشت (اردو) دیکھو آب برنده

برنز بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ظروفی کہ باختلاط فلزات مستعد ساختہ سازند مؤلف عرض کند کہ از معاصرین عجم تلافی مافات رہنما می شود کہ بکسر اوّل و دوم و سکون سوم و چہارم است با بجدی کہ از قیاس کار می گیریم

مبدل به نخ معلوم می شود که به معنی سوم گذشت معاصرین عجم جیم را به زای هوز بدل
کرده معرّس کرده اند چنانکه جوجه وجوزه و برای معنی بالا مخصوص (اردو) وه
ظروف جو متعدد ہاتون کو ملا کر بنائے جاتے ہین - مذکر -

برنس بقول وارسته بضم موحده ورای مهمله ساکن و نون مضموم وسین مهمله
(۱) جامه که از پشم سیاه بافته و نادر از سفید هم باشد و آن لباس ترسایان و
نصاری است - خاصته وبحواله صاحب کشف گوید که در صحاح (۲) بمعنی کلاه
دراز آورده و محشی وارسته گوید که در قاموس بمعنی کلاه دراز و هر جامه که
سر آن جامه از ان جامه باشد اعم از انکه پیراهن بی آستین زنان باشد یا جبه
مردان یا غیر آن (مرزا جلال طباطبا در توحید - فقره) رشته برنس راهب و طیلسان
زاهد را یک چرخ رشته ؛؛ صاحب برهان فرماید که جامه و کلاه پشمین گنده نصرانیان
و بقول بعض نام کلاه نصرانیان - و فرماید که بکسر ثالث بر وزن مفلس هم آمده و
بقول بعض گوید که بمعنی کلاه لغت عرب است صاحب مؤید در نسخه مطبوعه نولکشور
فرماید که لغت فارسی است و (۳) نوعی از گلیم ترسایان و بحواله صحاح ذکر کلاه دراز
هم کرده و بحواله دستور گوید که (۴) روی پوش را گویند و در نسخه دیگرش که قلمی است
بر معنی سوم قانع - صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید که این لغت عرب است صاحب
جامع با برهان متفق - بهار نقل نگار وارسته (ابو نصر نصیرائی بدخشانی ۵) نه از کفرم
خبر باشد نه از دین ؛؛ نه برنس می شناسم نی مصلا ؛؛ (خاقانی ۵) بدل سازم به زنار و

به برنس داد و طیلسان چون پور سقا ؎ صاحب سواء السبیل گوید که معرب است و اصل این برس بمعنی دوم مؤلف عرض کند که لغت عربی است بمعنی اوّل و دوم و معنی دوم متعلق بمعنی اوّل است که کلاه دراز و سیاه نصرانیان از جامهٔ برنس درست کرده باشند و بمعنی سوم مفرّس است که فارسیان ردای ترسایان را مخصوص کردند۔ و همهٔ اسناد متعلق به همین معنی یافته می شود و معنی چهارم را طالب سند باشیم و بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) بُرنُس عربی مین ایک پشمی کپڑے کا نام جو اکثر سیاہ ہوتا ہے۔ مذکر (۲) برنس۔ عربی مین اس لانبی ٹوپی کا بھی نام ہے جو اُسی کپڑے سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنث۔ (۳) برنس۔ فارسیون نے اس چادر کو کہا ہے جسکو آتش پرست استعمال کرتے ہین۔ مؤنث (۴) مُنہ کا پردہ۔ مذکر۔

(۱۳۲۶)

بر نشاندن | مزید علیه نشاندن بزیادت کلمهٔ بر بران و متعدی نشستن است که بجاش می آید (کامل التصریف) و مضارع این بر نشاند (انوری ؎) مگر بسایهٔ او برنشاند تقدیر ؎ و گرنه کی بغبار رش رسد سوار دگا ؎ صراحت ماخذ بر (برنشستن) می آید۔ (اردو) بٹھلانا۔ دیکھو برنشستن یہ اس کا متعدی ہے۔

(الف) برنشست
(ب) برنشستن

صاحب سروری در ملحقات ذکر (الف) کرده گوید که (۱) کنایه از سوار شد (سعدی ؎) شبی برنشست از فلک برگذشت ؎ بتمکین و جاه از ملک برگذشت ؎ و فرماید که (۲) بمعنی سواری نیز (مولوی معنوی ؎) هست شاهان را زیان برنشست ؎ بوی هر مرگان و صارمها بدست ؎ صاحب مؤید بر معنی

اوّل فرماید که ای سواری کرده سوار شد
صاحبان غیاث و هفت هم ذکر معنی اوّل
کرده اند و (ب) بقول جهانگیری (در ملحقات)
(۱) کنایه از سوار شدن (سراج الدین راجی
۵) گردون ببند چو برنشستی بگو در سایهٔ
چترت آفتابی ← صاحبان رشیدی و برهان و
ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند. خان
آرزو در سراج بذکر معنی مذکور فرماید که ظاهر
آنست که بازین استعمال کنند چنانکه بزین
برنشست درین صورت حقیقت است نه
مجاز چراکه (۲) بلند و بالانشستن در تحقیق
وتنها برنشستن بمعنی سوار شدن دیده نشده و
آنچه در شعر اوّل واقع است بمعنی بلند شدن
است (انتهی) مخفی مباد که خان آرزو همان
شعر سعدی را که گذشت مال نظامی قرار
می دهد صاحب بحر ذکر معنی بالا کرده گوید که
(کامل التصریف) و مضارع این برنشیند

صاحب نوادر گوید که لغتی است در نشستن
و بمعنی سوار شدن هم آمده مؤلف عرض
کند که اجمال بیانش را صراحت کنیم که (۳)
مزید علیه نشستن است که کلمهٔ بر بیان زیاده
کرده اند که هیچ معنی نکند (ظهوری ۵۵) به
تحصیل مطالب برنشستم ← برای دل ز
وفا تکیه زند راهم ← و آنچه بمعنی اوّل می آید مزید علیه
نباشد که کلمهٔ بر دران بمعنی بلند و بالا است
و بالانشستن بمعنی نشستن بر بلندی و کنایه از
سوار شدن بر اسپ گرفته اند و (الف) معنی
اوّلش ماضی مطلق (ب) باشد و بمعنی دوّم
بمعنی بالانشینی که حاصل بالمصدر (ب) [illegible]
کنایه از سواری توان گرفت آنچه خان آرزو
(برنشست) را در سند اوّل الذکر بمعنی (سوار
شد) نه گیرد و معنی (بلند شدم) می گیرد خطای
اوست که غور بر معنی شعر نمی کند و نمی داند
که سند مذکور متعلق به بیان احوال معراج

نبوی است علیہ الصلوٰۃ والسلام وخیال نمی فرماید کہ در سواری آنحضرت ۔ براقی بود پس چرا در معنی شعر سوار شدن را نمی گیرد کہ کنایہ ایست لطیف ۔ و چرا معنی اوّل را مخصوص بہ زین کند و حق آنست کہ خص برای قائم داشتن این تخصیص غیر ضروری در معنی سند بالا بحثی پیدا می کند ۔ اگرچہ بالا نشستن معنی حقیقی این است و بلند شدن را ہم کنایہ توان گرفت ولیکن ضرورت ندارد کہ کنایۂ سوار شدن را گذاشتہ از بلند شدن کار گیریم ۔ لطف سخن ندارد و نمی داند کہ در ہر دو سند معنی و سراج الدین راجی نظر بر واقعۂ معراج مبارک معنی سوار شدن بہتر از بلند شدن است

۔ قول محققین اہل زبان معتبر تر از خان آرزو است مخفی مباد کہ نشستن مصدر ریست مرکب از نشست و علامت مصدر تن و یک فوقانی حذف شدہ نشستن شد و نشست اسم مصدر و حاصل بالمصدر است و بس (اردو) (الف) (۱) سوار ہوا (۲) سواری ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ گھوڑے پر چڑھنے کا کام ۔ مؤلف کہتا ہے خصوصیت گھوڑے کے ساتھ نہیں ہے ہر اُس چیز کو سواری کہہ سکتے ہیں جس کے ذریعہ سے سواری کریں جیسے بگّی کی سواری ۔ گھوڑے کی سواری ۔ (ب) (۱) سوار ہونا (۲) بلندی پر بیٹھنا ۔ (۳) بیٹھنا ۔ نشستن کا ترجمہ ۔

برنگ بقول سروری بحوالۂ نسخہ میرزا (۱) بکسر با و را ذخیرہ و فرماید کہ در فرہنگ بفتحتین آمدہ و بقول صاحبان جہانگیری و رشیدی و برہان و جامع و سراج با اوّل و ثانی مضموم ۔ صاحب ناصری این را بر وزن خدنگ گوید صاحب ہفت

صراحت کاف فارسی آخرہ برای ہمہ معانی این می کند مؤلف عرض کند کہ رنگ
بالفتح بمعنی زر و اسباب بجای خودش می آید پس جرس نباشد کہ دریجا موحدہ
زائد است پس قول ناصری در اعراب صحیح باشد (اردو) ذخیرہ۔ بقول آصفیہ
عربی۔ اسم مذکر۔ خزانہ۔ گنجینہ۔ گودام۔ وہ چیز جو کسی وقت کے واسطے لگا رکھیں
(۲) برنگ۔ بقول سروری بکسرتین بمعنی جرس۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی و برہان
و ناصری و جامع و سراج این را با اول و ثانی مفتوح آوردہ اند مؤلف عرض کند
کہ رنگ بالفتح بمعنی جلاجل بجای خودش می آید پس جرس نباشد کہ بزیادت موحدہ
در اول این مزید علیہ آن باشد و بفتحتین صحیح است (اردو) جرس بقول آصفیہ
عربی۔ اسم مذکر۔ گھنٹا۔ درای کلان۔
(۳) برنگ۔ بقول سروری بکسرتین بمعنی کلید۔ و فرماید کہ بعضی بزای معجمہ نوشتہ اند
۔ و بقول برہان و جامع و سراج بروزن خدنگ بفتح اول و ثانی۔ صاحب ناصری
فرماید کہ اصح این لغت۔ مرنگ است بمیم اول عوض موحدہ مؤلف عرض کند کہ آنچہ
بمیم اول می آید مبدل این باشد کہ موحدہ بہ میم بدل شود چنانکہ غژب و غژم و آنچہ
بزای ہوز می آید بروزن خدنگ است و جا دارد کہ ازین ہر دو یکی را اسم جامد تصور
دانیم کہ رای مہملہ بزای ہوز و بالعکس آن بدل می شود چنانکہ ترغ و تزغ با جملہ
اعراب این بفتحتین صحیح می نماید (اردو) کنجی۔ مؤنث۔ دیکھو اقلی۔
(۴) برنگ۔ بقول سروری و برہان و جامع و جہانگیری بفتحتین نام ولایتی کہ قطب

جنوبی درانجا دیده می شود خان آرزو بذکر این گوید که بدین معنی برک (بر معنی پنجم)
گذشت مؤلف عرض کند که هم درانجا این را اسم جامد فارسی زبان نوشته ایم
وجادارد که نظر باعتبار سروری این یا اصل دانیم و برک را محذوف و مبدل
این که نون حذف شود چنانکه انشان و انشا و کاف فارسی بعربی بدل شود چنانکه
گند و کند و وجه تسمیه هیچ معلوم نشد (اردو) دیکھو برک کے پانچوین معنے۔
(۵) برنک۔ بقول سروری بکسرتین حبه دوائی که از کابل آرند و آن را (برنگ کابلی)
نامند و بدین معنی به فتحتین هم آمده صاحب جهانگیری بکسرتین آورده و بقول رشیدی
تخمی است دوائی صاحبان برهان و ناصری و جامع می فرمایند که (برنج کابلی) است
مؤلف عرض کند که همان برنج است که بر معنی ششمش گذشت و به (باد برنگ)
هم مذکور۔ خیال ما این است که مخفف (باد برنگ) باشد و حقیقت (باد برنگ) بتحت بای
گذشت و برنج بمعنی ششمش معرب این (اردو) دیکھو۔ باد برنگ۔
(۶) برنک۔ بقول برهان و ناصری بر وزن خدنگ غلق در خانه و بقول جامع
حلقهٔ در خانه مؤلف عرض کند که مجاز معنی سوم باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند
(اردو) زنجیر در۔ دروازے کی زنجیر۔ مؤنث۔

برنگ دادن مصدر اصطلاحی بقول	برنگ ندادیم از حنای قدح ہا مؤلف
بہار واننذ رنگ کردن چیزی را (صائب	عرض کند که بمعنی دادن برای رنگ و کنایه
۵) گذشته عید بہار و زنگدستی ہا ہم نشاطی	از رنگ کردن۔ موافق قیاس است

(اردو) رنگنا۔ بقول آصفیه رنگ چڑھانا۔ رنگ کرنا۔

برنگ کابلی اصطلاح۔ بقول محیط و فرہنگ جہانگیری بذیل (برنگ) ہمان برنگ است که گذشت و ذکر این بمعنی بجیم (برنگ) مذکور مرکب توصیفی است (اردو) دیکھو بادبرنگ۔

برنو بقول سروری و برہان و ناصری و جامع بروزن بدخو (۱) دیبای تنک بافت که آن را (برنون) نیز گویند و بقول ناصری به بای فارسی ہم می آید خان آرزو در سراج گوید که ہمین بزیادت نون ہم و این مخفّف آن ولیکن صحیح (بدیون) است که بدال گذشت مؤلف عرض کند که لغتی بدال مذکور نه شد و ہم او بجایش ساکت واصل این (برنیان) است که بجای خودش بہمین معنی می آید و (پرنیان بہای فارسی) مبدلش که موحّده بدل شد ببای فارسی چنانکه تب و تپ و ماخذ (برنیان) بجایش مذکور شود دریجا ہمین قدر کافی است که این مخفف برنون که می آید و برنون مخفف و مبدل برنیان که تحتانی حذف شد و الف را به واو بدل کردند چنانکه تاغ و توغ پس این اصل (برنون) نباشد چنانکه ادّعای خان آرزو است (اردو) دیبا۔ ریشمی کپڑے کا نام ہے ازقسم حریر۔ مذکر۔

(۲) برنو۔ بقول خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی بمعنی مطلق خانۂ تاریک مؤلف عرض کند که بدون سند استعمال تسلیم نکنیم که محققین اہل زبان ازین ساکت و اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد که اسم جامد فارسی زبان

است (اردو) تاریک گھر۔ مذکر۔

(الف) **برنوس** بقول سروری۔ مرادف (برونوس) که می آید و بحوالهٔ نسخهٔ

(ب) **برنوش** ادات الفضلا فرماید که (۱) نام سرلشکری و گوید که به شین

معجمهٔ آخره هم و بحوالهٔ نسخهٔ میرزا گوید که (۲) نام لشکری صاحب جهانگیری در ملحقات الف را باوّل مفتوح و ثانی زده آورده صاحب برهان برالف ذکر معنی بالا گوید که لشکرو لشکری را نیز گویند و فرماید که به شین آخر و بالضم هم آمده و صاحب مؤید در لغات فارسی ذکر الف و ب بمعنی اوّل کرده و (برونوس) را مرادف این گفته خان آرزو در سراج (ب) را تصحیف گوید و بضم اوّل هم درست نمی داند و (الف) را بمعنی اوّل ذکر کند۔ مؤلف عرض کند که نوس در فارسی قدیم بمعنی لشکر و فوج باشد حیف است که لغات فرس ازین ساکت بعض معاصرین عجم هم ازین بیخبر و موبدان معاصر اتفاق با قیاس ما می کنند ولیکن سند ندارند و کلمهٔ بر بمعنی خودش که بالا است پس معنی لفظی این بالای لشکر و (۳) کنایه از سرلشکر پس این را نام سرلشکر گفتن و معنی حقیقی را گذاشتن خطاست۔ جا دارد که سرلشکری را هم بدین نام موسوم کرده باشند و اجمال بیان محققین اوّل الذکر افسوسناک و ترک این بر بیانش تفوّق داشت۔ نگفتند که این سرلشکر که بود و کجا بود معنی سوم مجاز باشد نوس وغیره ازین قیاس۔ تحقیق وجه تسمیه نمی شود والله اعلم بحقیقة الحال و (ب) بدال الف که مهمله به معجمه بدل شود چنانکه فرسته و فرشته و آنچه بزیادت واو بعد رای مهمله

می آید فرید علیہ این چنانکہ تنمند و تنومند و برمند و برومند بایٔ حالٍ بالفتح صحیح با شد و آنچہ خان آرزو (ب) را لعوض مبدل تصحیف نام می نہد قلت معلومات اوست مجرد قیاسش اعتبار را نشاید (اردو) الف و ب (۱) ایک سرلشکر کا نام جسکی تعریف فرید معلوم نہ ہوسکی۔ مذکر (۲) لشکر۔ مذکر یعنے فوج اور لشکری یعنے وہ شخص جو شریک لشکر ہو جیسے فوجی (۳) سرلشکر۔ فوج کا سردار۔

(۱۷۳)

برنوشتن مزید علیہ نوشتن است کہ بجای خودش می آید بزیادت کلمۂ بر بر ان (انوری ﷺ) تختۂ عشق برنوشتم بارہا بنویس ای نگار تختۂ نازہا مخفی مباد کہ نوشتن بفتحتین بمعنی فرو پیچیدن و درنوردیدن و بہر سہ حرکت اول و کسر ثانی بمعنی کتابت کردن است کہ بجای خودش مذکور شود و ماخذش را ہمدرانجا بیان کنیم (اردو) دیکھو نوشتن۔

برنوف بقول ناصری بحوالہ تحفہ درختی است شبیہہ بدرخت انار و بسیار پر شاخ و برگش شبیہہ بہ برگ زعرور و بہ سپیدی آمیختہ و ازان تیرہ تر است صاحب محیط این را بالفتح با و سکون رای مہملہ و ضم نون لغت مصر گوید و فرماید کہ بفارسی شنابانگ و شنابانج نام است درخت آن مثل درخت انار و تند بو مثل بوی (بخور مریم) و گل آن در خوشہ شبیہہ بہ نبات غاسول و در وسط گل آن زغب و مائل بزردی شبیہہ بہ گل قیصوم گرم و خشک در دوم۔ محلل و مجفف رطوبات و شکنندۂ ریاح غلیظ بارد و مفتح سدد دماغ و منافع بسیار دارد (الخ) و ہم او بہ شنابانگ فرماید کہ این را شانگ و فابانگ نیز گویند و بعربی قسوت الکلاب و ریحان الشیطان و

بفارسی عنوان اسیر غم و بشیرازی (آتش سنگ) و بفارسی قدیم جوز و اسپرم نامند و در راهوار نوعی از قیصوم را گویند که آن شجرۀ مریم است و در هادی گفته که آن جفرم بری است و این اصح است و صاحب جامع آن را برموتوف دانسته (الخ) صاحب مخزن الادویه (برنوف) را لغت عربی گوید (اردو) دیکھو آتش سنگ اور اسپرم

برنون بقول سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا به رای مهمله و نون بر وزن مقرون حربه باشد و فرماید که در ادات الفضلا بجای نون اول یای حطی بنظر رسید صاحب جامع ذکر این معنی بالا کرده صاحب برهان گوید که در مؤید الفضلا بجای نون اول بای ابجد و یای حطی هر دو آمده. خان آرزو در سراج آنچه نسبت این گفته تر برنوکذشت مؤلف عرض کند که صراحت ماخذ این بهتر نوکرده ایم و آنچه بموحده سوم عوض نون اول است حقیقت ماخذش بجای خودش نوشته ایم و آنچه به تحتانی سوم عوض نون می آید صراحت ماخذش همه را انجا

الکیم (اردو) دیکھو برنو۔

برنه بقول انند بحوالۂ فرهنگ فرنگ بفتح اول و ثالث لغت فارسی است نام کشتی گیر و پهلوانی معروف مؤلف عرض کند که برین اجمال بیان [illegible] ک این تفوق داشت و در وجه تسمیه این معنی برنا شامل باشد که جوان را گویند الف آخره به های هوز بدل شد چنانکه یاسا و یاسه (اردو) برنه ایک پهلوان کا نام۔ مذکر۔

(الف) برنهاد اصطلاح۔ (الف) بقول
(ب) برنهادن موارد (در ملحقات) بمعنی قاعده و (ب) بقول صاحب سفرنگ بشرح چهل و ششمی فقره از نامۂ شت وخشور زرتشت

جمع (الف) بمعنی قوانین و قواعد (فقرۀ مذکور)
پس ایشان را گزیر نیست از بربستگان و
برنهادان که همه بران همداستان باشند ۱۲
مؤلف عرض کند که الف اسم مصدر
و حاصل بالمصدر (برنهادن) است
که بمعنی وضع قانون کردن می آید و (ب)
جمع آن بزیادت الف و نون (اردو)
(الف) قاعده - قانون - مذکر (ب) قوانین مذکر

برنهادن بقول موارد (۱) واپس
کردن و آواره نمودن صاحب سروری
در ملحقات گوید که کسی را دفع کردن و
آواره ساختن (خلاق المعانی سه) اگر
نیست اندر چمن ها پرینه ۱۲ چرا زاغ را
می نهد بر شگوفه ۱۲ صاحب نوادر
همزبان سروری و صاحب موارد بحواله شش
گوید که ظاهر ازین شعر (پرینه) به بای
فارسی و رای مهمله و تحتانی و نون و های
هوز - بمعنی علامتی است که بر کنارۀ
زراعت برای رمانیدن طیور رسانند
و مجرد (نهادن) بمعنی واپس کردن و
آواره نمودن است مؤلف عرض کند
که حیف است که محقق بلند پرواز بر کلمۀ
بر غور نکرد اگرچه پیش از لفظ نهد نیاورده
ما بعد آنست و نمیداند که (می نهد بر)
و (بر می نهد) هر دو یکی است و اگر کلمۀ
بر را متعلق به (می نهد) نگیریم معنی شعر
چه باشد و کلمۀ بر چه معنی دارد - شاعر گوید
که اگر پرینه درین چمن نبود می شگوفۀ
گل زاغ را چرا و چه طور آواره کردی
مخفی مباد که کلمۀ بر درین مصدر بمعنی بالا ست
و بسبیل مجاز (بالا نهادن) کنایه باشد از
دور کردن و آواره نمودن و پرانیدن
و دفع کردن (اردو) اڑانا - دفع کرنا
دور کرنا - واپس کرنا - آوارہ کرنا -

(۲) بر نهادن - بقول صاحب انند بحواله فرهنگ فرنگ بالفتح بمعنی بالا نهادن - مؤلف عرض کند که برداشتن و بالا کردن باشد چنانکه (بر نهادن دست) که بجای خودش می آید و کلمهٔ بر درینجا بمعنی بالاست (اردو) اُٹھانا -

(۳) بر نهادن - بتحقیق ما بالفتح بمعنی وضع قانون کردن که (بر نهاد) بمعنی قاعده و قانون گذشت که فارسی قدیم است پس علامت مصدر (دن) بروز یاده کرده مصدری ساختند دال مهمله از دو دال جمع شده حذف شد - حالا استعمال این بدین معنی متروک معاصرین عجم بر زبان ندارند - اگرچه موافق قیاس است (اردو) وضع قانون کرنا

(۲۴۲)

برنهادن دست مصدر اصطلاحی برداشتن و بالا بردن دست باشد (انوری ع)
روز رزار روئی به سیلی خواست زد ٭ گرچه دستی بر نهادی موی تو ٭ و این متعلق است به معنی دوم بر نهادن که گذشت (اردو) ہاتھ اٹھانا -

برنی بقول برهان و جامع و انند بفتح اوّل و سکون ثانی و ثالث به تحتانی رسیده مرتبان کوچک - خان آرزو در سراج گوید که این لغت عرب است و بقول منتهی الارب (برنیّه) بالفتح ظرف سفالین یا از شیشه که معرّب برنیک است یعنی میوهٔ نیکو و خوب (الخ) صاحب انند صراحت فرماید که لغت فارسی است و فارسیان ظرفی را گویند که دران مربا کنند و فرماید که بلام عوض را و بالضم هم آمده مؤلف عرض کند که ما این را مفرّس دانیم که فارسیان لغت عرب را که باالا گذشت بحذف تای مدوره مطلقاً برای هر ظرف مربا گرفتند و آنچه به لام باشد مبدل این که رای

مهمله به لام بدل شود چنانکه آروند و الوند و آنچه بالضم می آید تصرف محاوره باشد

(اردو) ایک چھوٹا مرتبان۔ مذکر۔

برنیان بقول ملحقات برهان بروزن سختیان جامهٔ و بافتهٔ ابریشمی است که بعربی حریر نام دارد و بابای فارسی هم می آید و مشهور رهبان است صاحبان مؤید و موارد و انند هم ذکر این کرده اند و بقول محیط (برنی) بمعنی ابریشم است و بر (ابریشم) گوید که برنی بدین معنی لغت یونانی است **مؤلف** عرض کند که فارسیان در آخرش کلمهٔ (ان) زیاده کرده اند که افادهٔ معنی نسبت کند چنانکه آیر و ایران و ذکر این بجای خودش گذشت پس معنی لفظی این منسوب به ابریشم و کنایه از حریر و آنچه به بای فارسی می آید مبدل این چنانکه تب و تپ (اردو) دیکھو برنو۔

(الف) **برنیان خوی** اصطلاح۔ صاحب

(ب) **برنیان خوئی** انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ گوید که (الف) بمعنی خوش خلق و متواضع و صاحب مؤید نسبت (ب) فرماید که ای نرم خوئی و خوشخوئی **مؤلف** عرض کند که (الف) اسم فاعل ترکیبی است و (ب) بزیادت یای مصدری افادهٔ معنی مصدری کند و برنیان درینجا بمعنی نرم آمده که مجاز معنی حقیقی اوست از نرمی قماش حریر طالب سند هر دو باشیم که معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) (الف) خلیق متواضع (ب) خوش خوئی خوش اخلاقی۔ مؤنث۔

برنیس بقول صاحبان سروری و ناصری و جامع و برهان بروزن ادریس نوعی از بلوط صاحب محیط فرماید که بنتش را گویند و بر بنتش گوید که این را بیونانی برنیس و در

انگلیسی (ایکونائٹ روٹ) وبہندی تبس وبچھناگ نامند مؤلف عرض کند کہ ما صراحت
اشکال این بر (اچھل گیا) کردہ ایم و متحقق شد کہ این لغت یونانی است کہ فارسیان استعمالش
کردہ اند (اردو) دیکھو اچل گیا۔

برنیش بقول برہان پیچش یا شکم روراگویند کہ ترجمۂ آن بعربی زحیر است۔ صاحب
رشیدی گوید کہ بضم با و سکون را و کسر نون و یای حطی مجہول و شین منقوطہ شکم رود
پیچش وظاہرا (برنیش) بضم با و کسر را و نون و یای ساکن ملفوظ می باید صاحب ناصری
قول رشیدی را تسلیم کند۔ صاحب جامع فرماید کہ مرض زحیر است و پیچش شکم۔ صاحب
جہانگیری ہم ذکر این کردہ و خان آرزو در سراج این را بحوالۂ رشیدی آوردہ و
بر (برینش) بتقدیم تحتانی بر نون گوید کہ بمعنی اسہال یا پیچش مجاز است۔ مؤلف
عرض کند کہ برینش بہ تحتانی سوم و نون چہارم حاصل بالمصدر بریدن است بمعنی
حقیقی شگافتگی کہ بجایش می آید و درینجا نظر بر اعتبار قول جامع و سروری و محققین
اہل زبان ہمین قدر گوئیم کہ قلب بعض (برینش) است کہ نون مقدم شد بر تحتانی
چنانکہ استخر و استرخ و افزار و افراز دیگر ہیچ (اردو) (۱) پیچش بقول آصفیہ۔ فارسی
اسم مؤنث۔ مروڑ۔ دردہوکر دست یا پیچانہ یا آنو آنا۔ (۲) دیکھو برینش۔

برنیک بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول و کسر ثالث لغت فارسی است
بمعنی جامہای نیکو کہ معرب آن برنی باشد مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی
زبان ذکر این نکردہ و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند مرکب توصیفی است بمعنی

بار نیکو اگر سند استعمال پیش شود توانیم مخصوص بخرمای خوب کرد. صاحب منتخب به (برنی) فرماید که بالفتح نوعی است از خرما و صراحت کند که معرّب برنیک است یعنی میوهٔ نیکو و خوب (الخ) پس ازین معرّب معلوم می شود که فارسیان برنیک خرمای مخصوص را نام کرده باشند (اردو) برنیک فارسی مین ایک عمده کھجور کا نام ہے

برو بقول سروری و جهانگیری و برهان و ناصری و بهار و رشیدی بفتح با و ضم رای مهمله (۱) ابرو باشد (شمس فخری سه) خورشید را بلرزد از بیم استخوان ؏ با او اگر بعربده پرچین کند برو ؏ (استاد بهرامی سه) بغمزه تیر و مژه تیر و قدّ و قامت تیر ؏ برو کمان و ببازو در و فکنده کمان ؏ (فردوسی سه) سر نامداران پر از کین همه ؏ بروها بروها پر از چین همه ؏ صاحب جامع فرماید که مخفف ابرو است مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) دیکھو ابرو۔

(۲) برو۔ بقول سروری و برهان و جهانگیری و جامع بمعنیین مخفف بروت (فردوسی سه) که دارد گه کینه پایاب او ؏ ندیده بروهای پرتاب او ؏ صاحب ناصری فرماید که درین شعر بمعنی بروت گرفتن خطاست و بقول رشیدی محل تامل۔ خان آرزو در سراج بذکر این معنی و به نقل تامل رشیدی گوید که فردوسی درین شعر بمعنی ابرو گرفته لیکن مناسب بمعنی سپاه گری و ترکیبه بروت های پرتاب است نه ابروهای پرتاب چنانکه بر ذائقه اهل سخن پوشیده نیست (انتهی) مؤلف عرض کند که نتیجه کلام رشیدی را چرا تامل است ما می گوئیم که شک نیست که برو مخفف بروت موافق قیاس

است و قول جامع و سروری که از اہل زبانند اعتبار استعمال را کفایت کند (حکیم سنائی ع) ہر که ابروی تو بیند زپی خدمت تو ٭ ہم بروی تو که پیشتش چو بروی تو بود ٭ (اردو) موچهہ و موچهہ۔ بقول آصفیه۔ اسم مؤنث۔ ہونٹوں کے اوپر کے بال۔ سبلت۔ بروت۔ شارب۔

(۳) برو۔ بقول جہانگیری و جامع با اوّل مفتوح و ثانی زده نام ستاره مشتری است (حکیم فردوسی ع) ببالا چو سرو و میان ہمچو غرو ٭ برخ ہمچو برو و برفتن تدرو ٭ (و له ع) ببالای تو در چمن سرو نیست ٭ چو رخسار تو تابش برو نیست ٭ صاحب ناصری گوید که آنچه شعر اوّل فردوسی را بشاہد آورده اند دران (پرو) ببای عجمی است که مخفف (پروین) است که بدرخشندگی معروف و فرماید که در شعر ثانی فردوسی ہم که بالا مذکور شد (تابش پرو) به بای فارسی است بمعنی تابش پروین صاحب رشیدی فرماید که این تصحیف است و آنچه بمعنی مشتری می آید ببای فارسی پرو است۔ صاحب شمس گوید که بمعنی ماه و آفتاب ہم۔ خان آرزو در سراج بذکر قول جہانگیری و بنقل تأمل رشیدی گوید که سلیقۀ شاعری ازین تشبیہہ (که در شعر دوم فردوسی است) ابای کلی دارد مؤلف عرض کند که می پرسیم از و که چرا و وجه ابا چیست اگر در شعر اوّل فردوسی برو را بمعنی ستاره مشتری نمی گیری بفرمای تا بچه بمعنی می گیری که تشبیہہ رخ روشن چرا با ستاره مشتری خوب نیست و در شعر دوم چه نقص یافتی نمی دانیم که ازین بحث بی ضرورت تحقیق خود را چرا بر عالم بالا می سپاری محققین را

نشاید از تحقیق گریز کنند ما می گوئیم که اگر (پرو را به بای فارسی) هم بدین معنی مخفف پروین دانیم درانصورت هم (برو به بای عربی - مبدل آنست چنانکه تپ و تب و قول جامع راکه از اہل زبانست برای این لغت مبدله کافی دانیم

(اردو) شتری - مؤنث - دیکھو ارمز -

(۵) برو - بقول جہانگیری بالفتح بزبان ہندی نوعی از نی قلم راگویند مؤلف عرض کند که از موضوع ما خارج است که لغت فارسی زبان نیست -

(۶) برو - بفتح اول وضم دوم مخفف (براو) که علیه باشد - (اردو) اُس پر -

بروارہ بقول سروری و برہان و ناصری و جامع و سراج و ہفت و آنند و غیاث بروزن و معنی فروارکه خانہ تابستانی است مؤلف عرض کند که مخفف (برواره) باشد که می آید بحذف ہای ہوز وحقیقت ما خذاین (برباره) گذشت که بموحده سوم بجایش مذکور شد و (ربار) هم بجایش گذشت و این سیلہ آن است که موحده به واو بدل شد چنانکه آب و آو صاحب جامع این را مرادف (برواره) گوید به معنی اول و دومش - خان آرزو در سراج گوید که صحیح به بای فارسی است و ما می گوئیم که اصل به بای موحده و آمیختہ ببای فارسی و فاعی آید مبدلش چنانکه (پرواره) هم مبدل اوست جز این نیست که خان آرزو غور بر ماخذ نمی کند و بر الفاظ خود حکم صحت می دہد بدون دلیل

(اردو) دیکھو بربار کے پہلے اور دوسرے معنے -

برواره بقول برهان و جامع و جهانگیری بروزن همواره (۱) بالاخانه و حجرهٔ بالای حجره و (۲) راهی را نیز گویند که غیر متعارف باشد که از انجا نیز آمد و شد توان نمود صاحب سروری بر معنی اوّل قانع و گوید که مرادف برباره که گذشت (حکیم سنائی ؎) هست برواره او راز از بام فلک ٭ همه شاهان جهان ساکن برواره دوست ٭ صاحب مؤید بذکر معنی اوّل و دوم بحوالهٔ ادات گوید که (۳) بمعنی گذارهٔ چهار پهلو نیز. خان آرزو در سراج بر معنی اوّل قانع و فرماید که مبدّل پرواره به بای فارسی. مؤلّف عرض کند که ما ماخذ این را (برباره) عرض کرده ایم که اصل است و این مبدل آن است و بس که موحدهٔ سوم بدل شد به واو چنانکه آب و آو و آبخیه و آنچه به بای فارسی و نیز به فا می آید هم مبدل آن خان آرزو عذر به نافهمی کند و به عادت مستمرهٔ خود می رود و حقیقت معنی اول و دوم هم بر (برباره) عرض کرده ایم نسبت معنی سوم عرض می شود که صاحب مؤید بر (برباره) هم ذکر این کرده و ما بدون سند استعمال این را تسلیم نه کرده ایم و درینجا هم طالب سند باشیم که معنی دوم را که خاص و موافق قیاس است عام کردن محتاج سند است (اردو) (۱ و ۲) دیکهو برباره (۳) چوراہہ۔ اسم مذکر۔ عرض دیکهو باخته۔

برواز بقول جهانگیری با اوّل مفتوح و ثانی زده (۱) جای قرار و آرام (شمس فخری ؎) ملاذ سیف و قلم خسرو ستاره حشم ٭ که هست خلق جهان را جناب او برواز ٭ صاحبان برهان و ناصری و جامع و مؤید بذکر معنی اوّل گویند که (۲)

نشیمن باز و شاهین و امثال آن خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل فرماید که غالب که مجاز باشد یعنی جائیکه دران بر و سینه و از توان کرد و بند و جامه کشاده معاش توان نمود مؤلّف عرض کند که با مأخذ بیان کردهٔ خان آرزو اتفاق نداریم اصل این به بای فارسی پروازاست که بجای خودش می آید کنایه از معنی دوم که پرندگان دران جا به آرام و قرار پرواز خوشی کنند از یک شاخ بشاخ دیگر پس این مبدّل آنست بمعنی دوم بای فارسی بموحده بدل شد چنانکه اسپ و اسب و معنی اوّل مجاز آن بمعنی مطلق جای قرار و آرام ـ صاحب سواد السبیل گوید که این معرّب است از اصطلاح فارسی پرواز که بمعنی جای قرار و آرام می آید ـ عربان این را بمعنی چارچوب تصویر و شیشه استعمال کنند (اردو) (۱) آرام و قرار کی جگہ ـ مؤنث (۲) پرندوں کا نشیمن ـ مذکر ـ

بروازه بقول برهان و جامع و ناصری بروزن دروازه (۱) آتشی را گویند که پیش پیش عروس افروزند و (۲) خوردنی و طعامی که از عقب سرجمعی که بسیر رفته باشند ببرند خان آرزو در سراج بذکر قول برهان فرماید که این غلط است چراکه صحیح به بای فارسی است بمعنی آتشی که دامن عروس و داماد را بهم بسته مغان گرد آن گردانند و طعامی که خواه بباغ و گشت روند خواه بسفر و فرماید که معنی دیگر آن در (پرواره) به بای فارسی و رای مهمله می آید مؤلّف عرض کند که صدای غلط دائماً از زبان محققّ هند نژاد بلند می شود نمی دانیم که مجرد قولش را بمقابلهٔ جامع و ناصری که از اہل زبانند

چرا معتبر دانیم و چرا این را مبدل (پروازہ) نہ دانیم کہ بای فارسی بموحدہ بدل
شود چنانکہ اسپ و اسب و صراحت ماخذ (پروازہ) ہمدرانجا کنیم و تصرفی کہ
در معنی این مبدل بمقابلۂ اصل لغت شدہ است نظر بر خصوصیت محاورہ و اعتبار
اہل زبان معتبر دانیم و لازم نمی آید کہ این را برہمہ معانی (پروازہ) شامل دانیم
فتائل (اردو) (۱) وہ آگ جو فارسیان قدیم دُلھن کے آگے آگے روشن کرتے
تھے۔ مؤنث۔ (۲) وہ کھانا جو سیر و سفر کو گئی ہوئی جماعت کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ مذکر۔

بر واسیدن بقول انند بحوالۂ جواہر الحروف بالفتح لمس نمودن چیزی و سودن
دست بچیزی برای ادراک گرمی و سردی و درشتی و نرمی آن و فرماید کہ برماسیدن
ہمین است مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود این را مبدل (برماسیدن) دانیم کہ میم سوم گذشت
کہ میم بہ واو بدل می شود چنانکہ تمیز و تویز و (پرواسیدن) کہ بہ بای فارسی می آید۔
مبدل این باشد کہ موحدہ ببای فارسی بدل شود چنانکہ اسب و اسپ و جا دارد
کہ (پرواسیدن) را مبدل (برماسیدن) دانیم مجرد قول انند و صاحب جواہر الحروف
از برای تسلیم این مبدل بدون سند استعمال کفایت نمی کند کہ معاصرین عجم بر زبان
ندارند (اردو) دیکھو پرواسیدن۔

بر وانداختن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی ظاہر کردن۔ سند این از علی قلی اصفہانی
بر (بخیہ را برو انداختن) مذکور (اردو) ظاہر کرنا۔

بر وانی بقول محیط بفتح موحدہ و سکون رای مہملہ و فتح واو و الف و کسر نون

و یای آخرہ اسم عجمی است و بسریانی عبروس و بیونانی اسقوانس گویند و آن نباتیست پرشاخ و شاخہای آن مانند کمان کج و خمیدہ و گل آن سفید و ثمر آن مانند زیتون و طعم آن تلخ ۔ گرم و تر در اول ۔ مفرح و موافق سینہ و دماغ و مدر و مفتت حصاۃ و نافع استسقا و بواسیر و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ اسم معروف و ترجمۂ این در السنۂ ہندی و عربی وغیر ذلک معلوم نشد و جز این نباشد کہ اسم جامد فارسی زبان است و جا دارد کہ از لغت (پروان) بر سبیل تبدیل و نیز یادت یای نسبت این را وضع کردہ باشند کہ نام شہریست و باشد کہ وطن این نبات ہمان شہر باشد واللہ اعلم بہ حقیقۃ الحال (اردو) بروانی ۔ عبروس ۔ اسقوانس ۔ ایک پودہ کے نام ہیں جس کا متعارف نام معلوم نہ ہوسکا ۔ جس کا درخت خمدار شاخون کے ساتھہ ہوتا ہے ۔ اول درجہ مین گرم تر ۔ نافع استسقا و بواسیر وغیرہ ۔

بروانیا بقول برہان با نون مکسور و تحتانی با لف کشیدہ بلغت یونانی رستنی باشد کہ مانند عشقہ بر درخت ہا می پیچد و میوۂ آن شبیہہ بہ انگور ریحہتہ دباغت کردن چرم بکار آید و آن را بعربی (حالق الشعر) خوانند چہ از ان ریشہ ہا آویزان می شود و ازین سبب (ہزار افشان) گویندش ۔ مؤلف عرض کند کہ ما بر (ارجالون) بحث این کردہ ایم (اردو) دیکھو ارجالون ۔

برو بازو گشادن	مصدر اصطلاحی	بقول بہار و انند کنایہ از دست و بازو ن

وسعی بلیغ نمودن (نظامی ۵) بدشمن گرائی و خصم افگنی ۞ گشاده بر و بازوی بهمنی ۞ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) ہاتھہ پاؤن مارنا۔ بقول آصفیہ۔ جان توڑ کر کوئی کام کرنا۔ کمال سعی کرنا۔ نہایت کوشش کرنا (دانا ۵) مانی و بہزاد نے ملک عدم کی راہ لی ۞ وہ کمر سلطانی نہ پائے لاکھہ مارے ہاتھہ پاؤن ۞

بر و بر و مقوله۔ فارسیان چون از کسی ناخوش شوند یا کلام کسی را تسلیم نه کنند استعمال این می کنند که تکرار امر حاضر رفتن است و مزید علیه (رو رو) بزیادت بای موحده بر هر یک (اردو) جا جا۔

(الف) **بر و بوم** اصطلاح۔ بقول بحر و اننِد زمین خشک و زمین نارانده۔ صاحب انند بحواله خان آرزو و شرح سکندرنامه گوید که مرکب است از بر به رای مشدد یعنی زمین ناکاشته و آن لغت عرب است و بوم بمعنی زمین کاشته یعنی قابل زراعت و ناقابل که سستی پذیرد (نظامی ۵) زمینی که دارد بر و بوم سست ۞ بر اساسی بر و بست نتوان درست ۞ مؤلف عرض کند که بر بمعنی بلندی و استقلال و بوم در فارسی زبان بقول برهان سرشت و طبیعت هم و زمین شیار گردد هم پس در کلام نظامی مصدر۔۔

(ب) **بر و بوم سست داشتن زمین** پیداست کنایه از بلند و سخت نبودن گیریم که اساس و طرح عمارت بر هیچو زمین ها قائم می کنند که نقصانی در عمارت پیدا کند و بلحاظ سند نظامی این معنی چسپان تر است فتأمل (اردو) (الف) خشک زمین۔ افتاده زمین وہ زمین جس مین

ہل نہ چلا ہو۔ مؤنث۔ (ب) زمین کا خراب ہونا۔ ذرائع آب پاشی نہ رکھنا۔ زرخیز	نہ ہونا۔ یا ناہموار ہونا۔ سخت نہ ہونا اور قابل عمارت نہ ہونا۔

بروت بقول سروری وملحقات برہان ومؤید وغیاث وہفت دانند بمعنی سبلت یعنی موی لب (انوری ے) فلکش گفت بر بروت مخند ؛ کہ جہانبت رشیخند کند ؛ صاحب سخندان گوید کہ این را در سنسکرت (بہرو دت) گویند۔ بہرو بمعنی ابرو و دت مفید معنی فاعلیت یعنی ہمرتبہ ابرو وابرو دارندہ **مؤلف** عرض کند کہ برو مخفف ابرو و فوقانی آخرہ زائد چنانکہ یاداش و یاداشت پس جا دارد کہ فارسیان از لغت سنسکرت بہ تخفیف بعض حروف این را وضع کردند یا بزیادت فوقانی در آخر برو مخصوص بدین معنی کردند کہ بروت ہم مثل ابروست واللہ اعلم و برو مخفف ابر بر معنی دوم ش گذشت (اردو) موچھہ و مونچھہ دیکھو برو کے دوسرے معنے۔

بروت برتافتن مصدر اصطلاحی بقول بہار و بحر و انند بصلہ از (۱) اعراض کردن و رو برگردانیدن **مؤلف** عرض کند کہ این کنایہ باشد و معنی حقیقی اینا بدون صلہ (۲) تاب دادن بروت را مزید علیہ (بروت تافتن) است بزیادت	کلمہ بر بر مصدر تافتن۔ بہار گوید کہ سند این برد (برایش کسی قناعت کردن) می آید و در آنجا سندی کہ منقول است متعلق بہ (بروت تافتن) است نہ این ندارد کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) (۱) منہہ پھیرنا دیکھو اعراض کردن (۲) موچھون پر تاو دینا

بقول آصفیه موچھوں کو بل دینا ۔

بروت تافتن مصدر اصطلاحی ۔
صاحب آصفی گوید که بصله از مرادف
مصدر گذشته مؤلف عرض کند که این
اصل است و آن مزید علیه این (شاعر
ـه) هر که از ما بروت حی تابد ٭ ما بریش
فراغتی داریم ٭ مخفی مباد که این هم شامل
باشد بر هر دو معنی آن (اردو) دیکھو
بروت بر تافتن ۔

(الف) **بروت ریختن** مصدر اصطلاحی
۔ بقول آصفی مغلوب و زبون گردیدن
(زلالی خوانساری ـه) پنبه از خفتش
چو یابد وجه قوت ٭ ز آتش موسی فرو
ریزد بروت ٭ مؤلف عرض کند که
این سند (بروت فرو ریختن) است
عیبی ندارد که هر دو مستعمل است و مصدر
(بروت کسی ریختن) می آید و همین سند را

بهار متعلق بدان کند و مصدر ----

(ب) **بروت فرو ریختن** لازم و متعدی
هر دو آمده (۱) بمعنی حقیقی لازم و متعدی
و (۲) مغلوب کردن (اردو) (الف)
مغلوب کرنا (ب) (۱) موچھه گرنا جھڑنا
موچھه اکھڑوا دینا (۲) مغلوب کرنا ۔

بروت کسی برکندن مصدر اصطلاحی
بقول بهار وانند کنایه از رسوا کردن
(انوری ـه) با نرمی حشوهای شانت ٭
برکنده قدر بروت قاقم ٭ مؤلف عرض
کند که موافق قیاس است (اردو)
رسوا کرنا ۔

بروت کسی را پنبه نهادن مصدر
اصطلاحی ۔ بقول وارسته و بحر و بهار
کنایه از ظرافت و تمسخر (زلالی ـه) شگوفه
در تبسمهای شادی ٭ بروت باد را پنبه
نهادی ٭ مؤلف عرض کند که رسم است

که فارسیان واهل هند هم به تمسخر خوابیده را
پنبه بر بروتش می نهند و روشن کنند از همین
عادت این مصدر قائم شد (اردو)
تمسخر کرنا۔

بروت کسی ریختن مصدر اصطلاحی
بقول وارسته وبحر وبهار همان است
که بر (بروت ریختن) مذکور شد وما صراحت
کافی همدر انجا کرده ایم (اردو) دیکھو
بروت ریختن۔

بروت کسی کندن مصدر اصطلاحی
بقول بحر مرادف (بروت کسی بر کندن)
که گذشت (حکیم زلالی ؎) فلک را
گوش سفتی ناله تیرت؛ بروت مهر کندی برق
شمشیرت؛ مؤلف عرض کند که بهار همین
سند را ذیل (بروت کسی بر کندن) قائم
کرده است تسامح اوست (اردو)
دیکھو بروت کسی بر کندن۔

بروت مالیدن مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر تکبر ونخوت کردن دیگر کسی از
محققین فرس ذکر این نکرده لیکن موافق
قیاس است ومعاصرین عجم هم [illegible]
دارند حیف است که سند استعمال [illegible]
(اردو) موچھون پر تاو دینا بقول آصفیہ
غرور کرنا (بحر ؎) تاو موچھون پہ دیا کرتے
ہین زاہد کے حضور؛ ہر تیری رحمت [illegible]
یہہ رکھتے ہین گنہگار گھمنڈ؛ (انشا
؎) جو معرکہ مین رزم کے دیوے کھڑا ہوا
؛ موچھون پہ تاؤ شیر نیستان کے سامنے

بروت مهر اصطلاح۔ مرکب اضافی
است وکنایہ از خطوط شعاعی بہ تشبیہ
موی بروت۔ سند این از حکیم زلالی
بر (بروت کسی کندن) گذشت۔
(اردو) کرن۔ دیکھو انگشت آفتاب
جس پر کامل صراحت ہے۔

بروج بقول سروری به رای مهمله بر وزن منهج یکی از بنادر گجرات است که نیل ولاک از انجا می آرند و فرماید که مراد از لاک رنگی باشد بغایت سرخ که بسیاهی زنند و رنگرزان و نقاشان از ان بکار برند مؤلف عرض کند که وجه تسمیهٔ این معلوم نشد (اردو) بروج۔ گجرات کے ایک ٹاپو کا نام ہے جہان نیل اور لاک کی پیداوار زیادہ ہے۔ مذکر۔

بروج آذری اصطلاح۔ بقول شمس برج حمل و اسد و قوس۔ مؤلف عرض کند که (بروج آتشی) بجای خودش گذشت که مرکب توصیفی است که از همین هر ۳ بروج هر یکی را نام است و این اشاره به هر سه برج مذکور است که بروج جمع برج باشد در عربی زبان و آذر بفارسی آتش را گویند و به تحتانی نسبت مرکب توصیفی است۔ (اردو) برج۔ حمل اور اسد اور قوس کو فارسیون نے (بروج آذری) کہا ہے۔ مذکر۔

بروجرام اصطلاح۔ بقول بول چال مفرس (پروگرام) است مؤلف عرض کند که معاصرین عجم از لغت انگلیسی (پروگرام) به تبدیل بای فارسی به عربی و کاف فارسی بجیم وضع کرده اند چنانکه تپ و تب و لگام و لجام بعضی گویند که در محاورهٔ معاصرین عرب۔ معرب است که معاصرین عجم هم استعمالش کرده اند و این قرین قیاس است زیرا که معاصرین عجم را ضرورت تبدیل نبود که جیم و کاف فارسی مال فارسی زبان بود بالجمله این فهرست اوقات باشد که برای کارهای خود که در زمانهٔ آینده کردنی است مرتب کنند (اردو) پروگرام۔ بقول آصفیہ۔ انگریزی۔ اسم مذکر۔

فیصلہ یا اعلان کا اشتہار۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ اُس فہرست اوقات کا نام ہے جو آیندہ زمانے کے کامون کے لئے مرتب کرکے شائع کرتے ہین تاکہ عامۂ رعایا کو معلوم ہو جاے فلان دن فلان تاریخ فلان وقت مین فلان کام کیا جاویگا ضبط اوقات کی فہرست۔

بروجرد اصطلاح۔ بقول تحقیق الاصطلاحات بالکسر وضمّ را وسکون واو وکسر جیم و سکون را و دال مہملہ قصبہ ایست سہ منزلی ہمدان واز قاموس مستفاد می شود کہ بفتح اوّل است وفرماید کہ از ہر دم ہمدان بکسر اوّل استماع یافتہ واز انجاست مرشد شاعر مشہور مادح میرزا غازی وقاری۔ مردم (بروجرد) را بہ تحریف (یزدجرد) خوانند کہ قصبہ ایست در فارس صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ لغت فارسی است وفرماید کہ شرح آن بر (بروگرد) بباید وبہ (بروگرد) بحوالۂ ناصری گوید کہ نام شہریست نزدیک بہ ہمدان واصل آن (پیروزگرد) بودہ یعنی شہر فیروز واعراب بای عجمی را عربی کردہ وکسر آن را ضم نمودہ وبا وزای آن را حذف کردہ (بروجرد) خواندند واکنون بہ تعریب اشتہار دارد مؤلف عرض کند کہ قول ناصری قرین قیاس وہرچہ صاحب تحقیق آوردہ درست نمی نماید کہ (یزدجرد) بہ تحتانی وزای ہوز کہ بجای خودش می آید نام پدر بہرام گور است نہ قصبہ۔ نمی دانیم کہ مقصود صاحب تحقیق چیست (اردو) دیکھو بروگرد۔ ایک شہر کا نام ہے جو ہمدان کے پاس ہے مذکر

برو داری از سر خبری کہ نتوان گذشت ازو قلمی مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب بہار عجم مرادف

(برود رماندن) که می آید. چنانکه گویند

"این شمشیر دلم نمی خواست بکسی دہم لیکن

چه کنم روانه سنگ و آهن ندارم" مؤلف

عرض کند که ما این را در نسخهٔ بهار عجم مطبوعهٔ

مطبع سراجی دہلی نیافتیم عجبی نیست که این

اضافهٔ مطبع نولکشور باشد. اصطلاح

(برود داری) بجای خودش می آید و درینجا

همین قدر کافی است که سند فقره که پیش کردہ

مال قائل است و دیگر محققین فارسی زبان

ازین ساکت و از فقرهٔ مذکور مصدری که

قائم کرده است پیدا نیست و حقیقت

(برود رماندن) بجای خودش عرض کنیم

هرچه درینجاست لغو محض (اردو)

ناقابل ترجمه۔

برودتی حاصل شدن استعمال۔

بقول رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه

قاچار۔ (۱) ناراضی پیدا شدن و (۲) سردی

پیدا شدن مؤلف عرض کند که برودت

بقول منتخب لغت عرب است بالضم بمعنی

سردی پس معنی دوم حقیقی است و معنی

اول مجاز مجاز باشد که حاصل شدن برودت

بوقوع آمدن سردمهری و پیدا شدن ناراضی

نتیجهٔ آن (اردو) (۱) ناراضی پیدا ہونا

(۲) سردی پیدا ہونا۔

برود خانه زدن مصدر اصطلاحی بقول

رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار

فرود آمدن در جوی چنانکه فرماید که (باین

رودخانه باید زد) ای باید که بفرود در این

رودخانه فرود آیند" مؤلف عرض کند که

زدن بمعنی داخل شدن بجای خودش می آید

و این موافق قیاس است و تاکید۔ نتیجهٔ

محاوره باشد (اردو) ندی میں اترنا۔

برود رآمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول

بحر بر زمین افتادن مؤلف عرض کند که در آمدن

باموحده ولفظ رو ـ مرکب است وکنایه
باشد از رو بزمین افتادن وبمجاز افتادن
بزمین هم ـ خلاف قیاس نیست ولیکن
مشتاق سندی باشیم که دیگر محققین فارسی
زبان ومعاصرین عجم ساکت (اردو)
زمین پر گرنا ـ اوندھے گرنا ـ

برو درماندن مصدر اصطلاحی ـ
بقول وارسته بشرم حضور کسی از چیزی
که نتوان گذشت گذشتن مثلاً گویند ؎
این شمشیر دلم نمیخواست که بکسی بدهم لیکن
چه کنم روا از سنگ وآهن ندارم برو
درماندم و باو دادم ؎ وفرماید که نیز درین
مقام گویند ؎ رو تیز از شمشیر است ؎
(طغرا در رساله فردوسیه در صفت شمشیر
گوید ـ فقره) بنفشهٔ خط گلرخان اگر برو
درنمی ماند خود را به بنفشه زارش می رسانند
(سایانا ؎) مرا رسوا چو نتوانست دیدن از
برو درماند زنگم از پریدن ؎ (شفیع اثر
؎) دلم با مردم دنیا ندارد میل آمیزش
؎ برو درمانده است آئینه ام از بی
غباریها ؎ (وحشی ـ در قصهٔ ناظر ومنظور
گفته در حالتی که پدر ناظر از بیم بخیه کردن
راز عشقش که با منظور نام پادشاه زاده
ـ پسرش دربند بوده حکم بسفر فرموده ؎)
نه روی آنکه گوید نی جوابش ؎ نه رای آنکه
سازد با خطابش ؎ برو درمانده پیشش
آخر کار ؎ جوابش گفت چون شد صرف بسیار
که مقصود پدر چون رفتن ماست ؎ زما
بودن بجای خویش بیجاست ؎ (ساطعای
کشمیری ؎) شد چهره با تو آئینهٔ شکستنش
چرا ؎ درماندهٔ تو این همه جانان برودی خوش
؎ هم او فرماید که رو بمعنی شرم در کلام نازک
گویان بسیار دیده شد چنانکه سلیم گوید ـ
؎) چه سود جادهٔ خوبان که از حجاب مرا

نظر بر آئینه کردن زر ولی آید ؛ وفرماید
که شخص بی حیا را نظر به همین معنی بی روگویند
و بالآخر گوید که هرگاه بقول زبان دانان
معنی (بر و در ماندن) این باشد که گفته آمد
پس این بیت یکی از معاصرین که در حمد الٰهی
گفته (ص) بر و در مانده هم اکبر هم اصغر که
تعالی شانه الله اکبر که نشاید که درست
باشد ـ فافهم (انتهی) صاحب بحر نقل نگار
بعض محققین و فرماید که (بر رو در ماندن)
هم آمده ـ بهار زلّه بردار وارسته نقل
عبارتش را مال خود قرار می دهد مؤلف
عرض کند که معنی لفظی این (۱) قائم ماندن
بر رو چنانکه (بر و در ماندن رنگ) که
مراد از نه پریدن رنگ است چنانکه از
کلام بهار ظاهر است که بالا گذشت و (۲)
بی خوفی و دلاوری چنانکه (بر و در ماندن
آئینه) بمعنی ایستادنش پیش رو بدون خوف
و رو برو شدن از مردانگی چنانکه از سند شفیع
اثر پیداست که بالا گذشت و این هم مجاز
معنی حقیقی است که بالا گذشت و (۳) کنایه
از عاجز آمدن و حیران ماندن چنانکه از سند
وحشی پیداست که بالا گذشت ـ خان آرزو
در چراغ هدایت ذکر این معنی کرده سند
شفیع اثر را برای این گیرد و غور بر معنی ا
شعر نمی کند صاحب غیاث هم ذکر این معنی
کرده و صاحب بحر نقلش بر داشته و این
هم مجاز معنی اوّل است و (۴) کنایه از
لحاظ مقابل خود کردن و مجبور شدن از لحاظ
او و متاثر شدن از مقابل که درینجا لفظ رو
بمعنی مقابل است چنانکه در فقرهٔ طغرا مذکور
که بالا گذشت و این هم مجاز معنی اوّل است
و (۵) بقول غیاث بحوالهٔ (چراغ هدایت) خجلت
زده شدن و خان آرزو در چراغ ذکر این
معنی نکرده و تابع غیاث در حواله اوست

و من وجہ این معنی از تعریف وارستہ پیدا می شود که در اوّل بحث گذشت و حقیقت آن عمانست که بر معنی چہارم نوشتہ ایم بالجملہ این است فرق نازک ہر پنج معانی کہ بالا مذکور شد وارستہ حاطب اللیل و بہار زیر بارش و صاحب بحر نقل نگارش مخفی مباد کہ آنچہ وارستہ بر کلام یکی از معاصرین اعتراض کند تسامح اوست کہ متعلق بمعنی سوم است۔ فتامّل

(اردو) (۱) منہ پر قائم رہنا (۲) بیخوف رہنا۔ روبرو ہونا (۳) عاجز آنا۔ حیران رہنا (۴) لحاظ کرنا۔ بقول آصفیہ مروّت سے پیش آنا۔ پاس کرنا (مقابل سے متاثر ہونا) (۵) خجل ہونا۔ شرمانا۔

(الف) برو در ماندن آئینہ مصادر
(ب) برو در ماندن رنگ اصطلاحی تعریف این ہر دو بر (برو در ماندن) گذشت و اسناد استعمال ہم بمدر انجا مذکور (اردو) (الف) آئینہ کا روبرو ہونا۔ (ب) رنگ نہ اڑنا

برو دویدن مصدر اصطلاحی بقول رشیدی بمعنی گرم عتاب شدن مؤلف عرض کند کہ مرادف (بر رو دویدن) باشد و بس۔ ما خیال خود برا (بر دیدہ دویدن) ظاہر کردہ ایم (اردو) دیکھو بر رو دویدن و بر دیدہ دویدن۔

برور اصطلاح۔ بقول سروری و بہار بوزن و معنی افسر یعنی باردار و میوہ دار (ناصر خسرو) اندیشہ مر مرا شجر خوب و برور است ؎ پرہیز و حلم ریزد از و برگ و بر مرا ؎ صاحبان جامع و ہفت و آنند ہم ذکر این کردہ اند صاحب برہان گوید کہ مخفف (بارور) مؤلف عرض کند کہ بر بمعنی بار بجایش گذشت پس ضرورت ندارد کہ این را مخفف بارور گیریم این مرکب است از لغت

بر و ور از قبیل بختور و امثال آن دیگر هیچ (اردو) دیکھو بارور۔

(۲) برور۔ بقول برہان و جامع بر وزن صفدر فراویز و سنجاف دامن و جامه و سرہای آستین و پوستین و فرماید که بازای نقطه دار بر وزن مرکز و رموز ہر دو آمده صاحب ناصری ہم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که کلمهٔ بر درینجا بمعنی بلندی است و ور مفید معنی فاعلی بمعنی دارنده پس معنی لفظی این بلندی دارنده و کنایه از سنجاف که بالای دامن و جامه و سرہای آستین و پوستین قائم می باشد و آنچه بازای ہوز است مبدل این چنانکه تیغ و تیز و آنچه بر وزن رموز آید تصرف محاوره در اعراب است دیگر ہیچ (اردو) سنجاف بقول آصفیه (اردو) اسم مؤنث ۔ جھالر۔ کناره۔ گور۔ گوٹ ۔ حاشیه۔ وه کناره یا گوٹ جو پوشاک کے گرداگرد لگا دیتے ہیں

(۳) برور۔ بقول برہان و جامع بر وزن صفدر بلغت زند و پازند بمعنی برادر مؤلف عرض کند که معنی لفظی این صاحب آغوش است و ہم آغوش که برادران در یک آغوش مادر پرورش می یابند حالا معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ صاحب ناصری فرماید که آنچه بمعنی برادر است به دال مہمله عوض واو گذشت و این غلط است۔ ما می گوئیم صاحب جامع که از اہل زبان است تصدیق این معنی می کند۔ (اردو) دیکھو برادر۔

(۴) برور۔ بر وزن صفدر بقول برہان و جامع حجلهٔ عروس را گویند مؤلف عرض کند که بر بمعنی زن جوان بیجایش گذشت و بمعنی آغوش ہم آمده پس معنی لفظی

این دارندۂ زن جوان وصاحب آغوش وکنایہ از حجلۂ عروس باشد (اردو) حجلہ۔ وہ مسہری دار پلنگ یا تخت جو دولہن کے لئے پردون سے آراستہ کرتے ہیں۔

بروز بقول مؤید بضمتین (۱) مرادف بَروَر بمعنی دومش کہ برای مہملہ آخر گذشت وبحوالۂ لسان الشعرا فرماید کہ ببای فارسی ہم آمدہ صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ فرماید کہ بالفتح وبفتح واو ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ ما اشارۂ این ہمہ را انجا کردہ ایم وصراحت ماخذ ہم (اردو) دیکھو بَروَر کے دوسرے معنے۔

(۲) بروز۔ بقول شمس بالفتح جای آرام وآن سہ چوب است کہ برای نشستن کبوتر راست کنند ودر سند آدہ گویند مؤلف عرض کند کہ مجرد قول شمس اعتبار را نشاید معاصرین عجم ومحققین فارسی زبان ازین ساکت واگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد کہ مبدل بَروَر بہر دو رای مہملہ بفتح واو بروزن صفدر چنانکہ برغ وبزغ ومعنی لفظی این بلندی دارندہ وکنایہ از سہ چوب کبوتر (اردو) اڈا۔ بقول امیر۔ چڑیون کی بیٹھک لیکن یہ اس کا ترجمہ ہو نہیں سکتا چونکہ اس کی تخصیص کبوترون کی بیٹھک سے ہے لہذا اسکو کبوترون کی چھتری کہنا چاہئے صاحب آصفیہ نے چھتری پر فرمایا ہے کبوترون کے بیٹھنے کا ٹھٹر جو بلّی سے باندھکر گاڑ دیتے ہیں۔ مؤنث۔

بروز آوردن شب مصدر اصطلاحی بقول بہار وانند محاورۂ معروف وفرماید کہ شیخ العارفین (بروز آوردن تاریکی شب) استعمال فرمودہ واین غریب است (ف) ظلمتکدۂ عاشق زان چہرہ منور کن یکبار چنید

بروز آرم تاریکی شبها را ۔ مؤلف عرض کند که آنچه محقق هند نژاد محاورهٔ معروف گفته آن بمعنی حقیقی است یعنی شب را روز کردن و از همین معنی حقیقی (۱) کنایهٔ همه شب بیدار بودن توان گرفت و آنچه شیخ العارفین آورده (۲) زحمت تاریکی شب کشیدن است این بروز آوردن تاریکی شب کنایه است خاص ۔ شاعر گوید که ظلمت کدهٔ عاشق را از چهرهٔ خود زود منور کن که عاشق زحمت تاریکی شب می کشد ۔ (اردو) (۱) رات کو دن کرنا ۔ رات بھر بیدار رہنا ۔ (۲) تاریکی شب کی زحمت اٹھا

بروز افتادن راز مصدر اصطلاحی بقول اننداد فاش و ظاهر شدن راز (حکیم سنائی ؎) هر شب زبسکه سوزم از آن شمع دل فروز ۔ خواهد فتاد راز من آخر بروی روز ۔ مؤلف عرض کند که از سندی که پیش شد از آن مصدر (بروی روز افتادن راز) پیدا می شود که بمعنی فاش شدن آن است که بجای خودش می آید و این هم موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال می باشیم (اردو) راز افشا ہونا ۔ راز فاش ہونا ۔

بروزد بقول سروری بروزن و معنی فروزد یعنی روشن کند و افروخته سازد (مولوی معنوی ؎) جان چو فروزد ز تو شمع بروزد ز تو ۔ گر نه بسوزد ز تو جمله بود خام خام ۔ مؤلف عرض کند که (افروزیدن) مصدری بمعنی روشن کردن و روشن شدن چراغ گذشت لازم و متعدی هر دو آمده و صراحت ماخذش هم در آنجا کرده ایم و (فروزیدن) اصل آنست پس مصدر (بروزیدن) را

مبدل (فروزیدن) دانیم و موحده را مبدل فاگیریم چنانکه بالعکس این ـ زبان را زفان کرده اند و سند این تبدیل همین مصدر است که اظهر من الشمس باشد و جا دارد که لغت عرب بروز را که بمعنی آشکار است ماخذ مصدر (بروریدن) دانیم که فارسیان بقاعدهٔ خود بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر دن مصدری ساخته اند که معنی لفظی این آشکار اشدن و بمجاز روشن شدن باشد پس بروزد مضارع (بروزیدن) است صاحب سروری تعریفش برنگ اسم جامد کرده و معنی لازم را که روشن شود بتاکید ترک فرمودہ و سند مولوی معنوی برای لازم است نه متعدی و محققین مصادر مصدر (بروزیدن) را ترک فرموده اند و بر کلام مولوی معنوی نظر غور نفرموده اند این است حقیقت این مردہ که نام و نشانش در صفحات تحقیق باقی نبود و جا دارد که بدون تحتانی معروف (بروزدن) را مصدر گیریم که خلاف قاعده نیست اندرین صورت این را مخفف (بروزیدن) دانیم و (بروزیدن) را اصل قرار دادن بدین وجه لازم می آید که ماخذش بصورت اوّل فروغ و بصورت ثانی بروز هر دو لغت عرب است و مصادرے که با اسمای غیر فارسی زبان وضع می شود آن را مصدر جعلی نام است و برای مصدر جعلی زیادت تحتانی معروف قبل علامت مصدر ـ لازم (اردو) دیکھو بروزدن اور بروزیدن یہہ اس کا مضارع ہے بمعنی روشن ہووے ـ روشن کرے ـ

بروزدادن مصدر اصطلاحی ـ بقول شاه قاچار بمعنی افشا کردن مؤلف عرض کند که معاصرین عجم بر زبان دارند موافق رهنما و روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین

قیاس است متعدی (بر وزافتادن راز) که گذشت (اردو) افشا کرنا۔ ظاہر کرنا۔

بر وزدن بحث این بر بر وزدن گذشت (اردو) دیکھو بر وز یدن۔

بر وز سیاه نشاندن مصدر اصطلاحی بقول بهار و مخ و آنند خراب و بدحال گردانیدن مؤلف عرض کند که کنایه باشد (باقر کاشی ے) مارا شب فراق بر وز سیه نشاند ؎ تو در شب چراغ شبستان گیتی ؎ (شفیع اثر ے) روشندلی بر وز سیاهم نشانده است ؎ فانوس را شمع بد تیره روزگار ؎ (اردو) خراب اور تباہ کرنا۔

بر وز فلان نشستن مصدر اصطلاحی بقول تحقیق الاصطلات۔ (۱) بحالت کسی رسیدن (امید همدانی ے) ظاهر شود چو شمع به پیش تو روز من ؎ یک شب اگر تو هم بنشینی بر وز من ؎ وارسته و بحر ذکر مضارع این (بر وز فلانی نشیند) بطور مقوله کرده میفرمایند که یعنی مثل او بحال تباه گرفتار آید اسنادش مخصوص بمضارع و مقوله بناشد پس بقول شان همین مصدر (۲) بمعنی گرفتار آمدن بحال تباه (باقر کاشی ے) هران سینه کو داغ عشقی ندارد ؎ الهی بر وز گریبان نشیند ؎ (شاهی ے) آنکس که شبی نشست با تو ؎ بسیار بر وز ما نشیند ؎ مؤلف عرض کند که ما معنی اول را معتبر دانیم و خوش تعریفی خیال کنیم اگرچه حاصل آن معنی دوم است ولیکن در آخرش لفظ کسی زیاده کردن لازم است باتی حال کنایه باشد (اردو) (۱) کسی کا حال کسی کے مثل ہونا۔ اوسکا سا حال ہونا (۲) بلا مین گرفتار رہونا۔ بُرا حال ہونا۔ مبتلای مصیبت ہونا۔ تباہ ہونا۔

(الف) بر وز کسی افتادن مصدر اصطلاحی
(ب) بر وز کسی نشستن ہر دو بقول
بہار وانند - مثل او بحال بدی گرفتار
آمدن (میر خسرو الف ۵) چو از زلفش بدین
روز او فتادم ؛ بمن ای شب مکن چندین تطاول
؛ (محسن تاثیر ب ۵) چه ضرور منع تاثیر که
بخون نشسته تا صبح ؛ نه کنی و گرنه گویم که بروز
ما نشینی ؛ مؤلف عرض کند که رسیدن
بحالتی که دیگری مبتلای آنست - ہر دو
مرادف (بروز فلان نشستن) که گذشت
کنایه باشد و بس (اردو) دیکھو بروز
فلان نشستن -

بروزن افگندن برق مصدر
اصطلاحی - افگندن برق بر روزن و
کنایه از بلائی نازل کردن و سوختن (ظهوری
۵) هستی ما نقاب شد آن رخ جان فروز
را ؛ کاش بروزن افگند برق وجود سوز را

(اردو) بجلی گرانا -

بروزیدن همان مصدر مرده که بذیل
(بروزد) این را زنده کرده ایم و بیان
ماخذ و تعریف این همه را انجا مذکور (اردو)
دیکھو افروزیدن -

(الف) بروس (الف) بقول شمس
(ب) بروسان گروه مردم و (ب)
بقول برهان با سین بی نقطه بروزن عروسان
(۱) مطلق است از هر پیغمبری که باشد و
(۲) گروهای مردمان صاحب جهانگیری
این را مرادف (بروشان) به شین معجمه
عوض سین مهمله بمعنی اول گوید که می آید
و از معنی دومش ساکت و فرماید که این
را (برسان و برشان) بحذف واو هم آمده اند
- خان آرزو در سراج بذکر (ب) فرماید که
این غلط است و صحیح (بربروسان) است
مؤلف عرض کند که (بربروسان) به سین مهمله

نیامده البته به شین معجمه گذشت و ما همدر آنجا نوشته ایم که آن مزید علیه (ب) باشد بزیادت کلمهٔ بر بران که هیچ معنی ندارد و (بس) اصل است و در ینجا همین قدر کافی است که (ب) بزیادت الف و نون جمع و واو وضع شد از (برس) که لغت عرب است بقول منتخب بالفتح بمعنی محکم بودن بر عزم و ماهر بودن راه بر و راه نمائی - و بقول انند بحوالهٔ منتهی الارب بمعنی مهارت و رهنما و برسا بقولش بالفتح بمعنی مردم - پس فارسیان از همین لغات عرب (الف و ب) را مفرس کرده اند چنانکه برسا را بحذف همزه و زیادت نون نسبت در آخرش (برسان) کردند چنانکه جوش و جوشن پس معنی لفظی این منسوب به مردم و جادارد که برلغت برس الف زائد و نون نسبت آورده برسان کردند به معنی آن منسوب به رهنما و کنایه از امت پیغمبری و معنی دوم مجاز آن بر سبیل تعمیم - پس آنچه (برسان) و مبدلش (برشان) به همین معنی گذشته است اصل باشد چنانکه اشارهٔ آن بر (برسان) کرده ایم و غلطی ما ست که آن را مخفف (ب) دانستیم چنانکه بر (برسان) نوشته ایم و حقیقت این است که (برو سان) مزید علیه برسان است بزیادت واو چنانکه تمند و تنومند همین قدر است حقیقت (ب) و جادارد که (ب) را مزید علیه (الف) دانیم بزیادت (الف) و نون زائد تان و (الف) مفرس (برساء) عربی بحذف الف و همزه آخر و زیادت واو در میان کلمهٔ چنانکه برمند و برومند بمعنی مطلق گروه مردم - باقی حال در مفرس بودن این شک نیست و آنچه خان آرزو (برب و سان) را اصل قرار میدهد و (ب) را غلط داند غلطی اوست که از

ماخذ خبر ندارد و بروشان مبدل بروسان
است چنانکہ کشتی و کستی (اردو) (الف)
انسانوں کی جماعت ۔ مؤنث ۔ گروہ ۔ مذکر (ب)
(۱) دیکھو بروسان (۲) انسانوں کی جماعتیں ۔ مؤنث

بروش بقول مؤید در نسخہ مطبوعہ مطبع نولکشور ہمان برنوس و برنوس کہ بجایش
گذشت دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و در نسخہ قلمی مؤید متروک و
بعوض این برنوش و برنوشہ را بہمین تعریف آوردہ مؤلف عرض کند کہ غیر از
تصحیف اہل مطبع نباشد پس ضرورت بحث زائد نیست (اردو) ناقابل ترجمہ ۔

بروشاک بقول سراج بفتح با و شین معجمہ و واو مجہول خاک را گویند مؤلف
عرض کند کہ محققین فارسی زبان ازین ساکت و (بروشک) بدون الف بہمین
معنی می آید و صراحت ماخذش ہمدرانجا کنیم و رینجا ہمین قدر کافی است کہ اگر سند
استعمال این بنظر آید الف را زائد گیریم کہ درمیان کلمہ می آید چنانکہ مہار و ماہار
و ظن غالب آنست کہ تصحیف کاتب سراج اللغات باشد حیف است کہ در حلیۂ
لفظ صراحت این نہ شد و سلسلۂ ردیف درخور تصفیہ نباشد کہ ہمان بروسان و
بروسند واقع است واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۔ باقی حال بدون سند استعمال تسلیم نکنیم
کہ معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو بروشک ۔

بروشان بقول برہان و مؤید و جہانگیری
و جامع ہمان بروسان کہ گذشت ۔ مؤلف
عرض کند کہ مبدل آنست کہ سین مہملہ بدل
شد بہ شین معجمہ چنانکہ کستی و کشتی و ما صراحت
ماخذ این بر (بروسان) کردہ ایم (اردو)
دیکھو بروسان ۔

بروشک بقول (سروری بحوالهٔ تحفه) و رشیدی بفتح با و شین معجمه و ضم رای مهمله خاک را گویند صاحبان جهانگیری و برهان و جامع بضمتین گفته اند خان آرزو عوض این (بروشاک) را بزیادت الف آورده و ما خیال خود هم درانجا ظاهر کرده ایم۔ خیال **مؤلف** این است که اسم جامد فارسی قدیم که هیچ ماخذ این متحقق نمی شود جزین که فارسیان بر را که لغت عرب بمعنی دشت و بیابان است مرکب کردند با کلمهٔ وش که بقول برهان افادهٔ معنی تشبیه کند و کاف آخر برای تقلیل چنانکه چندک یا زائد چنانکه پرستو و پرستوک و معنی لفظی این مثل دشت و کنایه از خاک واللہ اعلم بحقیقة الحال (اردو) مٹی۔ بقول آصفیه۔ زمین۔ ارض۔ بھوم۔ تراب۔ اربعہ عناصر سے ایک۔

(الف) **بر و فرود** اصطلاح۔ بقول سروری و برهان و ناصری و بحر بمعنی فراز و نشیب و بلندی و پستی (شیخ نظامی ؎) چون بود درست کار و بارت ؛ بندیش بر و فرود کارت ؛ **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی کلمهٔ بر بمعنی بالاست و مصدر ـــــــ

(ب) **بر و فرود شدن دل** بمعنی ته و بالا شدن دل آمده (امیر خسرو ؎) دی گرد دل بر آمد و دل شد بر و فرود ؛ نه دل فرو شد که جانم بر آمد است ؛ (اردو) (الف) نشیب و فراز۔ بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ اونچ نیچ۔ اتار چڑھاؤ (تحمل ؎) ہے تحمل خطیر منزل عشق ؛ سیکڑون اس مین ہین نشیب و فراز ؛ (ب) دل کا ته و بالا ہونا۔ صاحب آصفیه نے (ته و بالا ہونا) پر فرمایا ہے۔ زیر زبر ہونا۔ الٹ پلٹ ہونا۔

بروفه بقول سروری بحوالهٔ تحفه به رای مهمله و فا بر وزن شگوفه (۱) دستار و (۲)

میان بند. صاحب رشیدی گوید که متضمن دستار و فوطه صاحب برہان بذکر معنی اول نسبت معنی دوم گوید که فوطه باشد که مندیل و کمر بند است. صاحب جامع گوید که فوطه و دستار و مندیل مؤلف عرض کند که بر بمعنی جسم و بدن است که بجایش گذشت و وفا لغت عرب است بمعنی وفا کردن و حاصل بالمصدرش ہم وفا باشد و الف آخر بدل شد بہای ہوز چنانکه پاسا و پاسه پس چیزی که وفا کننده بر است کنایةً دستار و فوطه را گفتند و فوطه پارچه نادوختهٔ را نام است که از ان کار دستار و کمر بند گیرند (کذا فی الغیاث) (اردو) (۱) دستار. اسم مؤنث دیکھو ازار (۲) کمر بند. بقول آصفیه اسم مذکر. پٹکا. کمر باندھنے کا دوپٹہ. پٹی. پٹا.

بروقه بقول ہفت بفتح اول و سکون رای مهمله و فتح واو و قاف و ہای مدوّرهٔ زده نام گیاہی است که بخوردن آن شکم گوسفند درد کند صاحب انند بر بروقه فرماید که لغت عرب است. نام گیاہی ہرگاه ابر بیند سبز گردد و بذیل آن ذکر بروقه کرده صاحبان محیط و مخزن الادویه و بحر الجواہر ازین لغت ساکت و متحقق شد که لغت عربی زبان است تسامح صاحب ہفت که در لغات فارسی زبان جا داده و طرفه اینکه بر اجمال بیان قناعت کردیم امید انیم که اسم این در السنهٔ غیر عرب چیست تا تحقیقش می کردیم (اردو) بروقه. ایک گھانس کا نام ہے جس کے کھانے سے بکریوں کو درد شکم عارض ہوتا ہے اس سے زیاده تحقیق نه ہو سکی. مؤنث.

بروکشیدن	مصدر اصطلاحی. بقول	بحر مرادف (بر رو کشیدن) است که بجایش

گذشت (اردو) دیکھو (برو کشیدن) جس پر تفصیلی بیان ہے۔

برو گرد بقول ناصری وانند بکسر اوّل وکاف عجمی مکسور ہمان شہری کہ ذکرش بر (بروجرد) گذشت (اردو) دیکھو بروجرد۔

برومند اصطلاح۔ بقول سروری وبرہان وناصری وجامع وبحر وبہار (۱) بمعنی باثمر (شیخ سعدی ے) خدیو خردمند فرخ نژاد ٭ کہ شاخ امیدش برومند باد ٭ صاحب سروری بحوالۂ تحفۃ السعادت فرماید کہ (۲) بمعنی برخوردار وتوانا وخرم وکامیاب وبانفع۔ صاحبان جہانگیری ورشیدی بر معنی اوّل قانع۔ خان آرزو در سراج بکسر ہردو معنی گوید کہ این مرکب است از بر و واو ومند وفرماید کہ از خصائص لفظ مند است کہ واو زائدہ آرند چنانکہ تنومند مؤلف عرض کند کہ فارسیان واو زائد درمیان دو کلمہ در بعض لغات می آرند اگرچہ ضرورت نباشد۔ بر بمعنی بار است ومند بمعنی صاحب ومعنی لفظی این صاحب بر و باردار پس معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم مجاز آن وآنچہ خان آرزو واو زائد را از خصائص کلمۂ مند داند غلط کند چنانکہ (خردمند) کہ واو زائد ندارد پس خصوصیت کجا باقی ماند حقیقت آنست کہ این خصوصیت محاورۂ فارسیان است کہ در بعض اصطلاحات مرکب درمیان دو کلمہ واو زائد آوردہ اند و در بعضی ترک کردہ وہمین عمل در غیر کلماتی ہم یافتہ شدہ کہ کلمۂ مند دران نباشد وغیر مرکبہ چنانکہ مغل ومغول وعم وعمو (صائب ے) چون نخل برومند ز خود رزق ندارم ٭ بہر دگران است مرا گر ثمری ہست ٭ (نظامی

۵) برومند باد آن همایون درخت ؎ که در سایهٔ او توان بر درخت ؎ (صاحب
۶) بچه تقریب کسی از تو برومند شود ؎ نه بزور نه بزاری نه بزرمی آئی ؎۔
(اردو) (۱) باردار۔ دیکھو برآور ؏ مؤلف عرض کرتا ہے کہ بارور بھی اردو مین مستعمل ہے یعنی مثمر (۲) برخوردار۔ دیکھو (برخوردار) کامیاب۔

برومند از ماه و سال اصطلاح بقول مؤید و شمس یعنی متمتع از روزگار ؏ مؤلف عرض کند که سبحان الله چه خوش اصطلاحی بیان کرده اند که معنی حقیقی دارد و نمیدانیم که تخصیص ماه و سال چه بود (برومند از روزگار یا بخت یا اعمال و غیر ذلک۔ هر لفظی را که با برومند مرکب کنیم۔ نظر به معنی دوم برومند میتوان معلوم میشود که صاحب مؤید برای تائید فضا ذکر این کرده (اردو) زمانہ سے متمتع۔

برومندی بقول لطائف و مؤید و هفت و برخورداری ؏ مؤلف عرض کند که یای مصدری با لغت (برومند) مرکب کرده اند و پس معنی لفظی این (۱) بارآوری و (۲) کامیابی و برخورداری نمیدانیم که محققین بالاجماع این را بمعنی دوم مخصوص کرده اند معاصرین عجم بهر دو معنی بر زبان دارند (اردو) (۱) بارآوری۔ (۲) کامیابی۔ برخورداری۔ مؤنث۔

برومه بقول خان آرزو در سراج بضمتین بمعنی دستار و فوطه که مندیل و کمربند است ؏ مؤلف عرض کند که بروفه به فای چهارم عوض میم به همین معنی گذشت۔ بظاهر تصحیف کاتب باشد که فا را میم نقل کرد حیف است که حایهٔ لفظ بیان نه شد۔ فا به میم یا بالعکس آن بدل نمی شود تا این را مبدل آن می گفتیم (اردو) دیکھو بروفه۔

برون بقول سروری بحوالهٔ تحفه بکسر با و ضم رای مهمله (۱) گویند ؎ برون تو

؎ یعنی برای تو (رودکی ؎) یاد کن زیرت اندرون تخته ؎ تو بروخوار خوابنیده ستان ؎ جعد مو یانت جعد کنده همی ؎ ببریده برون تو پستان ؎ صاحبان برهان و ناصری و جامع صراحت کنند که بمعنی برای و بجهته ـ مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است و آنچه حالا متعارف و مستعمل است برآی باشد و جا دارد که برآی را مبدّل همین برون دانیم که واو بدل شد بالف چنانکه وریب و اریب و نون بدل شد بتحتانی چنانکه اونج و اویج ـ (اردو) دیکھو برائے ـ

(۲) برون ـ بقول سروری و برهان و ناصری و جامع و سراج مختصر بیرون که ضد درون باشد (نظامی ؎) برون آمد همین شهسواران ؎ پیاده در رکابش تاجداران ؎ صاحب رشیدی برن و برون هر دو را مخفف بیرون گفته صاحب غیاث این را بحواله کشف بضم هم گفته مؤلف عرض کند که برون و درون دو اسم جامد است که وضع شد از کلمهٔ بر و در الف و نون نسبت در آخر این هر دو زیاده کرده کلمه وضع کردند همچو ایران از ایر و پس از ان بمحاورهٔ فرس الف بدل شد به واو که فارسیان دائما الف را به واو خوانند چنانکه تاغ را توغ و نان را نون معنی لفظی این هر دو منسوب به بالا و منسوب به داخل و آنچه بزیادت تحتانی آید یعنی بیرون مزید علیه اینست چنانکه تبت و تبیت و استادن و ایستادن ـ دیگر هیچ آنانکه این را مخفف بیرون و بیرون را اصل دانسته اند غلط کرده اند که از ماخذ این خبر ندارند پس اعراب صحیح بفتح اوّل است و لیکن در محاورهٔ فارسیان بضمتین

مستعمل و آنانکه این را مخفف بیرون دانند بالکسر خوانند (اردو) باہر۔ بقول آصفیہ۔ اندر کے خلاف۔ خارج۔ بیرون۔ نکلا ہوا۔

(۴۲) برون۔ بقول ضمیمۂ برہان و ناصری و جامع باوّل مفتوح و ثانی مشدد و مضموم بازن باشد که (۱) بزکوہی بود و (۲) بزی را گویند که پیشاپیش گلّه براه برود صاحب برہان فرماید که این لغت زند و پازند است مؤلّف عرض کند که بَرّ بقول منتخب بالفتح راندن گوسفند و خواندن آن را از راندن و بمعنی بیابان لغت عرب است۔ فارسیان بزیادت الف و نون نسبت از قبیل ایران و توران و تبدیل الف به واو چنانکه تاغ و توغ و نان و نون بَرّون کردند بمعنی لفظی این منسوب به بیابان و نام نہادند برای بزکوہی و تشدید رای مہملہ تصرف محاوره و زبان است و بس و معنی دوم ہم متعلق از ہمین لغت عرب و ترکیب متذکرهٔ بالاست که گوسپندی که پیشاپیش گلّه براه رود۔ گلّه را می خواند و می راند۔ یکی از معاصرین عجم گوید که فارسیان بَرّو را که امر حاضر رفتن بموحدهٔ زائد است به تشدید بَرّو کنند و ہمین لفظ از زبان کسی می برآید که پیش پیش گلّهٔ گوسپندان می رود و در بعضی مقامات به ہمین مقصد آواز (برّے برّے) ہم می دہند و بزیادت نون نسبت گوسپندی را ہم گفته اند که پیش گلّه می رود و به آوازش گلّهٔ گوسپندان براه رود و اللہ اعلم بحقیقة الحال (اردو) (۱) جنگلی بکرا۔ مذکر (۲) وہ بکرا جو سب سے پہلے چلتا ہے جس کی آواز پر اور بکرے چلتے ہیں۔ مذکر۔

(۴۳) برون۔ بقول برہان بضم اوّل مطلق حلقه را گویند عموماً و حلقهٔ بینی شتر را خصوصاً

صاحب مؤید بحواله قنیه فرماید که حلقه های بینی شتر از مس و موی و هر حلقه ها که باشد چون دستیانه و خلخال و گوشواره مؤلف عرض کند که مجاز معنی دوم است و جا دارد که برّ را بمعنی بدن گیریم که بجایش گذشت و الف و نون نسبت بران زیاده شد چنانکه ایران و توران و الف بدل شد به واو چنانکه تاغ و توغ و فتح اوّل در لب و لهجه بدل شد به ضمّه و حلقه را نام کردند که بالای جسم می پوشانند اعم ازینکه بالای بینی یا در بینی و دست و پا و الله اعلم۔ اسم جامد فارسی زبان است و بس (اردو) وہ حلقہ جو اونٹ کی ناک میں یا انسانوں کے ہاتھوں یا پاؤں میں بطور زیور پہنا تے یا پہنتے ہیں۔ مذکر۔

برون آمدن مصدر اصطلاحی۔ (۱) بمعنی بیرون آمدن کسی از داخل خانه یا حیطهٔ چیزی و برون آمدن چیزی هم از چیزی چنانکه (برون آمدن خار) (انوری ﴿﴾) فال نیک برون آمدم برای صواب ﴿ بعزم خدمت درگاه پیشوای جهان ﴿ و (۲) آماده شدن هم و سند این همان کلام انوری است که بمعنی اوّل گذشت و (۳) بر آمدن چنانکه آرزو و برون آمدن سند این بر (برون آمدن آرزو) می آید و (۴) دفع شدن چنانکه (برون آمدن درد از دل) و (۵) نجات یافتن چنانکه (برون آمدن از زنجیر بلا) و (۶) باز آمدن چنانکه (برون آمدن از سنجیدن) و (۷) حاصل شدن چنانکه (برون آمدن از سنگ) و (۸) متحمّل شدن چنانکه (برون آمدن از ظلمت دیدن) و (۹) سبکدوش شدن چنانکه (برون آمدن از عهده) و (۱۰) مقابله کردن چنانکه (برون آمدن باکسی) و (۱۱) بلند شدن چنانکه (برون آمدن لب) و (۱۲) ظاهر شدن

چنانکه (برون آمدن تہمت) مخفی مباد که ہمۂ معانی دوم تا آخر مجاز معنی اوّل است صاحبان برہان و مؤید و ہفت این را بمعنی ترک اطاعت و انقیاد آورده اند مؤلف گوید که این معنی پیدا می شود از (برون آمدن از حکم) و متعلق است بمعنی اوّل (اردو) (۱) باہر آنا۔ نکلنا۔ باہر ہونا (۲) آماده ہونا (۳) برآنا۔ (۴) دفع ہونا (۵) نجات پانا (۶) باز آنا۔ (۷) حاصل ہونا (۸) متحمّل ہونا (۹) سبکدوش ہونا (۱۰) مقابلہ کرنا (۱۱) بلند ہونا (۱۲) ظاہر ہونا۔

برون آمدن آرزو مصدر اصطلاحی بمعنی برآمدن آرزو ست متعلق بمعنی سوم (برون آمدن) که گذشت سند این بر (آرزو برون آمدن) در ممدوده گذشت۔ (اردو) آرزو نکلنا۔

برون آمدن از پرسیدن مصدر اصطلاحی۔ کنایه از خاموش شدن متعلق بمعنی اوّل برون آمدن (ظہوری ۵) بامید جوابی گوش برخود تا بکی پیچید ؎ شود روزی که روزی لب ز پرسیدن برون آید ؎ (اردو) خاموش ہونا۔

برون آمدن از ترسیدن مصدر اصطلاحی۔ بی خوف شدن متعلق بمعنی اوّل (برون آمدن) که گذشت (ظہوری ۵) ظہوری بسته تعویذی به بازوی خود از موئی ؎ که در شب گردئی کوئی ز ترسیدن برون آید ؎ (اردو) خوف سے نجات پانا۔ نڈر ہونا۔

برون آمدن از خویش مصدر اصطلاحی۔ ہمان است که در مقصوره بر (از خویش برون آمدن) مذکور شد متعلق به معنی اوّل (برون آمدن) که گذشت (اردو) دیکھو (از خویش برون آمدن)

(۳۴۸۰) (۳۴۸۱)

(۳۷۸۲) **برون آمدن از رنجیدن** مصدر اصطلاحی۔ نجات یافتن از رنج و غم متعلق بمعنی پنجم (برون آمدن) که گذشت۔ (ظهوری ے) خوش آن کز بهر آسایش ز رنجیدن برون آید ٭ هنر بینی کند وز عیب نادیدن برون آید ٭ (اردو) رنج سے نجات پانا۔

(۳۷۸۳) **برون آمدن از سنجیدن** مصدر اصطلاحی۔ بازماندن از سنجیدن متعلق بمعنی ششم (برون آمدن) که گذشت (ظهوری ے) از ان بشیم که بیشی را بپا سنگ کمی آرم ٭ کسی این پله گر خواهد ز سنجیدن برون آید ٭ (اردو) تولنے اور اندازه کرنے سے باز آنا۔ باز رہنا۔

(۳۷۸۴) **برون آمدن از سنگ** مصدر اصطلاحی۔ حاصل شدن بمشکل تمام متعلق بمعنی هفتم (برون آمدن) که گذشت (انوری ے) وصل تو که از سنگ برون می آید ٭ در کوکبه خیال چون می آید ٭ (اردو) نہایت مشکل سے ہاتھ آنا۔ حاصل ہونا۔

(۳۷۸۵) **برون آمدن از ظلمت دیدن** مصدر اصطلاحی۔ متحمل تاب نگاه شدن متعلق بمعنی هشتم (برون آمدن) که گذشت (ظهوری ے) توان چشمی برویش در تماشا آشنا کردن ٭ برویش گر نگاه از ظلمت دیدن برون آید ٭ (اردو) تاب نگاه کا متحمل ہونا۔ دیکھ سکنا۔

برون آمدن از عهده مصدر اصطلاحی۔ این همان است که در مقصوره بر (از عهدهٔ کاری برون آمدن) گذشت متعلق بمعنی نهم (برون آمدن) که گذشت (ظهوری ے) زمانی از زبان لاف گفتن آیدم باور ٭ که گوش از عهدهٔ پیغام بره نشنیدن برون آید ٭ سند دوم هم در انجا گذشت۔

(اردو) دیکھو از عہدہ کاری برون آمدن۔

(۳۲۵۵) **برون آمدن از عیب** مصدر اصطلاحی۔ خارج شدن از عیب و بی عیب شدن است متعلق بمعنی اوّل (برون آمدن) که گذشت سند این از ظہوری بر (برون آمدن از رنجیدن) گذشت (اردو) بی عیب ہونا۔

(۳۲۵۶) **برون آمدن باکسی** مصدر اصطلاحی۔ مقابلہ کردن باکسی متعلق بہ معنی دہم (برون آمدن) که گذشت (انوری ے) بہر دست خواہی برون آی بامن ٭ ز تو دست برد و زمن بردباری ٭ (اردو) کسی کے ساتھ مقابلہ کرنا۔

(۳۲۵۷) **برون آمدن خار** مصدر اصطلاحی۔ خارج شدن و بیرون آمدنش۔ متعلق بمعنی اوّل (برون آمدن) که گذشت (ظہوری ے) مبادا خار راہ ہجر در پا ہیچ دشمن را ٭ بکاوم تا بتارک گر بکاویدن برون آید ٭ (اردو) کانٹا نکلنا۔ (پاؤں یا ہاتھ سے)

(۳۲۵۸) **برون آمدن درد از دل** مصدر اصطلاحی۔ دور و دفع شدن درد از دل متعلق بمعنی چہارم (برون آمدن) که گذشت (ظہوری ے) بمنع نالہ قفلی بر دہان از ہر نفس بندم ٭ اگر دانم که درد از دل بنالیدن برون آید ٭ (اردو) دل سے درد جاتا رہنا۔

(۳۲۵۹) **برون آمدن گل از غنچہ** مصدر اصطلاحی۔ پیدا شدن گل باشد از غنچہ متعلق بہ معنی اوّل (برون آمدن) که گذشت (ظہوری ے) بہار آمد ز نرگس باغ دارد چشم بر راہت ٭ که گل از غنچہ می خواہد بگل چیدن برون آید ٭ (اردو) گل پیدا ہونا۔

(۳۲۶۰) **برون آمدن لب** مصدر اصطلاحی۔ بلند شدن لب برای بوسہ متعلق بہ معنی

یازدہم (برون آمدن) کہ گذشت (انوری
ہ) لبت تا عاشقان را دست گیرد ٭
برون آید بدست دیگر امروز ٭ (اردو)
لب بوسہ کے لئے بلند ہونا۔ بوسہ پر آمادہ
ہونا جیکی شکل لب کو بلند کرتی ہے۔

برون آمدن نگاہ مصدر اصطلاحی۔
آمادہ نگاہ شدن متعلق بمعنی دوم (برون
آمدن) کہ گذشت (ظہوری ہ) چون برون
آمد نگہ راہی بجائی می رود ٭ پرتو دیدار
بر بام منظر افتادہ ایم ٭ (اردو) دیکھنے
پر آمادہ ہونا۔ دیکھنا۔

برون آمدن ہمت مصدر اصطلاحی
ظاہر شدن ہمت متعلق بمعنی دوازدہم
(برون آمدن) (صائب ہ) ہمت از
اندیشۂ سائل نمی آید برون ٭ گردن مینا
ز انتظار ساغر است ٭ (اردو)
ہمت ظاہر ہونا۔

برون آوردن استعمال بضمتین و
بکسر اول وضمۂ ثانی۔ ہر دو متعدی برون
آمدن است کہ گذشت مرکب با لفظ برون
و مصدر آوردن (۱) آوردن کسی را
از داخل بہ خارج چنانکہ (برون آوردن
زید از جائی) و (۲) چیزی را از چیزی
بر آوردن) چنانکہ (برون آوردن شمشیر
از غلاف یا خار از پا) کہ بہ (برون آوردن
چیزی از چیزی) می آید و (۳) بر آوردن
و نجات دادن و رہانیدن چنانکہ (برون
آوردن از چیزی یعنی از تلخی وغیر ذلک
بر آوردن) (اردو) (۱) کسی کو اندر
سے باہر لانا (۲) کوئی چیز کسی چیز سے نکالنا
جیسے تلوار میان سے نکالنا یا پاؤں سے کانٹا
نکالنا (۳) نجات دلانا۔ چھڑانا۔

برون آوردن از تلخی مصدر اصطلاحی
بیرون کردن و بر آوردن از تلخی و نجات

داد ن ازان متعلق بمعنی سوم بر ون آوردن
که گذشت (ظهوری ؎) بزهری عمر شیرین
را بر ون آوردم از تلخی ٭ شدم از چاشنی
گیران زشکر کام می شویم ٭ (اردو)
تلخی سے نجات دینا۔ تلخی سے نکالنا۔

(۳۲۹۶) **بر ون آوردن از جائی** استعمال
بمعنی حقیقی است یعنی کسی را از حجره یا خانه
یا امثال آن بیرون آوردن متعلق به معنی
اول (بر ون آوردن) که گذشت ظهوری
؎) یوسف از زندان نیاوردی برون
٭ کو سیر باغ بوستان عیب است عیب
٭ (صائب ؎) برون آورده غوغای
خرامش گوشه گیران را ٭ نشست جلوه پامال
است رفتار راچنین باید ٭ مخفی مباد که
درین شعر صائب قرینه متقاضی آنست
که (از گوشه) را محذوف دانیم (اردو)
باہر لانا۔ (کسی مقام سے)

(۳۲۹۷) **بر ون آوردن از چیزی** مصدر
اصطلاحی۔ نجات دادن از چیزی چنانکه
از چاه بر آوردن و مصدر (برون آوردن
از تلخی) که بجایش گذشت متعلق از همین مصدر
عام است (اردو) نجات دینا نکالنا
جیسے باولی سے نکالنا۔ غم سے نجات دینا۔

بر ون آوردن از هوس مصدر
اصطلاحی۔ از قبیل (بر ون آوردن از
تلخی) و متعلق بمصدر عام (برون آوردن
از چیزی) که گذشت و این همان است
که در مقصوره به (از هوس برون آوردن
کسی را) گذشت (اردو) دیکھو (از هوس
بر ون آوردن کسی را)

(۳۲۹۸) **بر ون آوردن چیزی از چیزی**
استعمال۔ خارج کردن چیزی باشد از
چیزی چنانکه بر آوردن شمشیر از غلاف
یا خار از پا و امثال آن متعلق به معنی دوم

(برون آوردن) کہ گذشت (صائب ؎ زبی دردان علاج درد خود جستن بدان ماند ٭ کہ خار از پا برون آید کسی از نیش عقرب ہا ٭ (اردو) کسی چیز کو کسی چیز سے نکالنا۔ جیسے تلوار میان سے یا کانٹا پاؤں سے

برون آوردن سر از چیزی استعمال۔ بہ تماشای چیزی و کسی سر از جائی بیرون کردن چنانکہ (بر آوردن سر از دریچہ و روزن) (صائب ؎ حوریان از روزن جنت برون آرند سر ٭ چون نگہ زان مردم چشم گردد آشکار ٭ این متعلق است بمعنی دوم (برون آوردن) کہ گذشت (اردو) تماشے یا شاہدے کے لئے سر کسی چیز سے باہر نکالنا جیسے دریچے سے سر نکالنا۔

برون از جنبش اصطلاح۔ بقول مؤلف مؤید و ہفت ای برتر از فلک

عرض کند کہ کنایہ خوب نیست طالب سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین کنایہ ساکت و ہر دو محققین بالا از اہل زبان نبودہ اند کہ مجرد قول شان سندی را ماند (اردو) آسمان سے بلند۔ برتر۔

برون افتادن استعمال۔ بمعنی حقیقی (۱) بیرون شدن از چیزی چنانکہ (برون افتادن از پردہ و فاش شدن) لازم بردن کردن و مرادف برون شدن۔ سند این در ملحقات می آید (اردو) باہر آنا۔ باہر ہونا۔ فاش ہونا۔ ظاہر ہونا (۲) برون افتادن بمعنی رسوا شدن چنانکہ (برون افتادن از پردہ و امثال آن) کہ در ملحقات می آید (اردو) رسوا ہونا۔ بدنام ہونا۔

برون افتادن از پردہ مصدر

(۳۲۹۹) (۳۳۰۰) (۳۳۰۱)

اصطلاحی۔ (۱) فاش شدن و (۲) رسوا
شدن (ظہوری ؎) بیرون افتم از پردۂ
رمز و ایما، کشادی برین راز مبہم بہ بندم
(سحابی استرابادی ؎) از ہر دو جہان
زیادہ می خواہم ، و ز پردہ برون فتادہ
می خواہم ، مخفی مبادکہ (از پردہ بیرون
افتادن) بجای خودش در مقصورہ گذشت
(اردو) (۱) فاش ہونا (۲) رسوا ہونا۔

برون افتادن از گریبان مصدر
اصطلاحی۔ ظاہر شدن و بیرون آمدن
از گریبان (ظہوری ؎) نمی افتد برون
این اخگرم از گریبانم ، درون سینہ
تا کی داغ دل برکید گر چیدن ، (اردو)
ظاہر ہونا۔ باہر آنا۔ (گریبان سے)

برون افتادن تخم از خاک مصدر
اصطلاحی۔ بمعنی ظاہر شدن است و بالای
زمین آمدن۔ (صائب ؎) برون افتد
چو تخم از خاک گردد روزی موران ،
نہان کن زینہار از دیدۂ مردم عبادت
را ، (اردو) ظاہر ہونا مٹی سے باہر ہونا

برون افتادن دل مصدر اصطلاحی
بیرون آمدن دل از جای (ظہوری ؎) دل
آمد در طپیدن از درون ترسم برون
افتد ، جگر را لخت لخت آرم شگاف سینہ
بہ چینم ، (اردو) دل نکل پڑنا۔

(الف) **برون افکن** اصطلاح۔ الف
(ب) **بیرون افگندن** بقول (ناصری در
ملحقات) کنایہ از اسبابیست کہ وقت
عزیمت مسافرت برای ہمراہ بردن از
خانہ بیرون افگنند (نظامی ؎) (بیرون
افگن) بنہ زین دار نہ در ، مگر ایمن
شوی زین مار نہ سر ، **مؤلف** عرض
کند کہ اسم مفعول ترکیبی است بمعنی بیرون
افگندہ و کنایہ از سامان سفر کہ بیرون خانہ

می کنند و (ب) مرادف (بیرون انداختن) که می آید (اردو) (الف) سفر کا سامان نذر کر (ب) باہر کرنا۔

بیرون انداختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی و مرادف (برون افگندن) بمعنی بیرون کردن است که گذشت (صائب ؎) خوردن گندم برون انداخت آدم را ز خلد ٭ تا بدانی پیش حق یک جو اطاعت مشکل است ٭ (ظهوری ؎) فکر اسباب ظهوری ز دل انداز برون ٭ وای آن سر که باندازهٔ سامان نخته ند ٭ (اردو) باہر کرنا۔ نکال دینا۔

(۴۳۰۳) **برون بر آوردن** استعمال۔ مرادف معنی سوم (برون آوردن) که گذشت (ظهوری ؎) بیهوده نکته سازان افگنند ورنه با بهانه خود برابرون برآرم از قیل و قال مردم ٭ (اردو) نجات دینا۔ بچانا۔

(۴۳۰۴) **برون بردن** مصدر اصطلاحی۔ (۱) بمعنی حقیقی بیرون کردن چیزی و کسی از جائی و (۲) دور کردن و دفع کردن چیزی (اردو) (۱) باہر لیجانا۔ کسی چیز کو یا کسی شخص کو (۲) دور کرنا۔

(۴۳۰۵) **برون بردن از شهر** مصدر اصطلاحی دور کردن و دفع کردن از شهر اعم از آنکه چیزی را یا کسی را (ظهوری ؎) شور خود چون برم از شهر برون ٭ بهر دیوانگیم صحرا نیست ٭ (وله ؎) چه قدر غم دل دیوانه برون برد ز شهر ٭ این همه فصل بهار آمد و صحرا نشگفت ٭ (اردو) شہر سے دفع کرنا۔

(۴۳۰۶) **برون بردن از مجلس** استعمال۔ دور کردن از محفل باشد و برداشتن از

مجلس (ظهوری ؎) شراب عشوه چندان کرد ساقی دوش در کارم ہکه از مجلس برون بر دوش بر دم صبر و طاقت را ہ(اردو) مجلس سے باہر کرنا۔ لیجانا۔

برون بردن خرابی از چیزی مصدر اصطلاحی۔ دور و دفع کردن خرابی از چیزی باشد (انوری ؎) ملک را رای تو معمور چنان می دارد ہکه به تدبیر برون برد خرابی از می ہ(اردو) خرابی کسی چیز سے دور کرنا۔ دفع کرنا۔ مٹانا۔

برون بردن رخت از دل استعمال۔ دور کردن خیال از دل مرادف (از دل رخت بدر انداختن) که در مقصوره گذشت (ظهوری ؎) امید دیدن فردا برون می برد رخت از دل ہبجا واقع شد این تغییر احوال خراب امشب ہ(اردو) دل سے دور کرنا۔

برون برشدن از چاه مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی بیرون آمدن از چاه (بدر چاچی ؎) برشود یوسف زرین رسن از چاه برون ہبسکه به گرد عذار اشک زلیخا آورد ہ(اردو) کنوین سے باہر آنا۔ نکلنا۔

برون پریدن خدنگ از کمان (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بیرون شدن تیر از کمان باشد۔ (ازرقی هروی ؎) پیکان بقبضه سر کشد از بهر جنگ تو ہ ونه سوی زه خدنگ برون پرد از کمان ہ(اردو) تیر کا کمان سے چھوٹنا۔

برون تاختن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف

عرض کند که (۱) دوانیدن از جا بمعنی
متعدی و (۲) دویدن از جا و گریختن
بمعنی لازم (فغانی شیرازی ؎) مستانه
برون تاخته توسن کین را که بتخانه چنین
ساختهٔ خانهٔ زین را که (ظهوری ؎)
کند زیر و زبر تنها سپاه صبر و طاقت را
که بیرون تازد ملایان عشوه گر از عقب
مژگانش که (قاسمی گونابادی ع) زبیداد
عالمم برون تاختن (اردو) (۱) دوڑانا
(۲) دوڑنا - بھاگنا -

برون تاختن از خود | مصدر اصطلاحی
از خود بیرون و بی خود شدن (ظهوری
؎) از خود برون نتاخته یا در گلی چنین
خود رعشق ظلمی نساخته کس منزلی چنین که
(اردو) بے خود ہونا - آپے سے باہر ہونا

برون تو | مقوله - بقول انند و (بہار
بحواله سروری) بمعنی برای تو و بجهت تو
مؤلف عرض کند که ما این را در سروری
نیافتیم و سندی که از رودکی پیش کرده
نقلش بر معنی (۱) برون گذشت که بقول
سروری بمعنی (برای) مذکور شد نمی دانیم
که محققین بالا این را مخصوص بالفظ (تو)
چرا کرده اند و چرا این را برنگ مقوله آورده اند
جز این نباشد که در سند رودکی استعمال
(برون تو) بمعنی برای تو آمد - وای برین
تحقیق که عام را خاص می کنند و وجه تخصیص
بیان نمی کنند بحث (برون) بدین معنی
بجایش گذشت و ما با سروری اتفاق داریم
که (برون) را بمعنی (برای) بجایش نوشت
و استعمالش مخصوص نکرد با کلمهٔ (تو) -
(اردو) تیرے لئے - تیرے واسطے تیری خاطر

برون خرامیدن | استعمال - کنایه از
گریختن است صاحب آصفی ذکر این کرده
از معنی ساکت (فغانی شیرازی ؎) برون

خرام که بسیار شیخ و دانشمند ۲ خراب آن شکن و طرۀ و بناگوشند ۲ (اردو) بھاگنا۔

برون دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول آصفی بیرون دادن کنایہ از آشکارا کردن مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (عرفی ٥) از حجاب سخنم بسکه عرق داد برون ۲ صورت شیشه بر آورد زلال تسنیم ۲ (صائب ٥) ببین بدور لبش خط عنبر افشان را ۲ که چون شراب برون داده راز پنهان را ۲ (اردو) ظاہر کرنا۔

برون دمیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر بیرون دمیدن کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که پیدا شدن و بیرون آمدن (انوری ٥) گر صبا از کف دست تو وزد تا آید ۲ در رم افشان دمد از شاخ برون دست چنار ۲ (اردو) نکلنا۔ پیدا ہونا۔

(الف) **برون دویدن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بیرون شدن و بیرون آمدن از جای (شانی تکلو طہرانی ٥) می پرد چشم و دل می دود از سینه برون ۲ ہمنشین خانه بیار آی که غافل نرسد ۲ مؤلف عرض کند که

(ب) **برون دویدن دل** کنایہ از بیقراری دل است که از سند بالا پیدا می شود (اردو) (الف) باہر ہونا۔ باہر آنا۔ (ب) دل بیقرار ہونا۔ دکن مین کہتے ہین (دل باہر نکل پڑنا) بعض اہل دہلی اسکو جائز خیال کرتے ہین۔

برونده استعمال۔ بقول سروری و برہان و جامع و سراج و مؤید بہ رای مہمله و واو و نون بوزن شرمنده (۱) سله و سبد مؤلف عرض کند که ہمین لغت بیای

فارسی هم می آید و آنچه به دال سوم عوض واو گذشت اشارهٔ این همه را انجا کرده ایم و
همین اصل است و آنچه ببای فارسی می آید مبدّل این چنانکه تب و تپ اصل این
رونده بود موحدهٔ زائد در اوّل این آورده (برونده) کردند و رای مهمله را
در استعمال ساکن کردند و (رونده) اسم فاعل رفتن است که حقیقت آن در
ردیف رای مهمله بیان کنیم و دریجا همین قدر کافی است که سبد و بستهٔ قماش برای
نقل سامان بکار آید و نقل و حرکت بالواسطه می کند پس فارسیان این را مجازاً بمعنی
سلّه و سبد استعمال کردند و بس (اردو) ٹوکرا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر
سبد۔ جھلی۔ جھابا۔ بانس یا جھاؤ وغیرہ کا بنا ہوا ظرف (بحر ع) مغبچے آوازہ کستے ہیں
سیری دستار پہ ٭ ٹوکرا کب تک یہہ سر پہ عزت و توقیر کا ٭

(۲) برونده۔ بقول برهان و جامع و ناصری و سراج و مؤید و (سروری بحوالهٔ نسخهٔ
میرزا) و (سامی فی الاسامی) بستهٔ قماش که بعربی رزمه گویند مؤلف عرض کند که
ماخذ این هم همان است که بمعنی اوّل گذشت و این مجاز معنی اوّل است (اردو)
بستہ۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ بندھا ہوا گٹھری۔ پس اس کا ترجمہ کپڑوں کا
بستہ یا گٹھا ہے۔ محاورۂ اردو میں بڑی گٹھری کو گٹھا کہتے ہیں۔

برون راندن مصدر اصطلاحی۔ کنایه از دوانیدن و پیش بردن۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت (انوری ع) جاه او مرکب از برون راند ٭ جود او دولت ده بعلّتین ٭ (نظامی ع) سکندر به دستوری رهنمون ٭ ز مقدونیه راند رایت

برون ہو (اردو) دوڑانا۔ آگے لیجانا۔
برون رستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت وسندی که پیش کرده است برای (برون روئیدن) است واین مرادف آنست ولیکن با سندی از انوری یافته ایم (ے) بادنوروز سحرگه چو به بستان بگذشت ہو گل صد برگ برون رست ز پیراہن خارہ ہو (اردو) دیکھو برون روئیدن۔
برون رفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که خارج ومحو شدن و دور شدن (صائب ے) عشقی که صادق است بود ایمن از زوال ہو این تب برون نمی رود از استخوان صبح ہو (ظهوری ے) می رفت از صفحهٔ صورت ها برون ہو صورتش گر زیور تصویر نیست ہو (صائب ے) گریبان ز کوی او دل ما می رود برون ہو زین باغ آب رو بتقاضای رود برون ہو (اردو) خارج ہونا۔ محو ہونا۔ دور ہونا۔
برون روئیدن مصدر اصطلاحی بمعنی برآمدن (ازرقی ہروی ے) مرجان فروغ لاله برون آید از چمن ہو مینا نهاد برگ برون روید از چنار ہو (اردو) نکلنا
(الف) **برون ریختن** مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی بیرون کردن و ریختن است و ۔۔۔۔۔
(ب) **برون ریختن آب از چشم** مصدر اصطلاحی۔ کنایه باشد از گریستن (بنائی ہروی ے) از موج گریه شود غرق آب کشتی چشم ہو اگر نه مردم چشم آب از و فرو ریزد ہو وہمچنین ۔۔۔۔
(ج) **برون ریختن پرتو** افگندن پرتو

(۳۴۱۵)
(۴۳۱۶)
(۴۳۱۷)

باشد (ظہوری ؎) ہر شراری پر توصد روزمی ریزد برون ؛ در شبستان تمنّا شمع دولت برگرفت ؛ وہمچنین۔۔

(د) برون ریختن حلاوت پیش افگندن حلاوت (ظہوری ؎) حلاوتی کز شہد لبت زیادت بود ؛ بشور خندہ برون ریختی شکر برداشت ؛ وہمچنین۔

(ہ) برون ریختن رخت از جائی دور کردن رخت از سرا باشد۔ (ظہوری ؎) اگر می بایدت در کوچۂ آسودگی منزل ؛ برون ریز از سرای طبع رخت رسم و عادت را ؛ (صائب ؎) فرصت خاریدن سر نیست در پایان عمر ؛ رخت پیش از سیل من باید برون از خانہ ریخت ؛ (اردو) (الف) باہر پھینکنا۔ باہر کردینا۔ (ب) رونا (ج) پرتو ڈالنا۔ نور ظاہر کرنا (د) حلاوت سامنے رکھدینا۔ (ہ) سامان باہر کرنا۔ دور کرنا۔ (کسی جگہ سے)

برونز اصطلاح۔ بقول بول چال فارسیان برنج را گویند کہ بمعنی سوّمش گذشت کہ ترجمۂ آن در اردو پیتل است و بہ انگلیسی برانز۔ **مؤلف** عرض کند کہ لغت انگلیسی را بہ تبدیل الف باواو مفرس کردہ اند دیگر ہیچ معاصرین عجم بضمّ اوّل و دوم و سکون واو و نون و زای ہوّز خوانند۔ وای برین بی رحمی کہ معاصرین عجم لغات خود را مخفی می کنند در مفرّسات بی ضرور۔ (اردو) دیکھو برنج کے تیسرے معنے۔

برون زدن دست مصدر اصطلاحی نظاہر شدن و بیرون آمدن دست باشد (انوری ؎) در ابر اگر ز دست تو یک خاصیت نہند ؛ دست تہی برون نزند دیگر از جہان ؛ (اردو) ہاتھ نکلنا۔ ہاتھ باہر آنا۔

بروزنی اصطلاح - بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار اشیائی کہ از برنج درست کردہ باشند مؤلف عرض کند کہ بجزین نیست کہ مرادف (برنجی) است چنانکہ طشت برنجی وشمع برنجی - یای نسبت زیادہ کردہ اند بر لغت (برونہا کہ بمعنی برنج گذشت) و ماصراحت ماخذش ہمد را انجا کردہ ایم (اردو) برنجی - یعنی پیتل کا بناہوا -

برون ساز اصطلاح - کسی کہ ظاہر خود را درست دارد و باطنش درست نباشد اسم فاعل ترکیبی بمعنی آرایش کنندہ بیرون (صائب ؎) نبود سیرت شایستہ خود آرایان را ٭ کہ برون ساز محالست درون ساز شود ٭ (ولہ ؎) از خود آرا طمع سیرت شایستہ خطاست ٭ کہ برون ساز درون ساز نگردد ہرگز ٭ (اردو) وہ شخص جس کا ظاہر درست ہو - باطن اچھا نہو -

برون سرا اصطلاح - بقول سروری ورشیدی وبرہان وبحر وناصری وجامع زری باشد کہ در غیر دار الضرب سکہ کنند مثالش نزاری قہستانی گوید (؎) افسانہ موعظت سرایان ٭ نقدلیست ولی برون سرائی ٭ (ولہ ؎) باقول سینہ با من ناچیو سیم پاک بنمودی ٭ آخر امتحان کردم زر بیرون سرا بودی ٭ (ولہ ؎) بروشنائی نتوان شناخت قلب از نقد ٭ اگرچہ نقد روان مرا روانی نہ ٭ محک مشاہد حال است وعاقلان دانند ٭ کہ سکہ درہمن برون سرائی نہ ٭ خان آرزو در سراج فرماید کہ بکسر اوّل است وظاہرا این لفظ مجاز باشد یعنی زر یکہ بیرون سرای دار الضرب سکہ زدہ باشند مؤلف عرض کند کہ محقق ہند نژاد در این صراحت ماخذ از خیال سطحی کار گرفتہ است کہ سرا را دار الضرب

(۱۴۶۵)

گرفت وحق آنست که (سره) لغت فارسی است که بقول برهان بمعنی زر رائج وتمام عیار ونقیض قلب یعنی (ناسره) می آید (رائج) فارسیان های هوز آخره را بالف بدل کرده چنانکه خاره وخارا وپس ازان ترکیب کرده با لفظ برون ومعنی لفظی این خارج از کامل العیاری وکنایه از زر قلب حیف است که محققین بالا در معنی این هم از تحقیق کار نگرفته اند ولیکن مرادشان همین است که ذکرش کرده ایم طرز بیان شان خوب نیست از کلام استادان که پیش شده هم همین معنی درست می شود که ذکرش کرده ایم (اردو) کھوٹا سکہ۔ سکہ قلب۔ مذکر۔

(۲) برون سرا۔ بتحقیق ما بسبیل مجاز بمعنی کسی که دلش صاف نباشد مفسد و شریر وسند این بر معنی اول از سند دوم گذشت (اردو) کھوٹا۔ بقول آصفیہ ہندی۔ شریر۔ بدذات۔ مفسد جیسے "ایسا بڑا کھوٹا آدمی ہے۔"

برون شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی خارج شدن است چنانکه (برون شدن از دل) (مسعود جرجانی ۵) برون شدی چو براهیم از دل آتش که بگردش آتش شوریده می شدی گلنار ۵ و (برون شدن از شهر) (انوری ۵) سال بد پانصد وسی وسه تاریخ عجم که گفت برخیز که از شهر برون شد همراه که (اردو) باہر ہونا۔ باہر جانا۔

برون عید استعمال۔ بقول بهار و آنند پیش از عید مؤلف عرض کند که اصلا محاوره نیست معاصرین عجم بر زبان ندارند ومحققین فارسی زبان ازین ساکت۔ سندی که پیش نظر

خلاف قیاس (اردو) عید سے پہلے۔

برون فتادن از چیزی استعمال مخفف برون افتادن بمعنی ظاہر شدن است (ظهوری ع) نبض شادی برون فتاد از پوست ٭ غمزه در دست نیشتر دارد ٭ (اردو) باہر ہونا۔ ظاہر ہونا۔ دکن میں (باہر پڑنا) مستعمل ہے۔

برون فشاندن مصدر اصطلاحی۔ بیرون کردن است (ظهوری ع) برون فشاند ظهوری ز مغز عطر سخن ٭ شمامهٔ شمیم تو در مشام کشید ٭ (اردو) باہر کرنا۔

برون فگندن استعمال۔ مرادف برون فشاندن است (ظهوری ع) رفت افسردگی از دل بفگندیم برون ٭ ای خوش آن دل که در و شعلهٔ آهی گیرد ٭ (وله ع) ای دیده رخت گریه ز منزل برون فگن ٭ ای لب برای خنده توهم جای باز کن ٭ (اردو) باہر کرنا۔

برون کردن استعمال۔ بمعنی خارج و دور کردن و علاحده کردن۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت (اصفهانی ع) مرا نشاند برو زسیاه خویش هنوز ٭ ز سر برون نکند طره تو طراری ٭ (ظهوری ع) ز کوة گوشها باید برون کرد ٭ زبان در داستانش بهره منداست ٭ (وله ع) سهل باشد که برونم کنی از محفل خویش ٭ گر توانی بدر انداز مرا از دل خویش ٭ (وله ع) برون کرده ام صد تمنا ز دل ٭ که یک حسرتش را در آورده ام ٭ (اردو) باہر کرنا۔ دور کرنا۔ علیحدہ کرنا۔

برون کشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب موید آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت عرض کند که مرادف برون کردن است (خسرو دهلوی ع) سوز دل تا کی نگه دارم

بقول آصفیہ موچھون کو بل دینا۔

بروت تافتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی گوید کہ بصلہ از مرادف مصدر گذشتہ مؤلف عرض کند کہ این اصل است و آن مزید علیہ این (شاعر ؁) ہرکہ از ما بروت می تابد بماتیش فراغتی داریم بمخفی مباد کہ این ہم شامل باشد بہ ہر دو معنی آن (اردو) دیکھو بروت بر تافتن۔

(الف) **بروت ریختن** مصدر اصطلاحی۔ بقول آصفی مغلوب و زبون گردیدن (زلالی خوانساری ؁) پنبہ از خفتش چہ یابد و جہ قوت بہ ز آتش موسی فرو ریزد بروت بہ مؤلف عرض کند کہ این سند (بروت فرو ریختن) است عیبی ندارد کہ ہر دو مستعمل است و مصدر بروت کسی ریختن (امی آید وہمین سند ان بہار متعلق بدان کند و مصدر ----

(ب) **بروت فرو ریختن** لازم و متعدی ہر دو آمدہ (۱) بمعنی حقیقی لازم و متعدی و (۲) مغلوب کردن (اردو) (الف) مغلوب کرنا (ب) (۱) موچھہ گرنا۔ جھڑنا موچھہ اکھڑوا دینا (۲) مغلوب کرنا۔

بروت کسی برکندن مصدر اصطلاحی بقول بہار و انند کنایہ از رسوا کردن (انوری ؁) با نرمی حشوہای شانت بہ برکندہ قدر بروت قاقم بہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) رسوا کرنا۔

بروت کسی را پنبہ نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر و بہار کنایہ از ظرافت و تمسخر (زلالی ؁) گلگونہ در تبسمہای شادی بہ بروت باد را پنبہ نہادی بہ مؤلف عرض کند کہ رسم است

(اردو) دیکھو برنوس ۔

برونی استعمال بقول فدائی که از معاصرین عجم بود خارجی **مؤلف** عرض کند که مخفف بیرونی باشد بزیادت تحتانی نسبت در آخر بیرون و بیرون دیگر هیچ (اردو) بیرونی کہہ سکتے ہیں یعنی جو چیز باہر ہو اردو میں اسی سے بیرونجات بمعنی دیہات و قصبات حوالی شہر مستعمل ہے ۔

بروی آب آوردن مصدر اصطلاحی بقول غیاث ظاهر ساختن بحواله بااوستید **مؤلف** عرض کند که (برو آوردن) هم موافق قیاس باشد برین معنی و (بروی آب آوردن) بحسب قیاس مفت آوردن باشد ولیکن استعمال این از نظر ما نگذشت طالب سند باشیم و بدون سند استعمال اعتبار را نشاید محققین فارسی زبان ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) ظاہر کرنا ۔

بروی بر دویدن مصدر اصطلاحی بقول جهانگیری کنایه از گرم عتاب شدن (ظهوری ۵) زین ساز و دو دیده خاوتی برسر کوی ٭ آویخته تارش دل ناهید بموی ٭ هر بار باو گفته تو پیش آمد ٭ صد بار اگر بر دودش نغمه بروی ٭ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است که هر که گرم عتاب شود بر روی کسی می دود همان (بر رو دویدن) است که بجایش گذشت و صراحت کامل بر (بر رو دویدن) کرده ایم (اردو) دیکھو خشم شدن ۔

بروی چیزی خراب شدن مصدر اصطلاحی ۔ افتادن بر چیزی چنانکه صاحب رهنما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار گوید که "بروی جاده و سر کالسکه خراب شود" ای افتد در راه از کالسکه **مؤلف** عرض کند که خلاف قیاس نیست (اردو) کسی چیز پر گر پڑنا ۔

بروی خود آوردن | مصدر اصطلاحی۔ بر زبان آوردن و ظاہر کردن (صائب ؎) اگر بجرم سینہ صافی سنگ بارانت کنند ❊ ہمچو آب از بردباریہا بروی خود میار ❊ (اردو) زبان پر لانا۔ ظاہر کرنا۔

بروی دست بردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند باعزاز و احترام بردن (محمد جعفر مذنب ؎) تا گشتہ بیخودی مرا الہ صفت ❊ این لالہ رخان بروی دستم بردند ❊ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است وہمان کہ بہ (بر روی دست بردن) گذشت (اردو) ہاتھوں ہاتھ لیجانا۔ دیکھو بر روی دست بردن۔

بروی دو عالم دربستن | مصدر اصطلاحی۔ از دنیا و دین سروکاری نداشتن (ظہوری ؎) دل غم نشین شد است بتا خانہ شادیین ❊ دربستہ ام بروی دو عالم گشادیین ❊ (اردو) دو عالم سے سروکار نہ رکھنا۔

بروی دویدن | مصدر اصطلاحی۔ بہار این را مرادف (بر روی دویدن) دانستہ و اسناد ذیل بذیل آن نوشتہ (محمد قلی سلیم ؎) چو تیغ نیست محابا ز خصم تیشۂ ما ❊ بروی سنگ دود ہمچو آب شیشۂ ما ❊ (رفیع ؎) توان نشست چو شبنم بروی گل گریان ❊ ولی بذوق دویدن بروی خار خوشست ❊ (ظہوری ؎) این قطرۂ خون بر رخ تو چیست ہلالی ❊ گویا کہ دل از غصہ بروی تو دویدہ است ❊ مؤلف عرض کند کہ این مصدر عام معنی حقیقی است وبس یعنی دویدن کسی بر کسی اعم ازینکہ بخشم باشد یا بذوق یا غیر ہر دو (اردو) کسی کی جانب یا کسی پہ دوڑنا۔

بروی روز افتادن راز | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند کنایہ از بسیار ظاہر و آشکارا شدن۔ سندی کہ از مولانا

بنائی پیش کرده است بر (بروز افتادن
راز) گذشت وشک نیست که متعلق بدین
مصدر اصطلاحی است و این مرادف (بروز
افتادن راز) است که گذشت وخیال خود
هم رانجا ظاهر کرده ایم محققین بالا که راز را
ازمعنی خارج کرده اند تسامح شان است
(اردو) دیکهو بروز افتادن راز۔

بروی کار آمدن مصدر اصطلاحی۔
بقول بهار وانند بعرصه آمدن مؤلف عرض
کند که (بر روی کار آمدن) بجایش گذشت
وما آن را مرادف این گفته ایم که بمعنی ظاهر
شدن است سند استعمال پیش نشد۔ عیبی
نیست معاصرین عجم برزبان دارند (اردو)
ظاهر هونا۔

بروی کار آوردن مصدر اصطلاحی
بقول بحر وبهار بعرصه آوردن مؤلف
عرض کند که ظاهر کردن است مرادف
(بر روی کار آوردن) که بجایش گذشت
(خواجه سلمان ؎) خط را بروی کار در آورد
عاقبت ٭ سرگشته زلف راهمگی برکران
نهاد ٭ (میرزا صائب ؎) یاقوت آبدار
تو آورد عاقبت ٭ خطی بروی کار که ریحان
بگرد رفت ٭ (ظهوری ؎) هنر نهانی
خود را بروی کار آور ٭ که غمزه شده مائل
به ترکتاز ایدل ٭ (وله ؎) آورده نهانی
خود را بروی کار ٭ آماده خرابی یغمای کیستی
٭ (اردو) ظاهر کرنا۔

بروی کسی چیزی کردن مصدر
اصطلاحی۔ بقول بهار وانند بحضور ومواجهه
کسی چیزی کردن مؤلف عرض کند که
(بر روی کسی چیزی کردن) بجای خودش
گذشت وما خیال خود هم رانجا ظاهر کرده ایم
حق آنست که (بر روی کسی) یا (بروی کسی)
هر دو بمعنی پیش کسی وبمواجهه کسی باشد ومعنی [?]

بیان کردن کافی بود چنانکه (۱) از روی کسی
آوردن چیزی) و (۲) (بروی کسی پیاله
کشیدن) و (۳) (بروی کسی حرف وسخن
زدن) و (۴) (بروی کسی ساغر زدن)
و (۵) (بروی کسی نوشیدن شراب) همچنین
مصادر اصطلاحی است که برای آن مصدر
بالا را قائم کرده اند که لفظاً درست نیست
(محمد قلی سلیم) جهان مغلبه اگر داد جرعه
آبی * همان نفس چو می آن را بروی ما آورد
* (ملا وحشی) ای سبزه این چه بخت
تو داری که لاله سان * هر سو کسی پیاله
بروی تو می کشد * (صائب) بروی
او سخنان درشت حظ فرنیید * شکسته دل
مپسندید حرف بد گو را * (حافظ)
دران ساعت که جام می بدست او مشرف
شد * زمانه ساغر شادی بروی غمگساران
زد * (خواجه شیراز) شراب خانگی
از ترس محتسب خورده * بروی یار بنوشیم
ببانگ نوشا نوش * مخفی مباد که بهار
بسند این سند ذیل هم آورده (حافظ
) عید است وموسم گل و یاران
انتظار * ساقی بروی یار ببین ماه و
می بیار * بخیال ما (بروی یار دیدن)
درین شعر معنی حقیقی دارد یعنی بر چهره
یار ماه را نظر کن که ابروی او همچون هلال
است باقی حال ما این مصدر عام را
بهتر از مصادر خاص ندانیم که ذکرش
بالا گذشت که حقیقت طلبان در غلط
نیفتند (اردو) کسی کے روبرو کچھ
کام کرنا -

بروی یکدگر چیدن مصدر اصطلاحی
درست کردن به ترتیب و درینجا بالای
یکدیگر (ظهوری) بماند با وجود خلد
در بیرون زبس تنگی * ز بس یاد تو در

خاطر بر وی یک کیچپیم کی (اردو) خوبی کے ساتھ ترتیب دینا۔ جمانا۔ قائم کرنا۔

بره بقول سروری بمعنی [illegible] زیب و برازش صاحب جهانگیری فرماید که (۱) بالفتح بای موحده مرادف براه۔ خان آرزو در سراج گوید که مخفف براه است بمعنی براز چنانکه گذشت مؤلف عرض کند که صراحت ماخذ همه را اینجا کرده ایم (اردو) دیکهو براه

(۲) بره بقول جهانگیری به فتحتین های هوز معروف۔ صاحب برهان صراحت کند که بچه گوسپند که بعربی حمل گویند خان آرزو در سراج فرماید که مخفف برّه باشد که به تشدید است بمعنی بچه گوسپند۔ صاحب رهنما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار استعمال این [illegible] بمعنی به تشدید رای مهمله کرده۔ صاحب محیط بره (برّه) به تشدید گوید در فارسی اسم بچه میش است۔ مؤلف عرض کند که برّ در عربی زبان بالفتح و بالکسر به تشدید رای مهمله بمعنی [illegible] گویند آمده (کذا فی المنتخب) عجبی نیست که فارسیان بر یادت های [illegible] اسم [illegible] برسبیل تصغیر وضع کرده باشد که از [illegible] گذشت بزیادت های نسبت در فارسی بچه گوسفند را نام کرده که گوسپند است های حالی اسم جامد فارسی زبان است (اردو) بره بقول آصفیه فارسی اسم مذکر۔ بکری یا بهیڑ وغیره کا چهوٹا بچه

(۳) بره بقول جهانگیری و سراج بالفتح های هوز بمعنی ابره یعنی روی جامه (عنصری) ع عارضش را جامه پوشیده است نیکوئی فرما جامه کان را بره مشکست آتش آستر صاحب رشیدی بذکر این معنی گوید که مصرع ثانی این شعر باختلاف لفظی

چنین دیده شد (ع) جامهٔ کش ابره از شکست و زاتش آستر کو مؤلف عرض کند که
اندرین صورت این شعر سند این معنی نباشد صاحب ناصری فرماید که مخفف ابره
جامه که رویهٔ جامه باشد و نسبت اختلاف لفظی مصرع دوم شعر بالا هم ذکر کرده
ما می گوئیم که باقی حال این را مخفف ابره توان گرفت که بجایش گذشت وجا دارد
که این را مرکب گیریم از کلمهٔ بَر و های نسبت که بَر بمعنی بالا گذشت و چیزی که به بالا
نسبت دارد کنایه باشد از ابره که بالای آستر است اندرین صورت هیچ ضرورت
ندارد که این را مخفف ابره گیریم بلکه آبره مزید علیه این باشد بزیادت الف
وصل در اوّلش فالآخر اقوی من الاوّل (اردو) دیکھو ابره کے پہلے معنے۔
(۴) بره - بقول برهان باخفای های هوّز کنایه از عاجز و زبون خان آرزو در سراج
بذکر این گوید که ازین ماخوذ است (بره گرفتن) بمعنی عاجز و زبون گرفتن و این
مجاز باشد مؤلف عرض کند که ما این را بدین معنی مجاز معنی دوم دانیم که بچه گوسپند
هم عاجز باشد پس فارسیان بمجاز این را بتخفیف رای مهمله بمعنی مطلق عاجز استعمال
کردند و بس وجا دارد که این معنی را از مصدر اصطلاحی (بره گرفتن) پیدا کرده باشند
که صراحت ماخذش هید رانجا می آید پس مصدر مذکور ازین ماخوذ نیست بلکه این
ماخوذ است ازان و غلطی محققین بالا است که از مصدر مرکب لفظ بره را جدا کرده
این معنی پیدا کرده اند چه بمعنی عاجز و زبون کردن در مصدر مذکور از مجرد لفظ بره
پیدا نشد (اردو) عاجز - دیکھو استوه -

(۵) بره - بقول اننده و غیاث لغت فارسی است به تشدید رای مهمله بمعنی برج حمل که محل شرف آفتاب است وقتی که آفتاب در برج حمل باشد موسم بهار شروع می شود مؤلف عرض کند که مجرد قول دو معاصرین هند نژاد است طالب سند استعمال می باشیم و اگر بدست آید توانیم قیاس کرد که مجاز معنی دوم است دیگر هیچ (اردو) حمل - اسم مذکر - دیکھو (اوّل برج)

برهٔ آب اصطلاح - بقول بحر بمعنی موجهٔ آب و گویند که بعضی این را به نون عوض موحده (نرهٔ آب) گفته اند صاحب ملحقات برهان هم ذکر این کرده - خان آرزو در سراج بحوالهٔ زفان گویا به تشدید رای مهمله آورده و بحوالهٔ شرفنامه به نون عوض موحده آورده مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و برّه درین اصطلاح مجاز بمعنی دومش بمعنی لفظی بچهٔ آب و کنایه از موجهٔ آب و آنچه به نون عوض موحده می آید آن مرکب است از نره که بمعنی موجی آید آب بمعنی خودش (اردو) موج آب - پانی کی موج مؤنث

بر هازه اصطلاح - بقول شمس با اوّل مفتوح و ثانی زده و زای منقوطه و اخفای ها مرادف پرهازه - که به بای فارسی می آید (۱) بمعنی سوخته و (۲) چوب پوسیده که زیر سنگ چقماق نهند و چقماق زنند تا آتش درگیرد و آن را پدزه و خف نیز خوانند مؤلف عرض کند که اگر سند استعمال این به موحده بدست آید توانیم عرض کرد که مبدل پرهازه باشد که می آید چنانکه تپ و تب معاصرین عجم و محققین فارسی زبان ازین ساکت و غیر از صاحب شمس دیگر کسی ذکر این نکرده و آنچه ببای فارسی اوّل می آید

مرکب می نماید از لفظ بر بمعنی حقیقتش و ہا ترہ بہ زای فارسی بمعنی ہر چیز زبون کہ می آید
و زای فارسی بدل شد بہ زای عربی چنانکہ ژند و زند و بای فارسی بہ بای عربی پس معنی
لفظی این چیزی کہ نیز زبون است و بسیار زبون و کنایہ از معنی دوم و معنی اول مجاز آن
(اردو) (۱) جلی ہوئی چیز۔ مؤنث (۲) چقماق کا لوہا۔ مذکر۔

برہان | بقول بہار بالضم معروف و تبیین از صفات اوست (عرفی ؎) برہان
دہر بود زعذاب نوعی گذشتہ بہ تسلیم در ثبوت خدا کردہ روزگار ہا۔ **مؤلف** عرض کند
کہ لغت عرب است و بقول منتخب حجت روشن و دلیل قاطع فارسیان این را بترکیب
و بالغات فارسی استعمال کردہ اند کہ در ملحقات می آید (اردو) حجت روشن
دلیل قاطع کہہ سکتے ہیں۔ مؤنث صاحب آصفیہ نے (دلیل کامل) کا ذکر کیا ہے مؤنث
یعنی دلیل یقین۔

برہان تطبیق | اصطلاح۔ بقول صاحب
بحر عجم و اصطلاحات (مرکب از ہر دو لفظ
معروف برہان التطبیق فارسی مرکب اضافی
نام برہانی کہ حکما بر اثبات واجب تعالی
شانہ آوردہ اند و در برہان دو سلسلہ
جاری کنند و مدار آن بر ابطال تسلسل
ہر دو سلسلہ باشد (آزاد بلگرامی ؎)
ببین قدرت آن دو زلف مسلسل کہ
کرد برہان تطبیق را کی باطل۔ **مؤلف**
عرض کند کہ صاحبان اصطلاحات فارسی
ازین لغت ساکت اند (اردو) برہان
تطبیق اس دلیل کا نام ہے جسکو حکما نے
اثبات ذات باری تعالی شانہ کے لئے
استعمال کیا ہے۔ مؤنث۔

برہان مسیح بقول جہانگیری در ملحقات (۱) کنایہ از مردہ زندہ کردن۔ صاحب برہان بذکر معنی بالا گوید کہ (۲) شفا دادن بیمار و (۳) اجابت دعوات۔ صاحبان بحر و جامع ہمزبانش۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی (دلیل عیسی) و دلیل نبوتش و کنایہ از معجزہ کہ مردہ را زندہ می کرد و معنی دوم مجاز آن یعنی شفای بیمار نہ شفا دادن و معنی سوم ہم مجاز باشد۔ طرز بیان محققین کہ حاصل بالمصدر را بشکل مصدر بیان کردہ اند غیر مطبوع (اردو) (۱) عیسی علیہ السلام کا معجزہ۔ مردے کا زندہ ہونا یعنی مردہ کی زندگی۔ حاصل بالمصدر (۲) بیمار کی شفایابی۔ مؤنث۔ (۳) اجابت دعا۔

برہان یافتن استعمال۔ دلیل یافتن و مدلل شدن و حاصل کردن برہان۔ (انوری ے) ہرچہ دعوی کردہ از رتبت امیر المومنین ؛ روزگار از پایۂ قدر تو برہان یافتہ (اردو) دلیل حاصل کرنا۔

(الف) بترہ بند اصطلاح۔ بقول وارستہ بالتشدید (۱) تجربہ کار و ماہر (ظہوری ے) جو گرگیت و راندگر سخن ؛ بنباشی اگر بترہ بند سخن ؛ آنند گوید کہ بتخفیف ہم مستعمل و فرماید کہ (۲) بترہ بندہ قومی است کہ قوچ جنگی پرورند و بجنگانند و بہای گران آن را فروشند۔ مدار آن جماعہ بر بیع و شرای قوچ است (شاعر ے) بسی سال طبل لوندی زدی ؛ وصلا از پی بترہ بندی زدی ؛ و فرماید کہ (۳) ریسمان پای خیمہ نیز (یحیی شیرازی ے) ای ہمسفری کہ کم ادای تو خوش است ؛ چون خیمہ بر … پای تو خوش است ؛ خان آرزو در چراغ ہدایت بر معنی اول قانع۔ (یحیی کاشی ے) تسمہ اش گوسپند

پرواراست ؏ چه عجب بره بند این کار
است ؏ (قاسم مشهدی ع (۱)) یک زخم
سال خورده و یک داغ بره بند ؏ (حسن
هروی ؎) عمریست که در کمند عشقیم ؏
قربانی بره بند عشقیم ؏ (داراب بیگ
جویا ؎) ازبسکه خورده خون دلم رانجا
شیر ؏ آهوی چشم او بهمین بره بند شد ؏
و فرماید که آنچه به تخفیف می آید مخفف همین
ـ زله بردارش بهار ذکر معنی اول و
دوم و سوم کرده گوید که (بربند) که
بدون های هوز گذشت مخفف این است
مؤلف عرض کند که (بره بنده) چنانکه
وارسته بر معنی دوم ذکرش کرده نیاز بره
و برای آن سندی که وارسته از شاعر
پیش کرد ازان (بره بندی) بمعنی تجربه
کاری پیداست نه (بره بنده) وازو
سند داراب بیگ جویا که بر الف گذشت

مصدر ــــــــــــ

(ب) **بره بند شدن** بمعنی تجربه کار
شدن و گوسپند جنگی را پرورش کردن
هردو پیداست و آنچه (بربند) بمعنی
اول بر معنی دومش گذشت مخفف
(الف) توان گرفت ولیکن سندش
نه درینجا پیش شد نه درانجا ـ بدون
سند استعمال تسلیمش نه کنیم ـ مخفی مباد
که بره به تشدید رای مهمله بمعنی بچه گوسفند
بر معنی دومش گذشت و ماخذش همدرانجا
مذکور رئیس فارسیان آنرا بالفظ بند مرکب
کرده اسم فاعل ترکیبی کردند و برای معنی
دوم استعمال کردند و معنی اولش مجاز آن
که تجربه کار را هم (بره بند) گفتند نسبت
معنی سوم عرض می شود که آن بدون تشدید
مرکب است به تحتانی مفتوح که افادهٔ معیت
کند و بره مخفف راه بمعنی سبیل و بند

بمعنی خود دش و این مرکب با اسم مفعول
ترکیبی است بمعنی چیزی که براه بسته شده
است و کنایه از ریسمان خیمه که برای
قائم کردنش بر زمین و براه بندند وجا
دارد که درینجا بره را مبدل پره گیرم
که بپای فارسی مفتوح و تشدید رای مهمله
می آید چنانکه اسپ و اسب و معنی آن
کناره و طرف و دامن - فارسیان بتخفیف
و تبدیل درین اصطلاح استعمالش کرده
باشند پس معنی لفظی این بطرف و کناره
بسته شده و کنایه از رسن خیمه والله
اعلم بحقیقة الحال (اردو) (الف) (۱)
تجربہ کار (۲) وہ قوم جو بکرے پالتی
ہے اور لڑائی سے - مؤنث (۳) ڈیرے
کی رسی جس کے سہارے سے ڈیرا
کھڑا کیا جاتا ہے مؤنث (ب) تجربہ کار رہنا -
لڑائی کے بکرے پالنا -

(الف) **برهخت** (الف) بقول سروری
(ب) **برهختن** و ناصری به رای مهمله
(ج) **برهخته** و ها و خا بوزن بدبخت
یعنی ادب کرد (شمس فخری ۵) ابسان
هندوان ترک فلک را بچوب کین
بمالید و برهخت با و فرماید که باضافه
یا نیز آمده - صاحب برهان گوید که بمعنی
ادب کرد و فرماید که ماضی ادب کردن
است - خان آرزو در سراج فرماید که
بروزن سرسخت بمعنی ادب کرده شده
مشتق از برهختن و (ب) بقول سروری
بمعنی (۱) ادب کردن و بقول جهانگیری
بمعنی برآهنجیدن که گذشت صاحب
برهان بذکر معنی اول نیست معنی دوم
فرماید که (۲) برکشیدن و (۳) برآوردن
و فرماید که بهر دو معنی آخر بکسر ثالث هم
درست باشد صاحب بحر بذکر برهه بمعنی

گوید که بالفتح بهر دو معنی آخر بکسر ہم و فرماید
که سالم التصریف است که غیر ماضی و مستقبل
و اسم مفعول نیاید ـ صاحب موارد نیز که
ہر سه معنی بالا (برآہیختن) را که بزیادت تحتانی
به چهارم می آید مخصوص با معنی دوم و سوم
کرده ـ خان آرزو بدیل (الف) ذکر (ب)
کرده چنانکه بالا گذشت ـ صاحبان سروری
و برہان نسبت (ج) می فرمایند که بمعنی
ادب کرده (سراج الدین راجی ۵) ہر که را
روزگار برہخته بُوَد به ترازوی عقل برسخته
بُوَد مؤلف عرض کند که (آہیختن) مصدری
گذشت بمعنی دوم و سوم و ماخذ آن
آہیخ که بمعنی کشش است و (برآہیختن)
مزید علیه آن بزیادت کلمه بر بران و
(ب) مخففش بحذف الف و تحتانی و آنچه
معنی اوّل در ینجا نه اند است مجاز معنی
دوم باشد که برکشیدن کسی را کنایه از

تعظیم آن کردن است و وجهی نیست که
ہمین معنی در مصدر (برآہیختن) و (برہیختن)
ہم نباشد و لیکن محققین محتاط آن را بدین
وجه ترک کرده باشند که سند استعمالش بنظر
نیامد پس الف ماضی مطلق ب و (ب)
مصدر مرکب و (ج) اسم مفعول و ماضی
مطلق بزیادت ہای زائده که افاده معنی
ماضی قریب کند ـ آنچه صاحب جهانگیری
این را مرادف برآہنجیدن نوشت سکندری
خورد که برآہنجیدن مزید علیه آہنجیدن است
و آہنجیدن و رای معنی کشیدن دیگر معانی
ہم دارد که درین معنی سیافته نشد پس
این مرادفش در معنی دوم است و بس
و خان آرزو در معنی (الف) خطا کرد
که آن را اسم مفعول دانست و غور
نکرد که اسم مفعول آن (ج) است ـ
ہا تی حال متحقق شد که بکسر ہای ہوز است

و آنانکه بمعنی اوّل بفتح آن گرفته اند خلاف ماخذ رفته اند و عجبی نیست که تسامح شان از کلام سراج الدین راجی راه یافته که هخته را قافیهٔ سخته آورده و سختن که بجای خودش می آید بالفتح و بالضم هردو پس خیال کرده باشند که هخته و سخته هردو بالفتح است و لقاعدهٔ قوافی غور نکردند که (هخته بالکسر) هم قافیهٔ (سخته بالفتح یا بالضم) درست باشد بالجمله باعتبار صاحب سروری که از اهل زبان است فتح های هوز را محاورهٔ زبان دانیم اگرچه خلاف ماخذ است مخفی مبادکه (الف) و (ج) هم شامل باشد بر هر سه معانی (ب) (اردو) (الف) ادب کیا (ب) (۱) ادب کرنا (۲) و (۳) دیکھو آهختن و برآهیختن (ج) ادب کیا۔ ادب کیا ہوا۔

بر هدف آمدن تیر مصدر اصطلاحی برنشانه رسیدن تیر (صائب ﮯ) تیر آنکه فرو آید بر هدف تیر ہا که سازد قامت را چون کمان درد ہا (اردو) تیر کا نشانہ پر لگنا۔

(۴۴۳)

بر هدف دست داشتن مصدر اصطلاحی۔ قدرت داشتن بر نشانه و کنایه از رسیدن بر هدف (صائب ﮯ) بر هدف دستی ندارد تیر بی زور کمان که همّت پیران جوانان را بمنزل می برد که (اردو) نشانے پر پہنچا۔ نشانے پر لگنا۔

(۴۴۴)

برهٔ دو مادری اصطلاح۔ بقول سروری در ملحقات (۱) کنایه از کمالی که دران نقصان راه نیابد از حوادث (خاقانی ﮯ) عشق ترا نواله شد گاه دل و گهی جگر لاغر از ان نمی شود چون برهٔ دو مادری که صاحب جهانگیری در ملحقات گوید که (۲) کنایه از چیزی یا کسی که از سوانح و حوادث روزگار کاهشی و نقصانی در وه راه نیابد و فرماید که برهٔ که خواهند فربه کنند

از دو میش شیر دار شیر دهند و آن را شیر ناگسست [?]
نیز نامند و بترکی الملک کرمید گویند صاحبان
رشیدی و برهان و ناصری و جامع هم ذکر
این کرده اند ـ خان آرزو در سراج گوید
که (۳) چیزی که تقویت او از دو طرف باشد
و بقول بعض چیزیرا از حوادث روزگار
نقصان نه بیند و بذکر قول رشیدی و سند
بالا گوید که عجب است از و که برای این معنی
مثال این شعر آورده و حال آنکه درین
بیت بمعنی خود است کما لا یخفی علی المتامل
آرزو بردارش بهار نقل عبارتش کرده
(رشیدی) را نشانۀ اعتراض نکرده مؤلف
عرض کند که مرکب توصیفی است و کنایه
از برغاله که شیر از دو مادر یابد و رسم
است که در گلۀ گوسپندان بعض بره ها
ورای مادر خود از ماده بز دیگر هم شیر خورند
و او منع نمی کند و شیری دهد از محبت یا امین [?]
صورت راه می یابد یا ماده که بز لاش مردم
باشد پس (۴) فارسیان برۀ دو مادری
همین بره را نامند و معنی ۴ بیان کرده خان
آرزو مجاز آن و معنی دوم و اول محققین
بالا هم مجاز مجاز باشد ولیکن بقیاس بعید
و ما نسبت معنی اول اعتبار صاحب سروری
داریم که از اهل زبان است پس در کلام
خاقانی همین اصطلاح بمعنی چهارم مستعمل
و جا دارد که من وجهٍ متعلق بمعنی سوم هم کنیم
و هیچ لطف با معنی اول و دوم در ان نیست
فتامل (اردو) (۱) وہ کمال جس مین
کوئی نقص نہ آیا ہو ـ مذکر ـ (۲) وہ چیز
یا وہ شخص جسکو کوئی نقصان حوادث زمانہ
سے نہ پہنچا ہو ـ مؤنث و مذکر (۳) وہ
چیز جسکو دو طرف سے تقویت ہو ـ مؤنث مذکر
(۴) وہ برہ جسکو دو ماؤن کا دودھ ملا ہو

بره چه نتوان توانا | اصطلاح ـ بقول

آنند بحوالہ مظہر العجائب۔ از صفات حق
سبحانہ تعالی۔ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر
محققین ازین ساکت و معاصرین عجم برزبان
ندارند۔ تا آنکہ سند لفظی استعمال پیش نشود
ما مجرد قول محقق را کافی ندانیم۔ اگرچہ موافق
قیاس است کہ باعتبار محاورہ لطفی ندارد
(اردو) ہر اُس چیز پر قادر جس پر ہمکو
قدرت نہیں ہے (خداوند تعالی کی صفت)

برۂ عافیت نزار اصطلاح۔ بقول
مؤید بحوالہ ادات۔ ای تن از درستی و بی
غمی مغلوب و ضعیف شد۔ دیگر ہمہ محققین
فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم
برزبان ندارند و خلاف محاورہ و ہرچہ
محقق بالا معنی این بیان کردہ است ہیچ
و صلاحیت اصطلاح ہم ندارد۔ تا بجدیکہ
معنی اصطلاحی بر سبیل مجاز پیدا می کنیم کنایہ
باشد از کسی کہ او را عافیت و صحت حاصل
نیست این است تائید علما (اردو) وہ
شخص جو بیغمی سے ناتوان اور ضعیف ہو
اور بلحاظ ہمارے معنون کے غیر تندرست

برۂ فلک اصطلاح۔ بقول جہانگیری در
ملحقات (۱) کنایہ از ماہ و بقول رشیدی (۲) بمعنی
حمل۔ صاحب ناصری در ملحقات گوید کہ برج حمل
مراد است صاحبان برہان و بحر تتبع با ناصری
مؤلف عرض کند کہ برہ بمعنی بچۂ گوسپند گذشت
پس مرکب اضافی است و موافق قیاس کہ فارسیان
برج حمل را بدین نام موسوم کردند معنی اول را تا آنکہ
سند استعمال پیش نشود تسلیم نکنیم البتہ برۂ فلک
بمعنی اول می آید کہ صراحت ماخذش ہمدنبالہ بجا
کنیم و جا دارد کہ کاتب جہانگیری در لغط
یا بمعنی سہو کردہ باشد (اردو) (۱) چاند
مذکر۔ ماہ۔ قمر (۲) برج حمل۔ دیکھو اول برج

برہ گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول
رشیدی و بحر و مؤید و بہار و (جہانگیری

در ملحقات) (۱) کنایه از عاجز و زبون گردن
(حکیم ناصر خسرو ے) از بهر آنکه تو بره گیری
دگر مرا که ای بی تمیز مردگری را مشو بره ۴
صاحب برهان گوید که بره بمعنی عاجز و زبون
هم هست. خان آرزو در سراج فرماید که
زبون و عاجز کردن که در اصل بره بمعنی
زبون و عاجز مستعمل است مؤلف عرض
کند که معنی لفظی این (۲) گرفتار کردن در
راه و کسی را که در راه گرفتار می کنند بے
سر و سامان و عاجز می باشد و از گرفتاری خود
خبر ندارد از همین عادت معنی اول بر سبیل
کنایه قائم شد. آنانکه این معنی را متعلق به معنی
چهارم لفظ بره کرده اند سکندری خورده
اند که این اصل است و آن ماخوذ ازین
بلکه ما هم در انجا اشاره این کرده ایم که
در مجرد لفظ بره معنی عاجز نباشد و خان
آرزو هم از غور کار نگرفت که این مصدر
را ماخوذ از لغت بره دانست جز این
نیست که بره مخفف بر آه بمعنی حقیقی
یعنی در اثنای راه است و بس (اردو) (۱)
عاجز و مغلوب کرنا (۲) راستہ میں
گرفتار کرنا۔

بر بلیا بقول برهان و هفت و انند بفتح اوّل و سکون ثانی و کسر ثالث و لام ساکن
و تحتانی با الف کشیده بیونانی رستنی باشد که آن را رازیانه گویند و معرب آن (رازیانج)
باشد از روزیکه آفتاب به برج حمل می رود هرکه هر روز یکدرهم تخم رازیانه با یک
درهم قند سفید سفوف کند و تا سه ماه در خوردن او مداومت نماید در تمام سال
مریض نه شود و جمیع گزندگان تخم رازیانه خورند بجهته روشنائی چشم و افعی چشم خود
را بجهته روشنائی و تقویت بران مالد. صاحب محیط ذکر این نکرده بر رازیانج

گویدکہ معرب رازیانۂ فارسی است کہ در بادیان مسطور شد و ما حقیقت این بر (اقومار ثون) توشتہ ایم (اردو) دیکھو اقومار ثون۔

برہم اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث بمعنی (۱) باہم و مجتمع (۲) پریشان و آشفتہ و آشفتگی۔ **مؤلّف** عرض کند کہ مرکّب است از کلمۂ بر کہ بمعنی علی گذشت و ہم بمعنی اوست و معنی حقیقی این (۳) بالاے یکدگر و (۴) بر سبیل مجاز بمعنی خشمناک و غضبناک آمدہ کہ انسان در حالت غضب بالای یکدیگر می افتد و معنی دوم ہم مجاز باشد ولیکن معنی آشفتگی مخصوص با برہمی است و معنی اوّل ہم درست است کہ منشد در (برہم افتادن) می آید و سند استعمال دیگر معانی ہم در ملحقات مذکور شود (اردو) (۱) باہم۔ دیکھو باہم (۲) پریشان۔ دیکھو افزدل (۳) ایک دوسرے پر (۴) برہم بقول آصفیہ خفا۔ ناراض۔ رنجیدہ

برہم افتادن مصدر اصطلاحی۔ (۱) بمعنی جمع شدن بایکدگر مشتق بمعنی اوّل برہم کہ گذشت (ظہوری ؎) خوشا عشرت کہ خاطر در ہم افتد ز غم و اندوہ در دل برہم افتد ز و (۲) بر یکدیگر افتادن کہ مقصود از اظہار کثرت است متعلق بمعنی سوم برہم کہ بجایش گذشت (ولہ ؎) ز بس قربان بکویش برہم افتاد ز برای عید خاک و خون حنا کرد (اردو) (۱) باہم جمع ہونا (۲) ایک دوسرے پر گرنا۔ (اظہار کثرت کے لیے مستعمل ہے)۔

برہمان اصطلاح۔ بقول جہانگیری مرادف برہمن۔ قومی است از ہندوان کہ در میان ایشان راہبا اصیل تری نبود (امیر خسرو ؎) ز تقدیر ہمہ ابریشمین پوش از حریر برہمان افگندہ بر دوش از **مؤلّف** عرض کند کہ برہمن لغت سنسکرت است۔ بقول ساطع قومی کہ بزنار دار شہرت دارد۔ مرادف براہمن و برہما ہم لغت سنسکرت است کہ بقولش بمعنی یزدان آمدہ۔ فارسیان

برہمن رامزید علیہ کردہ اند بزیادت الف یا براہمن را
قلب بعض کردند بہر دو صورت مفرس باشد و بس
(اردو) برہمن۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم
مذکر۔ وید جاننے والا۔ خداشناس۔ ایک ہندو قوم
ذات کا نام۔

برہم بافتہ | اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ
سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی مطلق بافتہ
مؤلف عرض کند کہ برہم درینجا بمعنی اوّل اوست و
یعنی باہم بافتہ و ازہمین استعمال مصدر (برہم
بافتن) ہم پیدا می شود و تسامح صاحب رہنما
و اتفاق معاصرین عجم باماست کہ معنی باہم و
بایکدیگر را داخل معنی نکرد۔ (اردو) بنا ہوا۔
باہم بنا ہوا۔

برہم پیچیدن | مصدر اصطلاحی۔ بر روی
یکدیگر پیچیدن و باہم پیچیدن متعلق بمعنی اوّل
برہم کہ بجایش گذشت (ظہوری ۵) نالہ پیچید
زبس بر دل تنگم برہم کہ شد گرہ آہ اگر عقدہ
کشائی نرسد ۲ (اردو) باہم لپٹ جانا۔ ایک
دوسرے سے لپٹ جانا۔

برہم تافتہ | اصطلاح۔ بقول مؤید و ہفت
یکجا جمع کردہ و پیچیدہ چنانچہ چند رسن یکجا جمع
کردہ بہ پیچند تا بایکدیگر بیامیزد **مؤلف** عرض
کند کہ اسم مفعول (برہم تافتن) است کہ بمعنی
بالای یکدیگر و باہم تافتن باشد و برہم درینجا بمعنی
اوّل و سوم اوست (اردو) باہم بٹا ہوا۔

برہم چسپیدن | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی باہم
و بر یکدیگر چسپیدن (ظہوری ۵) دل و داغ عشق
چنان برہم بچسپید ۲ کہ ازہم شان توان ہرگز
جدا کرد ۲ مخفی مباد کہ برہم درینجا بمعنی اوّل و سوم
اوست (اردو) باہم چمٹ جانا۔

برہم چیدن | مصدر اصطلاحی۔ بہار ذکر
این از معنی ساکت و نقل نگارش (انند) اتباع
کند **مؤلف** عرض کند کہ در محاورۂ فارسیان
معانی مختلفہ دارد ازینجاست کہ بہار تفصیلش را

بہامی سپارد (۱) بمعنی یکی بالای دیگری جمع کردن متعلق بمعنی اوّل برہم چنانکہ (برہم چیدن خار در چیزی) (ظہوری ؎) چہ خارہا کہ بچیدہ است درکفم برہم ٭ ز من نبود درین باغ گل پچیدہ تری ٭ (ولہ ؎) بہر بلبل داغہا از برگ برہم چیدہ گل ٭ شمع در پروانہ سوزی خود سراپا آتش است ٭ و (۲) کنایہ از خون کردن وظلم کردن۔ مجاز معنی دوم برہم کہ گذشت کہ پریشان کردن چیزی برباد کردن است چنانکہ (برہم چیدن خون) (ولہ ؎) خون تعریف بہار وصل برہم چیدہ ام ٭ در تموز ہجر مغز استخوان آوردہ ام ٭ و (۳) تہ کردن چنانکہ (برہم چیدن داغ) (ولہ ؎) داغہا بر غنچۂ دل سخت برہم چیدہ ام ٭ بر جگر گر بہین سامان یک گلستان واہست ٭ مخفی مباد کہ (برہم چیدن سفرہ) ہم متعلق بہمین معنی است (۴) کنایہ از درست کردن وجمع کردن متعلق بہ معنی اوّل برہم چنانکہ (برہم چیدن داغ) (علی قلی بیگ ؎) زبس داغ تو برہم چیدہ ام در سینۂ سوزان ٭ چراغ اہل دل روشن شد از کاشانۂ امشب ٭ (اردو) (۱) باہم جمع کرنا (۲) کسی چیز کا خون کرنا یعنی اس کو زائل کرنا (۳) تہ کرنا لپیٹنا (۴) جمع کرنا۔ ایک دوسرے پر جمانا۔

برہم خاستن مصدر اصطلاحی۔ پیدا شدن بتواتر و برہم در یکجا۔ من وجہ متعلق بمعنی اوّل اوست بر سبیل مجاز (ظہوری ؎) بجای موج خیزد برق برہم ٭ بدریا ریزی از خاکستر من ٭ (اردو) پیدا ہونا۔

برہم خوردن مصدر اصطلاحی۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت وبقول بحر (۱) پریشان شدن متعلق بہ معنی دوم برہم کہ گذشت (صنایع ؎) از نسیمی دفتر ایام برہم می خورد ٭ از ورق گردانی لیل ونہار اندیشہ کن ٭ (میرزا بیدل ؎) باطن آسودہ از یک حرف برہم می خورد ٭ غنچہ تا خوابش نفس برلب رساند بیدل است ٭

(۱۳۱۳۱۳)

ظہوری ؎) زغم چندان پریشان نیست
برہم خوردۂ کاکل ؏ بزیر کوہ ماندن بہ کہ بیتاب
کمر گشتن ؏ (صائب ؎) عارف زموج حادثہ
برہم نمی خورد ؏ از شور بحر آب گہر گل نمی شود ؏ و
(۲) برافروختہ وخشمناک شدن متعلق بمعنی چہارم
برہم (ظہوری ؎) باد خاکم را ہبرد آتش آبم را
بسوخت ؏ خوردہ برہم طینتم از اعتدال افتادہ
ام ؏ مخفی مباد کہ بعضی این را ہم متعلق بمعنی اول
دانند و ما برخلاف شان کہ ذوق سخن با ہریک
مخصوص است (اردو) (۱) پریشان ہونا۔
(۲) غضبناک ہونا۔

برہم درہم اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) بمعنی پریشان و آشفتہ
و زیر و زبر **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان
گویند کہ "ہمہ کاروبار و انتظام شان درہم
و برہم شد" یعنی پریشان و تہ و بالا و خراب
شد ما این را بہ تقدم برہم بر درہم نہ شنیدیم
محققین بالا شنیدہ باشد۔ خلاف قیاس نیست
و (۲) بمعنی خشمناک چنانکہ معاصرین عجم گویند"
بابا و حرف مزنید کہ امروز مزاجش خیلی برہم و
درہم است" یعنی خشمناک و غضبناک است
(اردو) (۱) درہم برہم۔ بقول آصفیہ۔ فارسی
تہ و بالا۔ ابتر۔ الٹ پلٹ۔ گڑبڑ۔ و (۲) خفا
ناراض۔

(۳۳۳۶)

برہم ریختن مصدر اصطلاحی۔ بالای یکدیگر
نہادہ شدن متعلق بمعنی سوم برہم کہ گذشت
موافق قیاس است متعدی ہم آمدہ یعنی بالای
یکدیگر نہادن کہ ریختن لازم و متعدی ہر دو می آید
(ظہوری ؎) نیاز ہر دو عالم ریخت در بازار
کو برہم ؏ نیز زد نیم نازش را خریدار اینچنین باید ؏
(ولہ ؎) شعلۂ آہ است زموج گریہ برہم ریختہ ؏
آتش آب درون و از برون سر دادہ ایم ؏
(اردو) ایک پر ایک رکھا جانا۔ رکھنا۔

برہم زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر

بمعنی پریشان ساختن وبقول بہار زیر وزبر کردن وخراب و پریشان کردن مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی دوم برہم وسند این درملحقات می آید (اردو) برہم کرنا۔ پریشان کرنا۔ صاحب آصفیہ نے صرف (برہم ہونا) کا ذکر کیا ہے جو اسی کا لازم ہے۔

(اصطلاح) **برہم زدن آب وخاک** مصدر اصطلاحی کنایہ از تہ وبالا کردن وبرباد کردن وتباہ کردن جہان (انوری ؎) لشکر طغرل تکین برہم زندی آب وخاک ٭ گرنہ ساکن داروی نشان ہیبت طغرل تکین ٭ (اردو) دنیا کو تہ وبالا کرنا۔ تباہ کرنا۔

(اصطلاح) **برہم زدن اسباب** مصدر اصطلاحی۔ پریشان وتہ وبالا کردنش (انوری ؎) بجنائی کہ وصف ہیچ نش ٭ ہمہ اسباب عقل برہم زد ٭ (اردو) سامان کا برہم اور پریشان اور تہ وبالا کرنا

برہم زدن جہان مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) جستجو کردن وتلاش کردن۔ ودیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد۔ طالب سند استعمال می باشیم کہ بگوش ما نخورد ومعاصرین عجم برزبان ندارند وبہ تحقیق ما (۲) مرادف (برہم زدن آب وخاک) کہ گذشت وموافق قیاس است۔ (اردو) (۱) تلاش کرنا۔ بقول آصفیہ۔ ڈھونڈنا کھوج لگانا۔ سراغ لگانا (۲) دیکھو (برہم زدن آب وخاک)

(اصطلاح) **برہم زدن چشم** مصدر اصطلاحی۔ پریشان شدن چشم وبہ تکلیف افتادن آن وکنایہ از بند وبیکار شدنش ومتعدی آن ہم (صائب ؎) چشمی است کہ برہم زدہ از موی زیاد است ٭ تا دل رگ خامی زہوس داشتہ باشد ٭ (اردو) آنکھ بند ہونا۔ آنکھ بند کرنا۔

(اصطلاح) **برہم زدن دفتر** مصدر اصطلاحی۔ پریشان کردن دفتر (میرزا معز فطرت ؎) برہم زدیم دفتر رنگ پریدہ را ٭ بر نام ہیچکس رقم

وصل یار نیست ؎ (اردو) دفتر پریشان کرنا۔

برہم زدن دودمان مصدر اصطلاحی برباد و تباہ کردن خاندان (محتشم کاشی ؎) کی گمان می برد دل کان شمع فانوس حجاب ؎ چون زعفران دم زند صد دودمان برہم زند ؎ (اردو) خاندان کو برباد کرنا۔ تباہ کرنا۔

برہم زدن دیدہ مصدر اصطلاحی۔ مرادف (برہم زدن چشم) (ظہوری ؎) دیدہ برہم زن و حائل بردارہ ؎ بنشین کہ نیبی و دربان بشناس ؎ (اردو) دیکھو برہم زدن چشم۔

برہم زدن قرار مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از بی قرار و پریشان کردن و لازم ہم۔ (ظہوری ؎) وادیم قسم بہ بی قراری ؎ برہم زنی قرار ما را ؎ (اردو) بی قرار کرنا۔ پریشان کرنا۔ بی قرار ہونا۔ پریشان ہونا۔

برہم زدن گل مصدر اصطلاحی۔ بہ کسر کاف فارسی۔ پریشان و برباد کردن (ظہوری ؎) عشق او کرد خوب زشت مرا ؎ زدہ برہم گل سرشت مرا ؎ (اردو) مٹی خراب کرنا۔ بقول آصفیہ تباہ کرنا۔ خراب کرنا۔ ستیاناس کرنا۔ برباد کرنا۔

برہم زدن لب مصدر اصطلاحی۔ کنایہ از بند کردن و شدن لب (ظہوری ؎) بجنبش لبی مژگان صد حکایت در بیان داری ؎ اگر گاہی لبی برہم زند اظہار می گنجد ؎ (اردو) لب بند کرنا لب بند ہونا۔

برہم زدن منش مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار برسر غثیان و تہوع آمدن طبیعت۔ حیف است کہ سندی پیش نکرد و محققین فارسی زبان برزبان ندارند ولیکن موافق قیاس است و کنایہ باشد از پریشان شدن و کردن طبیعت (اردو) طبیعت کا پریشان ہونا طبیعت کو پریشان کرنا۔

برہم زدن نسخہ مصدر اصطلاحی۔ برباد کردن و ضائع کردن و از دست دادن آن

ظہوری ؎) برہم زدیم نسخۂ ترکیب عشق را ٭ قوّت بضعف و عجز بہ نیرو گذاشتیم ٭ (اردو) نسخہ ضائع کرنا۔ کھونا۔

برہم زنندہ استعمال۔ بقول شمس نگریستن و پیوستن و مژہ برہم زدن **مؤلّف** عرض کند کہ اسم فاعل است از مصدر (برہم زدن) کہ گذشت محقق بی تحقیق غور نکرد و معانی غلط و خلاف قیاس نوشت (اردو) ناقابل ترجمہ۔

(۳۲۴۸) **برہم شدن** مصدر اصطلاحی (۱) پریشان شدن و (۲) در غضب آمدن۔ معاصرین عجم برزبان دارند (ظہوری ؎) ازان اسباب ایمانی کہ برہم میشود ایمان ٭ فدای چشم کافرماجرائے میتوان کردن ٭ (اردو) (۱) پریشان ہونا (۲) برہم ہونا۔ غصّے ہونا۔ دیکھو خشم شدن۔

(۳۲۴۹) **برہم شکستن چین زلف** مصدر اصطلاحی۔ چین زلف را پریشان کردن و پریشان کردن زلف است و بس (انوری ؎) صبارا پای زر زلف تو بشکست ٭ چو چین زلف را برہم شکستند ٭ (اردو) زلف کو پریشان کرنا۔

(۳۲۵۰) **برہم فشاردن جگر** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از پژمردہ کردن جگر (ظہوری ؎) این نالہ ام از کام و زبان برنسراود ٭ گز درد تو برہم نفشارد جگرم را ٭ (اردو) جگر کو پژمردہ کرنا۔

(۳۲۵۱) **برہم فگندن دام** مصدر اصطلاحی۔ گستردن دام است و بس (ظہوری ؎) صیاد آہوییت سر ماز دہماز بس ٭ برہم فگندہ دام تو از دانہ پرشد است ٭ (اردو) دام بچھانا۔ دام پھیلانا۔

برہم کار اصطلاح۔ بقول بہار (۱) تباہ کنندۂ کار (میرزا صائب ؎) عشقبازان را طرف بسیار پیدا میشود ٭ کار اگر عشق است برہمکار پیدا می شود ٭ و فرماید کہ از اہل تحقیق مسموع است کہ بخط میرزای مذکور (برہمکار) بضم بای فارسی بنظر آمدہ و درینصورت ہمکار بمعنی ہم پیشہ و

حریف باشد یعنی بسیار حریف و ہم پیشہ بہم مرسل
صاحب انند حرف بحرف نقل نگارش مؤلف
عرض کند کہ لفظ برہم مرکب شدہ است بالفظ
کار دہر دو بمعنی خود است و اسم فاعل ترکیبی است
بقاعدۂ فارسی و آنچہ ذکر بای فارسی دریجا کردہ
است محل آن نیست و (برہم کار) بالضم بہ بای
فارسی بجایش ہم نمی آید سبحان اللہ چہ خوش تحقیقی
است کہ اہل تحقیق دیوان قلمی صائب را دیدہ
اند و بعوض موحدہ بای فارسی مکتوب بود و این ہمہ
سخن آفرینی برای آنست کہ این را بمعنی حریف
گیرند وای بر محقق می پرسیم از کہ اگر (برہم کار)
را کنایہ از حریف گیریم چہ نقصان باشد کہ کنایہ
لطیف است چراکہ برہم کنندہ کار عاشق ہمان حریف
اوست۔ پس کوہ کندن و موش مردہ برآوردن
کار محققین نیست و دور است از شان تحقیق
و تحقیق آنست کہ معنی بیان کردہ اش حقیقی است
و (۲) کنایہ باشد از رقیب (اردو) (۱) کام کو
برہم کرنے والا (۲) رقیب۔ بقول آصفیہ۔ حریف
دشمن۔ عدو۔ مخالف (مخیر ۵) یہ نہ ہو گا کہ
مرے قتل سے درگزرینگے ٭ جو رقیبوں نے سکھایا ہے وہ کر گزرینگے

برہم کردن | مصدر اصطلاحی متعدی
برہم شدن بہر دو معنی کہ گذشت۔ معاصرین عجم بر
زبان دارند (اردو) (۱) پریشان کرنا۔ برہم
کرنا۔ (۲) غصہ دلانا۔ برافروختہ کرنا۔ بھڑکانا۔

برہمن | بقول سروری (۱) نام بت پرستان (سعدی ۵) بہ تقلید کافر شدم روز چند ٭
برہمن شدم در مقالات زند ٭ و بقول جہانگیری با اول و ثانی مفتوح بہ ہای زدہ قومی است
از ہندوان کہ در میان ایشان از انہا اصیل تر نبود۔ مرادف برہمان (کہ گذشت) و برہمند
(کہ می آید) و بقول جامع بمعنی اصل ہنود۔ و بت پرست و زنار بند و بقول برہان اصل و
نجیب ہندوان و فرماید کہ بروزن کرکدن بفتح اول و سکون ثانی ہم آمدہ صاحب ناصری گوید

که بروزن قلزن بمعنی بت پرست و زنّار بند اجنب ہنود و بقول بعض گوید که چون نام زرتشت براہام
بوده و بیاس حکیم از ہندوستان بامتحان وی بایران آمده بعد از ملاقات و مقالات ره سپر کیش
و آئین او گردیده بہندوستان بازگشت و طریقت او را بہندیان بیاموخت آن طائفه را برہمن
لقب شد و براہمه بقانون عرب جمع آن - یکی از فضلا گفته (ﮧ) ای برہمن آن عذار چون لا
پرست ٭ رخسار نگار چارده ساله پرست ٭ گر چشم خدای بین نداری باری ٭ خورشید پرست
شو نه گوساله پرست ٭ و فرماید که برہمند و برہمه مرادف آن - خان آرزو در سراج گوید که
تحقیق اینست که لفظ ہندی است و معنی آن موافق مذہب اینہا در جائیکه چہار طریق قرار داد
جمشید نوشته مرقوم است و چون تلفّظ آن برغیر ہندی دشوار است برہمن مقرر کردند چه در
فارسی و چه در عربی ازینجہت جمع آن در عربی براہمه و در اصل بای آن مکسور بود و فتح با و
سکون را و فتح راہر دو صحیح است و فرماید که وجه صحّت (برہمه) میتواند شد که نون را از جہت تخفیف
حذف کرده ہا در آخر زیاده کرده باشند و وجه زیادت دال در آخر برہمند بجایش خواہد آمد - بہار
گوید که براہمه جمع برہمه باشد نه برہمن و فرماید که لفظ براہمه تراشیدۀ فارسی زبانان متعربست و در
کتب تواریخ مثل اکبرنامه و غیره مذکور مؤلف عرض کند که خان آرزو پی بحقیقت نبرده است
ہندی نیست بلکه لغت سنسکرت است از لفظ برہم بکسر اوّل و فتح دوم و سکون ہای ہوز بمعنی یزدان
و روح اعظم و نون نسبت که در سنسکرت می آید معنی لفظی این منسوب به خدا و قومی که خود را بخصوصیت
خاص کند از جمیع اقوام ہنود و شریف تر دانند در اینہا - فارسیان تصرّفی در اعراب کرده اند و برہمه را
معرّب برہمن قیاس توان کرد به تبدیل نون به ہای ہوز و براہمه جمع معرّب بقاعدۀ عرب و لیکن

صاحب محیط المحیط براہمہ را جمع برہمن نوشتہ و برہمن را معرب قرار دادہ بہر دو صورت براہمہ تراشیدہ فارسی زبانان نیست و محققین لغات عرب برہمہ را ترک کردہ اند و برہمن را معرب گرفتہ اند و آنچہ (برہمان) بالف گذشت۔ جا دارد کہ مزید علیہ این دانیم و جا دارد کہ آن را ہم لغت مستقل سنسکرت خیال کنیم کہ ترکیب آن بالفظ برہما و نون نسبت است و برہما بمعنی یزدان مرادف برہم ـ کذا فی التاسع و برہمند کہ بزیادت دال زائد در آخر می آید مفرس است کہ فارسیان دال زائدہ در آخر کلمات می آورند چنانکہ شفتالو و شفتالود (اردو) برہمن۔ اسم مذکر۔ دیکھو برہمان۔

(۲) برہمن بقول برہان حکما و علما و دانشمندان و پیر و مرشد و بت پرستان و آتش پرستان ہم و بقول جامع بمعنی حکما و پیر و مرشد بت پرستان۔ صاحب ناصری گوید کہ بیشتر بر علمای ہنود اطلاق کنند چہ برہما بعقیدۂ ایشان فرشتۂ بسیار بزرگ است و او را تمجید و نیایش کنند **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است و بس۔ حقیقت این ہمین قدر است کہ حکما و علما و دانشمندان و فقرای ایشان در ہمین قوم یافتہ شدند و علما و فقرای دیگر اقوام را ہم اینہا بزبان خود برہمن خوانند۔ پس تعریف این را در جمع کردن غلط است بلکہ حکیمی و عالمی و عاقلی و فقیری اہم از اینکہ از قوم شان باشد یا از دیگر اقوام و مذاہب۔ در سنسکرت برہمن گویند بمجاز (اردو) سنسکرت مین حکیم اور عالم اور عاقل اور فقیر کو بنظر عزت بر سبیل مجاز برہمن کہتے ہین اس لئے کہ قوم ہنود مین یہ لوگ عموماً برہمن ہی پائے گئے ہین۔

(۳) برہمن بقول سروری بحوالہ تحفہ بتخانہ و بحوالہ النسخہ وفائی بتکدہ ایست در ہند (میر معزی)

بہار چین کن از ان روی بزم خانۂ خویش ٭ اگرچہ خانہ تو نوبہار برہمنست ٭ **مؤلف** عرض کند کہ

باعتبار سروری این راهم مجاز معنی اوّل دانیم که بتکده را منسوب به خدا کردند و ماخذ این همان که بمعنی اوّل گذشت (اردو) بتکده بقول آصفیه بتخانه ـ فارسی ـ اسم مذکر ـ دیکھو بتکده ـ

برهمند بقول برهان و بحر و جامع و جهانگیری مرادف برهمن که گذشت **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت ماخذ این را بر برهمن بیان کرده ایم که مزید علیه آن و مفرس است ـ (ناصر خسرو ۵) برهمندی را بدل در جای کن ؛ گرهی زا بزد پرستی برهی ؛ (اردو) دیکھو برهمن ـ

برهمنه خان آرزو در سراج ذکر این با برهمن کرده و مرادف برهمه و برهمن قرار داده ـ ما حقیقت برهمه را بمعنی اوّل برهمن بیان کرده ایم که معرّب است و برهمنه [illegible] نیست که مزید علیه باشد یعنی بر برهمن های هوّز زیاده کرده اند و استعمال این از نظر ما نگذشت و دیگر محققین فارسی زبان ذکر این نکرده اند معاصرین عجم بر زبان ندارند ـ طالب سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو برهمن ـ

برهم نهادن مصدر اصطلاحی ـ بالای یکدیگر نهادن و جمع کردن (ظهوری ۵) چه جادوئی نهم در پی پرده برهم ؛ اگر جان تواند شدن رونمایت ؛ (وله ۵) یک روز بیش گرچه ز هجران نرفته است صد ساله مرد نیست که برهم نهاده ایم ؛ (وله ۵) روزهای تیره بختان راز شب برهم نهاد ؛ صبح رویی آنکه برخورشید مادرزاد بست ؛ (اردو) ایک دوسرے پر رکھنا ـ جمع کرنا ـ

برهم نهادن چشم مصدر اصطلاحی ـ بند کردن چشم ـ مخفی مباد که درینجا چشم را بر سبیل مجاز بمعنی غلاف چشم و پلک گرفته و از همین معنی کنایهٔ بند کردن چشم پیدا می شود ـ قتال (ظهوری ۵) چشم برهم نه زبان درکش ز آفت ایمنی ؛ خلوتی از خویش می ترسد بجلوت میرود ؛ (اردو) آنکھ بند کرنا ـ

برهمون بقول شمس ـ (۱) بالضم آرایش و

(۲) دائره که ملون گاه ماه باشد که بگرما و آفتاب پدید آید و فرماید که بباى فارسى هم آمده **مؤلف** عرض کند که آنچه بباى فارسى و عربى به معنى دائره مى آید (پرهون) بدون میم است صراحت ماخذش هما نجا کنیم دراینجا همین قدر کافی است که غلطى کاتب مطبع یا تسامح محقق باشد که با میم چارم نوشت - همه محققین فارسى زبان از همن ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند بدون سند استعمال اعتبار را نشاید و اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که مرکب باشد از برهم بمعنى خورش و واو و نون نسبت و معنى لفظى این منسوب به برهم یعنی چیزی که بر چیزی است و کنایه از آرایش و هاله - اندرینصورت باید که بالفتح باشد نه بالضم - وجا دارد که مزید علیه برهون دانیم که می آید میم زائد باشد و بس چنانکه (از برم) و (از برم) و (چرا) و (چرام) (اردو) (۱) آرایش مؤنث دیکهو آرایش (۲) هاله بقول آصفیه - اسم مذکر دائره کنڈل چاندکا منڈل

برهمه | بقول برهان و جامع و (جهانگیری در ضمیمه) و (خان آرزو در سراج) مرادف برهمن

مؤلف عرض کند که ما بذیل معنی اول برهمن حقیقت این بیان کرده ایم که معرب است (امیر خسرو ؎) ز نقد برهمه ابریشمی پوشش حریر پرنیان افگنده بر دوش ز (اردو) دیکهو برهمن

برهمه سوگند | مقوله - بقول بهار و انند یعنی همه را سوگند است (طالب آملی ؎) عزتم از اوج ملامت فگند ز برهمه سوگند که خوارم کنید تا

مؤلف عرض کند که بمعنى حقیقی است و ضرورت نداشت که بصورت مقوله یا محاوره بیان کنیم (اردو) تمام پر قسم ہے یعنی تمام لوگون کو قسم دیتا هون

برهمی معامله | اصطلاح - بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بند شدن کار و بیر و نقی آن

مؤلف عرض کند که موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان دارند و دیگر محققین فارسی زبان ساکت (اردو) معامله کی برهمی - یا خرابی مؤنث

بره نشاندن | مصدر اصطلاحی - منتظر کردن و در انتظار نشاندن کسی که انتظار کسی می کند در رهگذرش می نشیند (ظهوری ؎) انتظارم بره عشوه

ازبسکه نشاند نتوانم کردی چشم زره بردارم (اردو)
تاک مین بٹھانا۔ انتظار کروانا۔

برہ نشستن | مصدر اصطلاحی۔ لازم مصدر گذشتہ نشستن بر راہ وانتظار کردن (ظهوری ۵) شبها بره نسیم نشین تا مهر تو بر سحر نیفتد۔
(اردو) راستہ پر بیٹھنا۔ انتظار کرنا۔

(۳۵۲۱)

(الف) **برہنگی** | بقول بہار (ب) بالتحریک
(ب) **برہنہ** | وبالسکون (۱) بمعنی عریان مثل تیغ برہنہ ولوای برہنہ و (۲) بمعنی خالی ومجرد مجاز است چون درخت برہنہ یعنی درخت بی برگ وامثال آن (صائب ۵) بی پارہ جگر نبود راہ را اثر از لشکر است فتح لوای برہنہ را (محمد قلی سلیم ۵) گلی دارم ز رنگ و بو برہنہ سہی سروی چو آب جو برہنہ صاحب تحقیق الاصطلاحات بر معروف قانع **مؤلف** عرض کند کہ معنی اول حقیقی است یعنی کسی کہ از بی ملبوسی عریان باشد ومعنی دوم کنایہ از بی سروسامان اعم از آنکہ برای

انسان باشد یا غیر انسان (صائب ۵) برای اسپ نیست گدای برہنہ را سیل آب زندگی است سرای برہنہ را مخفی مباد کہ بر بمعنی بیرون برمعنی سینہ ہمش گذشت و بر بمعنی بہشت وثمش بر بمعنی روشن ہم وہن بالفتح بقول برہان بمعنی اندام می آید وہای ہوز در آخرش آمدہ افادہ معنی مفعولی کند پس معنی ترکیبی این کسی کہ اندام خود روشن وبیرون دارد وکنایہ از غیر ملبوس ومعنی دوم مجاز آن ہمین قدر است حقیقت ماخذ (ب) واختلاف اعراب نتیجہ محاورہ زبان کہ بروزن سرغنہ وشانہ ہر دو آمدہ و (الف) بقاعدہ فارسی افادہ معنی مصدری کند بحذف ہای ہوز وزیادت کاف فارسی با یای مصدری (طالب آملی ۵) تیغ در برہنگی فاش کند جوہر خویش مصلحت ہاست درین شیوہ عریانی ما وجادار ذکر الف را ہم بہر دو معنی مصدری (ب) گیریم یعنی بی لباسی وبی سروسامانی۔

(اردو) (الف) برهنگی ننگاپن ـ بی لباسی مؤنث (ب) (۱) برهنه ـ ننگا ـ بی لباس ـ (۲) بی سر و سامان ـ

برهنه بودن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی عریان بودن ـ که حقیقی است (اثیر اومانی ـ) برهنه بود جهان مدتی و در زی ابر ٭ بدوخت از پی عالم سفید پیراهن ٭ (اردو) برهنه رهنا ـ ننگا رهنا ـ

(الف) **برهنه پا پا گذاشتن** مصادر اصطلاحی ـ

(ب) **برهنه پا پا نهادن** بقول بحر (۱) درحالتی که پا

(ج) **برهنه پا قدم زدن** از کفش خالی باشد بر چیزی پا گذاشتن (وحید الف ـ) چگونه حرف تو بی پرده با رقیب زنم ٭ برهنه پا نتوان پا بر روی خار گذاشت ٭ (جامی ج ـ) برهنه پا قدم بر خار می زد ٭ بگل از خار و خس مسمار میزد ٭ بهار بذکر (الف) قانع و خان آرزو در چراغ هدایت بذکر (ب) سند وحید پیش کرده متعلق بالف است و فرماید که اگرچه تکرار لفظ پا است ولیکن در واقعه این لفظ مکرر نیست فتامل و صاحب بحر نقل همین فقره آخره برداشته **مؤلف** عرض کند که تکرار لفظ پا در الف و ب مسلم است و در (ج) بعوض پا قدم است ولیکن در معنی از (برهنه پا) پای بی کفش و نعلین مراد است یعنی پای که برهنه و عریان است پس نمیدانیم که خان آرزو چه می گوید که در واقعه لفظ پا مکرر نیست ـ شک نیست که لفظا مکرر است فتامل ـ مخفی مباد که از مصدر (ج) معنی (۲) برهنه پا بر رفتار آمدن هم پیدا است که (قدم زدن) در محاوره عجم بمعنی رفتار کردن و رفتن می آید (اردو) (۱) بغیر جوتی کے کسی چیز پر پاؤن رکھنا (۲) ننگے پاؤن چلنا ـ

(الف) **برهنه پای** اصطلاح ـ الف ـ

(ب) **برهنه پائی** بقول بهار و انند معروف **مؤلف** عرض کند کسی که در پایش کفش و نعلین نباشد (ظهوری ـ) دل برهنه پا سبکرو ان

یافته رہنمای را ؏ بر دم تیغ می برد جان برہنہ پائی ؏ از
و (ب) بزیادت یای مصدری در آخر الف
افادہ معنی مصدری کند یعنی بی نعلینی و عریانی
پای (صائب ؎) فغان کہ آبلہ در پردہ می کند
اظہار ؏ شکایتی کہ مرا از برہنہ پائی نیست ؏ (اردو)
(الف) ننگے پاؤن ۔ بقول آصفیہ ۔ برہنہ پا ۔
(ب) برہنہ پائی ۔ مؤنث یعنی جوتا پاؤن مین
نہ رہنا ۔ حاصل بالمصدر ۔

برہنہ جو | اصطلاح ۔ بقول انند ۔ بحوالۂ
فرہنگ فرنگ بفتح جیم و سکون واو نوعی از
جو باشد بی قشر و پوست **مؤلف** عرض کند کہ
قلب اضافت جو برہنہ (اردو) جو کی ایک قسم
جس پر چھلکا نہین ہوتا ۔ مذکر ۔

(الف) **برہنہ رو** | اصطلاح ۔ بہار
(ب) **برہنہ روی** | مذکر (الف) گوید کہ
(۱) بی حجاب و گشادہ روی **مؤلف** عرض
کند کہ ہر دو یکی است بمعنی کہ در آخر (ب)
یای زائد است و مقصود محققین از بمعنی زبان دراز
است چنانکہ از سند شان پیدا است (اسمعیل ایما
؎) تیغ زبان بدگوہر جوہری ندارد ؏ تا حلقہای
خط شد جوشن برہنہ رو را ؏ و بقول صاحب
تحقیق الاصطلاحات (۲) امرد **مؤلف**
عرض کند کہ این کنایہ ایست کہ روی امرد
برہنہ از خط باشد (صائب ؎) حسن برہنہ
رویان بریک قرار باشد ؏ ہر روز خط کمالی بر
حسن می فزاید ؏ **مؤلف** عرض کند کہ (۳)
بمعنی حقیقی بی نقاب ہم (صائب ؎) زہی
نقاب جمالت برہنہ روئی ہا ؏ خموشی تو زبان بند
کامجوئی ہا ؏ (اردو) الف و ب (۱) منہ پھٹ
بقول آصفیہ ۔ منہ زور ۔ بیہودہ گفتار ۔ زبان
دراز ۔ دریدہ دہن ۔ موقع بے موقع بولنے والا
(مجروح ؎) تو تو مین مین کرو نہ تم اسے شیخ ؏
رند مےخوار ہے بہت منہ پھٹ ؏ (۲) امرد یعنی
وہ لڑکا جس کا خط آغاز نہ ہوا ہو ۔ مذکر (۳)

بے نقاب جس کے مُنہ پر نقاب نہو۔

برہنہ زدن حرف مصدر اصطلاحی

بقول بحر (۱) صریح و پوست کندہ گفتن بہار بذکر این ساکت (مخلص کاشی ؎) برہنہ ہر کہ زند حرف در برابر خصم ٭ حریف خویش بخاک افگند چو کشتی گیر ٭ **مؤلف** عرض کند کہ (۲) در پردہ نگفتن وصاف گفتن وبجرأت و بلاتامل گفتن۔ مامعنی اوّل الذکر را تسلیم نہ کنیم وسند قول ماہم کلام مخلص کاشی است کہ بالاگذشت فتامّل (اردو) (۱) پوست کندہ۔ کہنا۔ تفصیل کے ساتھ کہنا۔ (۲) جرأت کے ساتھ بلا تامّل صاف صاف کہدینا۔

(الف) **برہنہ سر** اصطلاح۔ (الف)

(ب) **برہنہ سری** بقول اند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) عریان سر و (۲) کنایہ از حاجی است و (ب) بقولش بمعنی مجرمی و بیحرمتی و محرومی۔ صاحب شمس بر معنی دوم الف قانع

و گوید کہ محرم کعبہ در حالت احرام سر برہنہ و نسبت (ب) فرماید کہ کنایہ از احرام است در راہ کعبہ صاحب ضمیمۂ برہان بر معنی اوّل الذکر (ب) قانع و صاحب بحر عجز بالش۔ **مؤلف** عرض کند کہ (الف) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اوّل و معنی دوم کنایۂ موافق قیاس است ولیکن مشتاق سند می باشیم کہ معاصرین عجم ازان ساکت و دیگر محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند و (ب) (۱) بمعنی حقیقی یعنی سر برہنگی و عریانی سر بزیادت یای مصدری بر الف و (۲) حالت احرام نظر بر قول شمس و نظر بر معنی دوم (الف) و (۳) بیحرمتی چنانکہ ذکرش بالاگذشت اگرچہ این ہم موافق قیاس است ولیکن مشتاق سند می باشیم۔ ازینکہ معاصرین عجم و دیگر محققین اہل زبان ازین معنی اصطلاحی۔ سکوت ورزیدہ اند (اردو) (الف) (۱) ننگے سر۔ (۲) وہ شخص جو احرام حج باندھا ہوا در ننگے سر ہو۔ (ب) (۱)

سر برہنگی یعنی وہ حالت جو سر پر کوئی لباس نہ ہو مؤنث (۲) احرام کی حالت مؤنث (۳) بیچارگی مؤنث

برہنہ شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی عریان شدن (جمال اصفہانی ے) پس برہنہ شوند چون شمشیر ؎ تا کہ بانفس کارزار کنند ؎ (اردو) برہنہ ہونا۔ ننگا ہونا۔

برہنہ قدم اصطلاح۔ بقول بہار معروف **مؤلف** عرض کند کہ کسی کہ پای او کفش ندارد اسم فاعل ترکیبی است (کمال اسمعیل ے) طرف کلاہ نرگس وچین قبای گل ؎ زربفت ومن برہنہ قدم چون صنوبرم ؎ (اردو) دیکھو برہنہ پا۔

برہنہ کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) بمعنی حقیقی است یعنی عریان کردن صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ گوید کہ (۲) بی حجاب و بی پردہ کردن **مؤلف** عرض کند کہ برای معنی دوم طالب سندی باشم۔ (نظامی ے) خوردن آن گندم نامردمش ؎ کرد برہنہ چو دل گندمش ؎ (اردو) (۱) ننگا کرنا (۲) بے پردہ اور بے حجاب کرنا۔

برہنہ گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی اوست یعنی عریان شدن (خسرو دہلوی ے) برہنہ گشتہ تنہ گل بباغ ؎ بادکنان خس کشی از روی لاغ ؎ (اردو) ننگا ہونا برہنہ ہونا۔

(الف) **برہنہ گفتن** مصدر اصطلاحی۔
(ب) **برہنہ گو** صاحب آصفی ذکر
(ج) **برہنہ گوئی** (الف) کردہ از معنی ساکت و (ب) بقول بہار آنکہ بی پردہ حرف زند وصریح وپوست کندہ بگوید و فرماید کہ ہم برین قیاس است (برہنہ زدن حرف) کہ گذشت (میرزا اسمعیل ے) گر عیب تو نخواہی

پوشیده بر تو ماند ز پیراهن تن خود گردان برهنه گو راه صاحب بحر ذکر (ج) کرده گوید که صریح و فاش گفتن **مؤلف** عرض کند که حقیقت (الف) بر (برهنه زدن حرف) گذشت و این مرادف آنست و خیال خود هم همه را انجا ظاهر کرده ایم (ب) اسم فاعل ترکیبی است و امر حاضر الف و ج ا حاصل بالمصدرش دیگر هیچ (اردو) الف دیکهو برهنه زدن حرف (ب) صاف و صریح کہنے والا ۔ صاف و صریح کہدے (ج) صاف گوئی ۔ مؤنث ۔

برهنه ماندن | عریان و بی لباس ماندن است صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت (خسرو دهلوی ہ) هر شجر باغ زمر تا بنه ماند ه زبی برگی خود برهنه (اردو) ننگا رہنا ۔

برهوت | بقول برهان بروزن مبهوت (۱) نام داروی است در حضرموت ۔ و فرماید که گویند در انجا چاهی است که ارواح کفار و منافقین در انجا جمع شوند صاحب جامع فرماید که (۲) نام صحرائی است در حضرموت و بقول صاحب هفت نام وادییست در حضرموت صاحب انند همزبان برهان **مؤلف** عرض کند که صاحب محیط اعظم ذکر این نکرد و بخیال ما غلطی کاتب برهان هیچ نیست که وادی را داره نوشت و این لغت عرب است (کذا فی منتهی الارب) (اردو) (۱) ایک دوا کا نام برهوت ہے جس کی حقیقت سے صاحبان مفردات طب ساکت ہین (۲) برهوت حضرموت مین ایک صحرا کا نام ہے ۔ مذکر ۔

بر[illegible] | بقول سروری (۱) به رای مهمله بوزن فرمود مرادف بهود ۔ خانه که آتش دران گرفته باشد و هنو[illegible]ته (ناصر خسرو ہ) چو نرم گویم با تو مرا درشت مگوی ؛ مسوز دست جز آنرا که مر ترا برهود ؛ صاحب جهانگیری فرماید که بای اوّل مفتوح و ثانی زده و های مضموم و وا و معروف چیزی که به سوختن نزدیک شده و حرارت آتش آنرا زرد ساخته باشد مرادف بهود ۔ صاحب ناصری در

ہمین سند نقل بہود کردہ۔ صاحبان رشیدی وجامع ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ از سند ناصر خسرو صیغۂ ماضی است از (برہودن) بمعنی مطلق سوختن و فرماید کہ آنچہ عزیزان نوشتہ اند خطاست مؤلف عرض کند کہ درست گوید کہ در سندی کہ پیش شد (۲) ماضی مطلق مصدر (برہودن) مستعمل است کہ می آید ولیکن معنی اول را نظر بر اعتبار صاحبان سروری وجامع و ناصری کہ از اہل زبانند درست خیال می کنیم کہ مجرد ہود بہمین معنی می آید۔ پس این مزید علیہ آن باشد وحق آنست کہ از ہمین لفظ مصدر (برہودن) بمعنی سوختن وضع کردہ باشند تصفیۂ ماخذ بر مصدر کنیم وحقیقت بہود بجایش می آید (اردو) (۱) وہ چیز جس مین آگ لگی ہو اور ابھی نہ جلی ہو۔ مؤنث (۲) جلا۔ جلنا۔ کا ماضی مطلق۔

(الف) **برہودن** (الف) بقول موارد

(ب) **برہودہ** بمعنی سوختن و فرماید کہ برہود ماضی مطلق اینست کہ (استعمالش بر لفظ برہود گذشت) و (ب) بمعنی سوختۂ چقماق و جائیکہ نزدیک بسوختن رسیدہ و زرد گشتہ۔ صاحب نوادر ہمزبانش و گوید ہود مخفف برہود است کہ می آید و ذکر برہودہ ہم کند بمعنی بالا۔ صاحب انند بحوالۂ بہار (الف) را بمعنی (۱) سوختن و (۲) متغیر شدن رنگ از حرارت آتش و (۳) بمعنی آوازیدن و گشتن و گذار کردن گفتہ و ما این را در بہار عجم نیافتیم **مؤلف** عرض کند کہ ہود بضم اول و سکون ثانی و ثالث بمعنی لتۂ سوختہ کہ بالای سنگ آتش زنہ نہند می آید پس ہمین است اسم مصدر (ہودن) بمعنی سوختن کہ متروک است و برہودن مزید علیہ آن باشد بزیادت کلمۂ بر بران معنی دوم موافق قیاس است بر سبیل مجاز و معنی سوم بیان کردۂ انند را بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم۔ باقی حال این مصدر بسیت سالم التصریف

نہ کامل التصریف و (ب) افادہ معنی اسم مفعول ہمین مصدر کند بزیادت ہای ہوز بر ماضی مطلق وجا دارد کہ برہودرا کہ گذشت مخفف این دانیم	(اردو) الف (۱) جلنا (۲) حرارت آتش سی متغیر ہونا (۳) آوارہ ہونا (ب) سوختہ چقماق یا وہ کپڑا جو آگ کی حرارت سے پیلا ہوگیا ہو اور جلا چاہتا ہو۔ مذکر۔

برہول بقول شمس چیزی راگویند کہ نزدیک بسوختن شدہ و حرارت۔ آنرا زرد ساختہ باشد و آنرا سپو دنیز خوانند واز ناصر خسرو سندی کہ آوردہ ہمان است کہ بر برہود گذشت **مؤلف** عرض کند کہ آسان اہست کہ این را مبدل برہود دانیم کہ دال مہملہ بہ لام بدل می شود چنانکہ درغ و لغ ولیکن معاصرین عجم و محققین اہل زبان ازین ساکت سندی کہ بالا مذکور شد دران تحریف راہ یافتہ برہودرا برہول نقل کردہ۔ مخفی مبادکہ ہود بہ ہمین معنی می آید ولیکن ہول بایں معنی نیامدہ تا این را مزید علیہ آن می دانستیم بزیادت کلمۂ بر بران پس این را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) دیکھو برہود

برہون بقول جہانگیری و سروری و ناصری و جامع و برہان و سراج ہر چیز میانہ تہی مانند ہالہ و طوق و درخانہ و حصار و محوطہ و خارست۔ صاحب رشیدی صراحت مزید کند کہ درہمہ اسناد کہ بذیل دیگر معانی می آید بمعنی حصار و محوطہ راست می آید۔ احتیاج بدیگر معانی نیست۔ صاحب برہان گوید کہ بضمّ اوّل نیز درست است صاحب مؤید فرماید کہ قیل با بای فارسی مفتوح۔ **مؤلف** عرض کند کہ پَرَّہ۔ بہ بای فارسی مفتوح و ثانی مشدد بمعنی مطلق حلقہ بجایش می آید آن اسم جامد فارسی زبان است و پرہون ہم کہ بہ بای فارسی می آید مرکب است از پرّہ و واو و نون نسبت و معنی لفظی آن منسوب بہ حلقہ و کنایہ باشد از ہر چیز میانہ تہی و دیگر ہمہ معانی خاص مجاز و متعلق بہ ہمین معنی عام و این مبدل آن باشد کہ بای فارسی بدل شود بموحدہ

چنانکہ تپ و تب (اردو) ہر وہ چیز جو محیط ہو جیسے ہالہ۔ حصار۔ پرکار کا دائرہ وغیرہ۔
(۲) برہون۔ بقول جامع و سروری بحوالۂ تحفہ) بمعنی پرکار و فرماید کہ در یکی از نسخ کہ اسم مؤلفش معلوم نمی شود سند عمعق را (کہ بر معنی ہشتم می آید) باستشہاد ہمین معنی آوردہ امّا بخاطر میرسد کہ بمعنی دائرہ انسب باشد مؤلّف عرض کند کہ عیبی نیست کہ این را متعلّق بہ معنی اوّل دانیم ومراد از دائرۂ پرکار باشد نہ پرکار (اردو) پرکار کا دائرہ۔ مذکّر۔
(۳) برہون۔ بقول جہانگیری و ناصری و جامع و سروری بحوالۂ شرفنامہ) بمعنی ہالہ (رودکی ۵) ایا قدّ تو چون سروی ز دیبا گرد آن آذین ؛ دیاروی تو چون ماہی ز عنبر گرد آن برہون ؛ مؤلّف عرض کند کہ متعلّق بمعنی اوّل است وبس (اردو) ہالہ۔ دیکھو برہون کے دوسرے معنے
(۴) برہون۔ بقول جامع و برہان و سروری۔ بحوالۂ شرفنامہ بمعنی آرایش مؤلّف عرض کند کہ (برہمون) بہ ہمین معنی بجایش گذشت۔ جا دارد کہ آن مزید علیہ این باشد بزیادت میم یا متعلّق بمعنی اوّل برہون و شک نیست کہ نسبت قوی با معنی اوّل ندارد ولیکن نظر بر اعتبار صاحب جامع ہمین معنی را تسلیم کنیم و بدین معنی اسم جامد ہم توان گرفت (اردو) دیکھو آرایش۔
(۵) برہون۔ بقول سروری و جہانگیری و جامع بمعنی در خانہ (ناصر خسرو ۵) دل بیقین ای پسر خزانۂ دین است ؛ چشم تو چون روزنست وگوش چو برہون ؛ گوہر دین چون در این خزانہ نہادی ؛ روزن و برہونش ہر دو سخت کن اکنون ؛ مؤلّف عرض کند کہ متعلّق بمعنی اوّل است وبس (اردو) گھر کا دروازہ۔ مذکّر۔
(۶) برہون۔ بقول سروری و جہانگیری و ناصری و جامع بمعنی حصار و محوطہ نیز آمدہ (ناصر خسرو

ص) ای شدہ غافل ز علم حجت و برہان ز جہل کشیدہ بگرد جان تو برہون ز **مؤلف** عرض کند
کہ متعلق بہ معنی اول است وبس (**اردو**) حصار۔ دیکھو النگ۔
(۷) برہون۔ بقول جامع وسروری بحوالۂ فرہنگ بمعنی طوق **مؤلف** عرض کند کہ نظر
بر اعتبار ہر دو محقق بالا کہ از اہل زبانند این معنی را تسلیم کنیم و مجاز معنی اول دانیم کہ بجایش گذشت
(**اردو**) طوق۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ گردن بند۔ حلقہ۔ وہ بھاری حلقہ جو
مجرمون یا دیوانون کے گلے مین ڈالتے ہین تاکہ اس کی وجہ سے گردن نہ اٹھا سکین (گویا ص)
او پری پیکر مین دیوانہ ہون تیری چال کا ؎ طوق ہو میرے گلے مین حلقہ خلخال کا ؎
(۸) برہون۔ بقول سروری و جامع بمعنی دائرہ (شمس فخری در تعریف حصار ص) فرو د چرخ
محل حوادث آمد وآن ؎ بصد ہزار جہان خار جبت از برہون ؎ (استاد عمعق ص) مردم چشم
چو مرکز پلک چون برہون شود ؎ مرکز و برہون ز عشقت ہر شبی گلگون شود ؎ **مؤلف** عرض کند
کہ مجاز معنی اول است وبس (**اردو**) دائرہ۔ دیکھو برگنہ کے دوسرے معنے۔
(۹) برہون۔ بقول سروری بمعنی خار بست و بقول صاحب جہانگیری برچین و چوب بندی
و بقول ناصری پرچین باغ (قطران ص) بباغ بر گل مانند رخ تو سالاسال ؎ زمانہ بستہ ز
شمشاد گرد آن برہون ؎ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اول
است وبس (**اردو**) باڑھ۔ بقول آصفیہ۔ کانٹون یا جھاڑی کی احاطہ بندی۔
(۱۰) برہون۔ بقول سروری بحوالۂ نسخہ وفائی بہای تازی بمعنی کمر **مؤلف** عرض کند کہ
مقصود از کمر بند است و مجاز معنی اول (**اردو**) کمر بند۔ دیکھو بروفہ کے دوسرے معنے۔

(۱۱) برہون ۔ بقول برہان خانۂ کوچک **مؤلّف** عرض کند کہ بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ محقّقین اہل زبان ازین ساکت واہیچ تعلّق مجازی بامعنی اوّل ندارد معاصرین عجم برزبان ندارند
(اردو) چھوٹا گھر۔ مذکّر۔

(۱۲) برہون ۔ بقول برہان ۔ کمرگاہ **مؤلّف** عرض کند کہ مجرد بیان برہان ۔ متقاضی سند استعمال است کہ معاصرین عجم ومحقّقین اہل زبان ازین ساکت ۔ طالب سندی باشیم وبامعنی اوّل ہیچ تعلّق مجازی ندارد (اردو) کمربند باندھنے کی جگہ یعنی کمر ۔ مذکّر۔

(۱۳) برہون ۔ بقول برہان بمعنی کمرکوہ **مؤلّف** عرض کند کہ ہیچ تعلّق مجازی بامعنی اوّل ندارد ومعاصرین عجم برزبان ندارند ومحقّقین اہل زبان ازین ساکت بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم (اردو) کمرکوہ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنّث ۔ پہاڑ کا بیچ کا حصّہ میان کوہ

برہوہ بقول جہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وسراج باوّل مفتوح بثّانی زدہ و ہای مضموم وواو مجہول وہای موقوف صابون را گویند ۔ صاحب برہان صراحت مزید کند کہ بر وزن انبوہ است وچیزیست کہ بدان رخت می شویند ۔ صاحب انند صراحت کرد کہ لغت فارسی است وما اسم جامد فارسی قدیم دانیم حالا برزبان معاصرین عجم متروک وصابون بقول برہان لغت فارسی زبانست مستعمل وصاحب منتخب آنرا لغت عرب گوید وفرماید کہ دراکثر لغات مشترک واقع شدہ ۔ نام دیگر شنیدہ نشد ۔ صاحب محیط برصابون می فرماید کہ این مشترک است دراکثر لغات وگویند معرّب است وبعربی غسّل وبیونانی سقوتیا وبہ انگلیسی سوپ نام است از مخترعات ہرمس بانواع مختلفہ درست کردہ می شود گویند گرم وخشک تا نجم

سوم وانچہ دران نشاستہ باشد گرم وخشک تا دوم ۔ مقطع ۔ مقرّح ۔ قوی الجلا ۔ معین اکال و منافع دارد (اردو) صابون ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ ایک دکپڑا یا مُنہ) دھونے کی تیل کی چیز جو تیل ۔ سجّی ۔ رَیہ چربی وغیرہ سے بنائی جاتی ہے ۔ فارسی مین برآہوہ ۔ ترکی مین اچمالیق کہتے ہین

(الف) **برہیخت** صاحبان سروری و برہان

(ب) **برہیختن** و مؤید ذکر الف کردہ اند وصاحبان برہان و بحر و مؤید ذکر ب **مؤلف** عرض کند کہ صراحت کامل بر (برہیختن) گذشت الف ماضی مطلق (ب) و (ب) بقول بحر بروزن انگیختن بمعنی برکشیدن مطلقا و برآوردن و فرتاید کہ سالم التصریف است یعنی باد ون ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید وصاحب موارد ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ مخفف (برآہیختن) کہ گذشت و مزید علیہ (آہیختن) کہ در مدود وہ مذکور و صراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) (الف) کھینچا ۔ نکالا ۔ (ب) کھینچنا ۔ نکالنا ۔ دیکھو آہیختن ۔

برہیہ بقول شمس بالفتح وبالضم بمعنی (۱) زبان دراز یا (۲) پارۂ از زبان **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم برزبان ندارند و دیگرکسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد وسند استعمال پیش نشد اعتبار را نشاید (اردو) (۱) طولانی زمانہ مذکر ۔ (۲) زمانہ کا ایک حصّہ ۔ مذکر ۔

بہری بقول ہفت بفتح اوّل وکسر رای مہملہ مثناۃ تحتانی رسیدہ (۱) بمعنی پاک و پاک ہستی و (۲) ضد عاری ۔ صاحب غیاث این را بہ تشدید تحتانی بمعنی پاک و بیزار و بیگناہ نوشتہ و بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار بالتشدید بمعنی (۳) خشکی و بقول صاحب انند لغت عرب است بمعنی اوّل و نسبت معنی سوم گوید کہ ہر شی کہ در صحرا باشد **مؤلف** عرض کند کہ تسامح صاحب ہفت است کہ این را لغت فارسی خیال کرد و استعمال این در فارسی زبان بمعنی اوّلش

بہ تخفیف رای مہملہ آمدہ و معنی دوم بیان کردہ اش متحقق نمی شود کہ مقصودش چہ باشد و در معنی سوم تحتانی آخرہ نسبت است یعنی منسوب بہ بَر بالتشدید (اردو) (۱) بَرّی بقول آصفیہ۔ عربی۔ بی گناہ۔ بی جرم۔ پاک۔ (۲) عاری کی ضد (۳) بَرّی بقول آصفیہ صحرائی۔ دشتی۔ بحری کی خلاف

بربادکسی رفتن واقعہ	مصدر اصطلاحی۔	بر واشت ہا مؤلف عرض کند کہ موافق
بقول انند بحوالۂ غوامض سخن۔ ضائع شدن از واقعہ در حضوری (عرفی ۵) ستم تہمت جہال نہ برباد تو رفت ہا یوسف این را متحمل شدوم		قیاس است و ضرورت ندارد کہ لفظ واقعہ را داخل اصطلاح کنیم بلکہ (بربادکسی رفتن چیزی) واقع شدن امری باشد بکسی (اردو) کسی امر کا واقع ہونا

بریار بقول شمس لغت فارسی زبانست بمعنی شیر آواز کنندہ بخشم مؤلف عرض کند کہ صاحب شمس سندی پیش نہ کرد واز صراحت اعراب ساکت۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند و ہیچ ماخذ این بفہم ما نمی آید۔ بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم بظاہر معلوم می شود کہ بریار لغت عرب را کہ بہ موحدہ سوم بمعنی شیر غرّان است محقق بی تحقیق بہ تحتانی عوض موحدہ لغت فارسی قرار داد (اردو) غصّے سے ڈکارنے والا گرجنے والا شیر۔ مذکر۔

بریاش بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است۔ بالفتح بمعنی (۱) انتشار و پراگندگی و (۲) نیز منتشر و پراگندہ مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان باشد۔ حیف است کہ محققین فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) پراگندگی۔ بقول آصفیہ۔ انتشار۔ پریشانی۔

مؤنث۔ (۲) منتشر۔ بقولہ پراگندہ۔ پریشان۔

بریاق بقول شمس لغت فارسی است بمعنی دست و بحوالۂ حلّ اللغات گوید کہ بجای یای تحتانی بمیم ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ (برماق) بمیم عوض تحتانی بقول لغات ترکی نرانگشت را گویند و بقول مؤید در ترکی زبان بمعنی دست اگر فارسیان میم را بہ تحتانی بدل کردہ برای دست اسم جامد وضع کردہ باشند تبدیل است خلاف قیاس کہ میم بہ تحتانی یا بالعکس آن بدل نمی شود و بدون سند استعمال بر مجرّد قول شمس این را اسم جامد فارسی زبان تسلیم نتوانیم کرد کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اہل زبان ازین ساکت (اردو) ہاتھ۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ دست۔ ید۔

بری الذّمہ اصطلاح۔ فارسیان از ہر دو لغت عربی زبان اصطلاحی قرار دادہ اند کہ بمعنی محفوظ و پاک از ذمّہ داری۔ بر زبان معاصرین عجم است و محققین فارسی زبان ازین اصطلاح ساکت۔ فارسیان معاصر گویند کہ" ما او را ازین اصطلاح یا مطالبہ بری الذّمہ دانیم" یعنی بر ذمّہ او نیست و او پاک است ازان (اردو) بری الذّمہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ صفت جوابدہی۔ اور مواخذہ سے مستثنےٰ۔ بے ذمّہ۔ ذمّہ داری سے محفوظ۔

بریان بقول فرہنگ فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود بمعنی برشتہ کردن و چنین گوشت و ہر چیز دیگر کہ برای خوردن باشد بی آب چہ در دم و چہ بر آتش و سرخ کردن و بو دادن آنہاست در روغن و بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی برشتہ **مؤلف** عرض کند کہ برشتن مصدر لیست کامل التصریف کہ ذکرش گذشت و بریدن مضارعش و حقیقت ماخذش ہمدرانجا مذکور و بری امر حاضر و بریان بقاعدۂ فارسی اسم حال آن و دیگر ہیچ صاحب فدائی غور نکرد و بر قواعد فارسی و در

تعریف این زحمت بیجا بر داشت (انوری ۵) راتش غیرت خوان تو مقیم ز بر فلک ثور و حمل بریان است (اردو) بریان۔ بقول آصفیہ فارسی۔ بھنا ہوا۔ کباب شدہ۔ بخنہ۔ پکا ہوا۔

بریان محلّا اصطلاح۔ بقول برہان بای حطی نقطہ و لام مشدّد بالف کشیدہ بریانِ با ترہ و پودنہ و ترخان و نان و پیاز را گویند صاحبان بحر و مؤیّد و ہفت خوش صراحتے کنند کہ بریانی را گویند کہ گرد بر گردش ترہ و پودنہ و ترخان داشتہ باشد۔ **مؤلّف** عرض کند کہ مرکّب توصیفی است بریان بمعنی بریان کردہ شدہ و محلّی لغت عربی است بالضم و تشدید لام۔ زینت دادہ شدہ وصفت کردہ شدہ (کذا فی المنتخب) پس معنی لفظی این چیزی بریان کہ با دیگر پودنہ وغیرہ شریک باشد۔ فارسیان تحتانی آخرہ را بدل کردند بہ الف چنانکہ عادت ایشان است در لغات عرب ہمچون محلّی و محلّا (اردو) (بریان محلّا) فارسیون نے اس بھونی ہوئی یا تلی ہوئی چیز کو کہا ہے جس کے ساتھ پودینہ اور روٹی اور پیاز وغیرہ شریک ہو۔

برایون بقول شمس بای اوّل مکسور و ثانی زدہ بابای تحتانی مضموم و واو معروف نام مادہ گاوی بود کہ فریدون را شیر دادہ **مؤلّف** عرض کند کہ این ہمان (برمایون) است کہ بہ میم سوم و تحتانی مضموم پنجم بجایش گذشت محقّق بی تحقیق آنرا در غیر محلّش قائم کرد و ضمّ تحتانی کہ بیان می کند از انہم غلطی او پیدا است کہ بجایش نون مضموم را نقل کرد و نون سوم را بہ تحتانی بدل ساخت جز این نیست کہ غلطی کاتبش دانیم و از این کہ محلّ بیانش بلحاظ ردیف حروف بدست کاتب نیست محقّق بی تحقیق را ہم معذور نداریم (اردو) دیکھو برمایون۔

بر پاتی اصطلاح۔ بقول انند و غیاث بالکسر و کسر نون نوعی از پلاو نمکین **مؤلّف**

عرض کند کہ فارسی ہند است بترکیب نون
نسبت برلفظ برہان فارسیان پلاو گویند کہ
برنج با گوشت درست کنند وہمین را در ہندوستان
بریانی نام است معاصرین عجم برزبان ندارند
ومحققین زباندان این را ترک کردہ اند۔
(اردو) بریانی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث
ایک قسم کا پلاو جس میں گوشت بھونکر ڈالا جاتا ہے

بری بودن استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ
سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار رہا بودن و باقی
بودن **مؤلف** عرض کند کہ محقق گمنام در تعریف
این تسامح کردہ است ما از معاصرین عجم بہ تحقیق رسانیدہ
ایم کہ فارسیان گویند ''او ازین الزام بری نبود و سزا
یافت'' یعنی پاک نبود پس معنی این پاک بودن است
نہ رہا و باقی بودن و از ہمین قبیل است (بری الذمہ)
بمعنی محفوظ از ذمہ داری و پاک از ذمہ داری۔ مخفی مباد کہ
کاتش لفظ بری را شکلی نوشتہ کہ بدو یاد بری می نماید لیکن
(بری بودن) ہم محاورۂ معاصرین عجم بمعنی رہا و باقی بودن نیست
ازینجا است کہ ما آنرا بجایش جا دادیم (اردو) بری رہنا۔

برتیج بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وکسر ثانی وسکون جیم لغت فارسی است (۱)
بمعنی فرد حساب مفصل و (۲) نام قومی از افغانان **مؤلف** عرض کند کہ برتیج بفتح اول و
کسر دوم وسکون مابعد بقول ساطع در ہندی باغی را گویند کہ بیارہ تنبول در ان کاشتہ باشند
جا دارد کہ ہندیان از ہمین لغت ہندی کنایۃً معنی اول و دوم گرفتہ باشند و کایستان ہند نیز
موجد معنی اول باشند ما این اصطلاح را بمعنی اول در سیاق عرب وعجم نیافتیم و بمعنی دوم ہم
لغت فارسی زبان ندانیم۔ معاصرین عجم ساکت و دیگر محققین فارسی زبان ہم ذکر این نکردہ
اند (اردو) (۱) فرد حساب مکمل مؤنث (۲) پٹھانون کی ایک قوم کا نام۔ مؤنث۔

برتیجن بقول سروری بہ رای مہملہ بوزن کشیدن (۱) تنوری کہ آنرا آفرن نیز گویند وفرما

کہ عوض جیم زای ہوز ہم آمدہ یعنی (بریزن) صاحب برہان فرماید کہ ترجمۂ این در عربی قُرن بضم اوّل ۔ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) بمعنی تابہ گلی ہم کہ بران نان پزند مرادف (بریزن) و (۳) بمعنی غربال صاحب جامع برمعنی اوّل قانع مؤلّف عرض کند کہ مبدّل بریزن کہ زای ہوز بہ جیم عربی بدل شود چنانکہ سوز و سوج وصراحت ماخذ این بر (بریزن) می آید (اردو) دیکھو بریزن ۔

بر یخ زدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول سروری در ملحقات (۱) ناپدید کردن و معدوم گردانیدن و (۲) ہیچ انگاشتن (نظامی ؎) بہ ارشاد بر یخ زند نام او ۔ نبارد درین کشور آرام او ۔ صاحب جہانگیری در ملحقات گوید کہ (۳) کنایہ از فراموش کردن و از خاطر محو نمودن و استنادش از ہمان سند است کہ بالا گذشت ۔ صاحب رشیدی این را مرادف بریخ نوشتن و (برآب نوشتن) بمعنی (۴) ضائع کردن کاری گفتہ صاحب بحر ذکر معنی دوم و چارم کردہ گوید کہ کار بیہودہ و ضائع کردن است و صاحبان برہان و جامع ذکر معانی اوّل و دوم و سوم کردہ اند ۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ محققین بالا معنی دوم و چارم را آوردہ زلہ بردارش بہار بذکر معنی دوم فرماید کہ بی ثبات و ناپائدار شمردن است مؤلّف عرض کند کہ اشارہ کہ برآب یا یخ کنند زود محو شود ۔ پس معنی اوّل درست و دیگر ہمہ معانی طبع آزمائی محققین باشد و سند نظامی بکار معنی اوّل می خورد و بس ۔ ولیکن تاید کہ این مصدر را ....

بر یخ زدن نام قائم کنیم (اردو) (۱) مٹانا ۔ معدوم کرنا (۲) ہیچ سمجھنا (۳) فراموش کرنا ۔ بھولنا (۴) ضائع کرنا ۔

بریخ نبشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول جہانگیری مرادف (بریخ نوشتن) کہ می آید کنایہ از بیہودہ وضایع ساختن کاری وبی اثر وبی مدار کردن (نظامی ع) جہان شربت ہر آب از یخ سرشت ۔ بجز شربت ما کہ بر یخ نبشت ۔ بہار این را مرادف (بریخ زدن) نوشتہ مؤلّف عرض کند کہ ما حقیقتش بجای خودش نوشتہ ایم واین متعلق بآن نیست زیراکہ ما آن را مصدر (بریخ زدن نام) قرارداده ایم و مجرّد (بریخ نبشتن) بمعنی محو کردن است صاحب ہفت ذکر ماضی مطلق این بصورت مقولہ کرد واین احتیاطش نظر بر سند بالا باشد کہ دران استعمال ماضی مطلق است وما جائز نداریم کہ تعمیم مصدر را بتخصیص ماضی بدل کنیم۔ مخفی مباد کہ نبشتن مبدّل (نوشتن) است کہ واو وبای موحدہ بدل شود چنانکہ ورنجن وبرنجن (اردو) دیکھو برآب نوشتن۔

بریخ نوشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول (جہانگیری در ملحقات) وبحر ورشیدی وسروری وہفت وسراج مرادف (بریخ نبشتن) کہ گذشت مؤلّف عرض کند کہ ہمان (برآب نوشتن) است کہ بجایش مذکور شد (انوری ع) بریخ نوشت نام وفا انوری چرا ۔ نام زبہر مرتبہ نقش نگین کند ۔ (سعدی ع) مراعات ورحمت مکن بر خسیس ۔ چو کردی مکافات بریخ نویس ۔ (ناصر خسرو ع) بریخ بنویس چون کند وعد ۔ گفتار محال وقول خامش ۔ (اردو) دیکھو برآب نوشتن۔

بریخ نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار مرادف (بریخ نوشتن) وبقول بحر ہیچ ونابود انگاشتن وناپایدار شمردن مؤلّف عرض کند کہ حیف است کہ ہر دو محققین بالا از سند این ساکت بخیال ما مجرّد این مصدر غیر از

معنی حقیقی چیزی نیست کہ قائم کردن چیزی بالای یخ و برف است و بشرط وجود سند ناپائدار شمردن کہ بنیادی کہ بر یخ قائم شود یا حرفی کہ بر یخ نویسند	غیر مستحکم است کہ زود محو شود زیراکہ یخ۔ آب می شود و باقی نماند (اردو) ناپائدار۔ غیر مستحکم سمجھنا۔

(الف) برید چرخ **(ب) برید فلک** اصطلاح (الف) بقول بحر مرادف (ب) (۱) بمعنی ماہ و (۲) زحل و (ب) بقول رشیدی ماہ۔ صاحبان برہان و جامع بہر دو معنی ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است کہ برید بقول منتخب در عربی زبان بالفتح بمعنی رسولی کہ بجائی فرستند پس اہل ہئیت رسول فلک نام کردند ماہ را کہ بقول نشان سریع السیر است و نمی دانیم کہ ستارۂ زحل را بچہ خصوصیت بدین اسم موسوم کردند کہ بطی السیر است جز این نباشد کہ برید در عربی زبان بقول منتہی الارب بمعنی پاسبان آمدہ و فارسیان ستارۂ زحل را پاسبان فلک ہم گویند پس الف و ب بمعنی دوم صحیح باشد (اردو) (۱) چاند۔ مذکر۔ دیکھو آیت ایام کے پہلے معنے (۲) زحل بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ اس ستارے کا نام جو ساتویں آسمان پر ہے اور نہایت سست اور نحس اکبر خیال کیا جاتا ہے۔

بریدن بقول موارد بالضم و تخفیف را و تشدید آن (۱) قطع کردن و فرماید کہ برنش و برش حاصل بالمصدر است وگوید کہ برندہ و برند و بران و ببرا بمعنی قطع کنندہ صاحب موارد ذکر این کردہ صاحب بحر گوید کہ بدون تشدید است (کامل التصریف) و مضارع این بُرد و صراحت مزید کند کہ رای قرشت درین مصدر و مشتقات آن گاہی بنابر رعایت وزن شعر مشدد ومی آرند و برش حاصل بالمصدر این است و بس و برندہ اسم فاعل این بہ تخفیف ہای ہوز ہم آمدہ بہار گوید کہ

اینمعنی بشمشیر وخنجر وامثال آن مخصوص (میر باقر داما داشراق ف) ور انتوان بما بزنجیر بہ بست تن مارا نتوان از وبشمشیر برید۔ **مؤلف** عرض کند کہ بَریٌ بقول منتہی الارب در عربی زبان بمعنی تراشیدن است پس فارسیان بہ تبدیل اعراب برسبیل تفریس آنرا اسم مصدر قرار دادند وبا علامت مصدر (دن) مرکب کردہ بدینمعنی استعمال کردند وہمین معنی اوّل اصل است (اردو) کاٹنا بقول آصفیہ۔ بریدن کا ترجمہ۔

(۲) بریدن۔ بقول موارد بمعنی قطع شدن چنانکہ (بریدن رگ) کہ می آید صاحب نوادر ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد وبس (اردو) کٹنا بقول آصفیہ۔ ترشنا۔ بریدہ ہونا۔ تراشا جانا۔

(۳) بریدن۔ بقول موارد بمعنی سلب وزائل کردن چنانکہ (بریدن خاصیت) وامثال آن کہ در ملحقات می آید۔ بہار در نوادر ذکر این کردہ ودر بہار عجم گوید کہ جدا کردن است چنانکہ (خواب بریدن) و (رنگ بریدن) **مؤلف** عرض کند کہ معنی جدا کردن برنشان نوزدہم می آید ومان مصادر مرکبہ راکہ بالا مذکور شد با جدا کردن تعلق نباشد بلکہ برای آن سلب وزائل کردن بہتر است واین ہم مجاز معنی اوّل است (اردو) زائل کرنا۔ دور کرنا۔ سلب کرنا۔

(۴) بریدن۔ بقول موارد بمعنی کم کردن چنانکہ (بریدن رنگ) بہ معنی دوش کہ در ملحقات می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) گھٹانا بقول آصفیہ کم کرنا۔ کمتی کرنا

(۵) بریدن۔ بقول موارد بمعنی متغیّر کردن شیر کہ چون ترشی دران داخل شود دائماً شیر متغیر شود چنانکہ (بریدن شیر) حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد وبدون سند این معنی را تسلیم نہ کنیم

اگر بدست آید توانیم گفت کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) پھاڑنا۔ بقول آصفیہ کسی عرق یا دودہ وغیرہ کا کسی لاگ یا گرمانی سے پانی جدا کرنا (جیسے ''دودھ پھاڑنا'')۔

(۶) بریدن۔ بقول موارد بمعنی ترک کردن وگذاشتن چنانکہ (بریدن تریاک) کہ در ملحقات می آید صاحب نوادر ذکر این کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) چھوڑنا۔ بقول آصفیہ۔ ترک کرنا۔

(۷) بریدن۔ بقول موارد وبہار بمعنی برہم خوردن چنانکہ (بریدن سودا) کہ در ملحقات می آید **مؤلّف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است وبس (اردو) برہم ہونا۔ دیکھو برشکستن۔

(۸) بریدن۔ بقول موارد وبہار۔ بمعنی طی کردن چنانکہ (بریدن راہ) کہ در ملحقات می آید **مؤلّف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) طے کرنا۔ بقول آصفیہ قطع مسافت کرنا قطع منزل کرنا (وزیر ؎) کبھی دل مین کبھی آنکھون مین جا دون ان حسینون کو ٹک کہ ماہ ومہر کا ہے کام طے کرنا منازل کا ؏

(۹) بریدن۔ بقول موارد بمعنی قطع کردن چون (بریدن جامہ) **مؤلّف** عرض کند کہ متوجہ ہمان معنی اوّل است کہ جسم یا چیزی را از کارد بریدن یا جامہ را از مقراض بریدن ہر دو یکی است محقّقین ہندنژاد این را برای پارچہ جدا کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بریدن کے پہلے معنے اور قطع کرنا بھی اردو میں مستعمل ہے بقول آصفیہ۔ کاٹنا۔ تراشنا۔ بیونتنا۔

(۱۰) بریدن۔ بقول موارد ہجوم آوردن چنانکہ (بریدن برکسی) کہ در ملحقات می آید **مؤلّف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد بقیاس بعید زیراکہ ہجوم آوردن را با معنی قطع کردن ہیچ تعلق

نیست وانچہ صاحب موارد مجبور شد بر قیام این معنی وجہش جز این نباشد کہ معنی شعر بوستان سعدی درست شود کہ بر (بریدن برکسی) می آید وما در معنی شعر مذکور بریدن بمعنی قطع تعلق کردن می گیریم کہ بر نشان سیزدہم بریدن می آید پس این معنی را کہ بالا مذکور شد خلاف قیاس می دانیم **(اردو)** کاؤں کاؤں کرنا۔ بقول آصفیہ غل کرنا۔ شور کرنا (چڑھائی کرنا) اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے دیکھو بریدن کے سولھویں معنے۔

(۱۱) بریدن۔ بقول موارد بمعنی دریغ داشتن چنانکہ (بریدن آب از گلو) کہ در ملحقات می آید۔ بہار ہمین مصدر مرکب را بہ معنی باز داشتن گفتہ واین معنی بر نشان دوازدہم می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اول باشد **(اردو)** دریغ کرنا۔ بقول آصفیہ کنجوسی کرنا۔ دیکھو (باز گرفتن از چیزے)۔

(۱۲) بریدن۔ بقول موارد و بہار بہ معنی باز داشتن چنانکہ (بریدن طفل از پستان) کہ در ملحقات می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اول است **(اردو)** باز رکھنا۔ دیکھو باز داشتن

(۱۳) بریدن۔ بقول موارد بمعنی موقوف کردن چنانکہ (بریدن وظیفہ) کہ در ملحقات می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اول است وبس **(اردو)** موقوف کرنا۔ مسدود کرنا۔ بند کرنا۔

(۱۴) بریدن بقول موارد بمعنی ساکت گردانیدن چنانکہ (بریدن زبان) کہ در ملحقات می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اول است **(اردو)** ساکت کر دینا۔

(۱۵) بریدن۔ بقول موارد بمعنی دزدیدن ولقب زدن وغارتیدن چنانکہ (بریدن خانہ) کہ در ملحقات می آید وخان آرزو در (چراغ ہدایت) این را بمعنی دزدی آوردہ **مؤلف** عرض کند

که تسامح اوست که حاصل بالمصدر را نوشت و درست گوید که بهمین بالفظ خانه مستعمل و این
ظاهر المجاز است و آن عبارت است از رخنه کردن دیوار کسی برای دزدی ـ ما می گوییم که عجب
است که او درین کتاب برهمین یک معنی قناعت کرد و بلحاظ موضوعش ترک دیگر معانی کثیره
خیلی تعجب خیز (اردو) نقب لگانا۔ دیکھو (بردن نقب) چُرانا (دیکھو بُردن کے چھٹے معنے۔

(۱۶) . بریدن ـ بقول موارد بمعنی قطع تعلّق کردن چنانکه (بریدن از کسی) که در ملحقات می آید
صاحب بحر این را ترک محبّت کردن گوید **مؤلّف** عرض کند که مجاز معنی اوّل است (اردو)
قطع تعلّق کرنا۔ بقول آصفیہ۔ کچھ علاقہ نرکھنا۔ ترک ملاقات کرنا۔

(۱۷) . بریدن ـ بقول موارد بمعنی کشیدن چنانکه بریدن (الف بر سینه) که در ملحقات می آید
مؤلّف عرض کند که مجاز معنی اوّل است (اردو) کھینچنا۔

(۱۸) بریدن ـ بقول موارد منقطع کردن چنانکه (بریدن امید) که در ملحقات می آید **مؤلّف**
عرض کند که من وجهٍ متعلّق است بمعنی سوم و دور کردن هم ـ و بمعنی لازم نیز آمده یعنی منقطع شدن
(اردو) منقطع کرنا (منقطع ہونا) بقول آصفیہ۔ ٹوٹنا۔ جاتا رہنا۔ جیسے (امید منقطع ہونا۔

(۱۹) . بریدن ـ بقول بحر جدا نمودن و جدا شدن (بهار) بر ذکر معنی متعدی [illegible] **مؤلّف** گوید که
معنی شانزدهم هم من وجهٍ متعلّق است باین (میرضی ارتمانی ــه) نه چنانست با تو بپیوندم تا
که بریدن توان [illegible] سندی دیگر از میر باقر داماد [illegible] بر معنی اوّل گذشت (اردو) جدا کرنا۔ جدا ہونا
(۲۰) . بریدن بکسر اوّل و دوم به تحقیق ما که اشاره آن بر (برشتن) کرده ایم بمعنی برشتن و این تعلّق
با معنی اوّل و ماخذش [illegible] مرکّب است از بر که مخفف برش است فارسیان تحتانی معروف

وعلامت مصدر (دن) بروزیاده کرده مصدری ساختند۔ سالم التصریف و باصول ما مصدر
اصلی که اسم این مصدر مال فارسی زبان است و حقیقت مصدر اصلی وجعلی برلفظ (اسم مصدر)
گذشت و (برید) مضارع این است آنانکه (برید) را مضارع برشتن دانسته اند غلط کرده اند
فارسیان بریدن را در استعمال ترک کرده اند و مضارعش را برای مصدر برشتن استعمال
کرده اند دیگر هیچ (اردو) دیکھو برشتن۔

بریدن آب مصدر اصطلاحی۔ کنایہ
از ناگوارا شدن آب چنانکه (آب برنده)
بمعنی آب گوارا در ممدوده گذشت و (برنده
آب) هم بجایش مذکور **مؤلف** عرض کند
که [illegible] لفظی این قطع کردن آب و باید که آب را
فاعل گیریم یعنی آبی که تشنگی را قطع کند آب
گوارا است (اردو) پانی کا گوارا هونا۔

بریدن آب از گلو مصدر اصطلاحی۔
بقول موارد بذیل بریدن (۱) بمعنی دریغ داشتن
آب متعلق بمعنی یازدهم بریدن (محمد قلی سلیم)
همین بریدن آب از گلو مروت نیست که گلو بریده
درین بحر هیچو ماهی باش که صاحب نوادر بر (بریدن
آب) ذکر اینچنین کرده۔ خان آرزو در چراغ گوید
که بمعنی منع آب از گلو و در مصرع اول سند محمد قلی
سلیم بعوض لفظ مروت (قناعت) نقل کرده۔
صاحب بحر هم باش **مؤلف** عرض کند که
همین مصدر مرکب در ممدوده گذشت یعنی
(آب از گلو بریدن) و بهار آنرا بمعنی (۲) فرو
ماندن از آب باستغنا همین سند آورده که در مصرع
اولش لفظ قناعت است بخیال ما اختلاف
معنی از اختلاف مصرع اول است و قیاس
متقاضی آنست که لازم و متعدی هر دو درست
باشد زیرا که بریدن بمعنی اول و دوم لازم و متعدی
هر دو آمده (اردو) (۱) پانی کا روکنا (۲) دیکھو

آب از گلو بریدن ۔

بریدن از کسی مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد که بذیل بریدن آورده بمعنی قطع تعلّق کردن از کسی (متعلّق بہ معنی شانز دہم بریدن (گلستان سعدی ؒ) بقول دشمن بپیان ز دوست بشکستی ؎ ببین که از که بریدی و با که پیوستی ؎ (کر بمایع) بریدن ز یاران خلاف وفا ست ؎ **مؤلّف** عرض کند که (از کسی بریدن) در مقصوده گذشت وانچه در انجا (طفل را از شیر بریدن) را متعلّق باین کرده است علیٰ ندارد وصاحب موارد این را درین باب متعلّق به (بریدن طفل از پستان) بشمار یعنی متعلّق بہ معنی دوازدہم بریدن که باز داشتن ہم من وجہ متعلّق از قطع تعلّق کردن است وہر دو معنی مجاز معنی اوّل بریدن ۔ (اردو) قطع تعلّق کرنا ۔ دیکھو بریدن کے سولھویں معنے

بریدن الف برسینه مصدر اصطلاحی بقول موارد بذیل بریدن بمعنی کشیدن الف بر سینه متعلّق بہ معنی ہفدہم بریدن **مؤلّف** عرض کند که مرادف (الف برسینه کشیدن) که در مقصوده گذشت وذکر (الف برسینه بریدن) ہم ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو (الف برسینه بریدن)

بریدن امّید مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد وبذیل بریدن بمعنی منقطع کردن امّید و آرزو متعلّق بہ معنی ہجدہم بریدن **مؤلّف** عرض کند که سند این بر (امّید بریدن) در مقصوده گذشت (اردو) دیکھو امّید بریدن ۔

بریدن برکسی مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد بذیل بریدن جمع شدن برسر کسی متعلّق بمعنی دہم بریدن (بوستان سعدی ؒ) . بریدند بروی ملامت کنان ؎ که دیگر بدستت نیاید چنان ؎ **مؤلّف** عرض کند که ما حقیقت این بر معنی دہم بریدن ظاہر کرده ایم و درینجا ہمین قدر کافی است که بمعنی قطع تعلّق کردن است (اردو) کسی سے قطع تعلّق کرنا ۔

بریدن تب مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی زائل کردن تب متعلق بمعنی سوم بریدن (خاقانی ره) نی کلکش به نیشکر ماند که لرزی تب بریدن لشکر است ۞ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و مرکب اضافی (اردو) بخار یا تپ کو زائل کرنا۔ دفع کرنا۔

بریدن تریاک مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن۔ بمعنی ترک کردن تریاک متعلق بمعنی ششم بریدن (ملا عشرتی ره) یک لطف نمایان تو در حق من این بود ۞ کز وعده تریاک تو تریاک بریدم ۞ مؤلف عرض کند که موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو) افیون کا ترک کرنا۔

بریدن تلخی مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی زائل کردن تلخی۔ متعلق بمعنی سوم بریدان (ره) نبرد تلخی بادام را آب بلبل نشد کم زهر چشمش از شکر خواب ۞ مؤلف عرض کند که موافق قیاس و مرکب اضافی (اردو) تلخی مٹانا۔ زائل کرنا۔

بریدن خاصیت مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن سلب کردن خاصیت متعلق به معنی سوم بریدن (انوری ره) بدو زد از عدم عنقا بناوک ۞ ببرد خاصیت ز اشیا بخنجر ۞ مؤلف عرض کند که موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو) خاصیت زائل کرنا۔ دفع کرنا۔

بریدن خانه مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی نقب زدن و غارتیدن متعلق بمعنی پانزدهم بریدن (سلیم ره) همیشه گرچه دزد غارت اندیش ۞ بریدی خانهٔ مردم ازین بیش ۞ صاحب نوادر هم ذکر این کرده (سعید اشرف ره) می تراشد خانه بهر شعر گفتن مدعی ۞ می برد دیگر نمیدانم کدامی خانه را ۞ بهار این را (بریدن خانه و دیوار) آورده گوید که

نقب دادن خانہ را و رخنہ کردن در دیوار **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و مرکب اضافی (اردو) نقب لگانا۔ چرانا۔

بریدن خرید و فروخت مصدر اصطلاحی
بقول موارد (ذیل بریدن) بمعنی ترک کردن خرید و فروخت متعلق بمعنی ششم۔ بریدن (بوستان سعدی ع) بریدند از انجا خرید و فروخت ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و مرکب اضافی (اردو) خرید و فروخت ترک کرنا۔

بریدن خواب مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بریدن) سلب کردن خواب متعلق بمعنی سوم۔ بریدن کہ گذشت (طاہر وحید در تعریف شعر بافت ؎) زدل کردہ تاراج تاب مراد ؎ چو مخمل برید است خواب مراد ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و مرکب اضافی (اردو) نیند کو آنے نہ دینا۔ اڑانا۔

بریدن دیوار مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار مرادف (بریدن خانہ) کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ سند استعمال پیش نشد ولیکن قابل اعتبار است کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) دیوار میں نقب لگانا۔

بریدن راہ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بریدن) بمعنی طی کردن و قطع کردن راہ متعلق بمعنی ہشتم۔ بریدن (حکیم سوزنی ؎) راہ باید برید و رنج کشید ؎ کیسہ باید کشاد و پلوندہ ؎ (وحید ؎) چون قدمی چند برید راہ ؎ گشت نگہ غرقہ بحر از شناہ ؎ بہار ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو) راہ طی کرنا۔

بریدن رگ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بریدن) بمعنی بریدہ شدن رگ متعلق بمعنی دوم۔ بریدن (نظامی ؎) بیک نا چخششہ کہ بروی رسید ؎ ز رنگی رگِ زندگانی برید ؎ (ولہ ؎) ببرید بازوی تابندہ حور ؎

ولیکن شد آزردہ در زیر زور ۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکّب اضافی و موافق قیاس است (اردو) رگ کٹنا ۔

بریدن رنگ مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد ذیل بریدن بمعنی (۱) زائل کردن رنگ متعلّق بمعنی سوم بریدن (تہنا ص) چہ حرف بلبیش برم بپیش تندی خویش ۔ کہ رنگ وسمہ بریدہ است تیغ ابرویش ۔ (خالص خان ص) تا تیغ بدست یار دیدہ است ۔ رنگ از رخ خون من بریدہ است ۔ (۲) بمعنی کم کردن رنگی کہ زیادہ از مقصود بود متعلّق بہ معنی چارم بریدن (اشرف ص) نی ہمین از تیغ رگ ہای شہیدان می بُرد ۔ رنگ خون را ہم بترشی روی جانان می بُرد ۔ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و مرکّب اضافی است (اردو) (۱) رنگ مٹانا ۔ زائل کرنا (۲) رنگ کم کرنا ۔ متغیّر کرنا ۔

بریدن زبان مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد ذیل بریدن (۱) بمعنی ساکت کردن و خاموش گردانیدن متعلّق بمعنی چہارد ہم بریدن (گلستان سعدی ع) زبان بریدہ بکنجی نشستہ صمٌّ بکمٌ ۔ صاحب نوادر گوید کہ مدّعی را ساکت گردانیدن بحجّت و سائل رابعطا ۔ بہار ذکر این ذیل بریدن کردہ گوید کہ (۲) بمعنی رشوت دادن ۔ حیف است کہ سند این پیش نہ شد ولیکن موافق قیاس است ۔ مشتاق سندی باشیم (اردو) (۱) زبان بند کرنا ۔ دیکھو (از زبان افگندن) (۲) رشوت دینا ۔

بریدن سکون مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد ذیل بریدن بمعنی سلب و زائل کردن سکون متعلّق بمعنی سوم بریدن (انوری ص) بیاد قہر ببرّد زسنگ خارہ سکون ۔ ز آب لطف برآرد ز شورہ مہر گیا ۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکّب اضافی است و موافق قیاس (اردو) سکون مٹانا ۔ اطمینان کو زائل کرنا ۔

بریدن سودا مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد

بذیل بریدن بمعنی برہم خوردن سودا متعلق بہ معنی ہفتم بریدن (ملّا قاسم ؎) ہا راز نفع سود تو سودا بریدہ است ٭ سودا بریدہ است و چہ بیجا بریدہ است ٭ (مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس (اردو) معاملہ بگڑ جانا۔ برہم ہونا۔

بریدن شیر مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن (۱) باز داشتن طفل را از شیر متعلق بہ معنی دوازدہم بریدن (شفیع اثر ؎) آخر عمر شدم والہ طفلی کہ بریدہ ٭ مادر دہر بخون دل عاشق شیرش ٭ و (۲) متغیر کردن شیر را متعلق بمعنی پنجم بریدن حیف است کہ سند این پیش نہ شد و ما این را نظر بر قول موارد کہ بر معنی پنجم بریدن گفتہ جا دادہ ایم و مشتاق سند می باشیم (اردو) (۱) دودھ بڑھانا۔ دیکھو (از شیر باز داشتن) (۲) دودھ پھاڑنا۔ بقول آصفیہ دودھ کے اجزا جُدا کرنا کسی دوا کے ذریعہ سے دودھ کا پانی علیحدہ کر دینا۔

بریدن طفل از پستان یا شیر مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن باز داشتن طفل از شیر خواری متعلق بمعنی دوازدہم بریدن (محمد سعید اشرف ؎) خط مشکین آلت قطع محبت می شود ٭ با سیاہی طفل را مادر ز پستان می بُرد ٭ (کلیم ؎) کلیم پیر شدی وقت آن ہنوز نشد ٭ کہ طفل طبع ز شیر ہوس بریدہ شود ٭ صاحب نوادر بر (از شیر و پستان بریدن) ذکر این معنی کردہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بچّہ کو دودھ سے باز رکھنا۔ دودھ چھڑانا۔

بریدن طمع مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی زائل کردن طمع (عاقل خان ؎) عدل سلطان گر نہ پرسد حال مظلومانِ عشق ٭ گوشہ گیران را ز آسایش طمع باید برید ٭ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و

مرکب اضافی (اردو) طمع کو ہٹانا۔ زائل کرنا۔ دور کرنا

بریدن کوه مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی طی کردن کوه متعلق به معنی ہشتم بریدن (جامی در یوسف زلیخا ؎) بریده کوه را آسان چو ہامون ؛ ز فرمان عنان کم رفته بیرون **مؤلف** عرض کند که از قبیل بریدن راه موافق قیاس است (اردو) دشت و بیابان طے کرنا۔

بریدن مہر مصدر اصطلاحی۔ به کسر مرکب اضافی است بمعنی دور کردن وقطع کردن محبت متعلق به معنی سوم بریدن (ظہوری ؎) برید مہر من از جابه مہربان اینست ؛ ز بی حجابی چشمم زبان داد ہمزبان اینست ؛ موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو) محبت قطع کرنا۔

بریدن وظیفه مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن موقوف ومسدود کردن روزی متعلق بمعنی سیزدہم بریدن (گلستان سعدی) وظیفه روزی بخطای منکر نبرد ؛ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) وظیفه بند کر دینا۔ موقوف کر دینا۔

بریده بقول ضمیمه برہان بر وزن رسیده۔ رہگذر را گویند **مؤلف** عرض کند که حقیقةً اسم مفعول مصدر بریدن است و بدینمعنی کنایه باشد که چیزی که از سطح زمین بریده وجدا کرده باشد رہگذر است (اردو) رہگزر بقول آصفیه فارسی۔ اسم مذکر۔ راسته۔ شارع عام۔ سڑک۔

بریده زبان اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان وبحر وہفت کنایه از خاموش **مؤلف** عرض کند که (بریدن زبان) بجای خودش گذشت واین اسم مفعول آنست واسم مفعول ترکیبی ہم مراد از کسی که خاموش باشد (اردو) خاموش بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم صفت۔ بمعنی ساکت چپ۔ وه شخص جو ساکت ہو۔

بریده شدن امید مصدر اصطلاحی۔

منقطع شدن امید و ناامید شدن (صائب ۵)
امید صائب از ہمہ کس چون برید و شد ز شمشیر
آہ را ز نیام جگر کشید ز (اردو) امید منقطع ہونا۔

بریدہ فلک اصطلاح۔ خان آرزو در سراج گوید کہ ماہ باشد کہ سریع السیر است و فرماید کہ بعضی بمعنی زحل ہم نوشتہ اند و آن درست نباشد **مؤلف** عرض کند کہ (برید فلک) بدون ہای ہوز بجایش گذشت نمی دانیم کہ محقق بانام و نشان ہای ہوز را چرا زیادہ می کند مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو برید فلک۔

بریدہ صاحب ہفت بحوالہ دستور فرماید کہ بمعنی راہ صاحب مؤید ہم متفق با ہفت و بذیل لغات فارسی جا دادہ **مؤلف** عرض کند کہ (بریدہ) بہ دال مہملہ چہارم بہ ہمین معنی گذشت و ماخذ آن ہم متحقق اگر این امبدل آن دانیم چنانکہ بادان و باردان۔ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دیکھو بریدہ۔

بریز بقول صاحب انند و ہفت بکسر موحدہ و رای مہملہ و سکون تحتانی و زای ہوز معروف است کہ امر ریختن باشد **مؤلف** عرض کند کہ موحدہ زائد باشد بر لفظ ریز و آن امر حاضر مصدر ریزیدن است کہ بجایش می آید حیف است کہ محققین بالا چرا این را بشکل لغت قائم کردہ اند۔ اگر با مشتقات مصادر درویم د طرفہ بران کہ موحدہ زائد۔ را ہم گیریم غیر از تضییع اوقات نباشد آنانکہ این را امر حاضر ریختن دانستہ اند غور نکردہ اند ریختن سالم التصریف است و بحث کاملش بجایش کنیم (اردو) دیکھو ریزیدن بہ اُس کا امر حاضر ہے۔

بریزن بقول سروری مرادف (۱) بریجن بمعنی تنور و (۲) تابہ گلی صاحب جہانگیری فرماید کہ تابہ گل باشد کہ آنرا (برزن) نیز گویند۔ صاحب برہان فرماید کہ بکسر اول و تحتانی مجہول بر وزن نشیمن (۳) برویزن است کہ بعربی غربال و پہال گویند و بمعنی ترش بالا و ذکر معنی اول دوم

هم کرده. صاحب ناصری فرماید که مرادف برحین است بمعنی اول و دوم و سوم و صراحت مزید کند که بمعنی سوم مخفف
پرویزن صاحب جامع فرماید که مرادف برزن و پرویزن و بمعنی ترشی یا لاوتابه گلی مؤلف عرض کند که حقیقت
این بمعنی دوم بر معنی سوم (برزن) گذشت و معنی اول مجاز معنی دوم است که تنور هم بهچون تابه. نان را درست کند و
آنچه بمعنی سوم می آید هم به نون نسبت است یعنی چیزی که منسوب به ریزاست که ریز خرده و ریزه را
گویند. چنانکه بجایش می آید پس غربال را که ریزه ریزه ازان تراوش کند بریزن نام کردند و
(پرویزن) که بهمین معنی می آید مزید علیه و مبدل این که موحده به بای فارسی بدل شد چنانکه
اسب و اسپ و واو زائد باشد چنانکه تنند و تنومند. مخفی مباد که (ترش بالا) هم نوعی از
غربال است که بواسطهٔ آن مائعات را صاف کنند اگرچه لفظاً با ترشی تعلق دارد ولیکن عام
است برای کل مائعات چنانکه ارد بیز عام است برای سفوفات غیر آرد هم چنانکه قند و غیر ذلک
(اردو میں) (۱) تنور. مذکر. دیکھو آتش دان اور اجاق (۲) دیکھو برزن کے تیسرے معنی (۳) دیکھو اردبیز۔

برزد بقول سروری به رای مهمله بوزن مویزه نام صمغی باشد دوائی. شبیه به مصطکی۔
صاحب جهانگیری فرماید که دوائی که آنرا برزی نیز خوانند. شبیه به مصطکی و سبک و خشک
مانند عسل مصافی و تیز بو و معرب آن بارزد و بیرزد صاحب برهان گوید که بدبو هم باشد
و چیزی است که روگران بجهت لحم کردن و وصل نمودن برنج و مس و امثال آن بکار برند و بر
دمید گیرا مالند صاحبان جامع و ناصری هم ذکر این کرده اند صاحب محیط آنچه بر (بارزد) گوید
همین قدر که معرب (بیرزد) فارسی و بعربی قنه و بسریانی و بقولی در یونانی خلبانی و کلبانی و
تبرکی قاسنی و بهندی بریجا و برجا و بهروزه و معروف باسم گنده بهروزه و آن شیر درختیست

بزرگ بقدر سرو و تنه آنرا به تیشه وغیره جا بجا بخراشند و از ان تراوش نماید **مؤلف** عرض کند
که ذکر (بارزد) بجایش کرده ایم و از ماخذش هم بحثی بخیال ما اصل این لغت هند است که (بیروزه)
نام دارد و همین را (گنده بروزه) هم گویند صاحب آصفیه ذکر این کرده فارسیان آنرا (بیرزه)
بحذف واو نام کردند و انچه باختلاف حروف گذشت وی آید مبدّل آنست که صراحت تبدیل
همانجا کنیم ولیکن انچه (بارزد) گذشت آنرا هم مبدّل (بیرزه) دانیم که تحتانی بدل شد به الف
چنانکه تازیانه و تازانه ـ و های هوّز بدل شد به دال مهمله چنانکه شنبه و شنبد و جادارد که (بارزد)
رامعرّب گیریم چنانکه صاحب محیط صراحت کرده است (اردو) دیکهو (بارزد)

بریسمان افتادن مصدر اصطلاحی ـ بحث این بر (بریسمان عجب افتادن) می آید ـ
(اردو) دیکهو ـ بریسمان عجب افتادن ـ

بریسمان چیزی بخود بستن مصدر اصطلاحی ـ بقول وارسته بزور دعوی آن کردن (حیاتی
گیلانی ؎) شمعم از سوختن بپرهیزم ؛ شعله برخود بریسمان بستم ؛ صاحب بحر لفظ بخود را برخود
نوشته (عجبی نیست) معنی با وارسته متفق و بهار (بریسمان چیزی بستن) قائم کرده بوثیقه همین سند
ذکر معنی بالا کرده و از رشید و طواط هم سندی آورده (رباعی) از شیخ بخیره چند برخود غندی ؛ تو سوز
دل مرا کجا مانندی ؛ فرقست میان سوز کز دل خیزد ؛ با آنکه بریسمانش برخود بندی ؛ **مؤلف**
عرض کند که (چیزی را بریسمان برکسی بستن) کنایه باشد از متعلق کردن چیزی باکسی به اصرار و
زور و جبر که بجای خودش می آید ـ محققین بالا ه پابندی الفاظ سند مصدر عام را خاص کرده اند
و ما از معاصرین عجم تحقیق این کرده ایم فارسیان گویند که "ناحق این جرم ما به ریسمان برادر بسته

است ۱۲ یعنی بجبر او را مجرم قرار دادہ (اردو) زور کے ساتھ کسی بات کا دعوی کرنا۔ اور ہمارے معنون کے لحاظ سے کسی بات کو جبر کے ساتھ کسی کے ذمّہ لگانا۔

بریسمان خود بچاہ افتادن مصدر اصطلاحی

بہار ذکر این از معنی ساکت و نقل نگارش (دانند نقلش برداشتہ (عرفی ے) کسی کہ چاہ ملامت براہ ما کندی ۱۲ بریسمان خود اکنون فتادہ در چہ ما ست ۱۲ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی دست خود بچاہ افتادن است و این مصدری است بمعنی چاہ کندہ را چاہ در پیش شدن دیگر ہیچ (اردو) اپنے ہاتھوں کنوئیں میں گرنا۔

بریسمان عجب افتادن مصدر اصطلاحی۔

بقول وارستہ و بحر دانند با حیال و مکاری سر کار افتادن (طغرا در ہجو پولچی فقرہ) ہر کہ با دو قرض دادہ بریسمان عجب افتادہ ۱۲ **مؤلف** عرض کند کہ لفظ عجب داخل محاورہ نباشد و (بریسمان افتادن) مصدریست کنایہ از گرفتار شدن بدام کسی بہار این را بزیادت ستانی برلفظ عجب قائم کردہ و در نقل سند ہم لفظ عجب را عجبی نقل کردہ ۱۲ این است تصرف پر از احتیاط محققین با نام و نشان (اردو) کسی کے دام میں پھنسنا صاحب آصفیہ نے اس کے متعدی کا ذکر کیا ہے (یعنی دام میں لانا) قابو میں لانا۔ بس میں لانا۔ مکر و فریب میں لانا۔ پھندے میں لانا۔

(الف) **بریسمان کسی بچاہ افتادن** مصادر
(ب) **بریسمان کسی بچاہ رفتن** اصطلاحی

بقول بحر ہر دو بمعنی مبتلا شدن شخصی بہ بلائے بہار ذکر (ب) کردہ (ملا مطلع ے) ترک وطن کسی با رادت نمی کند ۱۲ یوسف بریسمان زلیخا بچاہ رفت ۱۲ (محسن تاثیر ے) فرو مشو بجہان دنی ز طول امل ۱۲ مرو بچاہ باین ریسمان پوسیدہ ۱۲ خان آرزو در چراغ بذکر (ب) گوید کہ بسبب شخصے مبتلا شدن بہ بلائی (صائب ے) صاحب

چه اعتبار ز باخوان روزگار کہ یوسف بریسمان برادر بچاه رفت ہ (سالک یزدی ۵) ہر که دیدیم ہمچو دیو تہی کہ رفته درچه بریسمان غرض ہ مؤلف عرض کند که صاحب بحر (الف) را قائم کرده باشد باستناد کلام عرفی که بر مصدر (بریسمان خود بچاه افتادن) گذشت که لفظ خود را عام کرد باکسی ولفظاً خیال او موافق قیاس است ولیکن بخیال ما معنی شعر عرفی ازین اصطلاح تعلق ندارد و اگر از سند مذکور قطع نظر هم کنیم (الف) موافق قیاس است و مرادف (ب) و کنایه ایست که خاک رزو صراحت معنی آن کرده است و آنچه بہار کلام محسن تاثیر را بسند (ب) آورده غلط کرده و از معنی آن این کنایه پیدا نمی شود بلکه معنی لفظی است یعنی شاعر گوید که بذریعه ریسمان بوسیده در چاه فرو مشو تا نشکند و غرق نشوی و حق آنست که در این اصطلاح (کسی) را مخصوص نه کنیم بلکه (چیزی و کسی) هر دو باشد که از سند سالک یزدی ـ بوجه چیزی پیدا است ـ

(اردو) (الف و ب) کسی کی وجہ سے بتلاے بلا ہونا۔

بریش بقول مؤید بمعنی (۱) باجراحت و بقول جامع (۲) بوزن سریش بمعنی پاشیدن و فرو نشانیدن ـ صاحب ناصری هم ذکر این معنی دوم کرده فرماید که (۳) تبدیل (بریز) است و از سعدی سند آورده (ـ ۵) مرا خود دلی دردمند است وریش ہ تو نیز م نمک ـ بر جراحت مریش ہ صاحب برہان گوید بکسر اوّل و ثانی و سکون ثالث و شین قرشت بمعنی آخر برآش است که فرو نشاندن باشد ـ صاحب انندہ ہمزبانی صاحب ناصری و نقل سند سعدی فرماید که از فرهنگ سکندرنامه می کشاید که (۴) مخفف ابریشم مؤلف عرض کند که معنی اوّل را تسلیم کنیم که موحده بالغت ریش مرکب شده است یعنی بجراحت و نسبت معنی دوم عرض میشود

کہ نظر بہ اعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبانست این رابمدّل برآش بمعنی اوّلش دانیم کہ حاصل بالمصدر یا اسم مصدر برآشیدن است بمعنی پاشیدگی۔ الف بدل شد بہ تحتانی چنانکہ ازمغان و پیرمغان محققین اوّل الذکر تعریف خوشی نکردہ اند و پی بحقیقت نبردہ اند و بذکر دو مصادر درمعنی این حقیقت جویان را بغلط بردہ اند نسبت معنی سوم عرض می شود کہ زای ہوّز بدل میشود بہ شین معجمہ چنانکہ زلوک و شلوک پس این رابمبدّل بریز دانستن می توان ولیکن سند کلام سعدی برای این نیست کہ دران استعمال (مریش) است و آن نہی باشد از مصدر (ریشیدن) کہ بمعنی فروریختن چیزی در چیزی می آید و (بریش) امر حاضر آنست با موحدۂ زائد پس سند صاحب ناصری رہنمای حقیقت است نہ سند حقیقی۔ باقی حال (بریش) را بمعنی سوم امر حاضر مصدر بریشیدن دانیم و تبدیل (بریز) نخوانیم۔ و مریش نہی آنست حالا عرض می شود نسبت معنی چہارم کہ بدون سند استعمالش تسلیم نہ کنیم اگرچہ موافق قیاس است حیف است کہ صاحب انند حوالۂ فرہنگ سکندر نامہ داد و نقل شعر نظامی نکرد (اردو) (۱) زخم کے ساتھ۔ زخمی (۲) دیکھو براش کے پہلے معنے (۳) چھڑک۔ چھڑکنا کا امر حاضر (۳) دیکھو ابریشم۔

بریش کسی فراغت داشتن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و بحر و بہار بریش او ریدن چہ فراغت بمعنی ریدن مستعمل است۔ ازینجہت مستراح را بیت الفراغ گویند۔ سندی کہ از شاعر پیش کردہ است بر (بر وت تافتن) گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ریدن برریش کسی ذلیل کردن است او را و این کنایہ باشد (اردو) ذلیل کرنا۔

بریشم بقول ضمیمۂ برہان و ہفت و انند بفتح اوّل مخفف ابریشم خان آرزو در چراغ گوید کہ بضم

شین شہرت دارد و بفتح نیز آمده (ملّا لولی ؎) توان صوت سخن را یافت معلم ٭ که بشم خایه اش نبود بریشم ٭ **مؤلّف** عرض کند که حقیقت ماخذ بر (ابریشم) گذشت (صائب ؎) تا تواند ترک تن کرد آدمی با این شعور ٭ زنده چون کرم بریشم در کفن باشد چرا (**اردو**) دیکھو ابریشم۔

بریشم تاب اصطلاح۔ ہمان ابریشم تاب است که بجایش گذشت و سند این ہمه را انجا مذکور (**اردو**) دیکھو ابریشم تاب۔

بریشم زدن مصدر اصطلاحی۔ مخفّف (ابریشم زدن) که در مقصوره گذشت (میر خسرو ؎) بریشم زن ره عشاق می زد ٭ سرودش ہر دل مشتاق می زد (**اردو**) دیکھو ابریشم زدن۔

بریشم زن اصطلاح۔ بقول بحر مرادف ابریشم زن **مؤلّف** عرض کند که مخفّف (ابریشم زن) است که در مقصوره گذشت سند این بر (بریشم زدن) گذشت که مصدر ہمین است (**اردو**) دیکھو (ابریشم زن)

بریشم گر اصطلاح۔ ہمان ابریشم گر که در مقصوره گذشت و سند این ہمه را انجا مذکور (**اردو**) دیکھو ابریشم گر۔

بریشم نواز اصطلاح۔ اسم فاعل ترکیبی و مرادف (بریشم زن) است صاحب بحر ذکر این کرده (**اردو**) دیکھو بریشم زن۔

بریشده بقول ہفت بفتح اوّل وکسر رای مہملہ بمثناه تحتانی رسیده وکسر شین منقوطه بمثناة تحتانی رسیده وفتح دال ابجد وہای مدوّره زده (۱) پریشان و پریشان کرده شده و (۲) برافشانده **مؤلّف** عرض کند که اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که مبدّل (پریشیده) باشد که به بای فارسی

می آید چنانکہ تپ و تب و آن اسم مفعول پریشیدن است نمی دانیم کہ محققین ہند نژاد ذکر این بہ تبدیل حرف اوّل بکدام برہان کردہ معنی دوم از کجا پیدا کردکہ نہ در (پریشیدہ) می آید و نہ (پریشیدن) مجرد بیانش بدون سند استعمال کافی نیست ۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند ومحققین فارسی زبان و زباندانان ازین ساکت (اردو) (۱) پریشان دیکھو افزول (۲) دیکھو (برافشاندن) یہ اس کا اسم مفعول ہے۔

بریغ بقول سروری بحوالۂ نسخۂ وفائی بہ رای مہملہ بروزن دریغ بمعنی خوشۂ انگور۔ صاحب برہان صراحت کند کہ بکسر اوّل است صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند صاحب انند فرماید کہ بدینمعنی لغت فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند کہ سپریغ بہمین معنی می آید و این مخفف آن باشد بہ تبدیل کہ سین مہملہ حذف شد و بای فارسی بدل شد بموحدہ چنانکہ تپ و تب و اغلب کہ ہر دو لغت ترکی باشد کہ وضع لغت تقاضای آن می کند ولیکن حیف است کہ محققین لغات ترکی از ہر دو ساکت و جا دارد کہ ہر دو را اسم جامد فارسی زبان گیریم و بریغ را مفرس بریق دانیم کہ بقول منتخب در عربی زبان بمعنی درخشش و بقول غیاث بمعنی درخشان آمدہ ۔ جا دارد کہ فارسیان قاف را بہ غین معجمہ بدل کردہ برای خوشۂ انگور اسم جامد قرار دادند کہ درخشش دارد واللہ اعلم (اردو) انگور کا خوشہ مذکر۔

بر یکدیگر افتادن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از کثرت خلائق (انوری ۵) بر چرخ ممالک ز شہاب قلمت ست کہ بر یکدگر افتادہ دو صد دیو مریدی (اردو) ایک دوسرے پر گرنا دھکو سے کھوا چھلنا بقول آصفیہ۔ کثرت خلائق و انبوہ کثیر کی باعث کندھے سے کندھا چھلنا شانہ سے شانہ رگڑنا ۔ نہایت بھیڑ ہونا از حد

(۴۳۹۵)

ہجوم ہونا (مصحفی ؎) وہ دلّی کے کوچے میں اب سارے خالی ٭ کھوے سے کھوا جہاں روز چھلتے تھے ٭

برہ یکدگر جوشیدن مصدر اصطلاحی۔ مقابلہ کردن بایکدگر بہ جوش وخروش (ظہوری ؎) تف داغ برون واندرون دستی بہم داد است ٭ نفس ہم شعلہ شد خواہم کہ خوش بریکدگر جوشم ٭ (اردو) ایک دوسرے پر گرنا۔ مقابلہ کرنا۔ جوش کے ساتھ۔

بریکدگر چیدن چیزی مصدر اصطلاحی۔ مرتب کردن چیزی را بالای چیزی تہ بتہ و جمع کردن بترتیب چنانکہ (ظہوری ؎) سخن بیہودہ درکام وزبان بریکدگر چیدم ٭ نشد روزی کہ روزی گوش بر گفتارم اندازد ٭ (ولہ ؎) نمی افتد برون این اخگر ہجر از گریبانم ٭ درون سینہ تاکی داغ دل بریکدگر چیدن ٭ (ولہ ؎) بہ تسبیحی کہ اشک آورد دین بریکدگر چیدش ٭ شمردم طعنہ ہا بر برہمن در بت پرستیدن ٭

(اردو) ایک دوسرے پر تہ بتہ ترتیب سے جمانا۔ جمع کرنا۔

بریکدگر خوردن مصدر اصطلاحی۔ بہار ذکر این از معنی ساکت واند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ از پریشان و برہم شدن است (صائب ؎) عالم آب از نسیمی می خورد بریکدگر ٭ در سر ہستی نفس ہشیار می باید کشید ٭ (صائب ؎) نیست جز مہر خموشی حلقۂ بر در مرا ٭ می خورد بریکدگر از چشم گویا خلوتم ٭ (اردو) پریشان ہونا۔ برہم ہونا۔

بریکدگر نہادن مصدر اصطلاحی۔ جمع کردن بکثرت (ظہوری ؎) یغما چہ گنجہا کہ نہ بریکدگر نہد ٭ چون مفلسان خزانہ بتاراج می دہند ٭ (اردو) ایک دوسرے پر رکھنا کثرت سے جمع کرنا۔

(الف) **بریک قرار** اصطلاح۔ بقول بہار

واند بیک قرار و بیک انداز و بیک پرکار
یعنی بریک وتیرہ (صائب ۵) ہزار بار
فزون ماہ بدر گشت و ہلال ؛ چراغ ماست کہ
کہ بریک قرار می سوزد ؛ **مؤلف** عرض کند
کہ ازین سند مصدر ....
(ب) **بریک قرار سوختن چراغ** بمعنی سوختن
آن بریک طرز و یک حالت پیدا است (اردو) (الف)
ایک طرز پر ایک وضع پر (ب) چراغ کا ایک طرز پر جلنا۔

برلیبا بقول مؤید۔ لغت فارسی زبان است رستنی باشد کہ آنرا رازیانہ گویند صاحب محیط بر (زرایانج) فرماید کہ معرب (رازیانہ) فارسی و گوید کہ تعریف این بر (بادیان) مسطور **مؤلف** عرض کند کہ ما بر (اقومارثون) صراحت کافی کردہ ایم و بقول محیط نوشتہ ایم کہ یونانی (برلیبا) گویند پس خیال ما ہمین است کہ مطبع نولکشور این را بہ تبدیل ہای ہوز باتحتانی قائم کرد و در نسخہ ہای قلمی این لغت را در مؤید نیافتیم (اردو) دیکھو اقومارثون۔

برین بقول سروری یعنی (۱) بالائین چنانکہ گویند (سپہر برین) و (بہشت برین) (ظہیر فاریابی ۵) راست گوئی مظلہ ایست سیاہ ؛ سر برافراشتہ بچرخ برین ؛ صاحبان جہانگیری و ناصری و برہان گویند کہ باول مفتوح و رای مکسور و یای معروف بروزن قرین است بمعنی از ہمہ بالاتر صاحب رشیدی (باد برین) را ہم در سند این آوردہ صاحب فدائی ہم ذکر این کردہ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مرکب است از بر بمعنی بالا و یا و نون کہ برای نسبت است چنانکہ بالائین و پائین گوید کہ این ہر سہ لفظ دلالت می کند کہ یا و نون محض برای نسبت نیز می آید و فرماید کہ مثل یا و نون زرین و سیمین نیست و فرماید کہ انچہ در کشف اللغات بمعنی بہشت بالائین نوشتہ غلط است بلکہ تنہا بمعنی بالائین است **مؤلف** عرض کند کہ ما با

ماخذ بیان کردہ اش اتفاق داریم وبطور دفع دخل گوئیم کہ مقصود صاحب کشف ہمین قدر باشد
کہ (بہشت برین) مثال ہمین معنی است نہ مجرد برین بمعنی بہشت برین درجا دارد کہ لبسہو کتابت (بہشت
برین) را (برین) نوشتہ۔ (اردو) بلند تر۔ بہت بلند۔
(۲)، برین بقول سروری بمعنی پارچہ تنک کہ از خربزہ بریدہ باشد (مولوی معنوی ؎) چون
بریدہ دادا اوراایک برین زاہچو شکر خوردش دچون انگبین زو صاحب جہانگیری فرماید کہ باآول
مضموم گرچہ خربزہ وہندوانہ وامثال آن صاحبان رشیدی وبرہان وناصری وسراج ہم
ذکر این بالضم کردہ اند خان آرزو در سراج می فرماید کہ اغلب کہ بدین معنی ماخوذ از بریدن است
مؤلف عرض کند کہ حقیقت ماخذ بیان نکرد وہیچ تعلق با مصدر بریدن ندارد بلکہ ماخوذ
است از بری کہ لغت عرب است دبقول منتہی الارب بمعنی تراشیدن چنانکہ ذکرایں بر
مصدر بریدن کردہ ایم پس فارسیان ہمان بری را مرکب کردند با نون نسبت وہای
ہوز کہ افادہ معنی مفعولی کند) وبرینہ بمعنی بریدہ شدہ وبرین مخفف آن بحذف ہای ہوز
کنایہ از قاش (اردو) قاش۔ بقول آصفیہ۔ ترکی۔ اسم مونث۔ پھانک۔ پھل کا طولانی تراشا
ہوا ٹکڑا۔ پارہ۔ آم یا خربزہ وغیرہ کی پھانک۔ دیکھو برش کے دوسرے معنے۔
(۳)، برین۔ بقول سروری بمعنی رخنہ وفرماید کہ در فرہنگ بکسر با آمدہ صاحب جہانگیری
این را بالکسر آوردہ گوید کہ این را برینہ ہم خوانند صاحب برہان این را بروزن قرین
گفتہ فرماید کہ بکسر اوّل ہر سوراخ را گویند عموماً وسوراخ تنور را خصوصاً صاحبان ناصری
وجامع وسراج باقول آخرش ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ فارسیان بَرہ را کہ بالکسر در عربی

زبان بمعنی چاہ است بہ حذف ہمزہ و زیادت یا و نون نسبت برہین کردند. و بمعنی مطلق رخنہ استعمال کردند و دیگر ہیچ (اردو) رخنہ. بقول آصفیہ. فارسی. اسم مذکر. سوراخ. چھید. موکھا. روزن۔

(۴) برین. بفتح اول وکسرہ دوم بقول جہانگیری و برہان و جامع بادی را کہ آنرا باد برین نیز خوانند (شمس فخری ۵) بزیر چرخ برین. لی مثال فرمانش :: بسوی قبلہ نیارد وزید باد برین :: صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ فرماید کہ بادصبا یا شمال علی الاختلاف صاحب ناصری (باد برین) را بمعنی باد صبا گوید چنانکہ باد دبور بمعنی باد فرودین **مؤلف** عرض کند کہ قول جامع را معتبر دانیم کہ از اہل زبانست و مجرد برین را بمعنی صبا دانیم و عیبی نباشد کہ این را مخفف (باد برین) قرار دہیم صاحب جہانگیری غلط کرد کہ سند شمس فخری را کہ با (باد برین) تعلق دارد برای مجرد برین آورد (اردو) دیکھو باد برین۔

(۵) برین. بقول برہان بفتح اول بروزن قرین نام آتشکدہ. خان آرزو در سراج بحوالۂ ابراہیمی و کشف اللغات و برہان ذکر این معنی کردہ بحوالۂ توسی فرماید کہ ظاہراً (برزین) را بہ برین اشتباہ کردہ باشند و حالانکہ برزین نام بانی آتشکدہ است نہ آتشکدہ **مؤلف** عرض کند کہ مشتاق سند استعمال می باشیم کہ صاحبان زبان ازین معنی ساکت اند جا دارد کہ فارسیان نسبت علوی معنی برین آتشکدہ را گفتہ باشند ولیکن ابہام بیان برہان ترکش را تفوق داشت نمی گوید کہ کدام آتشکدہ را برین نام است و آن کجا واقع است (اردو) ایک آتشکدہ کا نام برین ہے. مذکر۔

(۶) برین. بقول فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود یکی از سوبہای شش گانہ کہ شمال می گویندش

مؤلف عرض کند کہ نظر بر اعتبارش می توانیم تسلیم کرد ولیکن خیال می کنیم کہ در بیان معنی اجمال را بکار بردہ و بر معنی (شش گانہ) غور نکردہ شش گانہ ہمان شش جہت است کہ مشتمل است بر مشرق و مغرب و شمال و جنوب و بالا و زیر پس ازین شش جہت بالا را برین گفتن غلط نباشد نمی دانیم کہ چرا شمال را مخصوص کند و نظر باین تخصیص خیال می کنیم کہ مقصودش از صبا است کہ باد شمال را صبا گویند اندرین صورت ہمان معنی چہارم باقی ماند کہ بجایش گذشت فتامل (اردو) دیکھو برین کے چوتھے معنے۔

برین پادشاہ اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالۂ قنیہ (۱) بادشاہ بزرگ و معنی ترکیبی بزرگ و بالاترین پادشاہ بزرگ و (۲) اشارت بسوی شاہ صاحبان انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ در معنی اول لفظ برین بمعنی بالا تر است کہ گذشت قلب اضافت بادشاہ برین و در معنی دوم برین مخفف برآن بمعنی حقیقیش ولیکن استعمال برین درین ہر دو معنی خصوصیتے با پادشاہ ندار دنمی دانیم کہ صاحبان تحقیق بچہ خصوصیتے این را در اصطلاح جا دادہ اند معاصرین عجم بامعنی اول بر زبان ندارند (اردو) (۱) بڑا بادشاہ۔ مذکر (۲) اس پادشاہ پر۔

برین دائرہ اصطلاح۔ بقول مؤید وانند و ہفت (۱) اشارت بکرہ خاک است و (۲) بفلک ہم **مؤلف** عرض کند کہ دائرہ بمعنی خودش عام است و بوجہ اشارہ قریب کنایہ گرفتہ اند برای زمین و آسمان کہ ہمچنان ہر دو را مدور دانند مخفی مباد کہ (این دائرہ) در مقصورہ بمعنی دنیا گذشت پس وجہی نیست کہ درینجا بدون سند استعمال معنی دگیر پیدا کنیم و اگر از اشارہ قطع نظر کنیم و برین را صفت دائرہ

قرار دهیم و این را قلب اضافت دانیم معنی لفظی این دائره بلند ترین و کنایه از فلک توان گرفت (اردو) (۱) کرۂ خاک ۔ مذکر ۔ (۲) دیکھو آسمان ۔

برمین دژ اصطلاح ۔ بقول فدائی که از علمای معاصر عجم بود بمعنی دژی است دیگر که در دژ برجای که بلند تر از همه است می سازند برای نشیمن پادشاه یا فرمانده یا سپهبد ارک و (ناریمن دژ) هم می گویندش **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم آنرا بالا حصار گویند و مراد از قلعه و مقامی است که داخل قلعه بالای مقامی بلند ترین می سازند و برین درینجا بمعنی بلند تر است ۔ قلب اضافت بمعنی دژ بلند تر که مرکب توصیفی است (اردو) بالا حصار ۔ دکن میں اس قلعہ کا نام ہے جو قلعہ کے اندر بلند ترین مقام پر بنایا گیا ہو ۔ مذکر ۔

برمین روی اصطلاح ۔ بقول فدائی

برین رویه که از علمای معاصر عجم بود بچم برین سوی و برین سو یه است که رویه برین باشد ۔ جانب شمال ۔ **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است (اردو) شمال رویہ وہ مکان یا عمارت یا مقام جس کا منہ شمال کی جانب ہو ۔ مذکر ۔

برین سفره اصطلاح ۔ بقول مؤید بحوالۂ قنیه (۱) اشارت بسوی فلک و فرماید که (۲) اشارت بسوی دنیا و زمین و (۳) بالا ترین سفره صاحبان هفت و انند بر اشارت بسوی فلک و دنیا قانع **مؤلف** عرض کند که قلب اضافت سفرهٔ برین بمعنی سفرهٔ که بلند تر است و کنایه باشد برای معنی اوّل و برای معنی دوم عرض می شود که (این سفره) گفتن کافی بود بر سبیل استعاره که دنیا و زمین را سفره گفتند که عالمان بران رزق خود می خورند و بمعنی سوم هم قلب اضافت و این بمعنی حقیقی است ولیکن بدون سند استعمال

ہر سہ معنی را تسلیم نہ کنیم کہ معاصرین عجم برزبان ندارند و ہر سہ محققین بالا از اہل زبان نیند (اردو)	(۱) دیکھو آسمان (۲) اس دنیا پر اس زمین پر (۳) وہ سفرہ جو زیادہ بلند ہو۔ مذکر۔

برینش بقول برہان بضم اوّل وکسر ثانی بتحتانی رسیدہ و نون مکسور و بشین نقطہ دار زدہ (۱) بمعنی بریدن و برش باشد و (۲) بمعنی راندن شکم و بریدن آن ہم ہست بمعنی آنکہ گویا شکم آنرا از غایت دردی برند صاحب ناصری بذکر این گوید کہ معلوم می شود کہ بفتح بالا مرادف بریدن است و این شین گاہی افادۂ معنی مصدر می کند چنانکہ آفرینش و آفریدن صاحب جامع بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم می فرماید کہ بریدن شکم از اسہال و درد۔ خان آرزو در سراج گوید کہ معنی دوم یعنی پیچش مجاز است بدان سبب کہ احشا دران گویا بریدہ می شود و فرماید کہ ظاہرا بریدن در اصل (بریندن) بزیادت نون بود و در استعمال نون محذوف شدہ ولہذا برینش بہ نون بمعنی بریدن و برش آمدہ و برش بمعنی قاش خربزہ وجز آن کہ آنرا برند گویند **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان محققین بمصدر و حاصل بالمصدر را خلط ملط می کند و لحاظ قواعد فارسی زبان نمی دارد بریدن مصدری است کہ ذکرش گذشت و صراحت ماخذش ہم ہمدرانجا کردہ ایم و اسم مصدر را ہم بہ تحقیق رساندہ ایم کہ دران نون را دخلی نیست و (بریندن) بہ نون چارم نیامدہ پس برش حاصل بالمصدر است و برینش بہ نون چہارم مزید علیہ آن کہ نون در بعض کلمات فارسی زبان زیادہ می شود چنانکہ گذارش وگذارنش۔ پس بمعنی اوّل حاصل بالمصدر است بمعنی برش و بریدگی و بمعنی دوم کنایہ باشد از مرض پیچش و ما اشارۂ این بر (برنیش)

ہم کردہ ایم کہ بہ نون سوم گذشت (اردو) (۱) بُرِش بقول آصفیہ بالتّشدید و بلاتشدید تیزی۔ کاٹ (۲) دیکھو برنیش۔

برہن شاہ اصطلاح۔ بقول بحر و شمس بمعنی پادشاہ بزرگ **مؤلّف** عرض کند کہ حقیقت این بر (برہن پادشاہ) گذشت واین مرادف آن است (اردو) دیکھو برین پادشاہ۔

برین فرہنگ اصطلاح۔ بقول ناصری واند (۱) بمعنی بالا ترین دانش و آن علم آلہیات حکمت است کہ علم بصانع تعالیٰ وعقول ونفوس باشد و (۲) نام کتابی از تصانیف پادشاہ کامل خردمند (تہورس۔ ملقب بہ دیوبند) و معنی ترکیبی آن یعنی عقل اوّل چہ فرہنگ بمعنی عقل است و برین بالاتر از ہمہ عقول و آن نیز اوّل ہمہ است **مؤلّف** عرض کند کہ طرز بیان محقق غلط انداز حقیقت طلبان۔ حق آنست کہ قلب اضافت (فرہنگ برین) است وبس و بمعنی اوّل مرکّب توصیفی است وکنایہ باشد از علم آلہیات و بمعنی دوم عَلَم (اردو) (۱) علم آلہی بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکّر۔ علم حکمت کے اقسام ثلاثہ یعنی ریاضی۔ طبعی۔ آلہی میں سے اخیر قسم پس علم آلہی وہ علم ہے جس میں اُن امور سے بحث کی جاے جو وجود خارجی یا تعقّل میں مادّہ کے محتاج نہ ہوں جیسے معرفت خداے تعالیٰ یا مقرّبان درگاہ احدیت جو اُس کے حکم سے دیگر موجودات کا سبب ہوتے ہین۔ مثل عقول نفوس یا اُن کے احکام وافعال۔

برین مرکز اصطلاح۔ بقول مؤیّد کنایہ از زمین صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ اگر استعارہ گیریم و مرکز را کہ لغت عام است بہ زمین مخصوص کنیم باید کہ (این مرکز)

گوئیم نمیدانیم کہ چرا (برین) را آوردہ اند کہ مخفف (براین) است واگر برین را بمعنی بالا تر گیریم کنایۂ فلک را می زیبد نہ کنایہ زمین را	پس جز این نیست کہ تسامح محققین باشد و بس بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم (اردو) زمین مؤنث ۔

برینہ بقول سروری ہمان برین بدو معنی اخیر یعنی قاش و رخنہ صاحب برہان فرماید کہ بکسر اوّل ہر سوراخ باشد عموماً و سوراخ تنور خصوصاً و بقول رشیدی بذیل برین بمعنی سوراخ **مؤلف** عرض کند کہ بزیادت ہای ہوّز در آخر برین کہ بمعنی سومش گذشت مزید علیہ آن دانیم چنانکہ خونخوار و خونخوارہ (اردو) دیکھو برین کے دوسرے اور تیسری معنے

بریوسیس بقول ہفت بالفتح وکسر سین مہملہ بمثناۃ تحتانی رسیدہ بلغت یونانی نوعی از لبلاب وعشقہ را گویند و فرماید کہ بجای تحتانی اوّل بای فارسی ہم بنظر آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این بر (ارنج) بیان کردہ ایم جز من نباشد کہ فارسیان استعمال این لغت یونانی ہم کردہ اند و محققین فارسی زبان این را در لغات فرس جا دادہ اند و (بربوسیس) ہم بہ ہمین معنی گذشت (اردو) دیکھو ارنج ۔ جس کی یہ ایک قسم ہے ۔

بریون بقول سروری بفتح یا و واو وکسر رای مہملہ (۱) ریشی باشد کہ بر بدن پیدا شود و ہر چند برآید بیشتر شود و خارش کند و پوست گداز د و بضمّ یا نیز بنظر رسیدہ بعربی قوبا گویند بضم قاف و فتح واو (یوسفی ۵) بواسیر و بریون را کند دفع نیز بردہم علّت ماخولیا را نیز صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ صاحب جہانگیری صراحت مزید کند کہ این را بہ ہندی داد گویند و صاحب برہان گوید کہ بروزن دویدن است و فرماید کہ

بروزن فرعون و دنخون هم آمده ونیز فرماید که بروزن افیون (۲) گرداگرد دهان را گویند صاحب ناصری نسبت معنی اوّل گوید که سبب این مرض دو چیز بود یکی خلط بد در تن و دیگر قوّت طبیعت و خلط بد نیز دو گونه بود یکی خلطے بود تیز و رقیق و دیگر خلط بد ره از اندامهای شریف باز می دارد و بظاهر پوست دفع می کند و همین می گردد و خارش می کند و بعربی قوبا نام دارد و ذکر معنی دوم بحوالهٔ برهان کرده ۔ صاحب جامع ذکر هر دو معنی کرده خان آرزو و در سراج بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید که این ظاهراً تصحیف برنور است و بحوالهٔ قوسی فرماید که (۳) بمعنی دیبای تنک وگوید که این تصحیف بدیون عربی است **مؤلّف** عرض کند که (رادرفن) به معنی اوّل بجایش گذشت واشارهٔ این هم همدرانجا کرده ایم و (پرکیون) بپای فارسی هم به همین معنی می آید خیال ما نسبت ماخذ همین که این مرکّب است از بر بمعنی بدن و یون بقول برهان بمعنی فلس و نمد بدینوجه که ازین مرض جسم انسان فلس پیدا کند و مثل نمد درشت می شود ۔ فارسیان این را بدین اسم موسوم کردند و آنچه به بای فارسی می آید مبدّل این که موحّده به بای فارسی بدل شود چنانکه تب و تپ نسبت معنی دوم عرض می شود که باعتبار صاحب جامع که از اهل زبان است این را تسلیم کنیم و آنچه خان آرزو و در سراج این را تصحیف برنور گوید نسبت آن عرض می شود که برنور بدین معنی نیامده بلکه برنو بمعنی سوم بجایش گذشت پس نسبت ماخذ معنی دوم جزین متحقق نشد که اسم جامد فارسی زبان دانیم باعتبار محقق اهل زبان دیگر هیچ و بمعنی سوم جا دارد که این را مبدّل بربون دانیم که به موحده عوض تحتانی گذشت که موحده به تحتانی بدل شود چنانکه بالبوس

وبالیوس وضرورت ندارد کہ تصحیف خوانیم (اردو) (۱) دیکھو اورفن (۲) دہن کا اطراف منہ کا حلقہ - مذکر - دیکھو برپوز (۳) دیکھو بریون -

بای موحدہ بازای ہوّز

بز بقول سروری وبرہان وناصری وجامع بفتح با (۱) بمعنی آئین وروش (سوزنی ۵) حجرہ زنیسان ونازازین کردار ہٴ شغل ازین طرز وحرفتی زین بز ہٴ صاحب رشیدی صراحت مزید کند کہ بز در عربی بمعنی قماش آمدہ شاید معنی آئین وروش ازین گرفتہ اند خان آرزو در سراج نقل قول رشیدی کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ ما ازین ماخذ اتّفاق نداریم ونظر بر معنی قماش اگر در عربی باشد آئین وروش را بدان متعلّق نہ کنیم وجزین نیست کہ اسم جامد فارسی قدیم است وبس - معاصرین عجم بزبان ندارند وآئین وروش را استعمال کنند مخفی مباد کہ بز بمعنی قماش بقول کنز لغت ترکی ہم (اردو) دیکھو آئین کے دوسرے معنے -

(۲) بز - بقول سروری ورشیدی وبرہان وناصری وجامع امر حاضر از مصدر بیزیدن (سوزنی ۵) حجرہ ماست بادخانہٴ بوق ہٴ ساعتی باد بوق مارا بز ہٴ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ این امر بزیدن ہے مبدلش وزیدن یا برعکس واین لفظ مخصوص باد است و فرماید کہ آنچہ صاحب برہان بمعنی جستن آوردہ خطاست **مؤلّف** عرض کند کہ بزیدن بقول بحر عجم بمعنی وزیدن وجستن می آید ووزیدن بمعنی جنبیدن وموج زدن ہوا وباد خصوصاً وبمعنی جستن بالفتح عموماً وما بزیدن را مبدل وزیدن دانیم - معاصرین عجم تصدیق این می کنند وحقیقت معانی بجایش عرض کنیم ودرینجا ہمین قدر کافی است کہ امر حاضر بزیدن

است (اردو) دیکھو بزیدن یہ اس کا امر حاضر ہے۔

(۳) بز۔ بقول جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع مخفف بزم صاحب برہان صراحت مزید کند کہ مجلس عیش و مہمانی مراد است **مؤلف** عرض کند نظر بر اعتبار ناصری و جامع کہ از اہل زبانند بدون سند استعمال ہمعنی را تسلیم کنیم و موافق قیاس است۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند معنی مہا دکہ در فارسی زبان میم از بعض لغات حذف می شود چنانکہ آہرمن و آہرن (اردو) بزم بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ سبھا۔ محفل۔ مجلس۔

(۴) بز۔ بالکسر بقول رشیدی و برہان و ناصری و جامع و جہانگیری زنبور (خاقانی ے) شاید اگر در حرم سگ ندہد آبدست ٭ زیبد اگر در ارم بز نبود میوہ چین ٭ و صاحب رشیدی فرماید چون بوز بالفتح بمعنی زنبور سیاہ کہ بہندی (بھونرا) گویند مذکور خواہد شد شاید این مخفف آن باشد پس بفتح باید نہ بکسر خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی اکتفا کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بوز بہ زیادت واو قسمی خاص از زنبور کلان پس ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم بمعنی زنبور و بوز را کہ می آید بزیادت واو مزید علیہ آن و صراحت کاملش ہمدر انجا کنیم (اردو) زنبور بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ تتیا۔ بھڑ۔ برنی۔

(۵) بز۔ بالفتح بقول برہان و ناصری۔ زمین پشتہ بلند و تیغ کوہ صاحب جامع گوید کہ زمین پشتہ و تیغ کوہ خان آرزو در سراج ذکر قول برہان کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین لغت بہ بای فارسی و زای فارسی بمعنی زمین پست و بلند و کوہ و کتل می آید پس فارسیان بہ تبدیل بای فارسی بموحدہ و زای فارسی بعربی این را خاص کردند برای پشتۂ بلند و تیغ کوہ

چنانکہ تپ وتب وژند وزند مخفی مباد کہ طرز بیان برہان بغلط می اندازد کہ واو عطف میان زمین وپشتہ معنی مطلق زمین ہم قائم کند ومعاصرین عجم قول جامع را صحیح دانند کہ معنی مطلق زمین درین داخل نیست (اردو) بلند پشتہ۔ بلند ٹیلا مذکر۔ پہاڑ کی چوٹی ۔ مؤنث۔

(۶) بز۔ بقول برہان وناصری بضم اول تیس راخوانند خان آرزو در سراج ذکر اینمعنی نکرد۔ بہار ذکر ہمین یک معنی کردہ گوید بالضم بمعنی گوسفند وترجمۂ تیس۔ صاحب محیط فرماید کہ لغت فارسی است وبعربی معز وماعز ونر آن را تیس وکبش وبترکی کچی وبہندی مادہ آنرا بکری وچھیری ونر آنرا بکرا گویند وآن حیوانی است معروف از حیوانات ماکول اللحم۔ گوشت آن نسبت بلحوم حیوانات دیگر بعد از گوسفند وآن نزد اطبا عبارت از گوسفند ولایتی است یعنی دنبہ باشد نہ گوسفند ہندی کہ لحم آن بعد از گوشت بز است درفضیلت وگوشت آن گرم وتر وگرمی آن از لحم گوسفند ولایتی کمتر وبقول گیلانی معتدل وبارد وموافق گرم مزاجان ومریضان ومسلولین وصالح الکیموس مولد خون لطیف ومنافع بسیار دارد مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است بالضم (اردو) بز بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث بکری گوسفند۔ بکرا۔ آپ ہی نے چھیلی کو بھی بمعنی بز اور بکری لکھا ہے۔

(الف) **بزآویز** اصطلاح۔ بقول بہار (۱) واژونہ آویختن چنانکہ قصاب بز را بر قنارہ آویزد (میر یحیی ؎) گوشت قصاب گو دہد بہ پزش ٭ ورنہ دردم کند بزآویزش ٭ وفرماید کہ (۲) نام فنی است از کشتی (میر نجات ؎) مدعی گرم تلاش ننکیس خواہی شد ٭ گر بر آویز شوی بہتر از بس خواہد شد ٭ خان آرزو در چراغ ذکر این بہردو معنی بالضم کردہ وصاحب

بحر ہم مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی
است و معنی لفظی این آویزندۂ بز و کنایہ از سہ پایہ
کہ از سہ چوب درست کنند و بز مذبوح را بوسیلہ
آن واژگونہ آویزند تا چرم از وجدا و روده و
معده وغیرہ را خارج و اعضایش پارہ پارہ کنند
و بعض طباخان بز سالم را برہمین بز آویز کباب
کنند چنانکہ آتش بزیر آن بیفروزند و ہمین را
وارستہ بر (قنارہ) ذکر کردہ و لغت فارسی گفتہ
و صاحب انند ہمزبانش و ہم صاحب انند قنا
را بہ نون ہای آخرہ بہ ہمین معنی لغت عرب گفتہ
باتی حالی بمعنی سہ پایہ باشد و مجازاً بمعنی معکوس
آویختہ شدہ و برہان ہم واز ہمین است ....

(ب) بر آویز شدن کنایہ باشد از کباب
(ج) بر آویز کردن شدن و کردن و
معکوس آویختہ شدن و آویختن نمی دانیم کہ
محققین با نام و نشان معنی دوم را از سند میر نجات
چطور پیدا کردند حق آنست کہ ہر دو اسناد بالا
متعلق است از (ب و ج) تا آنکہ سند دیگر
پیش نہ شود معنی دوم را تسلیم نہ کنیم کہ محققین اہل
زبان ازین معنی ساکت و معاصرین عجم بزبان
ندارند و ہر سہ محققین ہندنژاد این معنی را از
ہمین یک سند پیدا کردہ اند و ما آنرا متعلق بمعنی
اول کردہ ایم مخفی مباد کہ صاحب غیاث بدون
حوالہ محقق نسبت معنی دوم گوید کہ نام داگ از گُشتی
و آن واژگون آویختن حریف است چنانکہ
قصاب ذبیحہ را بر قنارہ بستہ پوست کشد (انتہی)
ما عرض کنیم کہ بانی ایں معنی خان آرزو می نماید و دیگر
ہندنژادان نقلش کردند و او از کلام میر نجات
سکندری خورد و باتی حالی تا آنکہ سند استعمال
پیش نشود اعتبار را نشاید۔ فتامل (اردو)
(الف) (۱) سہ پایہ۔ دکن میں تین لکڑیوں یا سیخوں
کے کھٹولہ کا نام ہے جس پر مذبوح بکرے کو لٹکاتے
ہیں اور پھر کھال اُتارتے ہیں اور بعض لوگ
کھال اُتارنے اور آنتوں وغیرہ کے خارج کرنیکے بعد

اسکے نیچے آگ روشن کرکے اسکو سالما بھونتے ہیں تذکرا دربیجاطہ ہے معنونکے الٹا لٹکایا ہوا اور بھونا ہوا (۲) پہلوانون کی کشتی کے ایک خاص فن کو فارسیوں نے (بزآویز) کہا ہے (ب) الٹا لٹکایا جانا۔ کباب ہونا (ج) الٹا لٹکانا۔ کباب کرنا۔

بزاختن بقول بحر مصدر یست بروزن ومعنی گداختن وفرماید کہ متروک التصریف است صاحب ملحقات برہان ہم ذکرا این کردہ وصاحب مؤیّد این را با (بزازیدن) نقل کردہ گوید کہ کلاہما بالضم بمعنی گداختن است۔ صاحبان ہفت واند ذکرا این با مصدر (بزازیدن با ہر دو زای ہوّز) کردہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ (بزاختن) بہ بای فارسی عوض موحدہ ہم بجایش بہ ہمین معنی می آید کہ مبدّل این است چنانکہ تب وتپ وخیال مانسبت ماخذ این ہمین قدر است کہ اصل این (بزآویختن) بود بمعنی حقیقی آن یعنی آویختن بزبر (بزآویز) برای کباب کردنش و وا و تحتانی حذف ومدودہ بمقصورہ بدل شدہ (بزاختن) شد وبرسبیل مجاز بمعنی عام گداختن استعمال کردند واز ہمین مصدر اصلی (بزآویز) است کہ بجایش گذشت وحقیقت (بزازیدن) کہ می آید ہمدرانجا عرض کنیم وحقیقت ماخذ (آویختن) بجایش متروک وبر (برآویختن) تلافی مافات کردہ ایم۔ معاصرین عجم این مصدر را بر زبان ندارند ومتروک است **(اردو)** گلانا۔ گلا دینا۔ دیکھو گداختن کے تمام معنے۔

بزاخفش اصطلاح۔ بہار گوید کہ گویند (۱) اخفش را بزی بود کہ مادام کہ او آواز می کرد اخفش از از برکردن سبق خاموش نمی ماند وآن آواز کردنش را دلالت صدق حفظ خود گمان می برد (سنجر کاشی ۵) قدرتش را قضا بز اخفش ز ہرچہ گوید ہم آنچنان باشد ز صاحب اند نقل نگار بہار **مؤلّف** عرض کند کہ قصۂ این نہ چنانست بلکہ اخفش بقول منتخب لغت عرب ونام سہ کس از ائمہ نحوی کہ یکی اخفش کبیر

استاد سیبویہ و دوم (اخفش وسط) معاصر سیبویہ
وسوم (اخفش صغیر) شاگرد سیبویہ بود (انتہی)
معاصر [illegible] عجم گویند کہ ازین ہر سہ یکی بود کہ بُزی
با خود داشت وچون درس می خواند [illegible] آن
می کرد بز مذکور بسبیل عادت خود سر را حرکت
می داد چنانکہ بز ان می کنند وازین حرکت اخفش
را تسکین [illegible] باشد و می دانست کہ بز ما تصدیق
و[illegible] بحث ما می کنند واین الہیش بود ازینجاست
[illegible] پارسیان در اصطلاح خود (۲) بُز اخفش بترکیب
اضافی کسی را گویند کہ بغیر فہم مضمون مخاطب متکلم
سر را حرکت دہد و درست گوید (ظہوری ـــہ)
سر تصدیق بہر حرف تو چون جنبانم ز مدعی را
بطلب تا بز اخفش باشد ز (اردو) بُز اخفش
بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر (۱) اخفش صرفی
کا بکرا (۲) بے سمجھے گردن ہلانے والا ۔ نافہمیدہ
اقرار کرنے والا ۔ کھوکھلے دماغ کا ۔ آپ ہی نے
لکھا ہے کہ کہتے ہیں کہ اخفش نے اپنا سبق یاد کرنے کے
سنانے کے واسطے ایک بکرا پالا تھا جب تک وہ
گردن نہیں ہلاتا یا سنکر بول نہیں اٹھتا یہ اپنے
سبق کا پیچھا نہیں چھوڑتا اور جانتا تھا کہ ابھی
سبق یاد نہیں ہوا جس وقت اس بکرے کو
ذبح کیا تو معلوم ہوا کہ یہ اس کا سارا دماغ چاٹ
گیا تھا (انتہی) **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ غالباً
آپ نے صاحب بہار عجم کا ترجمہ فرمایا ۔ ہم نے اس
حکایت کے متعلق جو کچھ عرض کیا وہ استعمال
شعرائے فارسی کے مطابق معلوم ہوتا ہے ۔

بزاد برآمدہ اصطلاح ۔ بقول سروری
و برہان و جامع و بحر و سراج زینکہ بغایت پیر
باشد و سال بسیار بر و گذشتہ **مؤلف** عرض
کند کہ موحّدہ اوّل افادہ معنی آز(?) کند چنانکہ بر
معنی بستمش گذشت و زاد بقول برہان حاصل
بالمصدر زائیدن و سن و سال ہم پس معنی لفظی
این کسی کہ از زائیدن خارج شدہ و از سن و سال
برآمدہ وکنایہ از پیر سالہ کہ بغایت پیری رسیدہ

باشد (اردو) بہت بڑی عمر کی بڑھیا۔ مؤنث

بزادی بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و کسر دال لغت فارسی (۱) زبرجد و (۲) بلور را گویند **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت و سند استعمال پیش نہ شد۔ تا آنکہ سند استعمال بدست نیاید اعتبار را نشاید۔ صاحب محیط بر زبرجد گوید کہ آنرا بہندی پنّا گویند و آن از جملہ حجار شریفۂ نفیسہ۔ و در معدن طلا بہم رسد و مادۂ آن طلا است و فرماید کہ در ان و زبرجد اختلاف بسیار است و صحیح تر آنست کہ زمرّد و زبرجد یک چیز است و بارد یابس الطبع و او یک جنس باختلاف رنگ کہ زمرّد سبز است و زبرجد زرد۔ و ہم او بر زبرجد گوید کہ قسمی از زمرّد۔ زرد رنگ و ہر دو از معدن طلا پیدا شود۔ سرد و خشک در سوم

قاطع نزف الدم و رافع عسر البول و شکنندہ سنگ و منافع بسیار دارد و ہم او بر بلور گوید سنگے است معدنی سفید و شفّاف و نرم تراز زمرّد و سخت تراز شیشہ۔ قلیل الاستعمال و رطب و مُصلح آن قند کہنہ و اکتحال باریک سودۂ آن برای رفع بیاض چشم و سبل و جرب عین نافع و از خواص آنست کہ تعلیق آن جہت رعشۂ اطفال و منع فزع در خواب و درد دندان نافع۔ **مؤلف** عرض کند کہ اگر این لغت فارسی بہ تحقیق رسد اسم جامد فارسی زبان دانیم برای زمرّد و بلور (اردو) (۱) زبرجد۔ بقول منتخب عربی ایک مشہور جوہر جس کا رنگ سبز ہوتا ہے مذکّر (انتہی) بعض کی رائے میں زمرّد۔ صاحب آصفیہ نے زمرّد پر فرمایا ہے۔ عربی۔ اسم مذکّر ایک سبز رنگ کے قیمتی پتھر کا نام۔ زبرجد۔ سبزہ پنّا (۲) بلور۔ بقول آصفیہ اسم مذکّر۔ عربی

ایک چمکدار کانی جوہر کا نام جو نہایت شفاف ہوتا ہے بعض لوگ اس کو کچا ہیرا خیال کرتے ہیں۔

بزاریدن بقول بحر و ملحقات برہان بضم اول و به رای مہملہ چہارم بمعنی گداختن است و در نسخۂ از نسخہ ہای قلمی صاحب مؤید ہم این را بہ رای مہملۂ چہارم نوشتہ و در نسخۂ دیگر قلمی این را ترک کردہ و در نسخۂ مطبوعہ آن بہ ہر دو زای ہوز آوردہ۔ صاحب انند ذکر این با ہر دو زای ہوز کردہ و صاحب ہفت با زای ہوز دوم و رای مہملۂ چہارم آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ بہ تحقیق ما (بزآویزیدن) اصل است بمعنی (برآویختن) کہ حقیقت آن بر (بزاختن) بیان کردہ ایم پس چنانکہ (بزاختن) مخفف (بزآویختن) است ہم چنان (بزازیدن) بر ہر دو زای ہوز مخفف (بزآویزیدن) باشد بحذف واو و تحتانی و تبدیل ممدودہ بہ مقصور و معنئ مرادف (بزاختن) کہ گذشت تسامح صاحبان بحر و ہفت است کہ پی بہ ماخذ نبردند و بہ رای مہملۂ چہارم ذکر این کردند این است محاسن تحقیق ماخذ کہ غلطی کتابت و خیال آنہا را ظاہر کرد (اردو) دیکھو بزاختن۔

بزّازستان اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و تشدید ثانی و کسر زای ثانی بمعنی بازار **مؤلف** عرض کند کہ بزّاز لغت عرب است بمعنی جامہ و متاع فروش از بز کہ بعربی جامہ را گویند اگر سند استعمال این بدست آید توانیم قیاس کرد کہ از قبیل گلستان است کہ فارسیان لفظ ستان برای بیان کثرت بر آخر کلمات می آرند معنی لفظی این جای کہ دران کثرت بزّازان است و کنایہ از بازار (اردو) دیکھو بازار۔

بزازیدن بقول مؤید و انند ہمان بزاریدن است کہ ذکرش بہ رای مہملۂ چہارم

گذشت وحقیقت این ہمدرانجا مذکور (اردو)	دیکھو بزازیدن ۔

بزّاغ خان آرزو در سراج گوید کہ بہ تشدید در ذیل لغات فارسی بہ زای معجمہ بمعنی فصد کنندہ نوشتہ اند و فرماید کہ صاحب برہان بہ رای مہملہ آوردہ وتحقیق آنست کہ بہ زای معجمہ لغت عربی است وآنہا در تصحیف وغلط افتادہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ ما حقیقت (برّاغ) را بہ رای مہملہ دوم بجایش بیان کردہ ایم کہ مبدّل (بزّاغ عربی است کہ بزای ہوّز) است واختلاف خان آرزو را ہم ہمدرانجا ذکر کردہ ایم پس نمی دانیم کہ او چرا این لغت عربی را درینجا بالغات فارسی ذکر کردہ فضولی بی محل می کند ویا دندارد کہ بر (برّاغ) بہ رای مہملہ ہرچہ خیالش بود مذکور شد کہ تصفیہ آن ہمدرانجا کردہ ایم ومی پرسیم ازوکہ (بزّاغ را بہ زای ہوّز) دوم کدام محقق فارسی زبان آوردہ است کہ تکذیب آن می کند وای برو (اردو) دیکھو برّاغ ۔

بزاگندن بقول شمس بکاف فارسی کنایہ از سحر برای کشش کسی **مؤلّف** عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان عموماً ومحققین مصادر فرس خصوصاً ومعاصرین عجم ازین مصدر ساکت وغیر از محقق بی تحقیق دیگر کسی ذکر این نکردہ ومعنی اسم برای مصدر خبر می دہد از نقد معلوماتش تا آنکہ سند استعمال پیش نہ شود اعتبار را نشاید وما خذ این ہم ہیچ (اردو) [illegible] ترجمہ ۔

بزان بقول سروری بروزن رزان باد ونسیم وجہندہ باشد و فرماید کہ حالا بکثرت استعمال وزان می گویند (حکیم انوری ؎) بازچون باز آمد از اقبال ہمیون موکبش ؎ تازہ شد چون در سحرگاہان گل از باد بزان ؎ صاحب جہانگیری این را بمعنی وزندہ و مرادف بزانندہ وبزندہ گوید (مسعود سعد سلمان ؎) نہ ابر بہارم کہ چندین مگریم ؎ نہ باد بزانم کہ چندین بپویم ؎

صاحبان برہان ورشیدی وناصری وجامع ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مصدر وزیدن اصل است و (بزیدن) مبدّل آن وہردو بجایش می آید پس بزان بقاعدۂ فارسی اسم حال بزیدن است چنانکہ وزان اسم حال وزیدن از قبیل چمان وکنان محققین بانام و نشان درمشتقات مصادری روند واین قسم لغات مشتقہ را اسم جامد می دانند (اردو) چلنے والی (ہوا کے ساتھ خصوصیت) جیسے چلنے والی ہوا۔ لیکن محاورہ اردو میں چلتی ہوئی ہوا کہیں گے جس سے اسم حال کا مطلب حاصل ہوتا ہے۔

بزاندا ختن | مصدر اصطلاحی۔ بقول شمس بمعنی گدا ختن **مؤلف** عرض کند کہ دیگر محققین مصادر واہل زبان ازین ساکت مقصود شش غیر از (بزاختن) نیست کہ بجایش گذشت بی تحقیقی او آنرا ترک واین را قائم کرد۔ دیگر ہمہ ہیچ۔ تا آنکہ سند استعمال بنظر نیاید اعتبار را نشاید (اردو) دیکھو بزاختن۔

بزانو درآمدن | مصدر اصطلاحی بقول بہار وبحر وانند (۱) بزانو نشستن (ملّا عبداللہ ہاتفی در رسیدن ایلچی بحضور صاحبقران ؎) بزانو درآمد دران پیشگاہ ٭ کہ کس رانبودی ازان بیش راہ ٭ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم گویند کہ (۲) بزانو استادہ عرض حال کردن است واین رتبۂ مخصوصین بارگاہ باشد (اردو) (۱) زانو پر بیٹھنا (۲) زانو پر کھڑا ہو کر عرض حال کرنا۔

بزانہ | بقول سروری وبرہان بہ زای معجمہ بر وزن روانہ یعنی وزندہ (امیر خسرو ؎) ولایت دارم وگنج وخزانہ ٭ سپاہی تیز چون باد بزانہ ٭ وبقول جہانگیری ورشیدی وجامع مرادف (بزان) کہ گذشت وبقول صاحب برہان بمعنی وزندہ وجہندہ **مؤلف** عرض کند کہ جز من نیست کہ ہای زائد است در آخر (بزان) کہ بہمین معنی

گذشت وصراحت ماخذش ہمدرانجا مذکور و این مزید علیہ آنست چنانکہ ستمگار و ستمگارہ (اردو) دیکھو بزان۔

(الف) **بزباز** اصطلاح۔ بقول برہان برون پرواز (۱) معروف کہ آنرا بعربی بسباسہ خوانند وبعضی دیگر گویند کہ شگوفہ وگل و بہار جوز است۔ بہار گوید کہ (۲) قومی است از معرکہ گیران کہ بز و بوزینہ را باہم رقصانند (محسن دبّاغی ؎) پہلوان ظاہر بزباز کہ چندین زین پیش تا دہر دون دادہ بدش منصب مخلص خانی تا (ملک الکلام بہاء الدین محمد بن مؤید ؎) من گرگ پیر فضلم و بزباز این فلک تا می راندم بہر طرفی ہمچو گوسپند تا صاحب ناصری بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید کہ کسیکہ بز را تعلیم بازی دستن ورقاصی دہد عامل آن عمل را گویند وفرماید کہ...

(ب) **بزبازی** آن عمل را نامند (مولوی معنوی ؎) ای بسا شیر کہ آموختیش بزبازی تا سوی بازار کہ بر جہ ہلہ زیرک ہلہ زود ذکو بہار ہم ذکر (ب) کردہ (ملا طغرا در معراج ؎) قضا طرح بزبازی جدی کرد تا نشد ملتفت شاہ افلاک گرد تا (امیر خسرو ؎) زعدلت میش بزبازی کند با شیر ہمچون سگ تا زبہر پاسبانی گرگ دنبال شبان گیرد تا وارستہ و بحر ہم ذکر (ب) کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ (الف) بمعنی اوّل ہمان انگدان است کہ بجایش گذشت وما بحوالۂ محیط تعریفش کردہ ایم۔ صاحب محیط بر بسباسہ ذکر این کردہ گوید کہ آنرا فارسیان (بزباز) گویند بخیال ما بالفتح مبدّل و مخفف بسباسہ عربی است کہ فارسیان ہای ہوز آخرہ را حذف کردند و ہر دو سین مہملہ را بہ زای ہوز بدل کردند چنانکہ سماروغ و زماروغ۔ ہمین قدر است ماخذ این وبمعنی دوم بالضم اسم فاعل ترکیبی وکنایہ از کسانی کہ بزی را بازی بر سبیل بازی بہنگانند ومعاصرین عجم ہم آنرا (بز باز) خوانند

وانچہ محققین بالا ذکر بازی بُزبا بوزینہ کردہ اند معاصرین عجم آنرا پسند نمی کنند و (ب) ہمان بازی رانام است کہ مقابلہ بُزبا بز بر سبیل بازی شود (اردو) الف۔ (۱) دیکھو انگدان (۲) بکرے لڑانے والا (ب) بکروں کی لڑائی۔ مؤنث

بزبان افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار وانند (۱) کنایہ از رسوا شدن (ابوطالب کلیم ؎) خواہم زبس پردہ تقوی بدرافتم ؛ چندی بزبان ہمہ کس چون خبر افتم ؛ (شفیع اثر ؎) بزبان جہانی افتاد است ؛ چون سخن ہر کہ آدمی زاد است ؛ مؤلّف عرض کند کہ (۲) بمعنی مشہور شدن ہم کہ بامعنی حقیقی قریب است و ہر دو سند بکار معنی دوم ہم می خورد و بمعنی اوّل کنایہ باشد۔ مخفی مباد کہ بہار معنی دوم بیان کردہ مارا بر (برزبان افتادن) نوشتہ است و معاصرین عجم ہم بزبان دارند موافق قیاس است (اردو) (۱) رسوا ہونا۔ (۲) زبان زد ہونا۔ دیکھو برزبان افتادن۔

بزبان انداختن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی مشہور کردن (آصفی ؎) در حسن باو گل سخن زیر زبان داشت ؛ انداخت ولی زود نسیمش بزبانہا ؛ (اردو) مشہور کرنا۔

بزبان برداشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و غیاث (۱) بحرف ہای ملائم فریب دادن و (۲) سخنان نالائق گفتن نیز مؤلّف عرض کند کہ صاحب غیاث بحوالۂ وارستہ ذکر این کرد و وارستہ ازین مصدر اصطلاحی ساکت و صاحب بحر سندی پیش نکرد بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) (۱) چرب زبانی سے فریب دینا (۲) ناشائستہ باتین کہنا۔

بزبان داشتن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ (۱) بحرف ہای ملائم فریب دادن و بسخن پیچاندہ از سر مقصود باز داشتن بہار گوید کہ فریب دادن بحرف و صوت و ملائم (صائب ؎) محو

دلجوئی پروانہ بود ردی دوش ؎ شمع دارد بزبان گرچہ ہمہ محفل راگو (خواجہ سلمان ؎) زیر لب میدہم وعدہ کہ کامست بدہم ؎ غالب آنست کہ ما را بزبان می دارد ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است وضرورت ندارد کہ با حرف ہای ملائم مخصوص کنیم فریب دادن بسخن کافی است (اردو) باتوں میں اڑانا۔ بقول آصفیہ۔ مغالطہ دینا۔ دھوکا دینا۔ فریب دینا۔ جھانسا دینا۔

(۲) بزبان داشتن۔ بقول وارستہ در نفرین گرفتن صاحب انند گوید کہ سخنان نالائق گفتن کسی را **مؤلف** عرض کند کہ (بر زبان داشتن) بہمین معنی گذشت وسندش ہم ہمدر انجا مذکور بس موافق قیاس و مرادف آنست (اردو) دیکھو بر زبان داشتن۔

(۳) بزبان داشتن۔ بقول انند کنایہ از زبان زد و رسوا کردن (محسن تاثیر ؎) بر سر ہر مژہ لخت دل وجانی دارد ؎ ہر کرا سحر نگاہش بزبانی دارد ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است۔

(اردو) رسوا کرنا۔ دکن میں زبان پر چڑھانا کہتے ہیں۔

بزبان دگر داشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر۔ باضافت۔ فریب دادن بحرف ہای ملائم (ملا وحشی ؎) بلبل گلہ می کرد زگل دوش بصد رنگ ؎ گل بود کہ ہر دم بزبان دگرش داشت ؎ **مؤلف** عرض کند کہ متعلق است از ہمان مصدر عام (بزبان داشتن) کہ گذشت وموافق قیاس ولیکن ضرورت ندارد کہ حرف ہای ملائم را داخل معنی کنیم۔ مجرد فریب دادن از سخنان کافی است (اردو) دیکھو بزبان داشتن کے پہلے معنے۔

بزبان گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ (۱) بحرف ہای ملائم فریب دادن مرادف (بزبان داشتن) (شانی تکلو ؎) آن لطف کو کہ تا زہرش زود بگذرم ؎ از گرمی سخن بزبانم گرفتہ بود ؎ صاحب بحر گوید کہ مرادف (بزبان

داشتن) **مؤلف** عرض می کند کہ سند بالا تعلق
بہ معنی دوم می نماید مشتاق سند دیگر می باشیم۔
معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) دیکھو
برزبان داشتن کے پہلے معنے۔

(۲) برزبان گرفتن۔ بقول وارستہ کنایہ از سخنان
نالائق گفتن (صائب ؎) من چون ہدف
نی ردم از جای خویشتن ٭ مژگان او عبث برزبانم
گرفتہ است ٭ بقول بہار سخنان ناسزا گفتن
مؤلف عرض کند کہ این سند را بامعنی سوم
متعلق دانیم۔ معاصرین عجم برزبان دارند (اردو)
سخت سست کہنا۔ بقول آصفیہ۔ برا بھلا کہنا۔
درشتی اور سختی سے پیش آنا۔ لعنت ملامت کرنا۔
زجر و توبیخ کرنا۔ جھڑکنا۔ آڑے ہاتھوں لینا۔ لتاڑنا

(۳) برزبان گرفتن۔ بقول بہار رسوا کردن سند
این از صائب بہ معنی دوم گذشت **مؤلف**
عرض کند کہ (برزبان گرفتن) ہم بدین معنی گذشت
و موافق قیاس است (اردو) رسوا کرنا۔

(۳۴۴)

(۴) برزبان گرفتن بہ تحقیق ما۔ گرفتن برزبان
چنانکہ سخن برزبان گرفتن و زبان زد کردن سخنی
و شہرت دادن و (برزبان گرفتن) ہم بہ ہمین معنی
گذشت (صائب ؎) چنان گداخت مرا فکر آن
دہان و میان ٭ کہ میتوان بزبان چون خبر گرفت
مرا ٭ (محسن تاثیر ؎) ز رمی زہر کہ دیدہ گرفتار
گشتہ ام ٭ حرفم کہ مردمان بزبانم گرفتہ اند ٭ (طالب
آملی ؎) عیشم بزبان گرفتہ گوئی ٭ کز خاطر غم
شدم فراموش ٭ (اردو) دیکھو برزبان گرفتن۔

(۳۴۵)

(۵) برزبان گرفتن بہ تحقیق ما گرفت سخن کردن۔
(محمد سعید اشرف ؎) دیگر بطعن عشق بتانم گرفتہ
اند ٭ طوطی نیم چرا بزبانم گرفتہ اند ٭ (اردو)
گرفت کرنا۔ بقول آصفیہ۔ اعتراض کرنا۔ حجت
لگانا۔ نکتہ چینی کرنا۔ خردہ گیری کرنا۔

برزبانہا افتادن مصدر اصطلاحی بقول
وارستہ و بحر (۱) مشہور شدن و (۲) رسوا شدن۔
صائب ؎) از جام نام جم بزبانہا فتادہ است ٭

زنهار در بساط جهان بے اثر مباش ؎ بهار گوید که مشهور شدن بزبونی وعیب (صائب ؎) راز من از لب خامش بزبانها افتاد ؎ گرچه از خامه بی اشتق نبر او وسخنی ؎ مؤلف عرض کند که همان (بزبان افتادن) است که گذشت وضرورت تدارد که بلحاظ جمع این را قائم کرده عام را خاص کنیم که جمع هم داخل تعمیم واحد است۔ انچه بهار در معنی اوّل خصوصیت زبونی وعیب قائم می کند درست نیست که از معنی دوم مقصودش حاصل می شود و از تخصیصش معنی اوّل خارج می گردد مخفی مباد که بخیال ماسند دوم هم متعلق بمعنی اوّل است تسامح بهار است که آنرا متعلق بمعنی دوم کرد۔ معاصر من عجم هم معنی دوم را برزبان دارند و (برزبان افتادن) هم بجایش گذشت (اردو) (۱) مشهور ہونا (۲) رسوا ہونا۔

بزبچه اصطلاح۔ بقول مؤید با جیم فارسی بز غاله۔ صاحب رشیدی ذکر این بذیل (بزبچه به تحتانی سوم) کرده می فرماید که همین را (بزبچه به موحّده عوض تحتانی) هم گویند و صاحب هفت هم ذکر (بزبچه) به تحتانی کرده مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است یعنی بچه بز۔ قلب اضافت وحقیقت (بزبچه) بجایش عرض کنیم (اردو) بکرے کا بچہ مذکر۔

بزپوبندی بقول جهانگیری در ملحقات بمعنی وهید و فرماید که آنرا بجید نیز نامند۔ صاحب برهان بزبجید گوید که بفتح اوّل بروزن کشید لغت زند و پازند است بمعنی بدهید که امر بدادن است مؤلف عرض کند که (بزپوتتن) مصدر زند و پازند بمعنی دادن می آید و صاحب برهان بذیل آن (بزپونید) را بمعنی بدهید می آرد پس همان (بزپونید) را محقق بالا به تصحیف لفظی بطور اسم جامد نوشته است تسامح او یا غلطی کاتب بیش نیست (اردو) تم دیو۔ (دنیا) کے امر حاضر کی جمع۔

بز بہا بقول خان آرزو در چراغ بضم و زای معجمہ بمعنی غلام ہندی و فرماید کہ از زباندانان بہ ثبوت رسیدہ. زلہ بر دارش بہار بکر معنی بالا گوید کہ گویند ''شش قبرغہ بز بہا'' ای سیاہ کم بہا و صاحب انند نقل نگارش. صاحب بحر بر غلام ہندی قانع **مؤلف** عرض کند کہ ما ہم درین باب از معاصرین عجم گفتگو کردیم می فرمایند کہ فارسیان مطلقاً ہر غلام و سیاہ را (بز بہا) گویند. اسم فاعل ترکیبی است یعنی بہای بز دارندہ کہ قدر و قیمتش بوجہ غلامی بیشتر از بزی نیست. واین اصطلاحی است برای غلام و ہمان را سیاہ ہم گویند بوجہ رنگ غلامان کہ حبشی و سیاہ رنگ می باشند (الخ) نمی دانیم کہ محققین بالتخصیص ہندی چرا گویند و ندانستند کہ در ہند رسم غلامی نیست و سیاہی ہم مخصوص است از غلامان عجم و عرب خیال ماہمین قدر است کہ محقق اول الذکر با عجمی برسیدہ باشد و او بہ (تمسخر با مخاطب) لفظ ہندی را بر غلام داخل کرد تا اعتبار غلامان عجم و عرب در نظر سائل قائم باشد خیال نکرد کہ سائل حقیقت جوی لغت است واین استہزا لغت فرس را نقصان می رساند اگر محقق ہند نژاد بر ماخذ غوری کرد حقیقت را می دریافت (اردو) غلام بقول آصفیہ وہ زر خرید چھوکرا جو بلا تنخواہ گھر کا کام کاج کرتا ہے۔

بز پونتن بقول برہان با بای فارسی و نون و تای قرشت بروزن پہلوشکن بزبان زند و پازند بمعنی دادن د فرماید کہ (بز پونہی) بمعنی می دہم و (بز پونید) بمعنی بدہید. صاحب موارد ہم ذکر این کردہ و لیکن (بز پونمی) را بہ میم عوض ہای ہوز آوردہ و صاحب ناصری ہم با او متفق **مؤلف** عرض کند کہ در بعض نسخ برہان ہم (بز پونمی) بہ میم است و بلحاظ معنی ہم موافق قیاس کہ حال متکلم است مخفی مبادا کہ (بز پونن) بقول دستوران معاصر مذہب زرتشت در زند و پاژند

بمعنی حواله. حیف است که کتب لغات ازین ساکت پس فارسیان قدیم علامت مصدر تن در آخرش زیاده کرده مصدری ساختند موافق قیاس و حالا در استعمال متروک است و مبدل این به بای فارسی اوّل هم می آید چنانکه تب و تپ (اردو) دنیا۔

برزجگر اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث و انند (بالضم و بکسر جیم عربی و فتح کاف فارسی) بمعنی ترسان ضدّ بهادر **مؤلف** عرض کند که خلاف قیاس نیست۔ اسم فاعل ترکیبی است مرادف (بزدل) که می آید (اردو) بزدل. دیکھو اشتردل

برزحمت افتادن مصدر اصطلاحی۔ کنایه از مبتلای تکلیف شدن ظهوری ؎ از اختران همه آزادگان کشند آزار ؛ فلک برزحمت تحصیل حاصل افتاد است (اردو) زحمت میں مبتلا ہونا۔

(الف) برزداغ اصطلاح۔ بقول سروری به زای معجمه و دال مهمله بوزن گستاخ مصقله که بآن زنگ زدایند و فرماید که در نسخهٔ میرزا بالفتح بانیز (منصور شیرازی ؎) دهد ضیا بمه آئینه رخت کانرا ؛ بود ز خاطر شاه فلک محل برزداغ ؛ صاحب جهانگیری گوید که بااوّل مکسور افرازی باشد که بدان زنگ آئینه و تیغ و امثال آن بزدایند و آنرا بتازی مصقله خوانند صاحبان رشیدی و جامع و انند و هفت هم ذکر این کرده اند صاحب ناصری گوید که برزدائیدن مصدر این لغت است و (برزداغیدن) و (برزدودن) نیز مثله۔ خان آرزو در سراج گوید که بعضی بفتح اوّل به بای فارسی گفته اند و بعضی بضم اوّل **مؤلف** عرض کند که خان آرزو چه التصفیه نگرد حقیقت اینست که این اسم جامد فارسی زبان است مزید علیه و مبدل (زده) که بالفتح بمعنی آراسته و مزیّن بجایش می آید فارسیان های هوّز آخر را بالف بدل کردند چنانکه خاره و خارا و غین زائد

درآخرش آوردند چنانکه چرا و چراغ و موحده مفتوح دراوّلش زیاده کرده (بزداغ) کردند و اسم جامد قرار دادند برای مصقله که آلۂ صیقل است و اختلاف اعراب چنانکه بالا مذکور شد تصرّف محاوره باشد وبس و مصدر........

(ب) **بزداغیدن** که صاحب ناصری ذکرش کرده از همین اسم مصدر وضع شد بقاعدۂ مصادر بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر دن درآخرش ولیکن این مصدر حالا متروک التصریف است و محقّقین مصادر ازین ساکت و معنی این مصقله کردن و صیقل کردن پس الف و ب هردو باعتبار ماخذ بکسر اوّل است واگر تصدیق فتح و ضمّه اوّل در استعمال شود تصرّف محاوره دانیم وانچه خان آرزو به بای فارسی می نویسد از نظر ما گذشت واگر سند استعمالش بدست آید بجایش ذکر کنیم و مبدّل این دانیم چنانکه تب و تپ (اردو) (الف) مِصقلہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ صیقل کرنے کا اوزار۔ ریتی (ب) صیقل کرنا۔

بزدائیدن بقول سروری مرادف (بزدودن) که می آید و هردو بمعنی دور کردن زنگ از آئینه و تیغ و امثال آن صاحب موار دهردو را مرادف یکدیگر قرار داده گوید که هرکدام لغتی است در (زدودن) و (زدائیدن) که بجایش می آید صاحب بحر هردو را بالکسر کامل التصریف گفته و (بزداید) را مضارع هردو قرار داده معنیٰ با سروری متّفق۔ صاحب برهان هم ذکر این کرده خان آرزو در سراج بذکر قول برهان فرماید که تحقیق آنست که موحّده جزو کلمه نیست پس اصل همان زدائیدن و زدودن است **مؤلّف** عرض کند که زده بقول برهان بفتح اوّل بمعنی آراسته و مزیّن می آید فارسیان های هوّز آخر را بالف بدل کردند چنانکه خاره و خارا و تحتانی زائد زیاده کردند چنانکه پا و پای و بقاعدۂ مصادر جعلی تحتانی معروف و علامت مصدر

دن در آخرش آورده مصدری وضع کردند که بمعنی حقیقی آراسته و مزیّن کردن است و کنایه از مصقله کردن و دور کردن زنگ از آئینه وغیر ذلک و در (زدودن) هم اسم مصدر آن همان (زده) است که های هوّز آخره بدل شد به واو چنانکه آوسه و آوسو و حق آنست که مصدر (زدودن) اصلی است و (زدائیدن) جعلی و اطلاق جعلی نه برای آنست که اسم مصدر مال السنهٔ غیر فارسی است چرا که (زده) خود مال فارسی زبان است بلکه بنا و اقفیت ماخذ وضع شد و ضرورت آن نبود و مشتاق سند استعمالش می باشیم ـ مخفی مبادکه موحّده در اوّل هر دو زائد است پس بقاعدهٔ فارسی هر دو را بالکسر خواندن صحیح باشد و (زدائد) مضارع زدائیدن که این کامل التّصریف است و (زدودن) را مضارعی نیامده که سالم التّصریف باشد و سالم التّصریف را غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید ـ تسامح صاحب بحر است که (زدائد) را مضارع هر دو دانست و هر دو را (کامل التّصریف) خیال کرد ـ ما حقیقت مصادر اصلی و جعلی را بر لفظ (اسم مصدر) بیان کرده ایم (اردو) زنگ آئینہ یا تلوار وغیرہ سے دور کرنا ـ صیقل کرنا ـ

(الف) **بُزدل** اصطلاح ـ الف

(ب) **بُزدلی** بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بمعنی ترسان و نامرد و بیدل و بقول صاحب فدائی ترسو و کم دل و ترسان چنانکه بیدل و بیباک و دلیر را شیر دل نامیدند و نسبت (ب) فرماید که ترسوگری و جُبن

مؤلف عرض کند که (الف) اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی که دل او مثل بُز است و دلی دارنده همچون بُز ـ ضدّ شیر دل و (ب) بزیادتی یای مصدری است (اردو) الف

بُزدِل ۔ دیکھو اشتر دل ۔ (ب) بُزدلی بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ نامردی ۔ ڈرپوک پن ۔

بُزدودن | صاحبان نوادر و موارد و بحر وسروری و جہانگیری و رشیدی و سراج و ناصری ذکر این کردہ اند و ما حقیقت این را بز (بزدائیدن) نوشتہ ایم (اردو) دیکھو بزدائیدن ۔

بُزر | بقول ضمیمۂ برہان بفتح اوّل وسکون ثانی و رای قرشت (۱) تخم کتان کہ غذائی است صاحب محیط گوید کہ لغت عرب است کہ تخم نبات را گویند جمع آن بزور و بیونانی اقیورو بہندی بیج نامند و بقول گیلانی می فرماید کہ عادت اطبّا بران جاری شدہ کہ چون اطلاق بزر فقط نمایند مراد ازان (بزر کتان) باشد و بعدہ اصطلاح مقرر کردند کہ چون اطلاق بزر کنند مراد ازان (۲) روغن کتان بود پس چون لفظ بزر مطلقا در کتب واقع شود مراد ازان روغن کتان باشد (منتہی) البتہ صاحب مؤیّد ہم این را بذیل لغات فارسی جا دادہ گوید کہ کتان عربی و بزر فارسی است بمعنی تخم **مؤلّف** عرض کند کہ ما بلحاظ قول صاحب محیط کہ این لغت عرب را بمعنی روغن کتان استعمال می کنند مفرّس دانیم بہ تصرّف در معنی ازینجاست کہ محققین فارسی زبان این را جا دادہ اند (اردو) (۱) کتان کے بیج ۔ مذکر (۲) کتان کا روغن مذکر ۔

بُزرا | بقول جہانگیری در ملحقات تخم را گویند صاحبان برہان و ناصری گویند کہ این لغت زند و پازند است بمعنی تخم زراعت مطلقاً یعنی ہر چیز کہ بجہت خوردن حیوانات کاشتہ میشود **مؤلّف** عرض کند کہ باعتبار ناصری می گوئیم کہ مفرّس است از لغت عرب (بزر) بزیادت الف در آخرش و تخصیص معنی معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) وہ تخم جو کاشت زراعت کے لئے رکھا جاوے ۔ مذکر ۔

بزرا غم جانست وقصاب را غم پیہہ مثل — صاحبان خزینہ الامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت وصاحب محبوب الامثال ذکر این بہ تخفیف کلمہ (است) کردہ وبعوض (پیہہ) (پیشہ وپیسہ) را نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ حذف است عیبی ندارد وتبدیل لفظ پیہہ غلطی کتابت است فارسیان درین مثل پیہہ را استعمال کنند مقصود شان اینست کہ قصاب را پیہہ بز عزیز است وپروای جانش نیست فارسیان این مثل را در محل اظہار خود غرضی کسی می زنند وبس (**اردو**) بقول صاحب محبوب الامثال "لڑکا روئے بالونکو نائی روئے مُنڈائی کو" اس اردو کہاوت میں بھی خود غرضی ہی کا بیان ہے یعنی لڑکا اس لئے روتا ہے کہ میرے بال نہ جائیں یعنی اسکو بالونکا غم ہے اور حجّام کو لڑکے کے بالوں کا کچھ غم نہیں بلکہ اپنی اجرت کا غم ہے۔ دکن میں کہتے ہیں "بکرے کو اپنی جان کی لگی ہے اور قصائی کو اسکی ران کی" یہ کہاوت قریب قریب فارسی مثل کا ترجمہ ہے۔

بزرجمہر بقول اننند بحوالہ غیاث بضمتین وسکون رای مہلہ وضم جیم عربی وکسر میم نام وزیر اعظم نوشیروان وفرماید کہ این معرّب بزرگ مہر است وگوید کہ انچہ در بعض لغات نوشتہ اند کہ بضم جیم نشاید وجیم ورای مہلہ ہر دو را ساکن باید خواند این قول غلط است صحیح ہمانست کہ جیم را مضموم خوانند چراکہ در عربی دو ساکن بدون مدہ بہم نیایند وفرماید کہ از رسالۂ معرّبات صاحب منتخب چون ضمہ نسبت کسرہ وفتحہ حرکت قوی است پس کلمہ معرّب را کہ ضعیف بود باین حرکت قوی قوّت دادند وقوّت ضمّہ بشرح ملّا در بحث فعل مذکور (انتہی) صاحب ہفت ذکر این بہ جیم عربی کردہ گوید کہ بعضی برانند کہ وزیر قباد شاہ پدر نوشیروان

بوده صاحب ملحقات برہان بہ جیم فارسی آورده گوید کہ ہمان (بزرجمہر بہ جیم عربی) کہ وزیر نوشیروان باشد صاحب مؤید ہم بہ جیم فارسی آورده فرماید کہ (بوزرجمہر) بزیادت واو بعد موحده ہم آمده کہ آنرا (قباد پادشاه) گفتندی و در نسخۂ قلمی اتفاق با صاحب ہفت **مؤلف** عرض کند کہ در فارسی زبان مبدل (بزرگ مہر) است کہ بہ ہمین معنی می آید و وجہ تسمیۂ آن ہمانجا مذکور شود درینجا ہمین قدر کافی است کہ کاف فارسی بہ جیم عربی بدل شود چنانکہ شنگرف و شنجرف و آخشیگ و آخشیج و رنگ و رنج و بر سبیل تعریب ہم چنانکہ لگام و لجام۔ پس آنانکہ این را بہ جیم فارسی گرفتہ اند خطا کرده اند کہ کاف فارسی بجیم فارسی و بالعکس آن بدل نشود۔ فارسیان استعمال این معرب ہم کرده اند و نسبت اعراب عرض می شود کہ ہرگاه این را معرب تسلیم کرده ایم نسبت اعراب ہم بقاعدۂ عربی باروئیم و تصرف دران نکنیم و آنچہ بہ کاف فارسی می آید ظاہر است کہ بہ ضم اول و دوم و بہ سکون کاف فارسی و مرکب از لفظ بزرگ بالفظ مہر است پس آنانکہ این معرب را بہ ضم جیم گرفتہ اند درست است و کسانی کہ برخلاف این رفتہ اند از برای آن دلیلی نیست (**اردو**) بزرجمہر۔ نوشیروان کے وزیر کا نام۔ مذکر۔

برزدخانہ اصطلاح۔ بقول اننداجواالہ فرہنگ فرنگ بفتح اول و کسر ثانی و سکون را شکنجۂ عصار و چرخ عصار را گویند کہ بعربی معصار و بہ ہندی کولھو تامند **مؤلف** عرض کند کہ برز در اصطلاح اطبار وغن کتان قرار یافت چنانکہ بجایش گذشت پس فارسیان آن را بر سبیل مجاز بمعنی مطلق روغن گرفتند و بترکیب قلب اضافت چرخ عصار را نام

نہادند کہ خانہ ایست برای ہر قسم روغن۔ مشتاق سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند مخفی مبادکہ از لفظ (بزر) کہ بمعنی دوش گذشت باید کہ این را بالفتح صحیح دانیم (اردو) کولھو۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ تیل نکالنے کی کل۔ تیل پیلنے یارس نکالنے کا آلہ۔ معصار۔ (دکن میں اس کو گھانا کہتے ہیں)۔

بزر قطونا اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ ناصر المعالجین بفتح اوّل وکسر ثانی وضمّ قاف و طای حطّی لغت فارسی است اسبغول را گویند مؤلف عرض کند کہ صاحب مخزن الادویہ این را لغت عرب گفتہ وجا دارد کہ اطبای عرب (بزر القطونا) گفتہ باشند تعریف کامل این بر اسبغول گذشت۔ تسامح صاحب انند مبنی نیست کہ این لغت فارسی خیال کرد (اردو) دیکھو اسبغول۔

بزرقی بقول ضمیمۂ برہان یعنی احتیاط تمام وتعمق بسیار مؤلف عرض کند کہ دیگر کسے از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و بظاہر لغت ترکی می نماید ولیکن محققین ترکی زبان ہم ازین ساکت۔ سند استعمال پیش نہ شد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند ہیچ ماخذ ہم نمی کشاید مشتاق سند می باشیم (اردو) کامل احتیاط مؤنث اور کامل غور وتعمق۔ مذکر۔

بزرک بقول رشیدی بفتح با ورای مہملہ تخم کتان۔ صاحبان ناصری وجامع ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ توسی گوید کہ بید انجیر باشد کہ از تخم آن ہم روغن گیرند و بمعنی کتان مخصوص خوزستان وبحوالۂ تحفۃ المومنین گوید کہ چون مطلق گفتہ شود ازان کتان مراد است وازینجا مستفاد می شود کہ کلمۂ عربی است کہ فارسیان تصرف نمودہ اند مؤلف عرض کند کہ تصرف ہمین قدر می نماید کہ کاف نسبت در آخر لغت عربی آوردہ مفرس کردہ اند بمعنی تخم کتان کہ بزر بقول منتخب بمعنی تخم است وازین تخصیص معنی خاص پیدا کردند بر لے

تخم کتان (اردو) کتان کا تخم۔ مذکر۔

برزکار اصطلاح۔ بقول برہان۔ بروزن شرمسار برزیگر و زراعت کنندہ صاحب جامع صراحت کاف فارسی نکرد و صاحب ناصری ہم بلا صراحت کاف آورد **مؤلف** عرض کند کہ (برزکار) بہ رای مہملہ دوم و زای ہوز سوم بہ کاف عربی گذشت بہ ہمین معنی و ما آن را قلب بعض این قرار دادہ ایم و حقیقت کاملش بمعنی دوم لفظ برز نوشتہ ایم و بر (بدرگر) ہم۔ معنی لفظی این کار تخم کنندہ باشد (اسم فاعل ترکیبی) و کنایہ از کاشتکار و مزارع و متحقق بہ کاف عربی است (اردو) دیکھو (برزکار)

بزرگ بقول سروری (۱) ضدّ خرد و (۲) نام یکی از دوازدہ مقام و بقول فدائی (۳) مردی کہ از خاندان ناموری باشد (سعدی ۱۳۵) بزرگش نخوانند اہل خرد ٭ کہ نام بزرگان بہ زشتی برد ٭ (شاعر در حصر دوازدہ مقام ۵۲) عشاق مراقد حسینی است چو راست ٭ در پردہ بوسلی رہاوی و نواست ٭ چون گشت بزرگ در صفاہان و عراق ٭ زنگولہ حجاز و کوچک اندر برماست صاحب ناصری ذکر معنی اوّل کردہ نسبت معنی دوم فرماید کہ نام مقامی است از موسیقی صاحب برہان ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان دانیم و بمعنی سوم مجاز آن فارسیان مرد کلان عمر و مرد باخدا و باشوکت و شان را ہم گویند کہ داخل معنی اوّل باشد و بمعنی دوم ہم مجاز کہ نظر بر بلندی مقام موسیقی آنرا بدین اسم موسوم کردند (اردو) (۱) بزرگ بقول آصفیہ۔ بڑا۔ کلان۔ دیکھو اختیار (۲) فارسیوں نے موسیقی کے ایک راگنی کو بزرگ کہا ہے جس کی سُریں بلند ہیں مؤنث (۳) بزرگ۔ بقول آصفیہ۔ معزز۔ شریف۔ خدا رسیدہ۔

بزرگ استخوان اصطلاح۔ ہمان (استخوان بزرگ) است کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو استخوان بزرگ۔

بزرگ امید اصطلاح۔ بقول برہان نام حکیمی کہ استاد و پرورندۂ پرویز بن انوشیروان بود صاحب ناصری فرماید کہ نام دانای فرزانہ از مخصوصان خسرو پرویز۔ صاحب مؤید گوید کہ نام استاد خسرو کہ ندیم ہرمز بن نوشیروان و منجم حکیم پیشہ بود (نظامی ؎) بزرگ امید خورد امید گشتہ ؎ بلرزانی چو برگ بید گشتہ ؎ **مؤلف** عرض کند کہ در وجہ تسمیۂ این معنی حقیقی ہر دو لفظ مرکب داخل است و اسم فاعل ترکیبی است و بترکیب۔ علم شخصی (اردو) (بزرگ امید) ایک حکیم گزرا ہے جو خسرو پرویز کا مصاحب تھا۔ مذکر۔

بزرگان خردہ بر خردان نگیرند مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قریب است بمعنی و محل استعمال (از خردان خطا و از بزرگان عطا) کہ بجایش گذشت فارسیان چون بزرگی را بر خورد خود ناراض بینند استعمال این کنند (اردو) دیکھو (از خردان خطا و از بزرگان عطا)

بزرگان دربار اصطلاح۔ بقول فدائی

بزرگان درگاہ کہ از علمای معاصر عجم بود چاکران تخت و اعیان دولت **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی و موافق قیاس است مراد از اکابر سلطنت (اردو) اعیان دولت دربار شاہی کے امرا۔ مذکر

بزرگ اندیشہ اصطلاح۔ اسم فاعل ترکیبی کنایہ از عاقل و کسی کہ فکر او بلند است (انوری ؎) وز و بر بیر دیگر بود رہند و ؎ بزرگ اندیشہ و چونان ممتز (اردو) عاقل۔ بلند فکر۔

(۲۸۹)

بزرگان کشور اصطلاح۔ بقول فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود بمعنی اکابر سلطنت **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است ولیکن کنایہ باشد از اکابر عالم و تخصیص سلطنت

بر سبیل مجاز باشد (اردو) دیکھو بزرگان درباب۔

بزرگ بار خدا | استعمال۔ ذات باری تعالیٰ شانہ (انوری ۵) بزرگ بار خدایکہ گر قیاس کنند ؛ ہمہ جہان ز بزرگیش نیست عشر عشیر ؛ (اردو) ذات باری تعالیٰ شانہ۔ مذکر۔

بزرگ پست | اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی بسیار خرد **مؤلف** عرض کند کہ مجازاً پست را بمعنی خرد و بزرگ را بمعنی بسیار گرفتہ اند دیگر ہیچ مرکب توصیفی است و بس (اردو) بہت چھوٹا۔

بزرگری | اصطلاح۔ بقول مؤید و شمس بفتح اول بازای موقوف و کاف فارسی زراعت و کشاورزی **مؤلف** عرض کند کہ یای مصدری بر لفظ (بزرگر) زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) زراعت۔ کھیتی باڑی۔ مؤنث۔

بزرگ زادہ | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتحتین بمعنی عالی نژاد (شیخ شیراز ۵) بزرگ زادۂ نادان بشہر وا ماند ؛ کہ در دیار غریبش ہیچ نستانند ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بزرگ زادہ بڑے اور شریف گھرانے کا لڑکا۔

بزرگ سال | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ سالخورد و مسن و معمر **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی عمر بسیار دارندہ (اردو) بڈھا۔ بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر۔ بوڑھا۔ کہن سال۔ مسن۔ عمر رسیدہ۔ سالخورد۔ معمر۔

بزرگش نخوانند اہل خرد
کہ نام بزرگان بزشتی برد | مقولۂ صاحب خزینہ ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بطریق موعظت استعمال این کنند تا اخلاق انسان درست شود و این مثل نیست بلکہ مقولہ ایست (اردو) بزرگوں کو ہمیشہ نیکی سے یاد کرو۔ بزرگوں کی عیب جوئی

معیوب ہے" "بڑوں کی مذمت اپنی فضیحت"
یہ سب دکن کے مقولے ہیں۔

بزرگ فرمان | اصطلاح۔ بقول ناصری
وانند بمعنی فرمان بزرگ و فرماید که در سوابق
ایام آنرا که اکنون بعربی وزیر خوانند و بعد از
شاه حکم او برہمہ روان است بپارسی (بزرگ
فرمان) خواندندی و در تاریخ فارس آمده که
کیخسرو چون خدمات گودرز را بدید اورا بزرگ
فرمان فرموده که ہیچ منزلت ازان برتر نبودی
و نایب شاه شدی **مؤلف** عرض کند که
اسم فاعل ترکیبی است بمعنی فرمان بزرگ گذارنده
و کنایه از وزیر اعظم حالا معاصرین عجم این را
دستور اعظم خوانند (اردو) وزیر اعظم عربی
اسم مذکر۔ دستور معظم۔ بڑا وزیر۔ وزیر الملک۔

بزرگ مہر | اصطلاح۔ بقول ناصری و
انند (۱) بترکیبا بمعنی آفتاب بزرگ و (۲)
صاحب محبت بزرگ و (۳) نام حکیم ہندگوار
و حبیب دانش شعار پسر بختگان بوده۔ سالہا وزارت
انوشیروان دادگر کرده و به حکمت معروف
است و بتدبیر مشہور و فرماید که۔ در اغلب
کتب تواریخ و شہنامۂ فردوسی حالات
وی مسطور۔ گویند بازی نرد را در برابر شطرنگ
که از ہند آورده بودند اختراع نمود (نظامی
ل۵) بزم نوشیروان سپہری بود ؛ کز جہانش
بزرگ مہری بود ؛ و گوید که عربان این را (بوزرجمہر)
کرده اند و گاہی الفی نیز بدان افزوده اند
مانند این که کیفیت کسی باشد چه زبان عرب
کاف عجمی ندارد و بجای آن جیم می آرند
چنانکه بزرج معرب بزرگ است **مؤلف**
عرض کند که ذکر (بزرجمہر) بجایش گذشت
پس بمعنی اول قلب اضافت و بمعنی دوم
اسم فاعل ترکیبی است و بمعنی سوم ہم قلب
اضافت (مہر بزرگ) بمعنی آفتاب بزرگ
و علم حکیمی که ذکرش بالا گذشت (اردو) (۱)

بڑا آفتاب (۲) بہت محبت رکھنے والا (۳)
دیکھو بزرجمہر۔

(الف) **بزرگوار** اصطلاح۔ بقول بہار
(ب) **بزرگواری** وبحر (الف) (۱)
مزید علیہ بزرگ چون قبۂ وتحفہ و درخت وبخت
(میر معزی ے) دیدم شبی بخواب درختی بزرگوار
از علم وعقل وعدل بر وشاخ وبرگ و بار ۔
(ولہ ے) شاہا بساز مجلس ومی نوش کن کہ ہست
امروز نوزدہی بہ واشال نوزپار ۔ دولت رہی
بہ تہنیت آید کہ کردہ ۔ جشن بزرگوار بروز بزرگوار
شادیم وکامگار کہ شاد است وکامگار ۔ میسر
بزرگوار بعہد بزرگوار ۔ (ولہ در تعریف ایوان
ے) از نقش چون خورنق نعمان طرب فزای
در مرتبہ چو قبۂ خضرا بزرگوار ۔ (ولہ ے) ہمہ
سلامت رای جہان فروز تو باد ۔ ہمہ سعادت
بخت بزرگوار تو باد ۔ (نظامی ے) تنندہ ہای
بزرگوارش داد ۔ ہریکی در عوض ہزارش داد ۔
(انوری ے) لیکن چو سنتے است قدیمی روا بود
۔ احیای سنت شعرای بزرگوار ۔ صاحب فدائی
کہ از علمای معاصرین عجم بود گوید کہ (۲) بزرگیست
کہ بزرگیش سروش مانی بود (روحانی) و (ب)
بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ عظمت وجلال و
دولت واقبال (شیخ شیراز ے) خدای راست
مسلم بزرگواری وحلم ۔ کہ جرم بیند ونان برقرار
می دارد ۔ **مؤلف** عرض کند کہ (الف) مرکب
است از لفظ بزرگ بمعنی خودش وکلمۂ وار بقول
برہان بمعنی صاحب وخداوند (الخ) ما می گوئیم
کہ افادۂ معنی فاعلی کند چون در آخر لفظے ترکیب یابد
چنانکہ (سوگوار) بمعنی سوگ دارندہ مد (بزرگوار)
(۱) بمعنی بزرگی دارندہ کہ دریجا بزرگ را بر سبیل
مجاز بمعنی بزرگی گرفتہ اند پس این را مزید علیہ
بزرگ نتوان گفت تسامح محقق ہند نژاد است
کہ از ماخذ خبر ندارد بلکہ استعمال این برای صفت
ذوی العقول آمدہ چنانکہ مرد بزرگوار وپدر بزرگوار و

داہم برای غیر ذوی العقول چنانکہ از اسناد بالا متحقق شد و (۲) ذات بزرگ بمعنی حقیقی کہ ذات بزرگی دارندہ را بزرگوار گفتند چنانکہ صاحب فدائی ذکرش کردہ و (ب) بزیادت یای مصدری در آخر الف بمعنی بزرگی است وبس (اردو) الف (۱) بزرگوار ـ جیسے پدر بزرگوار ـ بترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں یعنی وہ شخص جو صاحب بزرگی ہے اور یہاں (بزرگوار) صفت واقع ہے ایک شخص خاص کی اور غیر ذوی العقول کیلئے بڑا ـ بلند ـ عمدہ ـ اچھا وغیرہ بحسب موقع (۲) بزرگ ـ بزرگوار ـ ایک ذات خاص کے لئے جیسے ”یہ بڑے بزرگ ہیں اور“ اُن بزرگوار سے یہ ایک ہیں“ (ب) بزرگی اور بزرگواری بھی کہہ سکتے ہیں ـ

بزرگی استعمال ـ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ ـ حشمت وعظمت وبقول فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود بمعنی امیری وامارت وجلالت

مؤلف عرض کند کہ جز این نیست کہ یای مصدری در آخر لفظ بزرگ زیادہ کردہ اند چنانکہ تونگری وبلندی ودشمنی (گلستان سعدی) بزرگی بعقل است نہ بسال ـ تونگری بدل است نہ بہ مال“ (انوری ؎) از بلندی اوج گردون زیبدت سقف خیال ٭ وز بزرگی جرم کیوان شایدت میخ طناب ٭ (ولہ ؎) ای نہان گشتہ در بزرگی خویش ٭ وز بزرگی ز آسمان شدہ بیش (اردو) بزرگی مؤنث ـ دیکھو بزرگ کے ساتویں معنے ـ

بزرگی باکسی کردن مصدر اصطلاحی ـ بقول وارستہ وبحر خود را بہتر از و دانستن بہار سندی کہ بر (بزرگی کردن) می آرد ـ وارستہ آنرا برای این نقل کرد وحق آنست کہ سند مذکور برای (بزرگی کسی کردن) است ومنحصر برای (بزرگی کردن) ہم **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) کسی دوسرے کے

مقابل اپنے آپ کو بزرگ خیال کرنا۔ بزرگ سمجھنا
دکن میں کہتے ہیں اپنی بڑائی کرنا۔

بزرگی بایدت بخشندگی کن مقولہ۔

صاحب خزینہ و امثال فارسی این را بطور
مثل آوردہ از معنی ومحل استعمال ساکت
مؤلف عرض کند کہ مقولہ ایست کہ فارسیان
بطریق موعظت باظہار خوبی ومحاسن کرم استعمال
کنند مقصود ہمین قدر است کہ اگر بزرگی خود
می خواہی کرم کن کہ خلائق۔ کریم وسخی را بزرگ
خود دانند (**اردو**) دکن میں کہتے ہیں "سخاوت
انسان کو بزرگ بناتی ہے" اردو میں خود
اس فارسی مثل کا استعمال ہے صاحب محاورات
ہند نے اس کا ذکر کیا ہے۔

بزرگی بعقل است نہ بہ سال مثل

صاحبان خزینہ وامثال فارسی ومحبوب الامثال
ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال سکوت
ورزیدہ اند **مؤلف** عرض کند کہ این فقرہ
گلستان سعدی است علیہ الرحمہ کہ مقبول عام شدہ
وصورت مثل گرفت فارسیان این مثل را بجائے
زنند کہ بزرگ سالی بہ نادانشمندی کار کند یا خرد
سالے بہ دانشمندی واکثر استعمال این بالفظ ہمانا
وآری کنند یعنی گویند (آری بزرگی بعقل است
نہ بہ سال) (**اردو**) دکن میں کہتے ہیں "عقل
سے ساری بزرگی ہے" اور یہ فارسی مثل بھی
اردو میں مستعمل ہے۔ صاحب محاورات ہند
نے اس فارسی مثل کا ذکر کیا ہے۔

بزرگی تنخواہ کردن مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ مرادف خواجگی تنخواہ کردن (مرزا
داراب جویا در تعریف کوہ پیر پنجال ۵) کند
بر رہروان این کوہ تنخواہ ز بہر کامی بزرگی ہای
بیراہ ز صاحبان بحر وبہار عجم گویند کہ نخوت
وغرور کردن است و وارستہ بر (خواجگی
تنخواہ کردن) ہم ہمین معنی نوشتہ **مؤلف** عرض
کند کہ زنہار این معنی را درست ندانیم وتسامح

ہر سہ محقّقین خوانیم و مدار معنی آفرینی این ہر سہ محقّقین ہمین یک شعر مرزا داراب است کہ در مصرع اوّلش (تنخواه) را بصفت کوه آورده و (بزرگی کردن) را بمعنی تبختر کردن و بزرگ دانستن ـ می فرماید کہ این کوه تنخواه یعنی این کوه تن پرور و تن پسند در ہر گام بر رہروان بزرگی خود ظاہر می کند بہ بی راہی ـ مخفی مباد کہ (تنخواه) بہ معنی تن پرور بجای خودش می آید و شعر بالا سند آنست ـ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی خواہندۂ تن و کنایہ از کسی کہ تن پرور است و تن خود را حفاظت کند مخفی مباد کہ از ترکیب الفاظ شعر ہم مصدر (بزرگی تنخواه کردن) پیدا نمی شود ـ فتامّل ـ (اردو) غرور کرنا ـ

بزرگی دادن استعمال عزت بخشیدن و مرتبہ عطا کردن است (انوری ؎) گر ترا یزدان بزرگی داد راضی نیست خصم ؛ خصم را گو دفتر تقدیر باید کرد حک ؛ (اردو) بزرگی دینا ـ بزرگی عطا کرنا ـ مرتبہ بڑھانا ـ عزّت بخشنا ـ رتبہ بڑھانا ـ

بزرگی طفل از ادب است مثل ـ صاحبان خزینۂ امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محلّ استعمال ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ مثل نیست بلکہ مقولۂ فارسیان است کہ بطور موعظت بحق اطفال گویند می فرمایند کہ " بابا با ادب باش کہ بزرگی طفل از ادب است " حیف است کہ محقّقین بالا الفاظ اوّل الذّکر را چرا خارج کرده اند کہ جان مقولہ شان است (اردو) دکن میں کہتے ہیں " ہے تو لڑکا مگر بڑا بزرگ ہے " یعنی آئین ادب سے واقف ہے ـ

بزرگی کردن مصدر اصطلاحی بقول بہار کنایہ از خویشتن را بچشم دیگران بزرگ وانمودن (صائب ؎) اگر کریم بزرگی کند

بجای خود است ٭ ز چرخ سفله بزرگی نمی توان برداشت ٭ (محمد قلی سلیم ؎) بر خاک آبروی خود ای آسمان مریز ٭ ہرگز نه کرده است بزرگی بماکسی ٭ **مؤلّف** عرض کند که موافق قیاس است (**اردو**) دیکھو بزرگی باکسی کردن۔

بزسک بقول جہانگیری و برہان و ناصری وجامع وہفت واند باوّل مضموم وثانی مکسور بسین زده عدس را گویند۔ صاحب رشیدی بذکر این گوید که این لفظ بنون است نه به بای موحّده و به رای مہمله است نه معجمه۔ خان آرزو در سراج گوید که ظاہر ابرنگ است که از کابل آرند وآن دوائیست مشہور پس عدس غلط باشد وبمعنی عدس (نرسک) است به نون ورای مہمله پس غیر از تصحیف نباشد۔ صاحب محیط بر (نرسک به نون ورای مہمله) می فرماید که اسم فارسی عدس است و بر عدس گوید که در یمن بلسن وبفارسی نشک ومرجومک وبنوسرج وبہ ہندی مسور گویند (الخ) **مؤلّف** عرض کند که ما حقیقت این غلّه را بر (استرار) بیان کرده ایم واینقدر متحقّق شد که غلطی کتابت صاحب محیط است که (نسک به سین مہمله) را (نشک به شین معجمه نوشت وبقول برہان (نرسک ونسک) ہر دو در فارسی زبان نام عدس است پس (بزسک) را باعتبار جامع وناصری چرا اسم جامد فارسی نگوئیم که ہر دو از اہل زبانند و (نرسک) را به نون و را و سین مہمله چه تخصیص است که آنرا صحیح دانیم وبسند ہمین یک لغت چرا نگوئیم که موحّده بدل شد به نون یا بالعکس وتبدیل رای مہمله به زای ہوّز ہم آمده چنانکه برتغ وبرزغ چون سخن در تصحیح لغت فارسی زبان است جامع وناصری را گذاشتن ورشیدی وخان آرزوی ہندنژاد را صحیح گماشتن شرط عقل نباشد خطای خان آرزوست که تصحیف گوید وبی غوری اوست که درین لغت ذکر (برنگ) می کند که بجایش گذشت (**اردو**) دیکھو استرار

برشتی رساندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) درشتی و بی اندامی کردن (اسمعیل ایما ؎) برقع از روی نکویش نکشاید آسمان ٭ تا برشتی نرسانم نہ نماید رو ورا ٭ **مؤلف** عرض کند کہ ظاہر آ درین شعر ہمین معنی بنظر می آید کہ ذکرش بالا شد ولیکن اینقدر متحقق است کہ این معنی را صاحب بہار عجم از ہمین یک شعر پیدا کردہ است و غیر از آنکہ نقل نگار اوست دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند و اگر بر معنی شعر غور کنیم درشتی کردن با معشوق کار عاشق نیست و ترک ادب است کہ استعمال این شعار عاشقان نیست پس (برشتی رساندن) کنایہ باشد از حالت تباہ کردن و مبتلا در خرابی و تباہ شدن۔ شاعر گوید کہ تا آنکہ خود تباہ نمی شوم و حالت را برشتی نمی رسانم یار ما نقاب از روی نکوی خود جدا نمی کند اندرینصورت معنی این (۲) تباہ شدن و مبتلای خرابی شدن است و جا دارد کہ این معنی را متعدی خیال کنیم و لفظ (خود را) را محذوف گیریم ولیکن اوّل بہتر از آخر است فتامّل (**اردو**) (۱) سختی کرنا (۲) تباہ ہونا۔ مبتلای خرابی ہونا۔ اپنے آپکو تباہ کرنا۔

برشک بقول جہانگیری با اوّل و ثانی مکسور بشین منقوطہ زدہ بمعنی حکیم و طبیب و جراح و فرماید کہ بعضی از صاحب فرہنگان بہای عجمی نیز تصحیح کردہ اند و بہ جیم عربی نیز درست است چنانکہ ناصر خسرو بمعنی حکیم آوردہ (؎) عرب بر رہ شعر وار دسواری ٭ برشکی گزیدند مردان یونان ٭ و حکیم اسدی بمعنی طبیب استعمال کردہ (؎) خورش باید از میزبان گونہ گون ٭ نہ گفتن کزین کم خور و زان فزون ٭ اگرچہ بود میزبان خوش زبان ٭ برشکی نہ خوب آید از مہربان ٭ و حکیم ارزقی بمعنی جراح آوردہ (؎) بادہ خوار ازمی چو سنگین دل برشک و ستمکار ٭ جیب پر ضارہ دارد آستین پر نشتر ٭

صاحب رشیدی گوید کہ بر وزن و معنی بجشک است کہ حکیم و طبیب و جرّاح باشد۔ صاحبان برہان و ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ بجشک بمبدل این است و فرماید کہ تحقیق آنست کہ درین زای فارسی است نہ تازی چہ تبدیل آن بجیم دلالت دارد۔ برین مؤلّف عرض می کند کہ بجشک بجایش گذشت و بمعنی اوّلش مرادف این است و ما حقیقت ماخذ این را ہم۔ رانجا بیان کردہ ایم و تکملۂ بیان بر (برشگ) می آید کہ بکاف فارسی است و معنی حقیقی این حکیم است وبس و طبیب و جرّاح مجاز آن دیگر ہیچ و انچہ خان آرزو تحقیق خود را ظاہر می کند حقیقت آنرا در تحقیق خود بر (بجشک) ظاہر کردہ ایم ولہذا ضرورت اعادہ آن نیست (اردو) (۱) دیکھو بجشک کے پہلے معنے۔ طبیب اور جرّاح اس کا مجاز ہے۔ صاحب آصفیہ نے جرّاح پر فرمایا ہے عربی اسم مذکر۔ چیرا لگانے والا۔ فصّاد۔ سرجن۔ رگ زن (صیغۂ مبالغہ) اور طبیب پر فرماتے ہیں عربی۔ اسم مذکر۔ ڈاکٹر۔ بید۔ حکیم۔ معالج۔ علاج کرنے والا۔ (نیاز ۵) مجھ سے مریض کو طبیب ہاتھ تو اپنا مت لگا ٭ اسکو خدا پہ چھوڑ دے بہر خدا جو ہو سو ہو ٭

برشکی نمودن استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی طبابت کردن **مؤلّف** عرض کند کہ (برشکی) بزیادت تحتانی آخرہ کہ افادہ معنی مصدری کند بمعنی طبابت است پس بترکیب فارسی با مصدر نمودن موافق قیاس باشد (اردو) طبابت کرنا۔ حکیمی کرنا۔

برشگ بقول سروری بہ زای تازی و کاف فارسی طبیب باشد و آنرا بجشک نیز گویند۔ (لبیبی ۵) برروی برشگ زن میندیش ٭ چون بود درست بیشبارت ٭ **مؤلّف** عرض کند کہ در (برشک) کہ بہ بای فارسی و زای ہوّز و شین معجمہ و کاف عربی) می آید کاف نسبت است

ولفظ (برش) و (پزش) بالضم حاصل بالمصدر این
(پزیدن) است که بمعنی پختن می آید و مصدر (پزانیدن)
متعدی آنست و (پزیدن) وضع شد از لفظ پز
که بمعنی پخت است پس معنی لفظی (پزش) پختگی
است و معنی (پزشک) بالضم کسی که نسبت دارد
با پختگی و جا دارد که کاف آخر را برای تعظیم گیریم
چنانکه مامک پس کسی که پختگی دارد کنایه شد از حکیم
که پخته کاری باشد نتیجہ تحقیق ماخذ همین است که
کاف آخر عربی است نه فارسی و کسره اوّل تصرف
محاوره و استعمال زبان است و بس و ماخذ این
ضمه اوّل می خواهد نه کسره سندی که صاحب سروری
برای کاف فارسی پیش کرده اگر در قافیه یا ردیف
واقع می شد بکار او می خورد و صاحبان ناصری
و جامع که هم اهل زبانند کاف عربی را تسلیم کرده
اند چنانکه بر (برشک) گذشت پس این را تسامح
صاحب سروری دانیم و اگر سند دیگر موافق مقصودش
بنظر آید آنرا مبدل (بزشک) دانیم که کاف عربی بفارسی هم بدل
میشود چنانکه کند و گند. ما می خواستیم که صراحت بالا را بر (پزشک)
کنیم که اصل همه و در ردیف بای فارسی می آید و لیکن در پنجا بحث
کاف متقاضی آن شد که همینجا ذکرش کنیم (اردو) دیکھو برشک

برشم | بقول جهانگیری و رشیدی و برهان و جامع و ناصری با اوّل مضموم و ثانی مفتوح پشم نرمی
را گویند که از بن موی بز می روید و آنرا بشانه برآورده بتابند و ازان شال می بافند و آنرا کلغر
نیز خوانند (سعدی ؒ) یارم زسفر آمد دیدم که برشم آورد چون نیک نگه کردم پیش آمد و پشم آورد
خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید که اغلب که در اصل (بز پشم) است به بای فارسی که بکثرت استعمال
حذف شد و هر دو کلمه بهم آمیخته شد **مؤلف** عرض کند که درست گوید و حقیقت هم همین است
چنانکه معاصرین عجم هم تسلیمش کنند و لیکن سعدی علیه الرحمه در کلام خود این را استعاره کرده است
با خط عارض یار (اردو) پشم - بقول آصفیه - فارسی - اسم مؤنث - اون - بال - روان - پشم

اس کا ترجمہ نرم پشم ۔

برزغ بقول سروری و رشیدی بفتح با وزای ہوز (۱) وزغ باشد و آنرا غوک نیز گویند صاحب جہانگیری گوید کہ جانوریست کہ وزغ و سکل و بک نیز نام دارد صاحب برہان گوید سکل بفتحتین غوک نام وزغ است و بکسر ثانی زلو باشد (نظامی ۵) اگر خود شود غرقہ در زہر مار ٭ نخواہد کسی از برزغ زینہار ٭ (شفرده ۵) ماہی از یافہ درائی برزغ کم سخنست ٭ کوہ از حسّت آواز دراخاموش است ٭ صاحبان برہان و جامع گویند کہ بعربی آنرا ضفدع نام است ۔ صاحب ناصری فرماید کہ ہمان وزغ و بلغت دری بک و وک خان آرزو در سراج ہمین قدر گوید کہ انچہ بوا و می آید مبدّل این **مؤلف** عرض کند کہ وزغ بہ واو وزای ہوز در فارسی نیامدہ بلکہ ورغ بہ واو ورای مہملہ بمعنی بند آب می آید کہ متعلق بہ معنی چارم این است و صاحب برہان بر غوک گوید کہ ترجمہ ضفدع ۔ عربی و صاحب منتخب بر ضفدع گوید کہ ہمان وزغ و غوک و جغز صاحب انند بر غوک گوید کہ جانوری کہ در آب و زمین نمناک می ماند صاحب برہان بر جغز فرماید کہ وزغ و غوک است و ہم او بر بک و وک گوید کہ ہمان وزغ است صاحب نفائس اللغات بر (جونک ۔ ہندی) فرماید کہ زلو است و بر (مینڈک ۔ ہندی) گوید کہ بعربی ضفدع و بفارسی غوک و غنجرش و صاحب برہان بر غنجرش فرماید کہ ہمان وزغ و غوک کہ بعربی ضفدع خوانند پس نتیجہ انہمہ تحقیق ہمین قدر است کہ برزغ ہمان است کہ بہندی مینڈک نامند بالجملہ این اسم جامد فارسی زبان است و خیال بعض معاصرین عجم آنست کہ فارسیان این را از لغات ترکی گرفتہ اند و وضع لغت تائید خیال شان می کند ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت اند پس چارہ نیست کہ این را لغت فارسی زبان دانیم مخفی مباد کہ وزغ بقول منتخب د عربی زبان بفتحتین بمعنی آفتاب پرست

است (کہ نوعی از چلپاسہ باشد) و بقول انند در زبان عرب بمعنی پارہ پارہ کیستر اند اختن ناتمہ بوقت آبستن و مرد بیمار و برہای فرو ماندہ و فرمایہ و خوار ہس عجمی نیست کہ فارسیان واو را بہ بای موحدہ بدل کردہ (چنانکہ آب و آو) این را مفرس کردہ باشند برای غوک کہ نظر بر معانی بالا تعلقے دارد کہ ہمچو بیمار بجای ماند و زود سہم نباشد۔ و خوار ہم واللہ اعلم (اردو) مینڈک۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ غوک۔ ایک قسم کے آبی جانور کا نام جو اکثر برسات میں پیدا ہوکر تالابوں۔ جوہڑوں وغیرہ کے کناروں پر چلّایا کرتا ہے۔

(۲) برزغ۔ بقول سروری بحوالہ نسخہ حلیمی بسکون زای ہوز بمعنی شاخی کہ نشاندہ باشند و ہنوز سبز نگشتہ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر محققین فارسی زبان سیما ناصری و جامع و برہان ہم سکوت ورزیدہ اند پس باعتبار صاحب سروری این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و جا دارد کہ مجاز او باشد کہ شاخ نشاندہ ہم مثل غوک دائما طالب نمی و تری زمین است و بدون آن بیخ پیدا نمی کند واللہ اعلم (اردو) لگائی ہوئی شاخ یعنی وہ شاخ جو زمین میں دابدی جای تا اس میں جڑیں نکل آئیں اور درخت بنجاے۔ مؤنث۔

(۳) برزغ۔ بقول سروری بمعنی ۔۔۔ باشد و ہنوز دیدہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ دیگر محققین و زبان دانان فارسی و معاصرین عجم ازین ہم ساکت و جا دارد کہ مجاز معنی دوم دانیم بہ ہمان توجیہ کہ بر معنی دوم گذشت و ہمچنان بمبدل برزگیریم کہ سای مہملہ بدل میشود باغین معجمہ چنانکہ کنار و کناغ واللہ اعلم (اردو) زمین میں بویا ہوا تخم۔ مذکر۔ جو نہ اُگا ہو۔

(۴) برزغ۔ بقول برہان و ناصری و جامع المحققین بندی کہ پیش آب بندند و بقول مؤید بمعنی

بند رود آب **مؤلف** عرض کند که قیاس قوی است که مجاز معنی اوّل باشد که بند آب هم برکنار
آب دائماً هم باشد چنانکه غوک که دائماً کنار آب را می پسندد و ما صراحت ماخذ دیگر بر (برغ) هم
کرده ایم که به همین معنی به رای مهمله دوم بجایش گذشت و آنرا مبدل همین قرار داده ایم والله اعلم
بحقیقة الحال (اردو) (دیکھو برغ کے دوسرے معنے)

(۵) برزغ۔ بقول برهان و جامع بالفتح بمعنی گوی که آب دران جمع شود صاحب ناصری این را هم به فتحتین
آورده **مؤلف** عرض کند که (برغ به رای مهمله دوم) هم بدینمعنی گذشت۔ خیال ما همین قدر
است که همان برزغ را که بمعنی چهارم این گذشت بر سبیل مجاز بدینمعنی گرفته اند که بند آب را مجازاً
گوی آب گفتند و آنچه برای مهمله گذشت مبدل این باشد و همین لغت سند این قسم تبدیل است که زبان
خلاف قیاس می نماید (اردو) دیکھو برغ کے پہلے معنے۔

(۶) برزغ۔ بقول جامع بالفتح بمعنی رنگ صاحب مؤید بحواله قنیه و لغات خسرو شیرین این را
(رنگ آب) گوید و در نسخهٔ دیگر مؤید که قلمی است مذکور است که سیم رنگ آب و وسمه و رنگ آب۔
مؤلف عرض کند که اختلاف نسخ مؤید که قلمی است اعتباری ندارد و در نسخهٔ مطبوعه رنگ آب و
(سیم رنگ آب) نوشته پس ازین همه اختلاف بیانها قطع نظر کنیم و بر اعتماد صاحب جامع که اهل زبان است
معنی رنگ را قائم داریم و در رنگ بر سبی وسمه معانی می آید و هیچ بحث از ماخذ این نمیتوانیم کرد جز این
که اسم جامد است و بس معاصرین عجم از حل این قاصر و خیال ما این است که صاحب مؤید (برزغ)
را بیان کرده پس ازان (برزغ سمه) را نوشته است که می آید و صاحبان مطبع و کاتبین لفظ سمه
را ترک کرده این خرابی ها در معنی لفظ برزغ پیدا کرده اند و دلیل این است تکرار لفظ برزغ در مؤید

(اردو) دیکھو زنگ کے گل معنے۔

بزغاب اصطلاح۔ بقول سروری اذیل بزغاب مرادف آن **مؤلف** عرض کند کہ فلک اضافت (بزغ آب) باشد بمعنی چہارم و پنجم و آن مبدّل این **(اردو)** دیکھو بزغاب۔

بزغالہ اصطلاح۔ بالضم بقول بحر (۱) بز کوہی۔ فرماید کہ غال بمعنی شگاف و غار کوہ آمدہ و ہا برای نسبت صاحبان انند و غیاث ہم ذکر این کردہ اند صاحب مؤید این را (۲) بمعنی بچۂ بز کوہی و مطلق بچۂ گوسپند گفتہ صاحب محیط بر (جدی) گوید کہ بفارسی بزغالہ گویند و بر بزغالہ فرماید کہ بچۂ بز است صاحبان ہفت و شمس بر معنی دوم قانع **مؤلف** عرض کند کہ غال مبدّل غار است چنانکہ چنار و چنال و گوسپند آن صحرائی دائما در غارہای کوہ بچہ می دہند پس معنی ترکیبی این بزی کہ منسوب بہ غار کوہ است۔ و ہمین است معنی حقیقی کہ صاحب بحر ذکرش کردہ معنی دوم کنایۂ و مطلق بچہ گوسپند مجازش (اردو) (۱) پہاڑی بکرا۔ مذکّر۔ (۲) پہاڑی بکرے کا بچّہ۔ مطلق بکرے کا بچّہ۔ مذکّر۔

بزغالۂ فلک اصطلاح۔ بقول جہانگیری (در ملحقات) کنایہ از برج جدی صاحبان رشیدی و برہان و بحر و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مرکّب اضافی است و معنی لفظی اینش بچۂ گوسفند فلک و کنایہ باشد از معنی بالا کہ شکل او ہمچون بچۂ بز است **(اردو)** جدی۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکّر۔ اس کے لغوی معنے بکرا۔ بزغالہ اصطلاح میں وہ آسمانی برج جو بزغالہ کی شکل کا ہے جسے ہندی میں مکر کہتے ہیں۔

بزغسمہ اصطلاح۔ بقول سروری بفتح با و زای معجمہ و سین مہملہ و سکون غین معجمہ سبزۂ کہ در میان آب روید و بزغ کہ غوک باشد دران پنہان شود (زیر و زبر کاتب ہ) منتفی گشتہ تیز در رشیش کم چون

بزغ در بزغسمہ پنہان بود فرماید کہ این از سند سراج الدین راجی متحقق صاحب جہانگیری فرماید کہ سبزی باشد مانند ابریشم کہ درمیان آب بہم رسد و آنرا شیرازیان (جل بک) گویند صاحب رشیدی گوید کہ این را (جامۂ غوک) ہم نامند صاحب ناصری فرماید کہ این را (جل وزغ) ہم نام است و صراحت کند کہ سمہ بمعنی پنہان و بزغ بمعنی غوک یعنی جای پنہان شدن وزغ۔ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ خان آرزو در سراج گوید کہ بعربی طحلب بضم طا۔ **مؤلف** عرض کند کہ صاحب برہان بر (سمہ) بکسر اول و فتح ثانی گوید کہ بمعنی سبزی است کہ بر روی آبہای ایستادہ بہم رسد بمعنی پوشیدہ و پنہان ہم آمدہ پس خیال ما معنی ترکیبی این سبزی غوک است کہ برجسمش پیدا شود۔ قلب اضافت (سمۂ بزغ) و مجازاً بمعنی مطلق سبزی آب مستعمل شد کہ در دکن آنرا کنجال نام است و بماخذ بیان کردۂ صاحب ناصری اسم فاعل ترکیبی گیریم یعنی پنہان کنندۂ غوک و حق آنست کہ غوک از من سبزی پنہان نمی شود بلکہ رنگش سبزی نماید گویا لباس اوست و تائید ہمین ماخذ از (جل بک) و (جل وزغ) بمعنی جل غوک و (جامۂ غوک) ہم می شود کہ از مرادفات این بجایش می آید پس ماخذ آخر الذکر بہتر از اول است مخفی مبادکہ حقیقت خواص و طبع این بر معنی دوم بزغست گذشت (**اردو**) کائی۔ دیکھو بزغست کے دوسرے معنے

بزغش | بقول برہان بضم اول و ثالث و سکون ثانی و شین قرشت لقب یکی از اولیاء اللہ و طائفۂ ایشان را بزغشتیہ خوانند صاحب ناصری فرماید کہ نام یکی از فضلا و حکما و آن (ابو النجیب ظہیر الدین عبد الرحمن بزغش) بود و او و قاضی ناصر الدین بیضاوی و قطب الدین علامہ شیرازی در خدمت شیخ عبد اللہ بن ابی تراب بن بہرام بن زکی بن عبد اللہ بن خیر کہ از فحول فضلا و عدول حکما و کمل عرفای عہد بود تحصیل و تکمیل کردہ اند و آن سلسلۂ علیہ در شیراز بفضائل پسندیدہ و محافل

گریدہ معروف و موصوف و آن سلسلہ را (برغشیہ) خوانند **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ برغش البتہ باشد کہ محققین ازان سکوت ورزیدہ اند و قیاس ما ہم نمیرسد جز این کہ مشتاق شکار باشد کہ تائید این از کنیت او می شود و پوستین بز رامی پوشید کہ غشار بکسر اول بمعنی پوشش لغت عرب است واللہ اعلم **(اردو)** برغش ۔ لقب تھا ابو النجاش ظہیر الدین عبد الرحمٰن کا جو شیراز میں ایک بزرگ گزرے ہیں ۔ مذکر ۔

برغنج بقول سروری بضم با و غین معجمہ و سکون زای معجمہ پستۂ بی مغز کہ پوست را بآن دباغت کنند و گویدکہ برغند نیز گویند بہ رای مہملہ و دال مہملہ عوض جیم عربی ۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ درخت پستہ یکسال میوہ با مغز آورد و یکسال بی مغز پس آن مغز دار را پستہ نام است و بی مغز را برغنج ۔ صاحبان رشیدی و سراج ہم ذکر این کردہ اند صاحبان برہان و ناصری و جامع بذکر کیفیت بالا می فرمایند کہ این چیزی است کہ بدان پوست را دباغت کنند **مؤلف** عرض کند کہ بخیال ما این مبدل (برغند) است کہ بہمین معنی بہ دال مہملہ می آید و آن مرکب از کلمہ بز و غند کہ بز بمعنی اوست یعنی گوسفند و غند بمعنی گرد کردہ شدہ و جمع کردہ شدہ پس چیزی کہ برای بزان و پوست بزان جمع کنند ہمین پستۂ بی مغز است کہ برای خوراک بزان و برای دباغت پوست شان جمع می کنند دال مہملہ بہ جیم بدل شدہ (چنانکہ زکند و زکنج) برغنج قرار یافت صراحت خواص وغیرہ بر (برغند) کنیم **(اردو)** بی مغز پستہ ۔ مذکر ۔

برغند بقول برہان (۱) ہمان برغنج کہ بہ جیم عربی گذشت و (۲) نام درختی است صاحب	سروری گوید کہ بضم با و غین معجمہ و سکون زای تازی نام درختی و بحوالۂ نسخہ میرزا گوید کہ چیزی است کہ

از درخت پستہ بہم رسد و مغز ندارد و فرماید کہ ببای
فارسی نیز آمدہ وبقول جامع وسراج مرادف (برزغنج)
صاحب محیط نسبت (برزغنج وبرزغند) ہردو گوید
کہ اسم فارسی بار درخت پستہ است کہ یکسال ثمرش
دانہ نمی بندد و آنرا گل پستہ گویند۔ سرد و خشک
وبسیار قابض ومفرّح ومفید سرفہ ومصلح قبض
آن شکر و بدل آن نوفل وبذکر مکرّر گوید کہ اسم
قرظ است و ذکر قرظ بجایش نکرد بلکہ (قرزغند)
بہ قاف عوض موحدہ آوردہ گوید کہ ہمان (برزغند
وبرزغنج) است مؤلف عرض کند کہ غلطی
کتابت باشد کہ (قرزغند) را (قرظ) نقل کرد۔
بای حالی صراحت ماخذ این بر (برزغنج) کردہ ایم
ونسبت (قرزغند) گوئیم کہ مثال تبدیل موحدہ بہ
قاف ہمین است کہ صاحب برہان (قرزغند) را
ہم لغت فارسی گفتہ و مرادف برزغند نوشتہ و آنچہ
بہ بای فارسی می آید مبدل این کہ موحدہ بہ بای فارسی
بدل شود چنانکہ تب و تپ ونسبت معنی دوم
عرض می شود کہ محققین بانام ونشان تعریفے
مبہم کردہ اند کہ ترکش برہیچ بیان تفوّق داشت۔ صاحب محیط ازین ذکر
ساکت (اردو) (۱) دیکھو برزغنج۔ (۲) ایک درخت کا نام

برزغہ بقول سروری بزا و غین معجمتین بوزن پنبہ (۱) انجولیکہ شاخ درخت انگور را بران
اندازند کہ بزمین نرسد صاحب برہان صراحت کند کہ بسکون ثانی است صاحبان ناصری و
جامع وسراج ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ برزغ برنشان دومش بمعنی شاخ درخت
گذشت۔ فارسیان در آخر این بزیادت ہای نسبت اسم جامد وضع کردہ اند برای معنی مذکور الصدر
(اردو) ٹٹی بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ وہ چھت جس پر انگور کی بیل چڑھاتے ہیں۔ اور دکن میں اسکو منڈوا کہتے ہیں
(۲) برزغہ۔ بقول جہانگیری بااوّل وثانی مفتوح۔ چلپاسہ را گویند صاحب برہان گوید کہ ہمان چلپاسہ کہ
وزغہ ہم گویندش صاحبان ناصری وجامع ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج بذکر قول برہان گوید کہ

درین صورت ہا برای نسبت خواہد بود **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد کہ بزغ را کہ بمعنی غوک گذشت بزیادت ہای نسبت بزغہ وبمعنی چلپاسہ مخصوص کردند و انچہ بہ دا و عوض موحدہ می آید مبدّل اینست چنانکہ آب و آو (اردو) چھپکلی ۔ دیکھو باشو ۔

(۳) بزغہ ۔ بقول جہانگیری باؤل مضموم وبثانی زدہ وغین مفتوح وہای مختفی دست افزاری کہ شاخ درخت را بآن ببرند وآنرا دہرہ نیز نامند صاحب سروری گوید کہ دہرہ باشد صاحب برہان گوید کہ حربہ ایست دستہ دار وسر آن بہ داس ماند کہ بیشتر مردم دارالمرز ۔ درخت را بدان اندازند صاحبان ناصری وجامع وسراج ہم ذکر این کردہ اند صاحب مؤید فرماید کہ انچہ بر وشاخ درخت افگنند وبحوالۂ دستور گوید کہ انچہ از شاخ برافگنند وبحوالۂ فرہنگ قواس گوید کہ انچہ از شاخ خرما باشد ۔ صاحب انند صراحت مزید کند کہ این را تبر گویند **مؤلف** عرض کند کہ در تبر وبزغہ فرق است تبر سلاحی است برای کارزار و بزغہ آلہ ایست برای بریدن درخت وغیر ذالک بزغہ را از قبیل تبر بیتوان گفت مخفی مباد کہ پریشان بیانی مؤید کہ اصل معنی را دور می کند از برای تائید فضلا باشد للہ العجب چہ خوش تائیدی است بالجملہ درین ہم ہای نسبت زیادہ کردہ اند بر کلمۂ بزغ کہ بمعنی اوّل گذشت وسر آہنین این آلہ غوکی را ماند ازینجاست کہ فارسیان این اسم جامد بہ تناسب غوک وضع کردہ اند (اردو) تبر بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ کلہاڑی ایک قسم کا فولادی آلہ جس سے لکڑی چیرتے اور درخت کاٹتے ہیں ۔ نیز ایک ہتیار ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ ہتیار اور آلہ مذکور کی صورت میں فرق ہے ۔ دستہ چوب پر لوہے کا جو آلہ لگاتے ہیں وہ تبر کے لئے پہناوی ہوتا ہے اور کلہاڑی کے لئے دراز پس اس کا حقیقی

ترجمہ کلہاڑی ہے۔ (مؤنث)۔

بزفند اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وثالث بمعنی سُست و کاہل و نامرد۔ دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر این نکرد معاصرین عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود ببینیم کہ وجہ فتح اوّل چہ باشد قیاس متقاضی آنست کہ بالضّم باشد کہ اسم فاعل ترکیبی است کہ فنَد بقول برہان بالفتح بمعنی سخن ہای بیہودہ می آید پس معنی لفظی این ہمچو بز سخن ہای بیہودہ دارندہ و کنایہ از معنی بالا (اردو) سُست کاہل۔ نامرد۔ جیسے بزدل۔ دیکھو بزدل۔

بزقدم اصطلاح۔ بقول وارستہ وبجر (۱) حقیر و ناتوان بطی الحرکہ (فوقی یزدی سہ) منم باز و این زاغ طبعان چو عصفور ؎ منم شیر و این بز قدمہا ثعالب ؎ بہار فرماید کہ ظاہر آنست کہ کنایہ از مبارک قدم باشد بحکم (الشّاۃ برکۃ) لیکن از کلام فوقی یزدی حقیر و ناتوان بطی الحرکہ مستفاد می شود **مؤلّف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ قدم او ہمچو بُز است۔ یعنی او مثل بُز قدم خود را بہ ناتوانی بردارد (اردو) وہ شخص جس کا قدم ناتوانی سے پڑتا ہے۔ بکرے کی چال چلنے والا۔ (ناتوان قدم) کہہ سکتے ہیں۔ بترکیب فارسی۔

بزک بقول رشیدی بضمّ با و فتح زا (۱) مرغ سیاہ رنگ کہ نول دراز دارد و بیشتر بر کنار آب و بر درخت نشیند و آواز بلند کند (حالی سبزواری سہ) ہر شام گرد نالۂ او دولۂ شغال ؎ ہر صبح گرد خندۂ او نعرۂ بزک ؎ صاحب برہان گوید کہ این پرندہ منقار زرد دارد صاحب ناصری گوید کہ این را بزرہ نیز خوانند (فلکی سہ) ہر شام گرد قلعۂ او دولۂ شغال ؎ ہر صبح گرد خندق او

نعرۂ بزک ہا و فرماید کہ ظن غالب است کہ مبدل وزغ باشد و با خندق شہر و حصار و آب مناسب تر خواہد بود واللہ اعلم۔ صاحب جامع می فرماید کہ سر این سرخ و منقار این درازمی باشد۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ (۲) تصغیر بُز کہ جانوریست معروف و فرماید کہ اینکہ در مثل۔ سائر است (بزک نمیر د کہ بہار می آید) اغلب آنست کہ بمعنی ثانی باشد چہ در زمستان بُز و گوسفند بسبب بی علفی و برگ ریز درختان خشک و لاغر می شوند **مؤلف** عرض کند کہ ما از معاصرین عجم تحقیق کردہ ایم کہ قد این پرند کلان تر از زغن و قریب بہ بچۂ بُز است پس عجبی نیست کہ فارسیان کاف تصغیر بر لفظ بز زیادہ کردہ برای این پرند اسم جامد وضع کردہ باشند وہمین باشد ماخذ این دیگر ہیچ و قیاس صاحب ناصری ہم درست نیست و جز این نباشد کہ قائم شد بوجہ اختلاف بعض الفاظ مصرع اول سند کہ بعوض نالہ۔ قلعہ قائم کردہ و در مصرع ثانی بعوض خندہ خندق نقل ساخت و از این (قلعہ و خندق) غوک را کہ بزغ ہم گویندش درین شعر بہتر از بزک خیال کرد این است شاعری محقق زباندان کہ با وجود وجود لغت خاص کہ خود آنرا تسلیم کند شبہ تبدیل لفظ قائم می کند وای برو (**اردو**) (۱) ایک بڑے قد اور بڑے آواز والے پرند کا نام (بزک) جس کی گردن لال اور چونچ زرد اور دراز ہوتی ہے اور اکثر کنارۂ آب پر رہتا ہے۔ مذکر۔ (۲) دُبلا بکرا۔ مذکر۔

بزکار اصطلاح۔ بقول شمس یعنی کہنہ کار۔ **مؤلف** عرض کند کہ اصلا بدین معنی در محاورۂ فارسی زبان نیست معاصرین عجم بر و رشنیدنی می کنند و محققین فارسی زبان ازین ساکت سند استعمال پیش نہ شد اعتبار را نشاید (**اردو**) تجربہ کار بقول آصفیہ۔ آزمودہ کار۔ جہاندیدہ۔ واقف کار۔

بز کوہی استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی حقیقی است یعنی بزی کہ در کوہ و بیابان باشد **مؤلف** عرض کند کہ مرکّب توصیفی است بہ یای نسبت آخرہ۔ صاحب محیط بر (بُز نر کوہی) گوید کہ اسم وعَل است و بر وعَل فرماید کہ بفتح واو وکسر عین ولام بقول گیلانی وغیرہ اسم (تیس جبلی) یعنی بُز نر کوہی حقیقت بُز بجایش گذشت (اردو) جنگلی بکرا۔ مذکر۔

بز کہ گرگین شدہ از گلہ بدر باید کرد مثل۔ صاحبان خزینۃ و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ گرگین در فارسی زبان بقول برہان بمعنی صاحب دارندہ چہ گر بمعنی جرب است معنی حقیقی این ہمین است کہ چون بُز بمرض جرب مبتلا شد باید کہ آنرا از گلہ بدر کنند تا بزان گلہ از ان مرض کہ متعدی است محفوظ مانند۔ پس فارسیہ [illegible] این مثل را بحق کسی زنند کہ بدروش یا مفسد باشد مقصود از استعمال این مثل آن باشد کہ اینچنین کس را باید کہ از محفل خود دور کنند (اردو) گندی مچھلی سارے جل کو گندہ کرتی ہے۔ صاحب محبوب الامثال نے اس کا ذکر کیا ہے۔ دکن میں کہتے ہیں "کھجلی پالو تو سنگت سے نکالو"

بزگر اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث و انند کسی کہ بز جنگلی را بجنگاند **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم و محققین فارسی زبان (بز باز) گویند کہ بر معنی دوش گذشت و (بزگر) در محاورہ فرس نیامدہ۔ مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو (بُز باز) کے دوسرے معنے۔

بز گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) مکر وحیلہ کردن و (۲) دزدی نمودن و (۳) تمسخر کردن صاحب انند بحوالۂ غیاث بر معنی سوم تانع **مؤلف** عرض کند کہ (بزگیری) حاصل بالمصدر این است کہ بجایش می آید۔ کمال اسمٰعیل ؎ آن بز گرفتن تو در روباہ بازیت ہا روزی

ترانوائہ شیر زیان کند ؎ مابحث کامل ہمدرا سنجا کنیم و دریںجا ہمین قدر کافی است کہ معنی سوم را بدون سند استعمال بر مجرّد قول صاحب بحر کہ از اہل زبان نیست تسلیم نہ کنیم کہ خلاف قیاس است و محقّقین زباندان و معاصرین اہل زبان ہم ازین ساکت (اردو) (۱) مکر کرنا۔ بقول آصفیہ فریب کرنا۔ دھوکا دینا۔ (۲) چوری کرنا چرانا۔ دیکھو بُردن کے چھٹے معنے (۳) تمسخر کرنا۔ مسخری کرنا۔

بزگلّہ استعمال۔ بقول ہفت بضمّ اوّل و سکون زای ہوّز و فتح کاف پارسی و لام و ہای مدوّرہ زدہ۔ گلّۂ بز را گویند **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت (گلّہ بز) بمعنی حقیقی صاحبان آنند و ملحقات برہان و مؤیّد ہم ذکر این کردہ اند (اردو) ریوڑ۔ دیکھو بارہ۔

بزگند اصطلاح۔ بقول سروری بہ زای معجمہ و کاف فارسی بوزن گوسپند ایوان باشد و فرماید کہ ببای فارسی ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر ہمہ محقّقین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت و از وزن (گوسپند) متحقّق است کہ این (بوزگند) باشد کہ بجایش بہ ہمین معنی می آید تسامح کاتب سروری باشد کہ تصرّف در لفظ کرد و مؤلّفش معذور (اردو) دیکھو بوزگند۔

(الف) **بزگیری** اصطلاح۔ (الف)

(ب) **بزگیری کردن** بقول وارستہ (۱) مکر و حیلہ و (۲) دزدی (میر یحیٰی کاشی در ہجو گول سله) نیست از ہیچ گلہ اش سیری ؎ کہ کند ہمچو گرگ بزگیری ؎ (درویش والہ ہروی سله) ہرچہ بزگیری از اشعار عزیزان کردی ؎ خطبۂ دفتر رنگین تو خواہم کردن ؎ و فرماید کہ بزعم بعضی (۳) امتحان کردن و (۴) امتیاز کردن است ولیکن از محاورہ دانان و اشعار فصحا ثابت نشود۔ خان آرزو در چراغ فرماید کہ بضم و زای معجمہ و کاف فارسی بپایہ رسیدہ عبارت از امتحان و امتیاز۔

زلہ بر وارش بہار بمعنی اوّل و دوم قانع و از تلاش مزید اُستاد خود ساکت و صاحب بحر نقل نگار ہر دو محقق اوّل الذکر بر (ب) فرماید کہ مرادف بزگرفتن بہر سہ معنیش۔ صاحب انند نقل بردار بہار **مؤلّف** عرض کند کہ (الف) حاصل بالمصدر (بزگرفتن) باشد کہ بجایش گذشت واسم مصدر (ب) و بہر دو معنی اوّل الذکر تسلیمش کنیم و (ب) را ہم بہر دو معنی مصدری بالا درست دانیم۔ انچہ صاحب بحر (ب) را مرادف (بزگرفتن) گفتہ است نسبت آن اینقدر عرض می شود کہ ما ہمہ رینجا معنی سوم را تسلیم نکردہ ایم و بدون سند استعمال دریجا ہم (تمسخر کردن) را تسلیم نہ کنیم کہ خلاف قیاس است و معنی سوم و چہارم بیان کردۂ خان آرزو را ہم خلاف قیاس می دانیم و بدون سند استعمالش ناقابل اعتبار خوانیم **(اردو)** (الف) (۱) مکر و حیلہ۔ مذکّر۔ (۲) چوری۔ مؤنّث (۳) امتحان۔ مذکّر۔ (۴) امتیاز۔ مذکّر۔ (ب) دیکھو بزگرفتن۔

بزلہ بقول برہان و جامع و ہفت و انند و ناصری بفتح اوّل و لام و سکون ثانی سخنان شیرین و لطیف۔ صاحب ناصری صراحت مزید فرماید کہ (بزلہ گوی) از ہمین است بمعنی خوش صحبت و لطیفہ گوی۔ خان آرزو در سراج بذکر قول برہان گوید کہ این غلط است چہ بدینمعنی بہ ذال معجمہ است بلکہ خود برہان ہم در فصل ذال معجمہ آوردہ و این از عجائب۔ غالب دہلوی در (قاطع برہان) می فرماید کہ این ہیچمدان می داند کہ لغت تازی است بہ ذال معجمہ نہ بہ زای ہوز امّا چون من محقق لغات عربی نیستم درین باب سکوت می ورزم تا دانایان چہ می فرمایند۔ صاحب (قاطع القاطع) در جوابش انکار می کند از لغت عرب بذال معجمہ بدینمعنی۔ **مؤلّف** عرض کند کہ ما بز (بذلہ) کہ بذال معجمہ گذشت خوش تعریفی کردہ ایم و صراحت ماخذ ہم و درینجا ہمین قدر کافیست کہ این مبدّل آنست

که ذال معجمه به زای ہوز بدل شد و نظر بر اعتبار صاحبان جامع و ناصری این را غلط نہ دانیم ادّعای
غالب دہلوی بی دلیل و بذال معجمه بدین معنی لغت عرب متحقق نہ شد و اگر می شد در انحالت ہم ما این را
مفرسش می دانستیم۔ خان آرزو از غالب دہلوی یک درجه کم است که بر لغت عرب بودن
(بذله به ذال معجمه۔ باین معنی) ادّعا نکرده دواے بر خیالش که این را به زای ہوز غلط می داند می پرسیم
از و که این چه قسم منطق است که نظر بر قول ہمان محققین (بذله بذال) را در فارسی صحیح می دانی و
بلا لحاظ قول شان (بزله به زای ہوز) را غلط می خوانی خیال ما ہمین قدر که اعتبار صاحبان
جامع و ناصری که از اہل زبان اند نسبت زبان شان بالاتر از محقق ہند نژاد است (اردو) دیکھو بذله

بزم | بالفتح بقول سروری (۱) مجلس شراب و جشن (مولانا کاتبی ؎) درگه کین معرکه آرای
رزم ؎ در دوم عیش انجمن آسای بزم ؎ صاحب رشیدی گوید که مجلس شراب و مہمانی و شادی
و (۲) دہی است از بوانات که می گویند که یکی از امام زادہا دران مدفون است صاحبان برہان
و جامع و جہانگیری بذکر ہر دو معنی می فرمایند که در عربی گزیدن بدندان پیش و دوشیدن شیر باشد
صاحبان ناصری و ہفت و انند ہم ذکر این کرده اند صاحب فدائی که از علمای معاصرین عجم
بود گوید که خانه ایست که برای گرفتن جشن و ہر گونه خوشی و شادی و پدرام آراسته کنند چنانکه
(؎) بزم نگیرد فروغ تا تو نخیزی به رقص ؎ باده نبخشد نشاط تا تو نریزی بجام ؎ خان آرزو در
سراج گوید که تخصیص بمجلس شراب و مہمانی بی جاست۔ مقابل رزم است بمعنی مجلس عیش
و ذکر معنی دوم ہم کرده۔ زلّه بردارش بہار گوید که مجلس است عموماً و مجلس عیش و نشاط خصوصاً
و بزن مخفف آن و دلفروز و ناموران صفاتش و بالفظ آراستن و انداختن و بہم خوردن و برہم زدن

وبرنگه بگریزدن وچیدن ودرہم شکستن وساختن وکردن ونہادن مستعمل. **مؤلف** عرض کند
که بز درفارسی زبان بالفتح بمعنی آئین بر معنی اولش گذشت فارسیان میم تخصیص درآخرش زیاده
کردند چنانکه دَم وتَم وجَم وامثال آن وبزم راکه بمعنی آئین خاص است وضع کردند برای محفل
ودر استعمال مخصوص شد برای محفل شادی ونشاط وہیچ تخصیص باشراب ندارد وہمین است خیال
معاصرین عجم ہم وجا دارد که از لغت عرب مفرّس کرده باشند که بزم درعربی بقول (رانند بحواله
منتہی الارب) بمعنی عزیمت ہر کاری. است واستعمال این بامصادر فرس درملحقات می آید
انحصار بہار چیزی نیست وفارسیان بترکیب اضافی وتوصیفی استعمال این بسیار می کنند چنانکه
(۱) بزم تازه (۲) بزم تخیّل (۳) بزم تعرّض (۴) بزم حسن (۵) بزم خیال (۶) بزم زندگی
(۷) بزم شب (۸) بزم عشرت (۹) بزم غم (۱۰) بزم قناعت (۱۱) بزم گیتی (۱۲) بزم
نشاط (۱۳) بزم وصل (۱۴) بزم ہوس (صائب ؎) می کشد ہر لحظه بزم تازه بر روی ما ؛
داغ دارد جام جم راکاسهٔ زانوی ما ؛ (ظہوری ؎) چو در بزم تخیّل شمع اقبالش شود روشن ؛
طپد پروانه سان خورشید برجای شبستانم ؛ (وله ؎) گمر عتاب برخوان مدارا نقل افشاندی
که دربزم تعرّض زہر از بادام می روید ؛ (وله ؎) نی قدرت تغافل ونی زہره نگاه ؛ در بزم
حسن خدمت اظہار نازکست ؛ (وله ؎) بزم خیال شان بصد آرائش بہشت ؛ اصل وصال
فرع تخیّل گرفته اند (وله ؎) نغمه درقانون بزم زندگی آخر شود ؛ بگسلد گر رشتهٔ آه وفغان
عاشقان ؛ (وله ؎) بود در بزم شب ظہوری فرش ؛ گه چه بر دم بروئش آرایش ؛
(وله ؎) دانه می پاشد فریب از نقل بزم عشرتی ؛ شوق نست بناز ما خوش کرده دام صیدتی ؛

(ولہ ۹) چنگ برزم غم ظہوری عالمی راہوش برد٭ ہر زبان برتار آہم زخمۂ افغان مزن (ولہ ۱۰)
گشتی مرید حرص زیاد و توکم نہ گشت٭ برزم قناعتست کم من زیادہ شد٭ (انوری ۱۱) تا ہمی در برزم گیتی
باشد از جنس نبات٭ درد ماغش از دل و جان جام و ساغر یافتہ (ظہوری ۱۲) برزم نشاط از
دیگران بہر غمی خوش کردہ ام٭ احیای مردان می کنم عیسی و می خوش کردہ ام٭ (ولہ ۱۳) برنتابد عشق
بالادست تقدیم ہوس٭ می برم خود را برزم وصل ممنون می برم٭ (ولہ ۱۴) درچیدن برزم ہوس
چندانکہ دل زدوست دپا٭ برسر نکردم این جفا گر فکر سامان برکنم٭ (اردو) (۱) دیکھو برزکے تیسرے
معنے (۲) برزم ایک دیہہ ہے جو شہر بوانات میں واقع ہے جو فارس کا ایک شہر ہے۔ مذکر۔

(الف) برزم آراستن مصدر اصطلاحی۔
(ب) برزم آرائی صاحب آصفی ذکر
الف کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
قائم کردن صحبت و مجلس باشد (ظہوری ۵) برزم
شرح ناتوانیہا چہ آرایم بس است٭ زیردست نالہ
فریادم ببین احوال چیست٭ (حکیم نزاری ۵)
اسباب طرب جمع کن و برزم بیارای٭ اطباق سموات
چہ گستردہ و چہ طی٭ بہار ذکر (ب) کردہ گوید
کہ کنایہ از صاحب مجلس مؤلف عرض
کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو)
(الف) برزم آراستہ کرنا۔ مجلس منعقد کرنا۔
(ب) برزم آرا۔ وہ شخص جو محفل قائم کرے۔
محفل کا بانی۔ بانی محفل۔ مذکر۔

برزم افروختن مصدر اصطلاحی۔
صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ مرادف برزم آراستن
است کہ گذشت و این کنایہ باشد کہ (روشن
کردن برزم) آراستن آنست (اثیر ادمانی ۵) خیزد
برزم طرب افروز کہ وقت سحر است٭ از افق مشرقی از عارض
گل تازہ تر است٭ (اردو) دیکھو برزم آراستن۔

برزمان اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان بفتح اوّل وضم اوّل ہردو بمعنی (۱) مخمور و (۲) غمگین و (۳) آرزومند را گویند وفرماید کہ باینمعنی با باوزای فارسی ہم آمدہ۔ صاحب مؤیّد برہر دو معنی اوّل الذّکر قانع صاحب ہفت بذکر معنی اوّل ودوم گوید کہ بکسر موحّدہ وبالضّم نیز دیدہ شد وبجای موحّدہ بای فارسی وبجای زای ہوز زای پارسی ہم بنظر آمدہ صاحب انند برمعنی اوّل قانع (حکیم ازرقی ؎) کدام زور بستی گذارہ خواہد کرد ٭ کسی کہ اوبہارہ چنین بود برزمان ٭ **مؤلّف** عرض کند کہ الف ونون نسبت برلفظ بزم زیادہ کردہ اند چنانکہ توران وایران ومعنی لفظی این منسوب بہ بزم وکنایہ از مخمور کہ اکثر اہل بزم نشاط مخمور باشند و (۲) و (۳) ہم بمجاز کہ بعض از اہل بزم غمگین وآرزومند چنانکہ عاشق واز آرزومند بمجرّد آرزو گرفتن مجاز مجاز ولیکن برای معنی دوم وسوم مشتاق سند استعمال می باشیم کہ محقّقین اہل زبان ومعاصرین عجم ازین ساکت وجا دارد کہ این را مبدّل پژمان گیریم کہ بہ باوزای فارسی بہمین معنی می آید چنانکہ تپ وتب وژند وزند وآن اسم جامد است مرکّب از پژم کہ بمعنی کوہ می آید والف ونون نسبت یعنی کسی کہ کوہ دارد یعنی بارغم واختلاف اعراب تصرّف محاورہ بیش نیست کہ نادا قفین از ماخذ کردہ اند بالجملہ نتیجہ تحقّق آنست کہ بمعنی اوّل بالفتح صحیح است واین اصل است نظر بہ ترکیب بزم وبمعنی دوم بالفتح وبالکسر ہم کہ این مبدّل پژمان است وآن مرکّب از پژم کہ بالفتح وبالکسر ہردو آمدہ (اردو) (۱) مخمور بقول آصفیہ۔ عربی مست۔ متوالا۔ بدمست۔ نشہ میں چور۔ شراب پیا ہوا۔ مدہوش (مجروح ؎) وہ مخمور آنکھیں ذرا دیکھنا ٭ یہ مستی کہاں بادۂ ناب میں ٭ (۲) غمگین۔ دیکھو بدرختہ۔ (۳) آرزو۔ دیکھو آرزو۔

برزم اندا ختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف**

عرض کند کہ قائم کردن محفل و طرح بزم انداختن
واین کنایہ باشد کہ انداختن بمعنی بخشش بمعنی ترتیب
دادن گذشت (تنہائی شیرازی ؎) شب کہ از یاد
لبش بزم شراب انداختم ٭ اہل عالم را در آتش چون
کباب انداختم ٭ مرادف (بزم آراستن) (اردو)
دیکھو بزم آراستن ۔

بزماورد اصطلاح ۔ بقول سروری بفتح با و
واو و سکون زای معجمہ و مہملہ ۔ گوشت و ترہ و خاگینہ
باشد کہ درنان تنک و پہن بپیچند کہ بعرف آن را
نوالہ گویند و باز آنرا بکارد پارہ کنند و بخورند صاحب
برہان فرماید کہ بجای حرف ثانی رای بی نقطہ ہم
بنظر آمدہ صاحبان بحر و ناصری وانند ہم ذکر
این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مخفف
وقلب اضافت (آوردۂ بزم) است ہای ہوز
حذف شد کہ آورد مخفف آوردہ باشد چنانکہ
گیاہ و گیا و ممدودہ بہ مقصورہ بدل شد و ترکیب
قلب اضافت چنانکہ آزما و بیازما ۔ پس معنی
لفظی این آوردۂ بزم و تحفہ بزم و کنایہ از غذای
مرکب کہ بالا مذکور شد کہ میخواران با شراب
خورند ہمچون کباب و آنرا گزگ نامند و آنچہ
بارای مہملہ باشد مبدل این چنانکہ برتغ و برزغ
(اردو) وہ سموسا جس میں گوشت اور ترکاری
اور خاگینہ بھر کر تلتے ہیں اور شراب کے ساتھ بطور
گزک کھاتے ہیں ۔ مذکر ۔

بزمایون بقول سروری بہ زای معجمہ و میم و یای حطی بروزن افلاطون نام گاو یکہ فریدون
بشیر او پرورده شد **مؤلف** عرض کند کہ ما صراحت ماخذ این بر (برمایون ۔ بہ رای مہملہ)
کردہ ایم و این مبدل آنست و بس چنانکہ برتغ و برزغ (شمس فخری ؎) تو رستمی و فریدون
و بار گیر ترا ٭ ز احترام بخوانند رخش و بزمایون ٭ صاحبان برہان و ناصری و جامع ہم ذکر این
کردہ اند (اردو) دیکھو برمایون ۔

برزم برافروختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ و مرادف (بزم افروختن) کہ گذشت و کلمہ بر زائد (ملا جامی ؎) بزم کرامت ز رخش برفروخت ٭ ہر کہ رخش دید بران چشم دوخت ٭ مخفی مبادکہ فروختن مخفف افروختن است و بس (اردو) دیکھو بزم افروختن۔

برزمچ بقول ہفت بالفتح و فتح میم و سکون زای ہوز و جیم فارسی بمعنی لمس و لامسہ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود معتبر دانیم و اسم جامد فارسی قدیم خوانیم (اردو) دیکھو بپسودان۔

برزم چیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بزم آراستن است و موافق قیاس کہ مصدر (چیدن) بمعنی آراستن می آید (مخلص کاشی ؎) بخلوت خوش بود با محرمان بزم طرب چیدن ٭ غزلہای مناسب خواندن و با یار زہیدن ٭ (اردو) دیکھو بزم آراستن۔

برزم داشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قائم کردن و موجود داشتن بزم است (بیخود ہمدانی ؎) بزعم توبہ ام بزم خوشی آن رشک مہ دارد ٭ خدا از آفت طاقت دل ما را نگہدارد ٭ (اردو) مجلس رکھنا۔

برزمردہ شاخ زرین دارد مقولہ۔ بہار گوید کہ جائیکہ چیزی از دست رفتہ باشد و اعادۂ آن امکان ندارد و ہر قدر کہ او را ستایش کنند بر تقدیر غیر وقوع چون حاضر نیست پیش می رود و گنجایش دارد۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی بر (بزمردہ و شاخ زرین) قناعت کردہ اند و این را مثل قرار دادہ اند **مؤلف** عرض کند کہ

معنی لفظی این ہمین قدر کہ بزی کہ مردہ است اورا شاخ زرین بود محقق اول الذکر کہ لفظ (دار) را در آخر این زیادہ کردہ ذوق زبان ندارد و معاصرین عجم مثل پیش کردہ ہر دو محققین آخر الذکر را پسند کنند مقصود آنست کہ بزی کہ مردہ و الآن پیش نظر نیست نسبت آن آسان است کہ گوئیم کہ شاخش زرین بود زیرا کہ عدم وجودش موقع ادعای لغو ہم می دہد پس فارسیان این مثل را بجای زنند کہ ذکر چیزی کہ از دست رفتہ است بمبالغہ

کنند مثلاً کسی گوید کہ ” پدرم مرحوم اسپ از افلاک می جہاند یا مسافت دو صد کردہ را در یک روز طی می کرد “ سامعین می دانند کہ قائل فضولی می کند و در ہچو محل این مثل را می زنند (اردو) دکن میں کہتے ہیں ” میں بچپن میں انگلیوں پیر چلتا تھا “ یہ ایک سفید جھوٹ اور خلاف قیاس بات ہے لیکن بچپن گزر چکا ہے جس کے متعلق ایک ایسا واقعہ بیان کیا جاتا ہے جب کوئی شخص بعد از وقت کوئی فوقیت کرتا ہی تو اسوقت اس کہاوت کا استعمال کرتے ہیں

(الف) **برزمرزہ** (الف) بقول صاحب رشیدی بزبان اصفہان بالضم (۱) سوسمار باشد

(ب) **برزمژہ** چنانکہ او دو زبان دارد و چون شیر از بزی مزد بیک زبان می مکد و بزبان دیگر آواز می کند مانند آواز کسی کہ شیر دوشد و بحوالۂ نسخۂ سروری گوید کہ (۲) چلپاسہ و بحوالۂ فرہنگ (۳) آفتاب پرست و فرماید کہ او زای اول را فارسی گفتہ و ہمہ خلاف تحقیق (انتہی) صاحب سروری ذکر (ب) کردہ گوید کہ سام ابرص است و کشتن او بغایت ثواب و بعد از کشتن غسل سنت چہ کشندہ از گناہ پاک میشود (شیخ سودان ؎) ازرق دیو چہرہ برمژہ رنگ ؛ ازبدی مشت وز ہجیری ونگ ؛ و فرماید کہ در فرہنگ زای اول نیز فارسی آوردہ صاحب محیط بر (بزمچہ) فرماید کہ ورل است و بر ورل گوید کہ این را بفارسی و ترکی بزمچہ و بیونانی قوذوسن و بہندی گوہی نامند

و آن حیوانیست بر خلقت سوسمار غلیظ سر۔ سریع الحرکۃ و پوست آن خاکستری و خشن و ابلق بخطوط
زرد و بقول شیخ الرئیس بزرگ از اشکال وزغ و سام ابرص ۔ دراز دم۔ کوچک سر۔ و غیر
سوسمار و ہم او بر سوسمار فرماید کہ اسم فارسی و بیونانی (انوفو ملانس) و بعربی ضب و بہندی
گوہ و گویند شاید کہ گوہ غیر آن باشد و آن حیوانی است کوچک تراز گربہ و بقول بعض سوسمار
حیوان مائی است و بعربی ورل و بہندی گوہ بالجملہ مزاج آن گرم و خشک درسوم و در حدت
و کیفیت میان ورل و حرذون و گوشت آن مقوی باہ و استعمال آن گرم مزاجان را جائز نیست
(الخ) و بر چلپاسہ گوید کہ اسم فارسی است و نیز بفارسی کربس و بشیرازی ماترنگ و باصفہانی زمال
مالی و بہندی چھپکلی نامند و در بنگالہ تکتکی و باصطلاح اطبا۔ صحرائی آنرا سام ابرص و بلدی را
وزغہ نامند و آن حیوانی است معروف و سمیت آن بحد سمیت چلپاسہ نیست و بقول گیلانی
فرماید کہ وزغ اسم عربی سام ابرص و آن حیوانی است شبیہ بہ ورل و عقرب را لدغ می کند بالجملہ
ہر دو نوع آن گرم و خشک درسوم۔ رافع ثآلیل و نملہ و مسماریہ ۔ مسکن درد منافع دارد (الخ)
صاحب برہان ذکر (بزمژہ) بہر دو زای فارسی کردہ گوید کہ (آفتاب پرست) است از جنس
چلپاسہ **مؤلف** عرض کند کہ ظاہرا این مبدل بزمچہ می نماید کہ زای ہوز بہ جیم فارسی و برعکس
آن بدل شود چنانکہ پزشک و پچشک و حقیقت بزمچہ بالا گذشت و حیف است کہ صاحب محیط
بر سوسمار و چلپاسہ ہر دو ذکر (بزمزہ) نہ کردہ است و لیکن (بزمژہ) بہ ہر دو زای فارسی لغتی
خاص می آید برای (آفتاب پرست ـ کہ بجایش گذشت) پس قیاس غالب ہمین است کہ الف و
ب ہر دو را مبدل بزمژہ دانیم کہ زای فارسی بہ زای ہوز بدل میشود چنانکہ ژند و زند نتیجۂ این

ہمہ تحقیق ہمین قدر است کہ ما این را (آفتاب پرست) دانیم و بلحاظ اختلاف صاحبان تحقیق حقیقت سوسمار و چلپاسہ را ہم ذکر کردہ ایم و آفتاب پرست در ممدودہ گذشت (اردو) (۱) دیکھو سوسمار (۲) دیکھو چلپاسہ اور باشو (۳) دیکھو آفتاب پرست۔

برم ساختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند قائم کردن برم و مرادف (برم آراستن) کہ گذشت (طالب آملی ؎) دردی کشان عشق چو سازند برم خویش ٭ الماس در پیالۂ زہری فروکنند ٭ (اردو) دیکھو برم آراستن۔

برم سنگین اصطلاح۔ بقول وارستہ برمی کہ مردم کثیر دران جمع باشند (داراب جویا ؎) رخش شد محفل آرا شمع را بردار ازین محفل ٭ کہ باشد چون رگ یاقوت عیب برم سنگینش ٭ بہار بذکر معنی بالا فرماید کہ برم عالی کہ ہمہ چیز بمراد توان یافت و فرماید کہ این از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ صاحب بحر با وارستہ متفق **مؤلف** عرض کند کہ مقصود محاورہ جز این نیست کہ فارسیان برم گرانقدر را برم سنگین گفتہ اند محققین بالا در تعریفش پی بہ نزاکت لفظ و معنی نبردہ اند (اردو) معزز مجلس قابل تعظیم مجلس۔ مجلس عالی بھی کہہ سکتے ہین۔ مؤنث

برم کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف (برم آراستن) کہ گذشت (رفیع قزوینی ؎) برمی نکرد یار کہ حاضر نگشت غیر ٭ ہرگز جدا انگشت ز دو زخ بہشت ما ٭ (اردو) دیکھو برم آراستن۔

برم کشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف (برم آراستن) است کہ بجایش گذشت (صائب ؎) می کشد ہر لحظہ برم تازۂ بر روی ما ٭ داغ دارد جام جم را

کاسہ زانوی ماہ (اردو) دیکھو (بزم آراستن)

بزم گاہ | اصطلاح ۔ بقول برہان و ناصری بروزن رزمگاہ (۱) مجلس شراب و جشن و عیش و مہمانی باشد و (۲) نام کتابی ہم در مقامات صوفیہ بہار نسبت معنی اوّل گوید کہ جائیکہ بزم واقع شود از عالم منزلگاہ و مجلس گاہ ۔ **مؤلف** عرض کند کہ معنی حقیقی این ہمین است کہ بہار ذکرش کردہ لیکن فارسیان بمعنی مطلق بزم استعمالش کنند (ابوطالب کلیم ؎) تو شمع مہر فروغی ببزم گاہ وجود ٭ فلک ہمیشہ چو فانوس پاسبان تو باد ٭ (خواجہ نظامی ؎) چو شاہان نشستند در بزم شاہ ٭ شد آراستہ حلقۂ بزم گاہ ٭ (انوری ؎) جام ساقی بزمگاہ ترا ٭ آسمان کردہ این از زنگار ٭ (ولہ ؎) بنارگاہ تو حاجب ہزار چون خاقان ٭ بہ بزمگاہ تو چاکر ہزار چون قیصر ٭ (ولہ ؎) مطرب بزمگاہ او ناہید ٭ حاجب بارگاہ او بہرام ٭ (ظہوری ؎) اگرچہ بستہ در بزمگاہ خاص بر ویم ٭ تماشائی شدہ در بار عام کار ندارم ٭ (اردو) (۱) دیکھو بزم (۲) ایک کتاب کا نام جو سلوک میں ہے ۔ مؤنث

بزم گذاشتن | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند بحال خودش گذاشتن بزم باشد (شانی مشہدی ؎) محتسب میکدہ را با دف و طنبور گذار ٭ بزم ما را بہ ہمین شیوہ و دستور گذار ٭ (اردو) بزم کو اسکی حالت پر چھوڑنا ۔

(الف) **بزم نشستن** | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
(ب) **بزم نشین** | آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ الف چیزی نیست بدون حروف جار و بہ بزم نشستن بمعنی حقیقی اوست ۔ محقق بالا بسند (ب) کہ اسم فاعل ترکیبی است الف را قائم و غور نکردہ (ب) بمعنی صاحب بزم است (ظہوری ؎) طلب شگفتہ جبین انتظار گوشہ نشین ٭ نشاط بزم نشین غصہ دشت پیما بود ٭ (ولہ ؎) گفتگو

بزم نشینان دارند؛ گرچہ کردیم بدرمان چہ نزاع؛ (اردو) الف۔ مجلس میں بیٹھنا (ب) بزم نشین بقاعدۂ فارسی شریک بزم کو کہہ سکتے ہیں۔ ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ مرادف (بزم آراستن) است و قائم کردن نشاط (ظہوری ۵) چون بزم دیت نہند فرداش خوش زدرِ ہر در راید؛ (اردو) دیکھو بزم آراستن۔

بزم نہادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی

بزموند بقول جہانگیری و برہان و ناصری و جامع و سراج با اوّل مفتوح نام روز دوم است از ماہ ہای ملکی **مؤلّف** عرض کند کہ فارسیان درین روز بزم طرب می آرایند از ینجاست کہ لفظی از برای آن وضع کردند کہ بمعنی لائق بزم است از قبیل ماہانہ و جرمانہ و بیعانہ پس اصل این بزمانہ بود بہ ترکیب لفظ بزم با کلمہ آنہ الف بدل شدہ بہ واو چنانکہ تاغ و توغ پس بزموند اسم جامد قرار یافت برای روز دوم ماہ ملکی (اردو) ہر ماہ ملکی یعنی فارسی مہینے کی دوسری تاریخ کو فارسیوں نے بزموند کہا ہے جس میں بزم نشاط آراستہ ہوتی ہے۔ مؤنث۔

بزمہ بقول سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج و بہار بہ زای معجمہ بروزن بردہ گوشۂ بزمگاہ (خواجوی کرمانی ۵) ارم نقشی از بزمہ بزم او؛ قیامت نمودای از رزم او؛ **مؤلّف** عرض کند کہ ہای نسبت بر لفظ بزم زیادہ کردند دیگر ہیچ (اردو) گوشۂ بزم۔ بزم کا گوشہ۔ مذکر۔

بزمین بوس درآمدن مصدر اصطلاحی آمادہ زمین بوسی شدن و زمین بوسی کردن (ظہوری ۵) وقت است کہ فرقم بزمین بوس درآید؛ لب از سخن غیر بافسوس درآید؛ (اردو) زمین بوس ہونا۔ زمین کو بوسہ دینا۔ یہ ایک طریقہ ہے مخاطب کی تعظیم کا جو بادشاہان عجم

کے رو بروزمین کو بوسہ دیتے ہیں۔

بزمین خط کشیدن مصدر اصطلاحی۔ شرمندہ شدن۔ وخط بر زمین کشیدن۔ عادت است کہ انسان درحالت شرمندگی نظر بر زمین کند وخط ہا بروی کشد (صائب ؎) از شرم گنہ بسکہ کشیدیم بزمین خط ٭ مسطر زدہ شد دامن صحرای قیامت ٭ (اردو) شرمندہ ہونا۔ حالت شرمندگی میں زمین پہ لکیریں کھینچنا جیسا کہ اکثر شرمندے سر نیچے کرتے ہیں اور زمین پہ خطوط کھینچتے ہیں۔

بزمین نقش بستن مصدر اصطلاحی۔ نقش زمین شدن ویارای استادن ونشستن ندا شتن (ظہوری ؎) بند دبزمین نقش چہ بسنگینی باری قاصد چہ کبوتر ٭ ازشرح غم نامہ وطومار گران است ٭ (اردو) فرش زمین ہونا۔ دکن میں مستعمل ہے یعنی زمین پر پڑ جانا کسی بوجھ یا باریا اور کسی وجہ سے۔

بزمین نو اختن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ وبہار وبحر بر زمین زدن حریف (میر نجات ؎) جان من چون پدل دشمن بدائین کن ٭ بنوازش بزمین یا علی رنگین کن ٭ **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این سرفراز کردن بر زمین وکنایہ از انداختن بر زمین (اردو) زمین پر دے مارنا۔ زمین پر گرانا۔ (زمین دکھانا) بقول آصفیہ گرادینا دے مارنا۔

بزن بقول سروری بحوالۂ تحفہ بہ موحدہ وزای ہوز (۱) چوبیکہ بآن زمین شیار کردہ ہموار کنند صاحب رشیدی صراحت کند کہ بفتحتین است۔ صاحب برہان فرماید کہ بروزن چمن آلۂ برزگران وآن چوبی یا تختہ باشد کہ زمین شیار کردہ را بدان ہموار کنند و (۲) بکسر اول ہم بزن صاحبان جامع وناصری وسراج ہم ذکر معنی اول کردہ اند **مؤلف**

عرض کند کہ مرکّب است از کلمہ بز کہ بمعنی اوّلش گذشت و نون نسبت چنانکہ جوش و جوشن و معنی لفظی این منسوب بہ آئین و روش (حکیم سنائی ؎) اشتقاقش زچیست دانی زن ؏ یعنی آن تحبہ را بہ تیر بزن ؏ (اردو) (۱) کاشتکاروں کا وہ آلہ چوبیں جس سے ہل چلانے کے بعد زمین کی ناہمواری کو درست کیا جاتا ہے جو ایک لانبی لکڑی میں چوڑا تختہ لگا ہوا ہوتا ہے اور اسی تختۂ عریض سے زمین ہموار ہوتی ہے۔ مذکر (۲) مارہ مارنا کا امر حاضر۔

بزن بہادر اصطلاح۔ بقول صاحب غیاث کہ از معاصرین علمای عجم بود بمعنی مرد چالاک و بی باک۔ پر دلی را گویند کہ ہیچ جان و اندیشہ از چیزی نکند صاحب بول چال فرماید کہ بمعنی بسیار بہادر است **مؤلّف** عرض کند کہ بالتحقیق مخفف (بزدن بہادر) کہ دال مہملہ حذف شد بہ کثرت استعمال (اردو) بڑا بہادر۔ نڈر۔ مذکر۔

بزنجیر کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی قید و محبوس کردن است (ظہوری ؎) خلق را مژدۂ آسایش خواب آور دم ؏ ضعف از آہ بزنجیر کشد افغان را ؏ (اردو) زنجیر ڈالنا بیڑیاں پہنانا۔ قید کرنا۔

(۳۴۴۳)

بزندار اصطلاح۔ بقول برہان و ناصری و انند و ہفت بفتح و کسر ثانی و سکون ثالث و دال ابجد بالف کشیدہ و بہ رای قرشت زدہ بلغت زند و پازند پنجرہ و مجرّی باشد کہ در پیش آستان در سازند صاحب جہانگیری در ملحقات فرماید کہ این را (دار زین) نیز گویند **مؤلّف** عرض کند کہ معنی لفظی این آئین دارندہ۔ اسم فاعل ترکیبی کہ کلمہ بز بمعنی اوّلش و نون در آخرش زائد است چنانکہ پاداش و پاداشن و دار امر حاضر داشتن و معنی لفظی این آئین دارندہ و جادار دکہ بزن بمعنی اوست کہ گذشت یعنی تختہ و معنی لفظی این چیزی کہ تتمۂ بزن دارد دکتا

از قطار چوب ہای متعددہ بنجرہ مانندی کہ مردمان آنرا حرکت دادہ داخل خانہ شوند و بہائم از ان مسدود مانند۔ حیف است کہ (دارزین) بجائیش مذکور نہ شد تا ماہیئت این متحقق می شد کہ چہ چیز است و از محجر مقصود محققین بالا جز این نباشد کہ پیش آستان یا در خانہ ہای قدیم عوض پنجرہ قطار سنگ ہای کلان ہم بنظر آمد کہ انسان از فاصلہ یکدیگرش داخل در تواند رفت و بہائم ازان نتوانند گذشت بای حال ہمین قسم چیزی است کہ مانع بہائم از دخول خانہ می باشد و (دارزین) ہم اسم فاعل ترکیبی است کہ معنی لفظی آن زینت دہندہ خانہ است (اردو) وہ لکڑی کا چرخہ جو دروازہ مکان کے روبرو بنایا جاتا ہے جس کو گھما کر انسان داخل ہوتا ہے اور چارپائے داخل نہیں ہوسکتے یا پتھر یا لکڑی کی کڑیاں جو دروازہ مکان کے روبرو اس قدر فاصلہ سے گاڑھی جاتی ہیں کہ اون میں سے انسان تو گزر سکتا ہے لیکن چارپائے نہیں گزر سکتے

بزندان سرکشیدن مصدر اصطلاحی۔ خیال و ارادہ زندان کردن مخفی مبادکہ خصوصیت زندان نباشد (بجای سرکشیدن) مصدر عام این است (ظہوری ؎) ر[illegible]ض ارم آرزو کردہ ظہوری سرکش بزندان ماند (اردو) قید خانہ کا خیال کرنا۔ قصد کرنا۔ ارادہ کرنا۔

بزندان کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر محبوس کردن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) بطرف شد سیر باغ و بوستان کو باغ دبستان را بزندان کردہ ایم کو تا دگر خیال او نیاید (اردو) قید کرنا قید خانہ میں بھیجدینا۔ محبوس کرنا۔

بزنطیہ بقول ملحقات برہان نام شہر روم است کہ آنرا قسطنطنیہ می گویند مؤلف عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان ازین ساکت و محققین لغات ترک و عرب ہم۔ ہیچ متحقق نہ شد

که لغت کدام زبان است (اردو) قسطنطنیه۔ مذکر۔ پای تخت دولت عثمانیه۔

برنگ بقول صاحب برہان بر وزن پلنگ بمعنی غلق درِ خانه و کلید که بعربی مفتاح خوانند خان آرزو در سراج گوید که این به رای مہمله است صاحب ناصری فرماید که به میم اوّل مدنگ ہم به ہمین معنی می آید۔ صاحب جہانگیری ہم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت این بر (برنگ به رای مہمله دوم) عرض کرده ایم (اردو) دیکھو برنگ۔

برنگاه اصطلاح۔ بقول وارسته بکسر اوّل (۱) جائیکه خوف رہزنان داشته باشند (سعید اشرف ؎) لب شکوه را کی دہد راه حرف ٭ ہجوم سخن در برنگاه حرف ٭ و فرماید که (۲) مقعد (شفیع اثر در ہجو ؎) ہر کرا شوق صحبتت چسپید ٭ بو صالت چو احتلام رسید ٭ نیست دشوار ازین راہی ٭ کس ندیده چنین برنگاہی ٭ خان آرزو در چراغ بر ذکر معنی اوّل قانع صاحب بحر ذکر ہر دو معنی کرده و بہار ہم۔ صاحب فدائی که از معاصرین علمای عجم است فرماید که جای و ہنگام درست است برای زدن **مؤلف** عرض کند که طرز بیانش خلاف قیاس و پرده بر حقیقت می اندازد معنی لفظی این جای زدن و کنایه از ہر دو معنی بالا که مذکور شد (اردو) (۱) وه جگه جہاں چوروں کا خوف ہو۔ مؤنث (۲) مقعد۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مؤنث مبرز۔ کون۔ گانڑ۔

برزوش بقول انند و ناصری بضمّ اوّل و بفتح واو و سکون شین معجمه (۱) پشم موی و (۲) پشم۔ برزا گویند **مؤلف** عرض کند که برز بمعنی اوست و وش بقول برہان بالفتح بمعنی انتخاب کرده شد می آید پس معنی لفظی این انتخاب کرده شده از برز و کنایه از پشم برز و

بمجاز مطلق پشم موی (اردو) (۱) پشم۔ دیکھو برشم (۲) بکرے کے پشم۔ مذکّر۔

بزوشم اصطلاح۔ بقول سروری بضمّ با وسکون زای معجمہ وشین معجمہ وفتح واو پشم بز باشد (کذا فی شرح الشاہی) وبحوالۂ فرہنگ فرماید کہ (بزشم) بحذف واو پشم نرمیکہ در تحت موی بزی باشد صاحب برہان ہم ذکر این کرد وصاحب جامع گوید پشم نرم بز را گویند خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ این دلالت دارد کہ (بزشم) مخفّف این است واین مبدّل (بزپشم) وفرماید کہ ولیکن اکثر بای تازی بہ واو بدل شود نہ بای فارسی **مؤلّف** عرض کند کہ بیچارہ ندیدہ باشد (چاروا) را کہ مبدّل (چارپا) است ووآم مبدّل پآم۔ حق ہمین است کہ این مبدّل (بزپشم) است وبس (اردو) بکرے کے بال۔ مذکّر۔

بزوشہ بقول برہان وجامع بضمّ اوّل وفتح ثانی ورابع وسکون ثالث رستنی باشد کہ بعربی (لسان الحمل) گویند وتخم آنرا بارتنگ خوانند صاحب محیط ذکر این نکرد وبر (لسان الحمل) گوید کہ اسم (بارتنگ) است وبر بارتنگ ذکر این نکرد **مؤلّف** عرض کند کہ ما ذکر (بارتنگ) بجایش کردہ ایم ووجہ تسمیۂ این جز این نباشد کہ اصل این (بزشہ) بود ومعنی لفظی این چیزی کہ منسوب بہ کراہت بز است کہ کراہت بز ان ازین مسلّم بود چون بز دہن بر واندازد وسر از و بکشد وآوازی کند بکراہیت ہمچون عطسہ و (شہ) بالضّم کلمہ ایست کہ در محلّ کراہت و نفرت گویند و واو درمیان دو کلمہ زائد است چنانکہ (تن سند) و (تنو سند) یکی از معاصرین عجم گوید کہ معنی لفظی این منسوب بہ پشم بز است کہ ہای نسبت در آخر (بزوش) مرکّب کردہ اند و (بزوش) بمعنی پشم بز گذشت وبارتنگ را بدین اسم بر سبیل کنایہ موسوم کردند کہ رنگ

وکرختی او ہمچون پشم است برخلاف ابریشم چون دست بُرو گذارند محسوس شود واز دور ہم پشم بُز را مانند واللہ اعلم (اردو) دیکھو بارتنگ۔

بزون بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بزکوہی را گویند **مؤلّف** عرض کند کہ محققین فارسی زبان ازین ساکت جادارد کہ معاصرین عجم از لفظ بز بزیادت کلمہ ون بران مرکب کردہ باشند کہ بمعنی صاف و بی غش آمدہ پس معنی لفظی این بُز بی غش وکنایہ از بُز کوہی کہ بز اصلی است وحکما دران از علم الحیوانات تصرّفی نہ کردہ اند چنانکہ گویند در بُز اہلی وشہری تصرّف ہا راہ یافتہ است کہ بجفت کردن بُز کوہی با آہو کارہا کردہ اند و گویند بزی کہ در ہندی (کوئین چھیلی) نام دارد اکدش است با بز و آہو وبعض اقسام بُز را خصی کنند کہ ازان بعض احوالش مخصوص ومتغیّر می شود از بزکوہی (اردو) جنگلی بکرا۔ مذکر۔

بزوشہ بقول برہان وہفت وانند بروزن نمونہ بلغت زند وپازند بمعنی زانو باشد کہ بعربی رکبہ خوانند صاحب جہانگیری در ملحقات ذکراین کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم دانیم عجبی نیست کہ فارسیان از ہمین اسم جامد بحذف وتبدیل بعض حروف زانو وضع کردہ باشند کہ بجای خودش می آید (اردو) گھٹنا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ رُکبہ۔ زانو پنڈلی اور ران کے بیچ کا جوڑ۔ زانو۔

بزہ بقول سروری بضمّ با وفتح زای معجمہ (۱) زمین پشتہ دار وبقول برہان زمین پشتہ پشتہ وبقول جامع زمین پشتہ **مؤلّف** عرض کند کہ ہای نسبت بر لفظ بز زیادہ کردہ اند یعنی منسوب بہ بُز وکنایہ از زمین پشتہ دار کہ ہر یک پُشتۂ آن بُز را ماند یا اینکہ بُزان را کما شائق زمین پشتہ داری باشد چنانکہ

متحقق است ولهذا این را بدین اسم موسوم کردند۔ اسم جامد است ولبس وجا دارد که این را مبدّل اسم جامد (پژه) گیریم که بهمین معنی به با وزای فارسی می آید هر دو بدل شدند بعربی چنانکه تپ وتب وژند وزند۔ (اردو) وه زمین جس پر ٹیلے ہوں۔ مذکّر۔

(۲) بُزه۔ بقول سروری بضمّ با وفتح زا میوه خوشبو وبحوالهٔ نسخهٔ میرزا وتحفة السعادت گوید که میوهٔ گرد خوشبو وخربزه از همین است بمعنی میوهٔ کلان وبزرگ چه چیزهای کلان را خر گویند چنانکه خربط وخرسنگ صاحب رشیدی بحوالهٔ سروری ذکر این معنی کرده وبقول برهان وجامع نوعی از میوهٔ خوشبو وصاحب مؤیّد بر میوهٔ خوشبو قانع خان آرزو در سراج بر نقل قول بعض محققین بالا قانع **مؤلف** عرض کند که اصل این (پزه) به بای فارسی است بمعنی پخته که بجایش می آید وآن اسم مصدر (پزیدن) است پس چیزی پخته شده کنایه از میوهٔ خوشبو باشد وبعض برانند که اسم جامد فارسی زبان است بمعنی میوه والله علم بحقیقته الحال (اردو) خوشبو میوه۔

(۳) بزه۔ بقول سروری ورشیدی وبرهان وجامع وجهانگیری وسراج بفتحتین گناه وبقول فدائی گناه وهر کاری که سزاوار کیفر باشد صاحب سفرنگ بشرح (بست وپنجمی فقرهٔ دساتیر آسمانی بعفرزآباد وخشوران وخشور) ذکر این کرده گوید که (بزه گر) بمعنی گناهگار از همین است (شاعر ے) ای خون دوستانت بگردن مکن بزه ٭ کس بر نداشت است پرستی دو خربزه ٭ (مسعود سعد ے) پسرش را خدای مزدو باد ٭ پیش از ان کان پلید را بزه داد ٭ (حکیم سنائی ے) یک گره را خانها پر غیبت و وزر و بزه ٭ یک گره را کنجها پر طاعت و اعمال ماندنی

فردوسی ۵) اگرچہ دلم بود زان بامزہ ۞ ہمی کاشتم تخم وزر وبزہ ۞ **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان دانیم وجا دارد که فارسیان قدیم از لغت عرب (وزر) این را مفرس کرده باشند که واو بدل شد بموحدہ چنانکه ورنجن وبرنجن ورای مہملہ بہ ہای ہوز چنانکہ ہو بر وہوبہ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) گناہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ وہ کام جس کے کرنے سے آدمی کیفر کردار کا مستحق ہو۔

(۴) بزہ۔ بقول سروری بفتحتین بمعنی شخص مرحوم ومسکین۔ صاحب رشیدی گوید کہ بمعنی شخص مرحوم مسکین وفرماید کہ بدینمعنی بہ تشدید زا نیز استعمال کنند امّا این معنی در کلام قدما بنظر نرسیدہ از مستحدثات است خان آرزو در سراج نقل این برداشتہ۔ صاحبان برہان وجامع گویند کہ مردم نامراد ومسکین صاحب جہانگیری فرماید کہ شخص مسکین مرحوم **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم دانیم (اردو) مرحوم بقول آصفیہ۔ عربی۔ مجازاً بمعنی مراہوا۔ فوت شدہ۔ نامراد۔ بقولہ بے مراد۔ ناکام۔ محروم۔ بے نصیب۔

(۵) بزہ۔ بفتحتین بقول سروری وبرہان وجامع بمعنی جور وحیف۔ خان آرزو در سراج گوید کہ تحقیق بمعنی گناہ است و (بزہ کار) گنہ گار را گویند واگر بمعنی ستم می بود بمعنی ستم گار مستعمل می شد مگر آنکہ بمجاز بر ستم کہ سر گناہان است اطلاق آن آمدہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ شک نیست کہ مجاز معنی سوم است وباعتبار قول سروری وجامع کہ از اہل زبانست اینمعنی را تسلیم کنیم (اردو) جور بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ظلم۔ ستم۔ جفا۔

برزہان بقول ہفت بالفتح بمعنی آرزو **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین اہل زبان

وز باندانان فارسی ذکر این نکرده معاصرین عجم ہم بر زبان دارند بدون سند استعمال این را تسلیم نہ کنیم (اردو) دیکھو آرزو۔

(۳۲۶۵)

بزه دادن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی ترکیب گناه کردن است سند این از مسعود سعد بر معنی سوم بزه گذشت (اردو) گناه گار کرنا۔ ترکیب گناه کرنا۔ گناه کرانا۔

بزه ہش بقول سروری بضمّ با و سکون زای معجمه و کسر ہا (بہ حوالہ تحفه) بمعنی مقابله صاحبان برہان و جامع و سراج و ہفت و انند ہم ذکر این کرده اند **مؤلّف** عرض کند که بمعنی حاصل بالمصدر است که بزیادت شین معجمه بر لفظ (بزه) که بمعنی پنجم گذشت بمعنی ستم گری است و کنایه باشد از مقابله که مقابله ہم غیر از ستمگری نباشد ولیکن نظر برین ماخذ بالفتح خوانیم با ضمّه اوّل تصرّف محاوره دانیم و جا دارد که از لفظ بزه بالضّم این را اسم جامد دانیم که بزیادت شین معجمه بمعنی مقابله وضع شد و ازینکه برزبان رامی جنگانند بزه ہش را بمعنی مقابله استعمال کردند اندرین صورت ضمّه اوّل ہم درست باشد و ہای ہوّز زائد (اردو) مقابله بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ آمنا سامنا۔ مٹھ بھیڑ۔

بزه کار اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و سروری و رشیدی و سراج (۱) بمعنی گناهگار **مؤلّف** عرض کند که بزه بر معنی سوم ش بمعنی گناه گذشت و این مرکّب است از ہمان و لفظ گار که افاده معنی فاعلیت کند چنانکه آموزگار و سازگار۔ صاحب رشیدی صراحت مزید می کند که (۲) لقب یزدجرد پدر بهرام گور است و لهذا عرب (یزدجرد الاثیم) می گفتندش۔ صاحب برہان بکاف عربی آورده گوید که بکاف فارسی ہم آمده و صاحب سروری ہم صراحت کاف

نکرد بای حالی اگر بزہ را با (کار - بکاف عربی) مرکب دانیم اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ کار او گناہ است و گناہ کنندہ و اگر با (گار بکاف فارسی) مرکب کنیم ہمان کہ بالا مذکور شد یعنی گناہ دارندہ و صاحب گناہ (حکیم نزاری ۵)

از دل چہ لاف می زنم آخر کدام دل ٭ آخر چہ آید از بزہ کار ہوا پرست ٭ (اردو) (۱) گنہ گار - بقول آصفیہ - فارسی - پاپی - عاصی اثیم - فاسق - بدکار - (۲) بزہ کار - یزدجرد کا لقب تھا جو بہرام گور کا باپ تھا - مذکر -

بزہ گر اصطلاح - بقول سفرنگ بفتح کاف فارسی و سکون رای مہملہ گناہ گار - **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل بزہ گراست کہ گذشت بزہ بمعنی گناہ بجایش مذکور و گر بقول برہان بمعنی کنندہ و سازندہ ہمچون کوزہ گر و کاسہ گر و امثال آن (اردو) گنہ گار

بزہ مند اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ مرادف (بزہ کار) **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل برومند کہ مند بقول برہان بمعنی صاحب و خداوند است چنانکہ حاجتمند و بزہ بمعنی گناہ بجایش مذکور شد (اردو) دیکھو بزہ کار -

بزیا بہای بز مثل - صاحب خزینہ ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ غلطی کتابتش در غلط انداختہ است در حقیقت این با موحدہ سوم است عوض تحتانی سوم یعنی (بز با بہای بز) حیف است کہ ما این را بجای خودش قائم نکردیم و تصحیح این در ینجا بی محل است ولیکن بغیر آن علاجی نیست فارسیان چون در بہای چیزی بحث اعتدالش کنند و قیمت بیان کرد بائع را گران دانند و اکثر این مثل را زند مقصود شان ہمین قدر می باشد کہ چیز زیر بیع را باید کہ بہای مناسب حالش باشد نہ زائد از ان چنانکہ

گویند ؎ برزا بہای. برزا است چرا قیمت این را گران می گوئی ؎ (اردو) دکن میں کہتے ہیں؎ گھوڑے کی قیمت گھوڑے کے ساتھ اور چھیلے کی	قیمت چھیلے کے ساتھ؎ مقصد یہ ہے کہ چھیلے کے لئے گھوڑے کی قیمت کیون چاہتے ہو یعنی اس قدر بھاری قیمت کیون بیان کرتے ہو۔

برزیچہ بقول سروری بجیم فارسی بوزن بریدہ (۱) برزغالہ باشد (مسعود سعد ۵) ازین برزیچہ بستہ دہن چرا اترسی ؎ کہ ہرگزش نہ چراخور بود نہ آبشخور ؎ صاحبان برہان وجامع وناصری وجہانگیری بذکر معنی اوّل گویند کہ (۲) بمعنی برج جدی ہم وبقول جہانگیری (۳) باوّل مضموم وثانی مکسور ویای مجہول ارہ کنجد۔ صاحب برہان بذکر معنی اوّل ودوم فرماید کہ (۴) سہ پایہ قصّاب وسلّاخ را نیز گفتہ اند صاحب رشیدی ذکر معنی اوّل ودوم وچہارم کردہ (عمید لویکی ۵۴) مخالفان ترا چون برزیچہ سلّاخ ؎ سہ پایہ از علمت باد وچار سوٗ مسلخ ؎ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت معنی چہارم بیان کردہ برہان گوید کہ غلط است وفرماید کہ غالبًا این معنی از شعر عمید لویکی استنباط کردہ واین از قلّت تدبّر است وگوید کہ کلمہ برزیچہ دلالت دارد کہ در تصغیر تحتانی وجیم فارسی نیز آید پس لفظ باغیچہ کہ در عرف عوام بزیادت یا استعمال نمایند نیز وجہ صحت پیدا می کند واین تحقیق منافاتی با تحقیق سابق دارد کہ در لفظ آتشیزہ نوشتہ آمد صاحب محیط بر (ارہ) گوید کہ در فارسی رہشی وصاحب برہان بر رہشی فرماید کہ ارہ کنجد است وبہ تحقیق ما کہ گذشت بمعنی آرد کردہ شدہ مخفی مباد کہ اصل این بمعنی اوّل (برزیچہ) بہ موحدہ سوم گذشت وموحدہ بدل شد بہ تحتانی چنانکہ بالبوس وبالیوس ومعنی دوم مجاز آن کہ برج جدی را ہم اہل ہیئت بہ شکل برزیچہ می نویسند ومأخذ این

بمعنی سوم ہیچ متحقق نمی شود و این معنی را غیر از صاحب جہانگیری دیگر کسی ذکر نکرد و بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ ہمہ محققین ازین ساکت و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند و تحقیق کامل این بر (برزیشہ) می آید و نسبت معنی چہارم عرض می شود کہ خیال خان آرزو درست می نماید کہ صاحب برہان این معنی را از مجرد کلام عمید لویکی پیدا کردہ است و او بدینمعنی استعمال نکردہ بلکہ (برزبچہ سلاخ) بمعنی بچۂ برز است کہ بدست سلاخ و قصاب باشد اگر (برزبچہ سلاخ) را بمعنی سہ پایہ گیریم ذکر سہ پایہ در مصرع ثانی معنی شعر را برہم می کند۔ شاعر۔ مخالفان را (برزبچہ) قرار دادہ کہ بدست قصاب باشد و سہ پایۂ علم را برای سلخ او تجویز کردہ فتامل (اردو) (۱) و (۲) دیکھو برزبچہ۔ (۳) تل کا آٹا سفوف۔ مذکر۔ (۴) دیکھو برزآویز۔

(الف) **برزیدن**	(الف) بقول بحر بروزن و معنی (۱) وزیدن و (۲) بمعنی جستن فرماید
(ب) **برزیدہ**	کہ کامل التصریف است و مضارع این برزد صاحبان موید و برہان

و جامع ہم ذکر این کردہ اند (میر معزی ؎) باد چو برزلف او برزید جہان را بداد بہ بیروزی و سعادت بشری بخ **مؤلف** عرض کند کہ ما اشارۂ این بر معنی دوم برزہم کردہ ایم کہ بجایش گذشت و این مبدل وزیدن است کہ می آید و او بدل شد بہ موحدہ چنانکہ آدو آب و صراحت ماخذ و اسم مصدرش ہمدرانجا کنیم و (ب) بقول سروری مرادف وزیدہ یعنی باد و نسیم جستہ (اثیر الدین اخسیکتی ؎) ای نقش مہر بر ہمہ دلہا نشستۂ بخ وی باد لطف بر ہمہ تنہا برزیدہ بخ **مؤلف** عرض کند کہ از مشتقات الف است و بس (اردو) (الف) (۱) چلنا۔ حرکت کرنا جیسے ہوا چلنا (۲) کودنا (ب) چلا ہوا۔ حرکت کیا ہوا۔ کودا ہوا

(الف) **بزیر آمدن** مصادر اصطلاحی ۔ الف لازم و ب متعدی است بمعنی مغلوب
(ب) **بزیر آوردن** شدن و مغلوب کردن و زبر کردن و ذلیل کردن و بذلت رسانیدن
کسی را معاصرین عجم برزبان دارند چنانکه گویند ؎ او بزیر نیامد بلکه دشمن خود را بزیر آورد
یعنی مغلوب کرد (اردو) الف مغلوب ہونا (ب) نیچا دکھانا ۔ دیکھو بجاۂ آوردن ۔

بزیر خاک بردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار وانند مدفون و خاکپوش کردن (محمد قلی سلیم ؎) زرکشی با خود بزیر خاک بجز قارون نبرد ٭ این سخن را گل بگوش اہل دنیا می کشد ٭ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) دفن کرنا ۔ مٹی کے نیچے چھپانا ۔

بزیر خاک سپردن مصادر اصطلاحی ۔
بزیر خاک کردن بقول بہار وانند مرادف (بزیر خاک بردن) (ملا نسبتی تھانیسری ؎) حیف از ما دل ما را بزیر خاک کنید ٭ باین ستم زده دریک مزار نتوان کرد ٭ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است و معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) دیکھو بزیر خاک بردن ۔

بزیر زنخ دست ستون کردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول جہانگیری در ملحقات کنایه از غمگین بودن است (حکیم فردوسی ؎) مرا خوشتر آید بزندان درون ٭ بزیر زنخ دست کردن ستون ٭ صاحبان رشیدی و ملحقات برہان و بحر ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که عادت است که چون کسی غمگین شود بحالت غم دست خود را زیر زنخدان قائم کند از ہمین عادت این اصطلاح قائم شد (اردو) غمگین ہونا ۔

(الف) **بزیر زمین آوردن** مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار زمین بستن مرکب را (ع) بزیر زمین درآوردند بادی ٭ **مؤلف** عرض کند که صراحت نکرد که سند بالا مال کدام است ۔ عیبی ندارد و لیکن

ہرچہ ازین سند پیدا است۔

(ب) **بزیر زین در آوردن باکسی** بمعنی
سوار شدن بر مرکب و بحر د (بزیر زین آوردن
مرکب) کنایہ باشد از زین بستن۔ تسامح بہار است
کہ غور بر سند استعمال نکرد و مصدر (الف)
کہ قائم کردنا قص است و معنیش حاصل نمی شود
تا آنکہ لفظ مرکب در آخرش اضافہ نہ کنند۔ فتامل
(**اردو**) (الف) زین کسنا (ب) کسی کی ساتھ
سوار ہونا۔

بزیر سر داشتن مصدر اصطلاحی۔
خان آرزو در چراغ ہدایت فرمایدکہ بمعنی منظور
داشتن چیزی و در خیال آن بودن است۔
(سالک قزوینی ؎) روشن بود کہ شمع چہ دارد
بزیر سرش ٭ پروانہ راکہ رخصت پرواز میدہد ٭
صاحب بحر ذکرامش بزیادت لفظ (چیزی)
در آخرش کردہ **مؤلف** عرض کند کہ خصوصیت
(چیزی) داشتن و (کسی) را با این قائم نکردن
چرا تعمیم خان آرزو بہتر است ازین تخصیص
و معنی صحیح در خیال داشتن چیزی راست (**اردو**)
کسی بات کا خیال رکھنا۔

بزیر قلم داشتن مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر و انند کنایہ از مطیع و منقاد داشتن
و مسخر و محکوم کردن مرادف (بزیر نگین داشتن)
(میر معزی ؎) زقدر و مرتبہ دارد جہان بزیر
قلم ٭ چنانکہ داشت سلیمان۔ جہان بزیر نگین ٭
مؤلف عرض کند کہ معنی صحیح این در اختیار
و قدرت داشتن چیزی است (**اردو**) اختیار
میں رکھنا۔ امیر نے (اختیار میں ہونا) کا ذکر
فرمایا ہے جو اسی کا لازم ہے (حکم میں رکھنا) بمقتدر ہونا)

(الف) **بزیر نگین آوردن** مصدر
(ب) **بزیر نگین داشتن** اصطلاحی
(الف) بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی
مطیع و مسخر کردن و (ب) بقول بہار و انند
مرادف (بزیر قلم داشتن) **مؤلف** عرض کند

کہ سند (ب) بر (بزیر قلم داشتن) گذشت و ما خیال خود ہمدرا انجا ظاہر کردہ ایم اگرچہ سند الف پیش نہ شد ولیکن معاصرین عجم بر زبان دارند و موافق	قیاس (اردو) الف ۔ قبضہ میں لانا قابض ہونا ۔ فتح کرنا (ب) دیکھو بزیر قلم داشتن ۔

بزویست بقول ناصری واننده بروزن گریست نامی است پارسی و نام منجمی بوده پسر پیروز نام بزستانی بعد از مہارت درین علم بمامون خلیفہ رسیدہ منجم مخصوص گردیدہ مامون نام اورا از پارسی بعربی ترجمہ کردہ چون زیستن بمعنی حیات است اور ا یحییٰ خوانند چون فیروز بمعنی مظفر و منصور است او بہ یحییٰ بن منصور موسوم کرد **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ (بزویست) متحقق نہ شد (اردو) بزویست ایک مشہور منجم کا نام ہے ۔

بزیشہ بقول سروری بہ زاء و شین معجمتین بوزن بریدہ آردکنجد باشد و فرماید کہ در اکثر نسخ چنین آمدہ و در تحفہ مسطور است کہ کنجد آرد کردہ و گویند کنجارہ و بحوالۂ فرہنگ فرماید کہ (آردۂ کنجد) صاحب جہانگیری بر (آردۂ کنجد) قانع و رشیدی ہمزبانش صاحبان برہان و جامع باتفاق جہانگیری گویند کہ ثفل کنجد را نیز گویند کہ روغن او را کشیدہ باشند صاحب ناصری باتفاق برہان فرماید کہ ثفل کنجد روغن کشیدہ را (اردہ) ہم گویند کہ ازان حلوا سازند ۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بخاطر میرسد کہ این لفظ در اصل بزیچہ باشد کہ جیم فارسی بشین بدل شد و تصغیر درین لفظ برای نسبت باشد چنانکہ کاف تصغیر برای نسبت آید و چون آرد کنجد غذای بز است چنین گفتہ اند **مؤلف** عرض کند کہ محقق با نام و نشان کاف تصغیر را برای نسبت از کجا پیدا کرد و کاف برای تصغیر ہم می آید و برای نسبت ہم ولیکن کاف تصغیر افادۂ

معنی نسبت نمی کند و اینقدر متحقق که (برزیچه) بجیم فارسی عوض شین معجمه به همین معنی گذشته است وما همدر انجا اشارهٔ این کرده ایم و این قدر متحقق که این مبدل آن نیست بلکه آن مبدل این است که شین معجمه بجیم فارسی بدل می شود چنانکه پاشیدن و پاچیدن - حالا عرض می شود نسبت (برزیشه) که این مرکب است از برز بمعنی تخم و لیشه ماخوذ از لیشتن که در زند و پازند نسکی را گویند که از کتاب زند و مصدر لیشتن بمعنی زمزمه کردن و چیزی خواندن در وقت طعام از همین اسم مصدر است فارسیان بحذف فوقانی (چنانکه راست و راس) لیشت را لیش کردند و بزیادت های نسبت لیشه شد و برزلیشه بمعنی حقیقی نسکی است منسوب به برز که هنگام راتب خوردن می خواند وکنایه از آوازی که او در وقت راتب خوردن یا بتقاضای آن می کند پس فارسیان بسبیل کنایه این را برای آر دکنجد نام نهادند که برزان بر وقت معینه بطلب این آواز می کنند معاصرین عجم گویند که ما درین روزها هم برزلیشه آواز برزرا گوئیم که بتقاضای راتب می کند پس ازین هم تائید خیال ما می شود و برزلیشه همان است که آنرا به هندی کهلی و کهلی و بفارسی کنجار نام است (اردو) کھلی - بقول آصفیہ - ہندی اسم مؤنث - کھل - کسب - کنجار جیسے ”جب نہیں کھلی کی ڈلی چھیلا پھرے گلی گلی“

برزین بقول جهانگیری و رشیدی که با برزان ذکر این کرده (۱) مرادف آن صاحب برهان می فرماید که بمعنی وزنده باشد که از وزیدن است و (۲) نام آتشکدهٔ هم در روستائی نیشاپور و فرماید که بدینمعنی با رای قرشت هم آمده و صاحب ناصری و جامع هم ذکر این کرده (سنائی ؎) زین غلامان ماکی بگزین تو که رودزی فسا چو باد برزین تو صاحب رشیدی برین سند گوید که

درین تامّل است چراکه (باد برمن) به زای مہملہ ہم آمده که بمعنی باد صبا است خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید که این تصحیف برزین است به رای مہملہ و فرماید که برزین نیز بمعنی آتشکده صحیح نیست بلکه صحیح برزین است و برزین نام بانی آتشکده حقیقةً نه نام آتشکده چنانکه توسی صراحت کرده پس صاحب این نسخه را غلط در غلط واقع شده (انتہی) **مؤلف** عرض کند (برزیدن) بجایش گذشت و برزان اسم حالیش و برزین آلهٔ آن که الف بدل شده به تحتانی چنانکه حساب و حسیب و نسبت معنی دوم اینقدر کافی است که این مبدّل برزین است که رای مہملہ به معجمه بدل می شود چنانکه برغ و برزغ و آنچه خان آرزو این را تصحیف نام می نہند غلطی اوست بلکه مبدّل است و آنچه او نسبت غیر صحت این لفظ اصرار کند ما او را بمقابلهٔ صاحب جامع و ناصری که از اہل زبانند نسبت زبان شان معتبر ندانیم اگر برزین نام بانی آتشکده باشد چه عیب است که فارسیان آتشکده را به برزین موسوم کنند خیال نمی کند که هرگاه (برزین) نام بانی آتشکده مسلّم است چه عیب است که آتشکده را هم بدین اسم خوانیم چنانکه برمعنی دومش گذشت و برزین را مخفف آن دانیم (اردو) دیکھو برزین ۔

به زینهار آمدن

مصدر اصطلاحی — پناه گرفتن (انوری ۵) تا حشر منکشف نشود آفتاب اگر کو آید بزیر سایهٔ عدلت بزینهار ۔ **مؤلف** عرض کند که بخیال ما خصوصیت زینهار نباشد (به پناه آمدن) هم استعمال می توانیم کرد (اردو) پناه لینا بقول آصفیه ۔ سرن لینا ۔ کسی کے پاس دشمنوں سے بچنے کے لئے جاکے رهنا ۔ امن میں جانا ۔

بزیون | بقول مؤید (۱) ہمان برمایون کہ گذشت وبقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی اوّل و ثالث (۲) نوعی از ابریشم نفیس **مؤلف عرض** کند کہ بمعنی اوّل مخفف (بزمایون بہ زای ہوز) کہ مبدّلش (برمایون بہ رای مہملہ) گذشت وبمعنی دوم مبدّل بریون کہ بہ رای مہملہ بمعنی مشوش مذکور شد کہ رای مہملہ بہ زای معجمہ بدل می شود چنانکہ برغ و بزغ ولیکن برای ہر دو معنی طالب سند استعمال می باشیم کہ محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت صاحب سوار السبیل ذکر این در معربات کردہ گوید کہ (۳) لغت فارسی است بمعنی پشمی کہ رنگ بزدار دیا نمدی کہ از پشم بز ساختہ باشند چہ یون بفارسی بمعنی رنگ و غاشیہ و نمد زمین آمدہ **مؤلف عرض** کند کہ اگرچہ موافق قیاس می نماید ولیکن ہمہ محققین فارسی زبان ازین معنی ساکت **(اردو)** (۱) دیکھو بزمایون (۲) دیکھو (بریون) کے تیسرے معنے (۳) پشم یا وہ نمدہ جو بکری کے بالوں سے بنایا جائے۔ مذکر۔

بای موحدہ بازای فارسی

باژ | بقول سروری ہمان باج کہ گذشت بسہ معنی کہ بر معنی اوّل و دوم و سومش گذشت (فردوسی ۵۱) بہ بیچارگی باژ و ساو گران ؛ پذیرفت باید ترا بیکران ؛ (خاقانی ۵۲) زان این رصدان مقیم راہند ؛ کز قافلہ باژ عمر خواہند ؛ (حکیم فردوسی ۵۳) نشستند با باژ ہر سہ براسپ ؛ دوان تا سوی خان آذرگشسپ ؛ وبحوالۂ فرہنگ گوید کہ (۴) نام قریۂ از قری طوس و گویند مولد حکیم فردوسی **مؤلف عرض** کند کہ حقیقت ماخذ این بر معنی اوّل باج نوشتہ ایم وذکر معنی چہارم این ہم بر معنی ششمش **(اردو)** دیکھو باج کے پہلے اور دوسرے

اور تیسرے اور چھٹے معنے۔

بژ بقول سروری و رشیدی و ناصری بضمّ با۔ (۱) برف ریزہ ہا کہ از ہوا ریزد در حین شدت سرما صاحب برہان بفتح اوّل و سکون ثانی آوردہ گوید کہ برف و دمہ و سرما ریزہ صاحب جامع ہم بفتح آوردہ صاحب موٴید فرماید کہ (۲) بالفتح دک بلند و قیل پژ با بای فارسی ہم **موٴلف** عرض کند کہ انچہ بہ بای فارسی می آید بالفتح بمعنی زمین پست و بلند است و کوہ و کتل و بالضم برف ریزہا و دک بہ دال مہملہ و کاف عربی بمعنی کوہ و زمین سخت می آید خیال ما این است کہ این اسم جامد فارسی قدیم است و انچہ بہ بای فارسی می آید مبدّل این یا این مبدّل آن چنانکہ تب و تپ و اسپ و اسب۔ اختلاف محققین در اعراب معنی اوّل تصرّف محاورۂ زبان است و غلبہ بر ضمّ اوّل واضح باد کہ بمعنی دوم عجمی نیست کہ مبدّل بر باشد کہ بمعنی بستمش گذشت چنانکہ برکم و بژکم مفرّس از برّ عربی کہ صراحتش ہمدرانجا کردہ ایم و انچہ در معنی دک و در پژ بہ بای و زای فارسی) و (بر بہ بای عربی) اختلاف است کم التفاتی صاحب موٴید در تعریف و ذکر معنی دوم غیر از موٴید دیگر کسی از محققین نکرد بدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم **(اردو)** (۱) برف کے ٹکڑے۔ برف موٴنث (۲) دیکھو بر کے بیسویں معنے۔ اور دیکھو دک۔

بژ بژ بقول سروری بضمّ ہر دو با ہمان (ریخ ریخ) بمعنی دوم ش (حکیم سنائی ؎) نشود دل بحرمت قرآن بہ کم نشو و بر بہ بژ بژی فربہ ہا واسحواکہ فرہنگ گوید کہ با بای فارسی۔ بہ ہر دو معنی (ریخ ریخ) **موٴلف** عرض کند کہ حقیقت ماخذ این ہمدرانجا بیان کردہ ایم و جز این نیست کہ این مبدّل آنست۔ چنانکہ آژند و آژند **(اردو)** دیکھو ریخ ریخ کے دوسرے معنے۔

بژکم بقول برہان وناصری وجامع وسراج بفتح اول وکاف وسکون ثانی ومیم بمعنی باز داشتن ومنع **مؤلف** عرض کند کہ این مبدل برکم بمعنی سوم اوست کہ بہ رای مہملہ عوض زای عجمی گذشت وما ہمدرانجا اشارۂ این کردہ ایم (**اردو**) دیکھو برکم کے تیسرے معنے ۔

بژکول بقول سروری بذیل بشکول بمعنی قوی ہیکل ورنج کش وجلد وحریص در کار وفرماید کہ تبدیل است صاحبان برہان وجامع وناصری وسراج ہم بذکر این گویند کہ بکسر اول ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ بژ بمعنی حقیقی اوست کہ بر معنی پنجمش گذشت وگول بکاف فارسی بمعنی ابلہ ونادان ومکروفریب وغیرہ می آید پس معنی لفظی این بژ ابلہ ونادان وکنایۃً از کسی کہ بالا مذکور شد کاف فارسی بدل شد بہ عربی چنانکہ گند وکند انچہ بکسر می آید تصرف زبان ومحاورۂ مقامی کہ بنا واقفیت از ماخذ باشد دیگر ہیچ ۔ وانچہ بہ شین معجمہ عوض زای فارسی می آید ہم مبدل کہ زای فارسی بہ شین معجمہ تبدیل می یابد چنانکہ باژگونہ وباشگونہ (**اردو**) قوی ہیکل ۔ رنج کش جلد باز حریص شخص ۔

بژم بقول سروری بحوالہ جہانگیری بہ زای فارسی بوزن حشم ۔ شبنم را گویند صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ گوید کہ بخار یا مراد است کہ روی زمین را بپوشد وفرماید کہ صحیح نژم است بکسر نون وزای تازی نیز گوید کہ بہ ہمین معنی بشک ہم می آید صاحب جہانگیری ہمزبانش صاحبان برہان وجامع ہم ذکر این کردہ اند ۔ خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی گوید کہ این محض خبط وخطاست چہ بژم بہ بای وزای فارسی بمعنی شبنم زیرہ است کہ چیزہا را سفید می نماید وبشم بہ شین مبدل آن ونژم بہ نون بخاریست کہ صباح روی زمین می پوشد

چنانکه توسی و برهان تصحیح کرده اند پس رشیدی دو لفظ را یک پنداشته و از تخطیهٔ جهانگیری در خطای فاحش افتاده **مؤلف** عرض کند که بژ بمعنی برف ریزه بجایش گذشت فارسیان بزیادت میم تخصیص در آخرش چنانکه یم و دوم مخصوصش کردند برای شبنم و آنچه بدینمعنی بشک می آید اصل آن بژک است و آن هم تصغیر بژ باشد به کاف آخر صراحت کا مثش همه را انجا کنیم (اردو) شبنم - دیکھو اپشک -

بژمان | بقول سروری به زای فارسی بر وزن قربان (۱) غبطه باشد بعربی و آن صفتی است در آدمی که چون چیزی نزد کسی بیند آرزو کند که مثل آن چیز او را باشد بی آنکه آنکس از و محروم شود و این محمود است برخلاف حسد که برعکس این است یعنی خواهد آنکس از و محروم باشد و او را باشد و این مذموم است و بحوالهٔ ادات گوید که ببای فارسی آمده (استاد بهرامی ع) بر بیچش زلف تست شب را غیرت ٭ بر تابش روی تست مه را بژمان ٭ صاحب برهان گوید که بر وزن افغان (۲) غمگین و غمخور و افسرده و فرماید که بضم اول هم آمده صاحب ناصری باتفاق برهان گوید که ظن مؤلف است که تبدیل پشیمان باشد شین به زای پارسی بدل شد چه بژمان و پژمند و پژمرده و پژمریده هر چهار لغت بالکسر و قیل بالفتح بمعنی افسرده و بی رونق و بی قدر آمده (سیف ع) پژمان تر از چراغ بروزم زمان زمان گوید که بضم هم گفته اند صاحب جامع بر غمناک و افسرده قانع خان آرزو در سراج بذکر قول برهان می فرماید که صحیح بدینمعنی به بای فارسی است **مؤلف** عرض کند که (بزمان به زای هوز) هم گذشت و ما حقیقت ماخذ این همه را انجا ذکر کرده ایم و (پژمان) را که به با و زای

فارسی می آید اصل قرار داده ایم و در ینجا همین قدر کافی دانیم که این مبدّل آنست به تبدیل
بای فارسی بعربی چنانکه تپ و تب وبحث کامل ماخذ همدرانجا کنیم۔ نسبت معنی این عرض
می شود که از اسناد پیش شده معنی پژمرده و پژمردگی هردو پیدا می شود و خیال غالب آنست
که معنی پژمرده حقیقی است و معنی پژمردگی مجاز آن و معنی بیان کردهٔ سروری از اسناد پیدا
نیست و محققین اہل زبان یعنی ناصری و جامع ہم باسروری اتفاق ندارند و ما بر غلبهٔ قول
ہردو در معنی غبطه تامّل کنیم انچه صاحب ناصری این را از پشیمان خیال می کند ما بر عکس آن
می گوئیم که پشیمان از پژمان تعلّق دارد چنانکه پشم مبدّل پژم است و ما حقیقت حال را
بر پژمان عرض کنیم که چیست و در ینجا ہمین قدر اشاره کافی است که این اسم حال است
و با (پژمردن) که می آید تعلّق دارد (اردو) (۱) رشک بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مذکر
کسی کی نعمت پر اس کے زوال کے بغیر رشک کرنا دیکھو (ارشک) (۲) دیکھو پژمان۔

پژمژه | بقول جهانگیری و برہان و جامع با اوّل مضموم بثانی زده و میم مفتوح وزای
عجمی جانوریست شبیه بچلپاسه لیکن از چلپاسه بزرگتر و توجّه به نیّر اعظم دارد و آنرا آفتاب
پرست نیز گویند و بتازی حربا۔ صاحب ناصری فرماید که ہمان برژمزه **مؤلف** عرض
کند که سندی که برای این از شیخ سودان پیش شده ہمان است که بر (برزمژه) مذکور که برای
ہنوز دوم وزای فارسی چہارم گذشت و ای بر محققینے که یک سند را برای دو لغت به تبدیل حروف
پیش می کنند و ما صراحت کامل ہمدرانجا و نیز بر (آفتاب پرست) و ہمدرانجا اشارهٔ این
کرده ایم که این اصل است و آن مبدّل این جز این نیست که این اسم جامد فارسی قدیم

است ولس (اردو) دیکھو آفتاب پرست۔

بژن | بقول سروری بحوالۂ تحفہ بہ زای فارسی بوزن رسن گل سیاہ تہ حوض باشد کہ آنرا لای نیز گویند صاحب جہانگیری فرماید کہ این را لژن ولجن ہم خوانند صاحب رشیدی گوید کہ ظاہرا صحیح لژن است بلام صاحب ناصری گوید کہ این مبدل لژن است ۔ صاحبان برہان وجامع ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی می فرماید کہ صحیح لژن است بلام وکسر زای فارسی ولجن ولشن مبدل آن **مؤلف** عرض کند کہ بی چارہ از حقیقت واقف نیست نمی داند کہ اصل ہمہ لشن است بہ لام وشین معجمہ ونون کہ اسم جامد فارسی زبان است بمعنی چیزی نرم ولغزیدہ وبی خشونت وبی نقش وسادہ وہموار (کذا فی البرہان) پس جز این نباشد کہ فارسیان بقاعدۂ تبدیل شین معجمہ را بہ زای فارسی بدل کردہ (چنانکہ باشگونہ وباژگونہ) اسم جامد قرار دادند برای گل سیاہ تہ حوض ولای کہ آن ہم نرم ولغزیدہ می باشد ولام بموحدہ بدل شدہ بژن شد وہمین است سند این تبدیل وزای فارسی بہ جیم تبدیل یافتہ لجن شد چنانکہ کژنک وکجک (اردو) تہ حوض کی جمی ہوئی کالی مٹی مؤنث

برشند | بقول برہان بروزن سمند (۱) گیاہی است خوشبو وفرماید کہ بقول بعض (۲) ہمان برغشت کہ خودروست شبیہ باسفناج کہ در غلہ زارہا کنارہای جوی آب می روید ودر آش ہا کنند صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید کہ (۳) بعضی بمعنی چوب بقم دانستہ اند کہ آنرا بپزند وسرخ رنگ کنند وفرماید کہ بہ زای عجمی اصح از عربی است (فردوسی طوسی ے) نہ کرپاس باشد بسان پرند نہ ہمرنگ گلنار باشد برشند ۔ وہم او گوید کہ (۴) بمعنی حنظل نیز گفتہ اند (فخری ے) بوی خلقت

بہر کجا کہ گذشت ۵ نیشکر آورد بجای برتند ۵ صاحب جامع برمعنی اوّل و دوم قانع۔ صاحب مؤیّد بر ذکر معنی اوّل قناعت کردہ می فرماید کہ بہ زای ہوّز ہم آمدہ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل و دوم فرماید کہ بعضی بہ بای فارسی گفتہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ بہ زای ہوّز لنعتی نگذشت و محققین ازان ساکت وبہ بای فارسی می آید و برغست بجایش گذشت و صاحب محیط بذیل آن اشارہ این کردہ پس بدینمعنی اسم جامد فارسی قدیم دانیم وہم او ذکر بقم کردہ کہ معرّب بکم است و ماحقیقتش بردارن سپر بیان کردہ ایم و بر بقم ہیچ اشارہ برتند نکرد و نسبت معنی سوم بیان کردہ ناصری عرض می شود کہ فارسیان این را بکم و بہ کاف فارسی ہم گفتہ اند کہ می آید۔ صاحب محیط بر قنابری می فرماید کہ برغست است کہ فارسیان آنرا برتند ہم گویند وہم او ذکر (برتند) نکرد و بر حنظل گوید کہ بفارسی کبست و کبستو ہندوانہ تلخ و خربزہ تلخ وبہندی اندراین نامند و ما ذکر این بر (انجیر بغدادی) کردہ ایم و ازینکہ نسبت آن خیال بعض است کہ ورای حنظل است صراحت مزید کنیم کہ حنظل بقول محیط گرم و رسوم و بقولی در چہارم و خشک در دوم و فرماید کہ کندری غلط کردہ کہ سرد دانستہ و ثمرش کہ در سایہ خشک کنند دران قوت مسہلہ بلغم و سودا است و منافع بسیار دارد (الخ) بالجملہ معنی اوّل را اگر غیر از دوم دانیم ترکش بربیان تفوّق داشت کہ ہیچ صراحت آن نکردہ اند کہ چہ چیز است و نظر بر معنی دوم این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و برتند بہ زای عربی مبدّل آن چنانکہ بار و باز و نسبت دیگر معانی ہم این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) ایک خوشبو گھانس جس کی کامل کیفیت معلوم نہ ہو سکی۔ مؤنّث (۲) دیکھو برغست (۳) دیکھو اران پشم (۴) دیکھو انجیر بغدادی۔

بژندی | بقول سروری به زای فارسی و نون بمعنی تنگی معیشت و بیچارگی بود و فرماید که حرکتش متحقق نه شد صاحب برہان گوید که بروزن لوندی بمعنی نامرادی و درمندی و بیچارگی و تنگی معیشت. صاحب ناصری بذکر قول برہان می فرماید که (نژندی) را که به نون اوّل است (بژندی) دانسته۔ صاحب جامع که از اہل زبان است متفق با برہان ۔ خان آرزو در سراج گوید که تصحیف نژندی است که بنون به ہمین معنی می آید صاحبان انند و موارد ہم اتفاق دارند با برہان **مؤلف** عرض کند که شک نیست که نژند به نون بکسر اوّل و فتح ثانی بمعنی اندوہگین وغمناک و فرومانده وافسرده وسرفرو وافگنده وغیره می آید و بزیادت تحتانی مصدری در آخر نژندی را بمعنی مصدری توان گرفت ولیکن نمی توان قیاس کرد که این تصحیف است خصوصاً بلحاظ قول جامع که از اہل زبانست زیرا که موحده به نون و بالعکس آن بدل می شود چنانکه برسک ونرسک پس توان گفت که این اصل است وآن مبدّل این وجا دارد که بالعکس این ہم خیال کنیم ولیکن قیاس صورت اوّل را می پسندد که بژند در فارسی زبان بمعنی پاره پاره وخرقه کہنه می آید اگر موحدۂ اوّل را بمعنی معیّت گیریم و یای آخر را مصدری ۔ اندرین صورت معنی لفظی این برسبیل مجاز موافق قیاس است و صورت ثانی ہم نادرست نباشد ولیکن تبدیل را تصحیف گفتن خان آرزو را می زیبد **(اردو)** معیشت کی تنگی ۔ نامرادی ۔ مؤنث ۔

بژنگ | بقول برہان وجامع وہفت وانند بروزن فرنگ بمعنی کلید صاحب ناصری گوید که تصحیف است واصل (مدنگ) باشد **مؤلف** عرض کند که به زای ہوز ورای مہملہ ہم به ہمین معنی گذشت وما صراحت ماخذ بر (برنگ) کرده ایم که به رای مہملہ مذکور شد وما این را

اصل ہمہ دانیم کہ اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) دیکھو برنگ ۔

بژوال بقول برہان وناصری وجامع بروزن احوال صدای را گویند کہ برگردد مانند صدای کوہ وگنبد وامثال آن خان آرزو در سراج گوید کہ این تصحیف است صحیح پرواک بہای فارسی وکاف تازی درآخر است وتعجب می کند بر صاحب برہان کہ (پرواک) راہم بہمین معنی آوردہ وگوید کہ این نیست مگر از کمال بی پروائی یا بی تنقیحی **مؤلف** عرض کند کہ الحق (بژوال) بہ بای وزای فارسی وکاف درآخر عوض لام بہمین معنی می آید وصاحب برہان ہم ذکرش کردہ لیکن خان آرزو نمی داند کہ لغات متعددہ مرادف یکدیگر است حالا عرض می شود نسبت ماخذ ہردو کہ پژ بالفتح بمعنی کوہ می آید ووال لغت عرب است کہ بقول منتخب بمعنی پناہ است و بقول انند پشتا فتن بسوی مکان وواک درفارسی زبان نام پرندہ ایست کبود رنگ ومعربش واق پس قیاس اہل تحقیق متقاضی آنست کہ اہل زبان لغت را وضع کردند بترکیب لفظ پژ ولفظ وال ومعنی لفظی این کوہ پناہ وچیزی کہ بشتابد از کوہ بسوی مکان وکنایہ از آواز کہ درگنبد ودرہ کوہ باز گردد از سقف آن بسوی صدا کنندہ وواک مبدل وال کہ لام بدل شد بہ کاف چنانکہ الماک والماک پس متحقق شد کہ (پژوال) بہ بای فارسی ولام اصل است وپژواک مبدلش وبژوال ہم مبدل اصل بہ تبدیل بای فارسی بموحدہ چنانکہ اسپ واسب حالا عرض می شود کہ محققین اوّل الذکر کہ دران دو از اہل زبانند چہ خطا کردند کہ لغت زبان خود را بیان کردند کہ موافق قیاس وماخذ ہم می باشد وصاحب برہان چہ خطا کرد کہ در تحقیق خود ہم آنرا درست خیال کرد بس حقیقت جویان تصفیہ این کنند کہ بی پروائی یا بی تنقیحی

خان آرزو ــــ ہندنژاد است یا برہان (اردو) گونج۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث
آواز کا دیر تک ہوا یا گنبد وغیرہ میں چکراتا رہنا۔ تصادم آواز۔ آواز کا ٹکرانا۔ آواز گنبد و
کوہ وغیرہ جو تصادم باد سے سرزد ہوتی ہے۔ صدا۔ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ گنبد کی
آواز وہ آواز جو کنوئیں یا پہاڑ سے ٹکرا کے نکلے۔

پژوج | بقول سروری بحوالہ نسخہ میرزا بالفتح با وضم زای فارسی بمعنی ابتدا کردن و بقول
برہان و جامع و سراج و ہفت بمعنی پیدا کردن و بہم رسانیدن صاحب ناصری بذکر قول برہان
گوید کہ ہمانا پژوا است و مصدر آن پژوہش یعنی پیدا کردن و جویا شدن و پژوہندہ یعنی
جویندہ و طالب دانش را دانش پژوہ و ہمچنین حکمت پژوہ و خرد پژوہ و پژہ بکسر مخفف پژوہ
و برایں قیاس می آید صیغہا (انتہیٰ) صاحب انند این را بہ جیم فارسی نوشتہ در تعریفش نقل
قول صاحب ناصری کند کہ بالا گذشت **مؤلف** عرض کند کہ محقق زباندان یعنی صاحب
ناصری تسامح می کنند و از تحقیق قواعد زبان خود کار نمی گیرد پژوہش مصدری نیست اصلا
بلکہ حاصل بالمصدر است از مصدر پژوہیدن و ذکر پژوہندہ و امثلہ اسم فاعل ہای ترکیبی
درینجا ہیچ ضرورت ندارد۔ اکنون درینجا تحقیق لفظ پژوج مقصود است کہ مبدل (پژوچ)
بہ بای فارسی باشد چنانکہ اسپ و اسب و (پژوج) را صاحبان تحقیق ترک کردہ اند و این
مبدل پژوہ است کہ ہای ہوز بدل شدہ بہ جیم عربی چنانکہ ماہ و ماج و ناگاہ و ناگاج و پژوہ
اسم جامد فارسی زبان است بکسر اول وضم ثانی بمعنی تفحص و تجسس (کذا فی البرہان) و
این است اسم مصدر (پژوہیدن) کہ بجایش می آید پس متحقق شد کہ لغت زیر تعریف مبدل

پژوہ است و معنیٔ مرادفش بتامہ و معانی بیان کردہ محققین بالا نتیجہ بی غوری و تسامح و نا واقفی از حقیقت ماخذ دیگر ہیچ معاصرین عجم تحقیق ما را پسند کنند اختلاف اعراب تصرف محاورہ باشد کہ ماخذ این تقاضای کسر اوّل کند (اردو) تجسّس بقول آصفیہ ۔ کھوج ۔ تحقیقات جستجو ۔ مذکّر ۔

بژوک بقول مؤیّد بحوالۂ دستور بالضم بازای فارسی نار پستان و بحوالۂ لسان الشعرا گوید کہ باینمعنی پژول بالام درباب بای فارسی بازای فارسی می آید ۔ صاحب ہفت نقل نگارش **مؤلّف** عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش می شد عرض می کردیم کہ مبدّل پژول است چنانکہ اسپ و اسب و الماک و الکماک و بدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم کہ معاصرین عجم برزبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) دیکھو بژول ۔

بژول بقول جہانگیری باوّل مضموم استخوان شتالنگ و آنرا بجول نیز خوانند صاحبان رشیدی و برہان و جامع و سراج این را مرادف بجول گویند کہ گذشت صاحب ناصری بجیم فارسی را ہم مرادف این داند ۔ خان آرزو در سراج باتفاق جہانگیری گوید کہ عوام آنرا قاب گویند و بجول بجیم مبدّل این و فرماید کہ این لغت را بہ تبدیل بای تازی و فارسی باہم قائل باید شد اگرچہ ہیچ یکی از ارباب فرہنگہا نہ نوشتہ و بحوالۂ مؤیّد گوید کہ بمعنی پستان زنان و گلولۂ کہ طفلان بدان بازی کنند و بمعنی فندق نیز آوردہ و قوسی ہم بحوالۂ بعض نسخ بمعنی فندق و صفت پستان گفتہ چنانکہ بژول پستان گویند و غالباً مراد از فندق پستان است و اغلب کہ بمعنی فندق بہ بای پارسی باشد و بمعنی کعب بہ بای تازی واللہ اعلم (انتہی) **مؤلّف** عرض کند

که بجول بجایش گذشت و بجل بدون واو هم و ما صراحت ماخذ هم در انجا کرده ایم و این بسند پژول است که به بای فارسی اوّل می آید و معانی متعدّده دارد ولیکن فارسیان درین لغت مبتدله صرف یک معنی مذکور الصدر را گرفته اند و انچه بعض محقّقین بژوک را بمعنی نارپستان۔ مرادف این گرفته اند چنانکه اشارهٔ آن هم در انجا کرده ایم نسبت آن عرض میشود که این معنی با دیگر معانی بیان کردهٔ خان آرزو در اصل لغت (پژول) می آید ولیکن محقّقین بالا درینجا ترکش کرده اند و انچه صاحب مؤیّد ذکر این بمعانی متعدده کرده چنانکه خان آرزو گوید با بای فارسی است نه عربی بالجمله این را بمعنی استخوان شتالنگ و مرادف بجول دانیم و بس

(اردو) دیکھو بجل۔

بژولش بقول رشیدی مرادف بشولش بالکسر بمعنی ژولش و شولش مرادف ژولیدن و ژولیدگی و فرماید که مؤحّده اصل کلمه نیست لیکن چون بسیار مستعمل شده گویا از اصل کلمه شده بنا برین درینجا مذکور۔ خان آرزو در سراج نقلش کرد و غلطی رشیدی را دور کرد که این را مرادف بژولیدن نه نوشت زیرا که بژولیدن مصدر است و این حاصل بالمصدر آن را و درست است که مرادف ژولیدگی است ولیکن بای زائد را که در استعمال تسلیم کرده ما آنرا بدین وجه تسلیم نکنیم که محقّقین زبان فارسی این را ترک کرده اند بلکه محقّقین مصادر فرس هم مصدر (بژولیدن) را نه نوشته اند و بر (ژولیدن) قناعت کرده اند که اصل است البته (بشولیدن) که می آید ما بنویسیم که آن بشولش را موافق قیاس دانیم با بای زائده (اردو) دیکھو ژولیدگی جو حاصل بالمصدر ہے مصدر ژولیدن کا۔

بژہان بقول رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج بضمّ با و سکون ژا۔ غبطہ باشد یعنی خوبیٔ در دیگر بیند برای خود خواہد بی آنکہ از و زائل شود بخلاف حسد (بہرامی ۵) بر بیچش زلف تست شب را غیرت ۂ بر تابش روی تست مہ را بژہان ۂ صاحب جامع فرماید کہ این بہ بای فارسی ہم می آید صاحب مؤید فرماید کہ بمعنی آرزو دست **مؤلف** عرض کند کہ صاحب سروری ہمین لغت را بہ میم عوض ہای ہوّز آوردہ کہ بجایش مذکور شد و ہمین سند بہرامی را در انجا ذکر کردہ در مصرع دومش بجای بژہان۔ بژمان نقل کردہ حیف است ازین تحقیق لغات خیال ما ہمین قدر ہست کہ در سروری تصرّف کاتب راہ یافت و او بژہان را بژمان نوشت و در نقل سند ہم تصرّف کرد و وجود لغت بژمان بہ میم آنرا در غلط انداخت بای حالِ در ینجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدّل پژہان است کہ بہ بای فارسی بہ ہمین معنی می آید چنانکہ اسب و اسپ و این مرادف رشک است کہ بجای خودش می آید و فرق رشک و حسد ہمین است کہ بالا مذکور شد و آنچہ بعض محقّقین این را آرزو گفتہ اند تسامح شان است معلوم می شود کہ از بعض محقّقین زبان عرب ایشان در تسامح افتادہ اند کہ بر معنی غبطہ رشک را گذاشتہ بر آرزو قناعت کردہ اند و ما بر (ارشک) صراحت کافی کردہ ایم کہ بجایش گذشت **(اردو)** دیکھو ارشک۔

بژیر بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و کسر زای فارسی بمعنی (۱) بازو و جناح و (۲) پر و (۳) پشم و (۴) صوف **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ محقّقین زبان فارسی و معاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال این بدست آید اسم جامد فارسی قدیم و معنی دوم را حقیقی دانیم و دیگر ہمہ معانی مجاز آن **(اردو)** (۱) پکھ۔ مذکر۔ دیکھو پرشہی کے دوسرے معنے (۲) پر

مذکّر۔ دیکھو۔ بال کے دوسرے معنے (۳) پشم۔ مذکّر۔ دیکھو برزشم (۴) صوف۔ مذکّر۔ دیکھو بنات۔

بای موحّدہ باسین مہملہ

بس | بقول سروری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج بضمّ با (۱) سیخی کہ کباب بران کشند و بلسک نیز گویند و بعربی سفّود خوانند **مؤلّف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبانست وبس (**اردو**) سیخ۔ مؤنّث۔ دیکھو باب زن۔

(۲) بس۔ بقول رشیدی و ناصری و جامع و فدائی و سراج بالفتح بمعنی کافی (حکیم سنائی ؎)
اوّل و آخر قرآن زچہ با آمد و سین ٭ یعنی اندر رہ دین رہبر تو قرآن بس ٭ صاحب ناصری گوید بسند و بسندہ بہمین معنی کافی است و صاحب برہان ہم بذیل این ذکر بسندہ کردہ۔ بہار گوید کہ در اصل بمعنی کفایت است و بمجاز کافی **مؤلّف** عرض کند کہ بسندہ کہ بمعنی پسند و سزاوار و کافی و تمام می آید مرکّب است از ہمین و صراحت کاملش بجایش کنیم۔ صاحب منتخب گوید کہ در عربی زبان ہم بہ تشدید سین بہمین معنی آمدہ پس آن مفرّس باشد و دیگر صاحبان لغت ہم ذکر تعریب این کردہ اند مخفی مبادکہ ہمین کلمہ در ترکی زبان بقول صاحب کنز بمعنی لاشک آمدہ مخفی مبادکہ بعض محققین کہ بس را بمعنی حسب نوشتہ اند مقصودشان از ہمین معنی است کہ حسب در عربی زبان بمعنی کافی آمدہ۔ دیگر ہیچ (**اردو**) بس۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ کافی۔ مکتفی۔

(۳) بس۔ بقول رشیدی و برہان و ناصری و جامع و فدائی و سراج بالفتح بمعنی بسیار (عسجدی ؎) بس کس کہ ز زردشت بگردید و کنون باز ٭ ناچار کند روی سوی قبلۂ زردشت ٭ بہار گوید کہ اینمعنی بمجاز است **مؤلّف** عرض کند کہ بہ تحقیق ما بمعنی کثرت است و بسی و بسا

وبسیار وضع شد از ہمین چنانکہ می آید و از کنز اللغات می کشاید کہ بمعنی مبالغہ لغت ترکی است پس جز این نباشد کہ فارسیان استعمالش کردند و لغات مرکبہ بترکیب خود وضع کردند (اردو) بس بقول آصفیہ۔ فارسی۔ بہت۔ بکثرت۔

(۴) بس۔ بقول برہان و ناصری و جامع و سراج بالضم مخفف بوس ہم کہ عرب قبلہ می گویند **مؤلف** عرض کند کہ نظر بر اعتبار قول صاحبان ناصری و جامع کہ از اہل زبانند بدون سند استعمال ہم این را تسلیم کنیم و موافق قیاس ہم کہ واو حذف شد (اردو) بوسہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ چومی۔

(۵) بس۔ بالفتح بقول برہان و ناصری و جامع ترجمۂ فقط **مؤلف** عرض کند کہ صاحب سواء السبیل این را بدین معنی معرب گفتہ۔ پس اسم جامد فارسی زبان و مجاز معنی دوم است (اردو) بس۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ فقط۔ صرف۔

(۶) بس۔ بقول برہان و جامع بالفتح امر بہ قطع کردن یعنی قطع کن صاحب ناصری گوید کہ این بمعنی خاموش است یعنی امر۔ خاموش شو (ع) چون با دل تو نیست وفا در یک پوست ہ٘ در پیش تو یکرنگ بود دشمن و دوست ہ٘ رو رو کہ شکایت تو ناگفتہ بہ است ہ٘ بس بس کہ حکایت تو نشنفتہ نکوست ہ٘ خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی گوید کہ بمعنی منع و نہی از قول یا فعل و فرماید کہ این اقرب بتحقیق است **مؤلف** عرض کند کہ قولش دور از تحقیق کہ منع و نہی اصلا نیست بلکہ این مخفف (بس کن) است یعنی کافی است ما را و زیادہ مگو۔ متعلق باشد بہ معنی دوم کہ گذشت حیف است کہ محققین اول الذکر این را امر قرار دادہ اند و نمی دانند

کہ بسیدن یا وسیدن مصدری نیست و (بس کردن) البتہ می آید ولیکن امر حاضرش (بس کن) است وہمانا این مخفف آنست (اردو) بس۔ بقول آصفیہ۔ ٹھیر۔ دم لو۔ چپ۔ خاموش۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ (بس کرو) کا مخفف۔

(۷) بس۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی دوبارہ **مؤلف** عرض کند کہ مقام دم زدن نیست کہ معاصرین ہرچہ می خواہند استعمال می کنند ومحققین ہرچہ می فہمند حوالۂ قلم می کنند ومعاصرین ما کہ عجم زادہ بودہ اند سکوت کنند بر قول صاحب روزنامہ دمی فرمایند کہ در حل معنی سفرنامہ تسامحی راہ یافتہ باشد بخیال مؤلف جز این نیست کہ ہمان معنی ششم است کہ گذشت طرز تعریف صاحب روزنامہ حقیقت جویان را بغلط می اندازد مقصودش جز این نباشد کہ معاصرین عجم (بس) را بمعنی لبس کن استعمال کنند چنانکہ صراحتش بر معنی ششم کردہ ایم یعنی دوبارہ این کار را مکن محقق کم سواد مقصود لغت را نفہمید وبتعریف آن بر الفاظ (دوبارہ) قناعت کرد۔ معاصرین عجم خیال ما را قبول می کنند و می فرمایند کہ الحق ہمین است وبس (اردو) دوبارہ۔ بقول آصفیہ۔ دوسرے مرتبہ۔ دوسری دفعہ۔ باردیگر۔ مکرر۔ پھر۔

(۸) بس۔ خان آرزو در سراج گوید کہ چون کلمۂ (از) بران داخل شود معنی شرط بہم رساند در بعضے صورت جملۂ دیگر کہ حکم جزا دارد بعد ازان می باید وآن با کاف بیانیہ بود وگاہی نبود وگاہی چنانست کہ حکم قید بہم رساند وشرط وجزا نبود چنانکہ ؎ ازبس دیوانگی سر بصحرا زدم ؎ زلہ بر دارش بہار نقل ہمین عبارت کردہ **مؤلف** عرض کند کہ صراحت کامل (ازبس) و (ازبسکہ) بجایش گذشت نمی دانیم کہ محقق نازک خیال چرا این را بر کلمۂ بس قائم کردہ است اگر بیان مرکبات

را در مفردات جا نہیم موضوع لغت بر باد می رود (اردو) دیکھو ازبس۔ ازبسکہ۔

بس آمدن باکسی مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) حریف شدن در زور و قوت باکسی صاحب بحر ہمزبانش و صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید کہ (۲) عہدہ برا شدن (امیر خسرو ؒ) ز دست جور نمی خواہمت کہ بینم روی ٭ ولیک با دل خود کام بس نمی آیم ٭ (صائب ؒ) آرزو خار و خسی نیست کہ آخر گردد ٭ وہ با شعلہ خوی تو کہ بس می آید ٭ **مؤلف** عرض کند کہ من وجہ معنی اول متعلق بمعنی سوم بس بسبیل مجاز است و معنی دوم متعلق بمعنی دومش (معنی حقیقی) ساند (۳) (اکتفا کردن و باز آمدن) (اردو) (۱) زور و قوت میں کسی کے ساتھ مقابل ہونا (۲) عہدہ برا ہونا۔ دیکھو (بر آمدن از عہدہ) (۳) اکتفا کرنا۔ دیکھو اکتفا کردن۔

بس آمدن بکسی مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار مرادف (بس آمدن باکسی) بمعنی اولش (امیر خسرو ؒ) خراب گشتم و بر خویش بس نمی آیم ٭ کہ ہیچ با چو تو سنے ہمنفس نمی آیم ٭ **مؤلف** عرض کند کہ از سند بالا معنی سوم مصدر گذشتہ پیدا است کہ حقیقی است یعنی اکتفا کردن و باز آمدن۔ مقصود شاعر ہمین قدر است کہ اگرچہ خراب گشتم ولیکن اکتفا بر خرابی خود نمی کنم و جا دارد کہ (ولیکن بر خود غالب نمی آیم) گیریم مگر بخیال ما اول بہتر از آخر است۔ فتامل (اردو) دیکھو (بس آمدن باکسی) کے پہلے اور تیسرے معنے۔

بسا بقول سروری و برہان و ناصری و جامع (۱) ای بس و (۲) نام شہریست از فارس کہ آنرا فسا ہم گویند صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بودمی فرماید کہ چہ بسیار و بسیار بسیار۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی بسیاری و فرماید کہ غالباً ماخوذ است از بس **مؤلف** عرض کند کہ تحقیق ہمین است کہ مرکب شد با بس بمعنی سومش و تحتانی با او و کسی کہ می آید در فارسی

زبان ترجمۂ آن (بہت سے) در اردو مرادف (بہیاسے) اندرینصورت بسا مبدل بسی کہ تحتانی بدل شد بہ الف چنانکہ تازیانہ و تازآنہ۔ صاحب ناصری این را از قبیل خوشا گوید اندرینصورت الف مبالغہ باشد کہ ذکرش بر (الف مبالغہ) گذشت اندرینصورت قول فدائی تائید خیالش می کند چنانکہ (ع مثل) ای بسا آرزو کہ خاک شدہ ؏ **مؤلف** عرض کند کہ ما ہم ازین اختلاف نداریم باین حال این ہمہ اعتبارات است و بس ماخذ اوّل باشد یا دوم ولیکن مرکب است از لفظ بس و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ جا داروکہ از کثرت آبادی بدین نام موسوم شدہ باشد یا دیگر معانی لفظ بس را در وجہ تسمیۂ این دخلی باشد واللہ اعلم (اردو) (۱) بہت سے۔ بہت زیادہ (۲) فارس کے ایک شہر کا نام بسا ہے۔ مذکر۔

بسا آسیا کو غربوان بود مثل۔ **چو بنید مزدور دیوان بود** صاحب مجبوب الامثال ذکراین کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ این مرادف (بس۔ قامت خوش کہ زیر چادر باشد ؏ چون بازکنی مادر مادر باشد) کہ می آید۔ مقصود آنست کہ اعتبار بر صورت ظاہری نباید کرد واز حقیقت حال واقف شدن ضرور است فارسیان این مثل را در محلّے استعمال کنند کہ مقصود از نصیحت بالا باشد یعنی بر آواز بلند آسیا نباید کہ خوف کنند زیراکہ چون حقیقت را دریابند ظاہر می شود کہ آلہ ایست و بس کہ خورما۔ در دیوانش قائم کردہ ایم و ہمچنین بر قامتی کہ زیر چادر خوش می نماید اعتبار نباید کرد ممکن است کہ داخل چادر جذّہ فاسدہ خود تو باشد حاصل اینست کہ بر ظاہر صورت اعتماد نکنیم واز حقیقت ہر کار واقف شدہ کار کنیم بعض شارحین سکندرنامہ در معنی این شعر کار ہا کردہ اند وما ہرچہ فہمیدہ ایم حوالۂ قلم کردہ ایم (اردو)

دکن میں کہتے ہیں " اوپر چادر اندر مادر " ظاہر پہ نجلے اندر کو پاے "

بسابس اصطلاح ۔ بقول شمس لغت فارسی است بالفتح بمعنی (۱) سخن ہای باطل و (۲) جاہای خالی صاحب انند این را لغت عرب گوید بفتح اوّل وکسر ثانی بمعنی (۳) زمین بی آب وگیاہ و این جمع بسبس صاحب منتخب فرماید کہ بسبس بفتح ہر دو با در عربی بیابان خشک را گویند و بسابس جمع آن و ذکر معنی اوّل ہم کردہ **مؤلف** عرض کند کہ لبس بمعنی فقط بجایش گذشت ۔ اگر سند استعمال پیش شود قیاس توان کرد کہ فارسیان الف عطف درمیان (بس بس) آوردہ بسابس کردہ باشند از قبیل پیاپی معنی حقیقی این فقط و فقط ۔ صرف وصرف مبالغہ ایست ولبس ومعنی اوّل ودوم موافق قیاس است بر سبیل کنایہ واز ینکہ عربان بسبس را معترب کردہ بمعنی فقط استعمالش کردہ اند عجبی نیست کہ تکرار این را کنایہ از بیابان خشک گرفتہ باشند کہ متعلق بمعنی سوم است و بسابس بقاعدۂ شان جمع آن واللہ اعلم بحقیقتہ

الحال (اردو) (۱) بیہودہ باتیں ۔ مؤنث (۲) خالی جگہ ۔ مؤنث (۳) وہ زمین جس میں گھانس بھی نہ ہو اور پانی بھی ۔ مؤنث ۔

(الف) **بساحل بردن** استعمال ۔ (ب) **بساحل رسیدن** الف بمعنی رساندن بساحل و (ب) لازمش ولیکن فارسیان ہر دو را کنایۃً بمعنی بمقصد رساندن ورسیدن ہم گیرند ومعاصرین عجم برزبان دارند وموافق قیاس است (صائب ـــہ)

عشق اوّل ناتوانا نرا بمنزل می برد ؎ خار وخس را زود تر دریا بساحل می برد ؎ (ولہ ـــہ)

زچاہ موجہ بساحل نمی رسد صائب ؎ سکر ویکہ بسر منزل رضا نرسد ؎ (ولہ ـــہ) زبحر اگرچہ

(۷۹۴)

بساحل رسیدہ ام صائب ؎ ہماں ملاحظہ از موجۂ خطر دارم ؎ (اردو) الف کنارے پر پہنچانا ۔ ساحل پر لیجانا (ب) کنارے پر پہنچنا ۔ ساحل پر پہنچنا ۔

بسار بقول خان آرزو در سراج بکسر و در آخر رای مہملہ بمعنی دست سودن کہ بتازیش لمس گویند **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم برزبان ندارند و مصدر (بساردن) کہ می آید بمعنی شیار کردن زمین است و صورت لغت مصدری رانمی ماند پس بطور معنی دست سودن را تسلیم کنیم و می پرسیم از محقق ہند نژاد کہ اگر مقصود تو از لمس بود کہ حاصل بالمصدر است چرا بر لمس قناعت نکردی و چرا (دست سودن) را در معنی این نوشتی ۔ باری حال ما این را تسلیم نہ کنیم و غلط دانیم در فارسی زبان وانچہ در عربی بقول انند بالکسر جمع (بسر بمعنی نو و تازہ از ہر چیزی و آب تازہ یا آب باران تازہ باریدہ) است از موضوع ما خارج ۔ مخفی مباد کہ بشار بہ شین معجمہ بمعنی لمس می آید و خان آرزو ہم ذکرش کردہ و حوالۂ این ہم در انجامی دہد اگر سند استعمال این پیش شود این را مبدل آن توان گرفت بمعنی لمس چنانکہ کشتی و کستی (اردو) لمس ۔ مذکر ۔ دیکھو بسودان ۔

(الف) **بساردن** الف ۔ بقول انند (ب) **بساردہ** بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و بالکسر بمعنی شیار کردن زمین و (ب) بقول بالفتح زمینی کہ بجہت کاشتن چیزی آب دادہ باشند صاحبان سروری و برہان و ناصری و جامع و سراج ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ محققین مصادر فارسی زبان غیر از انند و فرہنگ فرنگ ذکر الف نکردہ اند ولیکن وجود (ب) کہ اسم مفعول آنست تصدیق (الف) می کند و الف مرکب باشد از بسار و علامت مصدر (دن)

وموحّدہ در بسار زائد وسار بقول برہان بمعنی جا و محل عموماً وجای افشردن انگور خصوصاً گویند پس از معنی خاص فارسیان جای افشردن ہر قسم غلّہ و محلّ ومقام زراعت را بر سبیل مجاز ارادہ کردند وازان مصدری وضع کردند کہ بمعنی حقیقی درست کردن جای افشردن غلّہ وشیار کردن است (اردو) (الف) کاشت کی زمین کا درست کرنا (ب) وہ زمین جو بغرض کاشت درست کی گئی ہے ۔ مؤنث ۔

بسارہ بقول سروری ۔ بحوالۂ تحفہ بہ سین ورای مہملتین بوزن کنارہ (۱) صفّہ باشد صاحب جہانگیری صراحت کند کہ باؤل مکسور است بمعنی (۲) بام صفّہ وبقول بعض صفّہ وصاحب رشیدی متّفق با او وبقول برہان وناصری بالفتح وبالکسر ایوان وصفّہ صاحب جامع برصفّہ وایوان قانع ۔ خان آرزو ہم در سراج ذکر این ہر دو معنی بالا کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ ایوان وبام بجای خودش گذشت وصفّہ بقول منتخب لغت عرب است بالضّم وتشدید فا بمعنی ایوان خانہ وفرق ایوان وبام از تعریفاتش ظاہر است کہ گذشت باتّی حالِ این را ہر دو معنی بالا اسم جامد فارسی زبان دانیم وعجبی نیست کہ فارسیان لغت عرب بسر را کہ تعریفش بذیل بسار گذشت بزیادت الف وہای نسبت در آخر مفرّس کردہ باشد برای این دو معانی واللہ اعلم معاصرین عجم این را بر زبان ندارند وبام وایوان را استعمال کنند (اردو) (۱) دیکھو ایوان (۲) دیکھو بام ۔

بساز آمدن مصدر اصطلاحی ۔ بساز دارای آمدن است یعنی بخوبی وخوش اسلوبی وخوش وضعی وباساز وسامان آمدن (صائب ۵) در بغل شیشہ ودر دست قدح در بر چنگ ؛ چشم بد دور کہ بسیار بساز آمدۂ ؛ (اردو) ساز وسامان کے ساتھ آنا ۔ خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ آنا ۔

(۳۲۶۰)

(۳۳۶۹)

بسازماندن مصدر اصطلاحی۔ بہ سازو سامان وبحالت درست ماندن است (ظہوری ۵) اگر زغمکدۂ مانخیزد این شیون ٭ چنین	بسازنماندطرب سرای کسی ٭ (اردو) اچھی حالت میں رہنا۔ سازوسامان کے ساتھ رہنا۔

بساط بقول وارستہ (۱) معروف و (۲) نطعی کہ جوہری جواہررا بران ریختہ درنظرمشتری عرض دہد یا برشتہ کشد (ظہوری ۵) زمین نشاء خرد طرح نشاط افگنداست ٭ جا بزا اثرش در انبساط افگنداست ٭ گر دید دل ازادویہ اش کیسہ نفع ٭ سینہ زجواہرش بساط افگنداست بہار نسبت معنی اوّل گوید کہ فرش وگستردنی چون بساط قمار وبساط شطرنج ومتاع خانہ و اثاث البیت ورخت وقماش وسرمایہ ودستگاہ و (تہ بساط) ازمایہ اندکی باقی ماندہ (نظامی ۵) فراخ افگند بارگہ بر بساط ٭ باندازہ خندد چو یابد نشاط ٭ وفرماید کہ (۳) از بساط آن سفرہ چرمین ہم ارادہ میتوان کرد کہ در وقت طعام کشیدن می گسترند وذکر معنی دوم ہم کند و فرماید کہ بہر تقدیر بالفظ آراستن وافشاندن وافگندن وانداختن وبرچیدن وبرہم چیدن وبہم پیچیدن وبریک دیگر زدن وچیدن ودرنوردیدن وریختن وطی شدن وطی کردن وکشادن وکشیدن وگستردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است وبقول منتخب بالفتح زمین فراخ وہموار وبالکسر گستردنی وحصیر وقالین وبستر۔ فارسیان استعمال این بقاعدۂ خود بترکیب لغات فارسی می کنند کہ درملحقات می آید و انحصار مصادر بالا وتخصیص بامعانی بالاضرورت ندارد (صائب ۵) نہ زروسیم نہ لعل ونہ گہر خواند ماند ٭ در بساط توہمین گرد سفر خواہد ماند ٭ (اردو) بساط۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ بستر۔ فرش۔ بچھونا۔

(الف) **بساط آرا** استعمال - (الف) بتول
(ب) **بساط آراستن** بحر صاحب صدر
(ج) **بساط آرای** صاحب آصفی ذکر
(ب) کردہ از معنی ساکت و (ج) را مرادف
(الف) گوید و بہار بر ذکر (ج) قانع (نظامی
ﮦ) بساطی چہ باید بر آراستن ؛ کزو ناگزیر است
برخاستن ؛ **مؤلف** عرض کند کہ (ب) کنا
یہ باشد از نشستن بر فرش مسند و (الف) اسم فاعل
ترکیبی است یعنی کسی کہ بر فرش مسند نشیند و
(ج) بزیادت تحتانی در آخر - ہمان چنانکہ
پا و پای - مخفی مباد کہ سند نظامی برای (ربط
بر آراستن) است کہ می آید - عیبی ندارد کہ
کلمۂ بر دران زائد است (**اردو**) الف -
مسند نشین (ب) مسند پر بیٹھنا (ج) مسند نشینی -

(۳۴۸۰) **بساط آسیا** استعمال - مرکب اضافی باضافت
تشبیہی فارسیان آسیا را بہ بساط تشبیہ دادہ اند
کہ بساط آسیا آسیا باشد دیگر ہیچ (صائب ﮦ)
یک دل آسودہ نتوان یافت در زیر فلک ؛ در
بساط آسیا یکدانۂ نشکستہ نیست (**اردو**) بساط
آسیا بترکیب فارسی آسیا کو کہہ سکتے ہیں - مذکر -

(۳۴۸۱) **بساط آفرینش** استعمال - مرکب اضافی
باضافت تشبیہی - فارسیان آفرینش را بہ بساط
تشبیہ دادہ اند کہ بساط آفرینش - آفرینش باشد
دیگر ہیچ (صائب ﮦ) گوہر شہوار عبرت گر نمی
آید بدست ؛ از بساط آفرینش من چہ بربستم غم ؛
(**اردو**) بساط آفرینش بترکیب فارسی -
آفرینش کو کہہ سکتے ہیں - مذکر -

(۳۴۸۲) **بساط آینہ فام** استعمال - مرکب توصیفی
فارسیان آینہ فام را بہ صفت بساط آوردہ اند
و بساط استعارہ از لوح و این کنایہ باشد از آسمان
(انوری ﮦ) بی قلم بر بساط آینہ فام ؛ صورت
آفتاب بنگارد ؛ (**اردو**) دنیا مؤنث -

بساط افشاندن مصدر اصطلاحی -
صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت -

مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از گستردن بساط واز سند او (بساط فشاندن) پیدا است عیبی ندارد کہ فشاندن مخفف افشاندن است (طالب آملی ؎) فشاندی بردلم پیرایۂ حسن ٭ بساط حسن برخرمن فشاندی ٭ (**اردو**) فرش کرنا۔ بقول آصفیہ۔ بستر بچھانا۔ بچھونا کرنا۔

(۱) **بساط افگن** اصطلاح۔ (۱) بقول (۲) **بساط افگندن** بہار و بحر فرّاش راگویند (میر خسرو ؎) فرش کشادند بساط افگنان ٭ پیش ستادند سماطین زنان ٭ صاحب آصفی ذکر (۲) کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فرش کردن باشد و (۱) اسم فاعل ترکیبی است (ظہوری ؎) بہ گلزارش افگندہ عشرت بساط ٭ نگنجید در پوست گل از نشاط ٭ (**اردو**) (۱) فرّاش۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ فرش بچھانے والا۔ جھاڑو۔ بہار و دینے والا۔ وہ شخص جس کے سپرد فرش و فروش کی خدمت ہو (۲) فرش بچھانا۔

بساط انداختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر اَمن کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ سامان فروخت را در بازار۔ بقرینہ نہادن بر فرش (ثنائی مشہدی ؎) طبع جادو فنم بساط سخن ٭ باز بر طرز دیگر انداز د ٭ (ظہوری ؎) تا ہوس ہر سو نیند از د بساط خیرگی ٭ عشق دکاندار بازار حیا را گرم کرد ٭ (**اردو**) بازار میں سرراہ دوکان لگاکر بیٹھنا۔ صاحب آصفیہ نے بساطی پر لکھا ہے۔ بازار میں سرراہ دوکان لگاکر بیٹھنے والا۔ خردہ فروش۔ لیکن فارسی میں (دوکان لگانا) کے معنے عام ہیں۔

بساط بارگاہ اصطلاح۔ خیمہ بارگاہ شاہ است واین استعارہ باشد کہ فارسیان بساط را بمعنی خیمہ بر سبیل مجاز استعمال کردند (انوری ؎) بر بساط بارگاہست جای تیغ است آفتاب ٭ چرخ گفتش خویشتن را چند بر جائی بری ٭

(اردو) شاہی خیمہ۔ مذکر۔

بساط بحر اصطلاح۔ مرکب اضافی است (۱) فارسیان بحر را بہ بساط تشبیہ داوند و بساط بحر بحر باشد و (۲) کنایہ از (قبضۂ بحر) کہ بساط را استعارۃً بمعنی قبضہ وحیطۂ اقتدار و وسعت استعمال کردہ اند (صائب ؎) نیست صائب در بساط بحر با این دستگاہ ؛ آنقدر گوہر کہ دارد دیدۂ ما در صدف ؛ (اردو) (۱) سمندر کو بہ ترکیب فارسی بساط بحر کہہ سکتے ہین۔ مذکر۔ (۲) سمندر کا قبضہ مذکر۔ سمندر کا حیطۂ اقتدار مذکر۔ سمندر کی وسعت۔ مؤنث۔

بساط بر آراستن مصدر اصطلاحی۔ مزید علیہ ہمان (بساط آراستن) است کہ گذشت بزیادت کلمۂ بر بر مصدر آراستن وسند این ہم ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو بساط آراستن۔

بساط برچیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ برداشتن وطی کردن بساط باشد ہمان است کہ برد (برچیدن بساط) گذشت۔ (دانش مشہدی ؎) بذوق آشتی از دوستان رنجیدنی دارد ؛ بساط دوست داری چیدن و برچیدنی دارد ؛ اسنادما واضح تر ازین سند است (ظہوری ؎) گو ملال دائمی از سینہ ام برچین بساط ؛ بہر دلہا انبساط جاودان آوردہ ام ؛ (ولہ ؎) کنجی بنشین بساط برچین ؛ ہر چیز جز او زدل بدرچین ؛ (اردو) بساط لپیٹنا۔ دیکھو (برچیدن بساط)

بساط برہم پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بساط برچیدن) است سند این بر (بساط پیچیدن) می آید (اردو) دیکھو بساط پیچیدن۔

بساط برہم چیدن مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بساط برچیدن) است کہ گذشت (ظہوری ؎) تا بساط آرزوی وصل برہم چیدہ ام ؛ آن سروسامان ندارد بلی سروسامان تو را

(اردو) دیکھو (بساط برچیدن)

بساط برکید گر زدن مصدر اصطلاحی ۔ (۳۴۰۷)
تعریف این باسندش بر (بساط زدن) می آید
(اردو) دیکھو بساط زدن۔

بساط بپیچیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که بمعنی نوردیدن بساط و مرادف
بهان (بساط برچیدن) است (صائب ه)
مکن با خاکساران سرکشی در روزگار خط ٭ که می
بپیچد بساط حسن را برهم غبار خط ٭ مخفی مباد که
سند صائب برای (بساط برهم پیچیدن) است
که گذشت محقق هندنژاد از نزاکت کار گرفت
ولیکن این مصدر خلاف قیاس نیست معاصرین
عجم هم زبان دارند (اردو) دیکھو (بساط برهم
پیچیدن و برچیدن ۔

(۱) **بساط جهان** استعمال - هر دو مرکب اضافی (۳۴۰۹)
(۲) **بساط چمن** است که از بساط جهان ۔ (۳۴۱۰)
جهان مراد است و از بساط چمن - چمن - این هر دو
در تشبیهات بساط داخل (صائب ه) صائب
چو در بساط جهان برگ عیش نیست ٭ در داغ
غوطه زن که گلستان کند ترا ٭ (وله ه) تقصیر
ساده لوحی آئینهٔ دل است ٭ نقشی گر از بساط
جهان دلپذیر تست ٭ (وله ه) حسن برشنهٔ
که نگه را کند کباب ٭ امروز در بساط چمن غیر لاله
نیست ٭ (اردو) (۱) بساط جهان (۲) بساط
چمن - فارسی ترکیب کے ساتھ جهان اور چمن کو کہہ سکتے ہین

بساط چیدن مصدر اصطلاحی - بقول
بحر عرض تجمل دادن و فرماید که بساط برچیدن
برعکس آن است (صائب ه) چون غنچه این بساط
که به خون دل چیده ٭ تا میکشی نفس همه را باد برده
است ٭ (نظیری نیشاپوری ه) حریف بین
چه براحت بساط می چینند ٭ ز زیر پای افلاک
غافل افتاده است ٭ (ظهوری ه) گریهٔ خونین
بساطی چیده در بازار شوق ٭ می چکد یاقوت تر

از بیجہ مژگان ما ۞ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دوکان لگانا۔ دوکان سجانا۔

(الف) **بساط خاک** اصطلاح۔ بقول بحر و (ملحقات برہان) و مؤید و ہفت و انند ہمن باشد صاحب شمس ....
در [illegible] **بساط خاکی** را بہ ہمین معنی آوردہ (صائب ۵) من آن لعل گران قدرم بساط خاک را [illegible] ۞ کہ بوسد دست خود ہر کس مرا از خاک برگیرد ۞ **مؤلف** عرض کند کہ (الف) مرکب اضافی است بہ اضافت تشبیہی و (ب) مرکب توصیفی است و کنایہ از زمین کہ فرش خاک ہمان است (اردو) بساط خاک بترکیب فارسی زمین کو کہہ سکتے ہیں۔ زمین دیکھو ارتا۔

بساط خانہ اصطلاح۔ بقول (خان آرزو در چراغ) و بقول بحر و انند بمعنی متاع خانہ (رضی دانش ۵) بساط خانہ چندان دررہ سیلاب اندازم ۞ باحسان می کنم از خود خجل غارتگر خود را ۞ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی فرش خانہ و بر سبیل مجاز بمعنی متاع خانہ مستعمل شد دیگر ہیچ (اردو) متاع خانہ۔ گھر کا اسباب۔ مذکر۔

بساط خوبی استعمال۔ مرکب۔ اضافی باضافت تشبیہی بمعنی خوبی کہ فارسیان خوبی را بہ بساط تشبیہ دادہ اند (انوری ۵) ماہ را بر بساط خوبی تو ۞ عقل بر ہیچ گوشہ بنشاندہ ۞ (اردو) بساط خوبی۔ فارسی ترکیب کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔

بساط داشتن استعمال۔ بمعنی حقیقی است یعنی بساط در قبضۂ خود داشتن۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (ابوالبرکات بیہقی ۵) نی گل نہ مال دارم و نی فرش و نی بساط ۞ نی زر نہ زور دارم و نی رحل و نی عطن ۞ (اردو) بساط رکھنا (حقیقی معنوں میں) فرش رکھنا۔

بساط در نوردیدن استعمال۔ صاحب آصفی

بساط در نوشتن ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ در ہر دو کلمہ ''در'' زائد است و بمعنی حقیقی نوردیدن فرش و بساط مستعمل (طالب آملی ؎) بساط عیش یاران در نورد زید ؎ طرب خانہ ما بد شگون است ؎ (نظامی ؎) بر نشکستند ہنوز این رباط ؎ در نوشتند ہنوز این بساط ؎ (اردو) فرش اٹھا دینا۔

بساط دست بر یکد گر زدن مصدر اصطلاحی تعریف این باسندش بر (بساط زدن) می آید (اردو) دیکھو بساط زدن۔

بساط روزگار استعمال۔ مرکب اضافی باضافت تشبیہی۔ کہ روزگار باشد۔ فارسیان روزگار را بہ بساط تشبیہ دادہ اند (صائب ؎) ز دور بازوی حوادث در بساط روزگار ؎ آنقدر باشد کہ صرف پیچ و تاب من شود ؎ (اردو) بساط روزگار فارسی ترکیب کے ساتھ کہہ سکتے ہیں نذکر۔

بساط ریختن مصدر اصطلاحی۔ مرادف بساط چیدن باشد کہ گذشت صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سند (دانش مشہدی) کہ او برای این مصدر مرکب پیش کردہ ہمان است کہ بر (بساط خانہ) بالا گذشت **مؤلف** عرض کند کہ درین سند (بساط خانہ) بمعنی مال و اسباب خانہ باشد و ریختن بمعنی افگندن مقصود ازین صراحت آنست کہ از سند بالا معنی (دکان چیدن) پیدا نیست (اردو) دیکھو بساط چیدن۔

بساط زدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش (۱) (بساط بر یکدگر زدن) پیدا است کہ بجایش گذشت و آن مرادف (بساط برچیدن) و نوردیدن بساط است (زلالی خوانساری ؎) بساط دست را بر یکدگر زد ؎ جگر را بر دم تیغ قدر زد ؎ و از ہمین سند (۲) (بساط دست بر یکد گر زدن) ہم پیدا می شود کہ بجایش ذکر کردہ ایم و این

کنایہ باشد از (باز ماندن از تدبیر و دست بر دست نہادہ خاموش ماندن) (اردو) (۱) دیکھو بساط برچیدن (۲) ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا۔ بقول آصفیہ خالی اور بیکار رہنا (حالی) کماتے تھے دولت جو دن رات بیٹھے ٭ وہ ہیں اب دھرے ہاتھ پر ہاتھ بیٹھے ٭

(۱) **بساط زلف** (۲) **بساط زمانہ** (۳) **بساط زمین** (۴) **بساط زندگانی** استعمال۔ ہر چہار مرکب اضافی است کہ فارسیان باضافت تشبیہی استعمال این کردہ اند واز (۱) زلف مراد است واز (۲) زمانہ واز (۳) زمین واز (۴) زندگانی۔ ہر چہار را بہ بساط تشبیہ دادند (صائب) خط عیان شد تا بساط زلف او برچیدہ شد ٭ تنہا بیدار گردد چون علم خوابیدہ شد ٭ (انوری) بکام بساط زمانہ را بسپر ٭ کہ پای ہمت تو چون فلک فلک سیر است ٭ (ولہ) روشنم شد کہ در بساط زمین ٭ نیک عہدی نیافرید خدای ٭ (صائب) ہر کہ در مدّ نظر نازک میانی نیستش ٭ در بساط زندگانی نیم جانی نیستش ٭ (اردو) فارسی ترکیب ہے (۱) زلف کو (بساط زلف) (۲) زمانے کو (بساط زمانہ) (۳) زمین کو بساط زمین) (۴) زندگانی کو (بساط زندگانی) کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

(۳۳۹۳) (۳۳۹۵) (۳۳۹۶) (۳۳۹۶)

بساط ساختن از رخسار مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و ملحقات برہان (۱) کنایہ از سر بسجدہ گذاشتن و (۲) ہمراقبہ رفتن۔ صاحب ہفت ذکر (بساط سازی از رخسار) و صاحب مؤیّد (بساط سازی بسر از رخسار) بمعنی امر حاضرش کردہ اند و در نسخ قلمی مؤیّد لفظ (سر) ازین خارج است **مؤلف** عرض کند کہ غلطی کاتب مطبع نولکشور باشد و خلاف قیاس ہم۔ مخفی مباد کہ در سجدہ رخسار متصل می شود با فرش زمین گویا رخسار را فرش زمین قرار دادند

و ہمچنین در مُراقبہ چون میلان سر بسوی قلب می شود گویا فرش رخسار است از ہمین عادت این مصدر اصطلاحی قائم شد بہر دو معنی بالا۔ (اردو) (۱) سجدہ کرنا (۲) مراقبہ کرنا۔

بساط سپردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ سپردن بمعنی حوالہ کردن آمدہ پس معنی مجازی این گستردن بساط باشد (حسن نیشاپوری ۵) مقام غوانی گرفتہ نوائح ؎ بساط عنادل سپردہ عناکب ؎ (اردو) فرش بچھانا۔

بساط سجدہ گستردن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از سجدہ کردن وسند این از طالب آملی بر (بساط گستردن) می آید موافق قیاس است (اردو) سجدہ کرنا۔

بساط سوختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی سوختن فرش و آتش زدن در بساط (صائب ۵) سوخت بساط ہستیم ریخت بنای طاقتم ؎ چند پر از نفس دہم آہ شکستہ پای را ؎ (اردو) فرش جلا دینا۔

بساط شطرنج اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی عرصۂ شطرنج **مؤلف** عرض کند کہ مرکّب اضافی است مراد از بساطی کہ برای بازی شطرنج درست کنند کہ دران شصت و چار خانہ باشد یعنی از ہر جانب ہشت اغلم از یکہ از کاغذ سازند یا پارچہ یا چوب و امثال آن۔ نردہای شطرنج را بر ہمین بساط قائم می کنند و می بازند (انوری ۵) پیش شطرنجی تدبیر چو بر نطع امور ؎ از پی نظم جہان کرد بساط شطرنج ؎ (اردو) بساط۔ بقول آصفیہ مذکر شطرنج کا کپڑا۔ وہ چیز جس پر شطرنج کے مہرے رکھے جاتے ہیں۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ (بساط شطرنج) بترکیب فارسی کہہ سکتے ہین۔

(۱۲۵۰)

(۱) **بساط عالم** | استعمال - ہر سہ مرکّب
(۲) **بساط عشق** | اضافی است باضافت
(۳) **بساط عیش** | تشبیہی کہ فارسیان عالم
وعشق وعیش را تشبیہ دادہ اند (بابساط ضا
طا) سیر چشمی در بساط عالم ایجا و نیست ؏ رشتہ
را گوہر - گہر را رشتہ اینجا می خورد ؏ (ظہوری ۵)
از برد تا خت کینہ نکردند گنج سوز ؏ تا بر بساط
عشق قماری نکردہ اند (ولہ ۵۳) بساط خوردہ
عیش از بزرگان ؏ دماغ چیدن وبرچیدن نم
نیست ؏ (اردو) فارسی ترکیب سے عالم
کو (بساط عالم) اور عشق کو (بساط عشق)
اور عیش کو (بساط عیش) کہہ سکتے ہیں - مذکر -

بساط فلک | اصطلاح - بقول ضمیمہ
برہان وبحر وہفت ومؤید کنایہ از کرہ زمین
است **مؤلف** عرض کند کہ مرکّب اضافی
است وموافق قیاس مخفی مباد کہ اینچہ
زمین را (بساط زمین) گویند باضافت تشبیہی
است کہ بساط زمین - زمین باشد و (بساط خاک)
کنایہ از زمین ودرینجا اضافت تشبیہی نیست بلکہ
فلک را کہ در اطراف زمین است مکانی قرار
دادہ زمین را بساط وفرش او قرار دادہ اند
واین کنایہ باشد (اردو) زمین - مؤنث -

بساط کردن | استعمال - بمعنی حقیقی فرش
کردن است (صائب ۵) بر آستان تو نقش
مراد فرش شود ؏ بساط خود اگر از بوریا توانی
کرد ؏ (اردو) فرش کرنا -

(۱) **بساط کشادن** | مصادر اصطلاحی
(۲) **بساط کشیدن** | ہر دو بمعنی فرش
کردن است موافق قیاس - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت (طالب آملی ۵)
لبم چون بساط شکایت کشاید ؏ توان در رفت
انادای کلامم ؏ (خسرو ۵۲) در رہ بساط
لعل زخون جگر کشم ؏ کان نازنین چو سرو خرامان
رسید لی است ؏ (ظہوری ۵۲) بساط خویش

بصحرا اگر کشد در عشق ؎ هزار سینه فزون لاله زار
می باز د ؎ مخفی مباد که کشادن بمعنی باز کردن
است و کشیدن بمعنی حرکت دادن و این هر دو
آئین فرش کردن است که بساط را برای گستردن
می کشانید و می کشند پس این کنایه باشد۔
(اردو) فرش بچھانا۔ فرش کرنا۔

(۱) **بساط کمال** استعمال۔ فارسیان
(۲) **بساط گداز** کمال و گداز را به بساط
تشبیه داده اند و هر دو مرکب اضافی است
به اضافت تشبیهی (انوری ؎) زمان و زمین
با بساط کمالت ؎ چو خورشید بالا و پهنا گرفته ؎
(ظهوری ؎) غازی آنانکه در بساط گداز ؎
سینهٔ معنت در غزا ندهند ؎ (اردو) فارسی
ترکیب ہے (۱) بساط کمال۔ کمال کے لئے اور
(۲) بساط گداز۔ گداز کے لئے کہہ سکتے ہیں۔ مذکر

بساط گستردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که بمعنی حقیقی فرش کردن است (طالب آملی
؎) بساط سجده از بیرون در بر خاک ره گستر ؎
بس است ای جبهه بر تصدیع دادی آستانش
را ؎ مخفی مباد که از همین سند مصدر (بساط سجده
گستردن) بمعنی سجده کردن پیدا می شود و این
کنایه باشد که بجایش گذشت (اردو) فرش
بچھانا۔ فرش کرنا۔

بساط گل فروشان اصطلاح بقول
بهار و بحر و انند پارچه که گل فروشان در دکانها
بر سر تخته چوبی گسترده و آب بران زده گلها را
بران می گذارند تا زود پژمرده نشوند (میرزا
رضی دانش ؎) چنین صبح بهار باده نوشان ؎
کف روی بساط گلفروشان ؎ مؤلف
عرض کند که مرکب اضافی است و اصلاً تخصیص
پارچه نسبت معاصرین عجم با ما اتفاق دارند که
همان تخته گل فروشان است که گلها برای بیع
بران کشند و آن را از آب تر دارند (اردو)

گل فروشوں کے دوکان کا وہ تختہ جس پر
پھول بغرض فروخت رکھتے ہیں ۔ مذکر ۔

بساط گیتی استعمال ۔ مرکّب اضافی است
باضافت تشبیہی ۔ فارسیان گیتی را با بساط تشبیہ
دادہ اند مرادف بساط جہان و بساط عالم کہ
بجایش گذشت (انوری ۵) انوری بر بساط
گیتی کیست ٭ کہ انا باختہ ہمی ماند ٭ (اردو)
فارسی ترکیب سے بساط گیتی ۔ دنیا کو کہہ سکتے
ہیں ۔ مذکر ۔

بساط مقراضی اصطلاح ۔ بقول ضمیمہ
برہان بساطی باشد کہ آنرا با مقراض بریدہ
و بطرح دوختہ باشند بہار بحوالہ ملحقات گوید
و صاحب بحر نقاش کند کہ بساطی منقّش را نام
است کہ بمقراض تراشیدہ و بطرح دوختہ
باشند صاحبان ہفت و انند و مؤیّد ہم ذکر
این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مرکّب
توصیفی است و ما این بساط را دیدہ ایم کہ
پارہ ہای پارچہ رنگارنگ را از مقراض بریدہ
باہم بآئین نقش و نگار می دوختند و قالین نما
فرشی بنظر می آمد کہ خیلی خوشنما بود حالا فروغ
صنعت این نقش و نگار را در بافت قائم
می کند و بساط مقراضی را الوداع گفتہ اند
(اردو) وہ فرش جس میں رنگ برنگ کپڑے
کو قینچی سے کتر کر اس طرح سیا جاتا تھا کہ اس میں
مثل قالین کے بیل بوٹے ہوتے تھے اور اب
یہ نقش و نگار خود بافت میں ہوا کرتا ہے ۔ مذکر ۔

بساط ناز استعمال ۔ مرکّب اضافی است
باضافت تشبیہی ۔ فارسیان ناز را بہ بساط تشبیہ
دادہ اند کہ بساط ناز = ناز باشد و بس ۔
(ظہوری ۵) خوش بساط ناز در بازار عجزم
چیدہ بود ٭ باز خواہد چیدنی تقریب برچیدن
نداشت ٭ (اردو) بساط ناز ۔ بترکیب
فارسی کہہ سکتے ہیں ۔ مذکر ۔

بساط نوردیدن استعمال بمعنی حقیقی

است یعنی تہ کردن بساط ۔ معاصرین عجم این را بر زبان دارند و صاحب جامع اللغات	ہم ذکر این کردہ (اردو) بساط لپیٹنا۔ فرش اُٹھانا۔

بساک بقول سروری و جہانگیری و ناصری و جامع بسین مہملہ بروزن ہلاک تاجیکہ از ریاحین کنند و در روز عشرت و دامادی بر سر نہند (شمس فخری ؎) ہمچو خاک جناب شاہجہان ز خاک پایت مراست تاج بساک ٭ (اوستاد ابوالفرج ؎) ہمہ امیدش آنکہ خدمت او ٭ بسرش برنہد ز بخت بساک ٭ صاحب برہان فرماید کہ با بای فارسی ہم می آید صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید کہ در ہندی آنرا مور گویند و در ہند و الارائج است ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ این رسم در ہندوستان بکتخدائی مخصوص کہ روز دامادی از برگ خرما تاج مانندی ساختہ بر سر گذارند و گاہی از کاغذ وغیرہ نیز سازند و فرماید کہ این در ملک شرق رویۂ ہند مرسوم **مؤلف** عرض کند کہ بساکھا بقول ساطع در زبان سنسکرت بکسر منزل شانزدہم را گویند از منازل قمر پس عجبی نیست کہ فارسیان از ہمین لغت سنسکرت بحذف دو حرف آخر این اسم جامد را بمعنی خاص وضع کردہ باشند **واللہ اعلم (اردو)** وہ تاج جو ہندوستان میں ہنود دولہا دلہن کے لئے کاغذ وغیرہ سے بناتے ہیں جس کو سہرے اور پھولوں سے آراستہ کرتے ہیں ۔ فارس میں جشن کے دن ایسے تاجوں کا استعمال ہوتا تھا صاحب ساطع نے مور پر فرمایا ہے ۔ ہندی میں سہرے کو کہتے ہیں ۔ صاحب آصفیہ نے (مَوْر) پر لکھا ہے ۔ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ مکٹ ۔ تاج ۔ افسر ۔ وغیرہ۔

بسالت کردن استعمال ۔ بقول صاحب مؤید بمعنی سودن ۔ دیگری کسی از محققین فارسی

زبان ذکر این نکرد وجہش است کہ سند استعمال پیش نہ شد **مؤلف** عرض کند کہ بسالۃ در عربی زبان بقول منتخب بالفتح بمعنی دلیری کردن است نمی دانیم کہ صاحب مؤید الفضلا برای تائید فضلا این معنی خلاف قیاس را از کجا پیدا کرد مشتاق سندمی باشیم کہ سودن بقول بحر در فارسی زبان بمعنی مساس کردن و سائیدن و ریزہ کردن و کہنہ ساختن و شدن و بدست و پای مالیدن و آس کردن و صلایہ نمودن عطر و گیاہ می آید پس ازین مصدر مرکبہ معنی سودن اصلا پیدا نمی شود خیال ما قرین بقیاس است کہ (بسالہ کردن) کہ بہمین معنی می آید کاتب مؤید آنرا بہ تحریف (بسالت کردن) نوشت و در صحت (بسالہ) ہم گفتگو ست کہ ہمانجا بحثش کنیم **(اردو)** دیکھو بسالہ کردن۔

بسالہ کردن مصدر اصطلاحی بقول ملحقات برہان و بحر بمعنی سودن و صلایہ کردن **مؤلف** عرض کند کہ (بسالۃ) در عربی زبان بہ تای مدورہ بمعنی دلیری کردن آمدہ کذا فی المنتخب و بہ ہای ہوز در آخرش لغتی نیست و در فارسی زبان ہم نیامدہ و ساکہ بدون موحدہ بقول برہان در فارسی لشکری را گویند کہ در پس۔ سر قلب نگاہ دارد و سال در فارسی بقولہ حرکت یک دورۂ آفتاب از نقطۂ اول برج حمل تا نقطۂ آخر برج حوت۔ پس خیال ما جزین نیست کہ فارسیان از لفظ سال بزیادت موحدہ زائد در اولش و ہای ہوز پنجم در آخرش و ترکیب آن با مصدر کردن مصدری را وضع کردند بمعنی سودن مخفی مبادکہ معنی لفظی این حرکت کردن و سودن مجاز آن باشد واللہ اعلم **(اردو)** دیکھو سودان۔

بسامان بردن مصدر اصطلاحی۔

(۱۷۰)

بردن کسی با ساز و سامان (انوری ؎) از سر زلف تو سامان رہائی نبود ٭ ہیچ دل راکہ ہمی سمت بہ سامان ببرد ٭ (اردو) ساز و سامان کے ساتھ لے جانا۔

بسامان پرسیدن | مصدر اصطلاحی بقول بہار و انند بطرز دلخواہ پرسیدن (خواجہ شیراز ؎) بسامانم نمی پرسی نمیدانم چہ سر داری ٭ بدرمانم نمی کوشی نمیدانی مگر دردم ٭ و بحوالہ سراج المحققین (کہ مقصودش از صاحب سراج است) می فرماید کہ غالباً (زسامانم) بہ زای تازی باشد چراکہ صلہ پرسیدن ہمی می آید و این ترجمہ متن باشد **مؤلف** عرض کند کہ آفرین برسراج المحققین خوب صراحتی کردہ است تا حقیقت جویان زای ہوّز را زای فارسی دانستہ درغلط نیفتند و ترجمہ متن ہم ضرور بود تا زای ہوّز را فارسی دانان ترجمہ علی ندانند و ای برو و بر ماکہ از بیان بلے کاری کارگرفت وگرفتیم۔ مخفی مبادکہ دراینجا چیزی لائق بیان نیست جز این کہ موحدہ بمعنی از باشد و معنی این دریافت احوال کردن است و بس (اردو) حالت دریافت کرنا۔ دریافت حال کرنا۔

بسامان شدن | مصدر اصطلاحی سامان و سامان کردن است (انوری ؎) روز دو از عشق پشیمان شوم ٭ توبہ کنم بازبسامان شوم ٭ (اردو) ساز و سامان کرنا۔

بسان | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی مانند و مشابہ و فرماید کہ این یکی از حروف تشبیہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ حیف است از ترک محققین کہ ہمچو کلمہ معروف را ترک کردہ اند بخیال ما مزید علیہ سان است کہ بہ ہمین معنی بجایش می آید و موحدہ اوّل زائد فرق استعمال در سان و بسان ہمین قدر است کہ سان در آخر کلمہ می آید چنانکہ (ازین سان)

(۳۶۰)

وبسان در اوّل کلمہ مضاف واقع میشود چنانکہ (بسان او) (عرفی ۵) گراز باد خلافے آتش قہرش علم گیرد ہ براندام فلک ہر مو بسان خیزران بینی ہ (اردو) مثل ۔ مانند ۔

بساتج بقول جہانگیری با اوّل مفتوح وبقول برہان بہ نون بروزن ایارج گیاہی است کہ برہئیات ہزار پای باشد وبرپوست آن گرہا بود ورنگش بروناس ماند وچون اورا بشکنند درونش زرد بود ۔ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ صاحب ناصری بذکر این فرماید کہ اصح بسابج است وبسفائج معرّب آن اصل اسم او (بس پایہ) یعنی بسیار پایہ وگوید کہ این خطای برہان است کہ بسانج بروزن ایارج ۔ نوشتہ صاحب محیط ذکر این نکرد وبربسفائج فرماید کہ معرّب (بست پایہ) فارسی است وگویند کہ اسم سریانی است وگویند یونانی وبحوالہ صاحب صیدنہ گوید کہ بسفائج اسم رومی است وبلغت بربری (بشنان) وبیونانی (بولوخودیون) بمعنی بسیار پای و (بولوزیون) و (فولودین) و (قولونوزیون) و (قمی) وبسریانی (قولوقندرون) و (فولوس) وبلغت مصری (اشبتون) وبعربی (اخراس الکلب) و (کثیر الارجل) و (ثاقب الحجر) و (نشیمز) نیز گویند و در مصر معروف بہ (اشتران) وبہندی (کہنگالی) وآن بیخی است یا چوبی ذی شعب مثل حیوانی کہ بفارسی چلپاسہ مشہور است بالجملہ گرم در دوم وخشک درسوم مقوّی قلب ومفرّح بالعرض بجہت استفراغ مواد سوداوی از قلب ودماغ وجملہ بدن ومنافع بسیار وارد (الخ) **مؤلّف** عرض کند کہ بسفائج بہ تحتانی عوض نون در برہان بجایش می آید ولیکن در انجا اشارہ این نشد صاحب ساطع برکہنگلی گوید کہ ترجمہ ہندی

بسفائج است و آن داروی است آنچہ صاحب ناصری بسانج را تحریف برہان خیال می کند ما آنرا درست ندانیم ازینکہ صاحب جہانگیری ہم ذکرش کردہ و صاحب جامع کہ از اہل زبان و معتبر تر از صاحب ناصری است این را آوردہ و آنچہ صاحب ناصری اصل (بسپایج) (بس پایہ) قرار می دہد علیحی نیست کہ ہای ہوز بجیم بدل شود چنانکہ ماہ و ماج پس چہ عیب است کہ بسانج را مخفف و مبدل (بسپائج) گیریم کہ موحدہ حذف شد و تحتانی بدل شدہ بہ نون چنانکہ آویج و آونج و چہ خطا شد کہ صاحب برہان ذکر نعتی کرد کہ صاحبان جہانگیری و جامع ہم ذکرش کردہ اند۔ اسم جامد فارسی زبان است و بس۔ مخفی مباد کہ بسپایہ بجای خورش می آید و (بسپت مایہ) ہم ولیکن قیاس ما اوّل الذّکر را پسند میکند و صراحت ماخذ ہر یکی بجایش کنیم (اردو) کہنگالی۔ کہنگلی۔ مؤنث۔ ایک دوا کا نام ہے جس کا مشہور نام معلوم نہ ہو سکا سوا اس کے کہ صاحب محیط نے ہندی نام کہنگالی لکھا ہے اور صاحب ساطع نے کہنگلی۔

بسانی بقول سفرنگ در ہفدہمی فقرہ نامۂ شت ساسان نخست۔ بکسر بای ابجد و سین مہملہ با الف و نون با تحتانی معروف بمعنی متکثرہ و بسیار **مؤلف** عرض کند کہ بس بمعنی بسیار بجایش گذشت و الف و نون زائد تان در آخر اوست پس بسان مزید علیہ بس و تحتانی آخرہ را مجہول دانیم کہ یای وحدت است چنانکہ بسیار و بسیاری۔ فارسیان ہر یک یا را معروف خوانند ازینجاست کہ محقق مذکور صراحت تحتانی معروف کردہ دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بس۔

بسانیج بقول شمس ہمان گیاہی کہ ذکرش بر بسانج گذشت **مؤلف** عرض کند کہ محقق بی تحقیق حلیۂ لفظ را بیان نکرد عجبی نیست کہ کاتبش تحتانی بر لغت بسانج زیادہ کردہ باشد کہ گذشت یا بسانیج را کہ بہ تحتانی عوض نون می آید بزیادت نون نوشت کہ تحریف کتابت در قلم اوست دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکردہ و حقیقت این بالمعنی بر بسانج گذشت
(اردو) دیکھو بسانج۔

بسانیدن بقول شمس بفتح ہاب کردن **مؤلف** عرض کند کہ این مصدر لیست قائم کردۂ صاحب شمس بدون حوالہ و سند کہ محققین مصادر فرس ازین ساکت و معنی بیان کردۂ او غیر صحیح و لغو کہ ہاب کردن چیزی نیست و ہاب ہم در السنۂ فارسی و عربی یافتہ نمی شود جز این کہ صاحب انند بر ہاب گوید کہ زجری است اسپ را اگر بر بنای قیاس این را قائم کنیم بمعنی مشابہ کردن با چیزی درست می شود چرا کہ بسان بمعنی مثل و مانند بجای خودش مذکور شد و تحتانی معروف با علامت مصدر دن موافق قاعدۂ فارسی است ولیکن بدون سند استعمال این را تسلیم نہ کنیم **(اردو)** ناقابل ترجمہ۔

بساوند بقول سروری بہ سین مہملہ و واو بر وزن دماوند (۱) بمعنی قافیۂ شعر باشد (لبیبی ؎) ہمہ بادو ہمہ خام و ہمہ سست ۔۔ معانی بازگونہ با بساوند ۔۔ صاحب برہان نذکر معنی بالا گوید کہ (۲) ہر دو چیز کہ با یکدیگر مناسبتی داشتہ باشد صاحب ناصری بر معنی اول قناعت کردہ گوید کہ چون در دنبال شعر است پساوند بہ بای فارسی گفتن بہتر است صاحبان جامع و مؤید باتفاق برہان ذکر ہر دو معنی کردہ اند و صاحب

فدائی که از علمای معاصر عجم بود بر معنی اوّل قانع وگوید که با بای فارسی هم آمده - خان آرزو در سراج بذکر قول برہان می فرماید که رشیدی به بای فارسی تحقیق کرده ومعنی ترکیبی این نسبت بتآخر دارد چه (اوند) کلمۂ نسبت است وگوید که ببای فارسی مناسب است وبمعنی بس کن وکافی نیز درست میشود الاّ آنکه بمعنی اوّل درست تر است لیکن تغلیط ثانی بی جاست (انتہٰی) **مؤلّف** عرض کند که (پساوند) که به بای فارسی می آید اصل است واین مبدّل آن به تبدیل بای فارسی بعربی چنانکه اسپ و اسب ومعنی حقیقی (پساوند) پس آئنده یعنی چیزی که پس ردیف می آید وکنایه از قافیه ومعنی دوم مجاز آن که چنانکه قافیه با ردیف تعلّق ومناسبت دارد هر دو چیز بایکدیگر مناسبت دارنده را هم فارسیان بدین اسم خوانند - مخفی مبادکه آوند کلمۂ نسبت نیست چنانکه خان آرزو نوشته بلکه مبدّل و مخفّف (آینده) که اسم فاعل مصدر آمدن است و (آیند) مخفّف آن و (آوند) مبدلش که تحتانی به واو بدل شود چنانکه انگیل وانگول - الف ممدوده در ترکیب به مقصوره بدل شد وانچه صاحب ناصری (دنبال شعر) را ذکر کرده نسبت آن عرض میشود که قافیه - دنبال ردیف می آید نه دنبال شعر وانچه خان آرزو معنی (بس کن وکافی) را ذکر کند آن متعلّق بمعنی ششم لفظ بس است که ہیچ تعلّق با این ندارد فتامّل -

(اردو) (۱) قافیہ - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکّر - لغوی معنے پیچھے چلنے والا ردیف سے پہلے کا لفظ (۲) وہ دو چیزیں جن میں باہم مناسبت ہو - مؤنث -

بسایہ گریختن استعمال - خود را در سایہ	آوردن و از تمازت آفتاب محفوظ شدن -

(صائب ۵) در آفتاب قیامت چکار خواہی کرد ؎ اگر بسایہ گریزی ز آفتاب این جا ؎	(اردو) سائے میں بھاگنا ـ جانا ـ دھوپ سے بچنا ـ

بسابس اصطلاح ـ بقول مؤید در زبان فارسی بالفتح (۱) سخن ہای باطل و (۲) جاہای خالی را گویند ما این لغت را غیر از نسخۂ مطبوعہ در دیگر نسخ قلمی نیافتیم خیال ما ہمین است کہ ہمان بسباس است کہ می آید ـ تصرف مطبع موحدۂ سوم را زیادہ کردہ است دیگر ہیچ و لیکن عجب آنست کہ ہم او بسباس را ہم بمعنی ہرزہ و ہمینی قائم کردہ و بسابس ہم بہ ہمین معنی گذشتہ است جا دارد کہ تصرف دران خیال کنیم (اردو) دیکھو بسباس ـ

(الف) **بسباس** الف ـ بقول برہان
(ب) **بسباسا** بروزن کرپاس (۱) ہرزہ
(ج) **بسباسہ** و ہمینی را گویند و فرماید کہ (۲) در عربی (بزباز) را گویند (حکیم مختاری ۵) بسرمن کہ چون بخوانی شعر ؎ این ہدل بر نویسی از قرطاس ؎ ای گران جان قلتبان بس بس ؎ زین فضولی و حکمت بسباس ؎ صاحبان جہانگیری و جامع بذکر این می فرمایند کہ در عربی بزباز را گویند صاحبان ناصری و رشیدی و سروری و مؤید ہم ذکر معنی بالا کردہ اند خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ دوای خوشبو و لغت سریست ـ معرب بزباز و (ب) بقول برہان بسین و وم بالف کشیدہ بسریانی نوعی از حرمل عربی است و آن دوائی باشد کہ برگ آن مانند برگ بید بود لیکن کوچک تر از ان و گل آن مانند یاسمن سفید و خوشبو صاحب ناصری گوید کہ بپارسی صندل دانہ و بعربی حرمل نام دارد و اصل این لغت سریانی است و (ج) بقول صاحب سوار السبیل نوعی از حرمل و بفارسی رازیانہ و بقول غیاث

معرّب بزباز و بهندی جاوتری باشد **مؤلف** عرض کند که (بساابس) بمعنی اوّل بجایش گذشت و صراحت ماخذش هم همدر انجا کرده ایم و این قلب بعض است و بس که الف سوم بساابس موخر شد و موحده چهارمش مقدم و صاحب محیط بر معنی دوم (الف) گوید که اسم مغربی بادیان است و هم فنجنگشت را نامند. ما عرض می کنیم که بادیان بجایش مذکور شد و بر (اقومارثون) صراحت کامل گذشت و همدر انجا شاکر بساابس هم کرده ایم که رازیانه هم نام دارد باینحال این لغت مغربی است نه فرس و ذکر فنجنگشت بر انثلق و ارتد گذشت که ورای بادیان است حالا عرض می شود نسبت (ب) که بقول صاحب محیط لغت عربست که بشامی ورکیه و بیونانی ماقن ولاثن والماقن و آلاثن. و برومی عوسیا و فرسیا و بفارسی بزباز و چارگون و بهندی جاوتری گویند و ما اشاره این بر معنی اوّل (بزباز) و صراحت کافی بر انگدان کرده ایم و متحقق است که این هم لغت فارسی نیست و نسبت (ج) عرض می شود که همان (ب) باشد که الف آخر بدل شده به های هوّز چنانکه یاسا و یاسه و ذکر رازیانه بر اقومارثون گذشت که مرادف معنی دوم انگدان است دیگر هیچ و اینقدر متحقق که اینهم لغت فارسی نیست **(اردو)** (الف) (۱) دیکھو بساابس کے پہلے معنے (۲) دیکھو اقومارثون۔ بادیان اور انثلق اور ارتد (ب) اور (ج) دیکھو انگدان کے دوسرے معنے۔

بساجج این همان است که ذکرا این معه صراحت ماخذ بر بساتج مذکور شد **(اردو)** دیکھو بساتج

بسبجد بقول مؤیّد یعنی قصد و اراده کند و کارسازی و استعداد نماید **مؤلف** عرض کند که موضوع صاحب مؤیّد الفضلا با کتابت مطبع نولکشور جمع شده متقاضی آنست که محققین در دریافت حقیقت جگر کاوی کنند و شک نیست که فضلا این را در پابند حقیقت

جویان کم سواد در بحر مغالطه غوطه ها خورند همانا این نسخۂ ایست مؤید الفضلا۔ قیاس می خواهد که صاحب مؤید بسنجد را به نون سوم قائم کرد و کاتب مطبع نون سوم را بموحده بدل کرد و بسنجد به نون سوم هم در نسخ قلمی مؤید یافته نمی شود پس عجبی نیست که این لغت از اضافۂ مطبع باشد و ضرورت نداشت که آنرا قائم کنند و بشکل اسم جامدی بیان کنند زیراکه اصل این سنجد است و موحدۂ اول زائد و سنجد مضارع مصدر سنجیدن که بجایش می آید۔ آری این بهترین تائید فضلاست که از مضارع خبردار شوند و این بدترین کار محققین است که مشتقات مصادر را بصورت اسم جامد ذکر کنند (اردو) دیکھو سنجیدن یہ اس کے تمام معنوں کے ساتھ مضارع ہے۔

بسبل | بقول شمس در فارسی زبان بقیۂ شراب شب است **مؤلف** عرض کند که غیر ازین محقق بی تحقیق دیگری ذکر این لغت نکرد و این بدین معنی لغتی در فارسی و عربی و ترکی یافته نمی شود و سند استعمال پیش نه شد معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ اعتبار را نشاید (اردو) رات کی بچی ہوئی شراب مؤنث۔

بس بودن | مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی کافی بودن است و سندے که پیش شده است برای (بس باشیدن) ذوقی اردستانی ع) من چراغم کشتنم را حاجت زنجیر نیست ٭ می توان افشاند دامانی که بس باشد مرا (اردو) بس ہونا۔ کافی ہونا۔

بسبیل استمرار | بقول صاحب روزنامچه بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاجار بمعنی علی الدوام **مؤلف** عرض کند که

موافق قیاس و مرکب فارسی زبان است از لغات عربی (اردو) علی الدوام دیکھو بر دوام۔

بسپاتج بقول سروری بالفتح مرادف بسپایہ کہ می آید و بساتج کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مبدل بسپایہ کہ ہای ہوز ش بہ جیم عربی بدل شد چنانکہ ماہ و ماج (اردو) دیکھو بسپایہ

بسپایہ بقول برہان و ناصری و جامع و سراج و رشیدی با بای فارسی بر وزن ہمسایہ ہمان کہ معرب آن بسفایج است **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این بر بساتج بیان کردہ ایم معنی لفظی این چیزی کہ پای بسیار دارد کنایہ از گیاہی و این اصل است و بساتج و بسپاتج و بسپایج و بسفایج ہمہ مبدل این (اردو) دیکھو بساتج۔

بسپوز بقول سروری بسین مہملہ و بای فارسی بر وزن مہموز امر باشد بفرو بردن و بسپوزیدن (سوزنی ۵) ولی را گاہ نہ برگاہ بنشان ؛؛ عدو را چاہ کن در چاہ بسپوز ؛؛ **مؤلف** عرض کند کہ سپوزیدن مرادف سپوختن مصدریست کہ بجایش در ردیف سین مہملہ می آید و جز این نیست کہ بسپوزیدن۔ مزید علیہ آنست بزیادت بای موحدۂ زائد در اولش و ہمچنین بسپوز مزید علیہ سپوز کہ امر حاضر سپوزیدن است۔ صراحت ماخذش ہمدرانجا کنیم و درینجا ہمین قدر کافی است کہ ترک این بر بیان تفوق داشت (اردو) دیکھو سپوزیدن یہ اس کا امر حاضر ہے بای زائد کے ساتھ۔

بست بقول جہانگیری و برہان و ناصری و جامع با اول مضموم (۱) گلزار و (۲) جای را گویند کہ میوۂ خوشبو درانجا بسیار باشد مرادف بسد و بستان۔ **خان آرزو** در سراج بذکر معنی اول و دوم فرماید کہ معلوم می شود کہ معنی بو را ازکلمۂ بوستان دخلی است یعنی جائیکہ دران

بوی گلها و میوه ها باشد پس این عام تر بود از گلستان و مرادف باغ بود که شامل گل و میوه
است و نسبت بسد بدال فرماید که مبدل آنست ودالت دارد که الف و نون بستان از اصل
کلمه نیست درین صورت بست و بستان از عالم شاد و شادان خواهد بود که الف و نون
مزیده محض پس لفظ بوستان علیحده است مرکب از بو و ستان از عالم گلستان و سنبلستان
و لفظ بستان علیحده و معرب همین است که بساتین جمع آن است و فرماید که هذا
نهایة التحقیق بحد لا مزید علیه مؤلف عرض کند که محقق با نام و نشان
بوی حقیقت نبرده و بر معنی (بحد لا مزید علیه) غور نکرده ـ ضرورت نداشت که ازینقدر
مبالغه کار گیرد حالا عرض می شود از تحقیق مزید که اصل این بوستان است که از کلمه بو و ستان
مرکب شد بو بمعنی اوست که شمیم باشد و ستان بقول برهان جای انبوهی و بسیاری چیزها
چنانکه شبستان و گلستان و بوستان و بوستان کنایه ایست از باغ و بستان مخفف
آن بحذف واو چنانکه هوشیار و هشیار و الف و نون این اصلا از عالم شادان نیست
که در شادان و آبادان الف و نون زائد تان است و در ستان الف و نون اصلی است
اگر این هر دو را زائد تان گیریم بعد از انکه آنرا دور کنیم مجرد سین مهمله چیزی نیست و تعریفی
که در معنی ستان بالا گذشت شامل است بر مجموعه لفظ ستان بالجمله چون متحقق شد که
بستان مخفف بوستان است پس بست را مخفف بستان گیریم که الف و نون آخر از بستان
حذف شده بست باقی ماند و معنی دوم حقیقی است یعنی جائے که در ان خوشبو بکثرت است
و کنایه از باغ پس میوه را ازین معنی حقیقی هیچ تعلق نیست محققین بالا بنا و اقفیت ماخذ ذکر

میوہ ہم کردہ اند۔ مخفی مباد کہ مجرد بو در اصطلاح فرس بمعنی خوشبو مستعمل است بر سبیل مجاز وہمین است استعمال معاصرین عجم وچون بالفظ خوش یا بد استعمالش کنند لفظ بو در انجا تعمیم دارد۔ باقی حال ہمین است حقیقت این لفظ باعتبار ماخذ موافق قیاس ومحاورہ واستعمال پس حقیقت جویان بہ تحقیق خان آرزو ودعوای آخرینش کہ در عربی زبان می کند غور کنند واگر برعکس این ماخذ رویم وتحقق می شد کہ بُست بالضم اسم جامد فارسی زبان بمعنی باغ است اندران صورت می گفتیم کہ بستان بزیادت الف ونون زائد تان مزید علیہ آنست وبزیادت واو بوستان مزید علیہ مزید علیہ ولیکن معاصرین عجم می فرمایند کہ بُست بمعنی باغ اسم جامد فارسی زبان نیست جز آن کہ شعرا از بستان محققش استعمال کردہ اند وہمین پسند قیاس است وبُسد بہ ہمین معنی کہ بہ دال مہملہ می آید مبدل این کہ فوقانی بدال بدل شود چنانکہ زرتشت وزردشت وانچہ بستان در عربی مستعمل شد معرب بستان فارسی است (اردو) (۱) باغ۔ مذکر۔ دیکھو باغ (۲) وہ جگہ جہان خوشبو کثرت سے ہو۔ مؤنث۔

(۳) بُست۔ بقول برہان وناصری وجامع بضم اول وسکون ثانی وفوقانی نام ولایتیست مشہور صاحب ناصری صراحت مزید کند کہ این ولایت درخراسان واقع واز انجاست ابو الفتح بستی وزیر سلطان محمود (انوری سہ) مدہ ارچنہ شد وگرنی نے ؎ نہ تو در بصرہ نہ من در بست ؎ **مؤلف** عرض کند کہ جادارد کہ نظر بہ شادابی این مقام آنرا بہ بست موسوم کردہ باشند واللہ اعلم (اردو) بُست۔ خراسان میں ایک ولایت کا نام ہے۔ مؤنث۔

(۴) بُست۔ بقول برہان وناصری وجامع بالضم نام قلعہ ایست مشہور صاحب ناصری

صراحت مزید کنند کہ در خراسان است (فرہنگ ـ ع) بدو بخشید مال و خطۂ بست را ـ خان آرزو در سراج گوید کہ این قلعہ در نواح قندہار واقع و فرماید کہ درین قلعہ ہم میوہ ہای خوشبو و گلہای خوب باشد **مؤلّف** عرض کند کہ جادارد کہ ہمین باشد وجہ تسمیۂ این مگر قیاس ما تقاضای آن می کند کہ این را بالفتح دانیم و متعلق قرار دہیم بامعنی ششم کہ می آید ـ استعمال این بالضم تصرّف محاورہ بیش نیست **(اردو)** ایک قلعہ کا نام بُست ہے جو خراسان میں واقع ہے ـ مذکر ـ

(۵) بست ـ بقول ناصری بالکسر نام دیہی است بگردستان سنہ اردلان **مؤلّف** عرض کند کہ جادارد کہ وجہ تسمیۂ این ہم ہمان باشد کہ ذکرش بمعنی سوم کردہ ایم اندرینصورت کسر اوّل تصرّف محاورہ باشد ـ **(اردو)** بست ـ فارسی زبان میں ایک دیہہ کا نام ہے جو گردستان میں واقع ہے ـ مذکر ـ

(۶) بست ـ بقول برہان و ناصری بفتح اوّل ماضی بستن خان آرزو در سراج بذکر اینمعنی گوید کہ مصدر آن نیز چنانکہ بند و بست **مؤلّف** عرض کند کہ حاشا کہ مصدر باشد بلکہ اسم مصدر است و مصدر بستن وضع شد از ہمین اسم کہ علامت مصدر تَن در آخرش زیادہ کردہ اند و معنی حقیقی ہمان سد است کہ می آید و انچہ بمعنی ہفتم این صراحت مزید می شود بر سبیل مجاز است و بس **(اردو)** سد بقول آصفیہ عربی ـ اسم مذکر ـ اوٹ ـ پردہ ـ دیوار ـ روک ـ دو چیزوں میں حائل اور مانع چیز ـ

(۷) بست ـ بالفتح بقول برہان بمعنی سد و بقول سروری سد نمودن و فرماید کہ درین زمان اصطلاح شدہ کہ مردی کہ از بیم باصطبل بادشاہ گریزد یا در مرقد امام زادہ پناہ برد

بنشینند تا بحقیقت امراد برسند" گویند بست نشسته" صاحب جامع فرماید که سدّ پیش نهر و آنرا گویدکه بر در مزار حضرات بفاصلهٔ یک کرده کما بیش از جهت منع در آمدن دواب چوب بست کنند هر گنه گاری یاداد خواهی که درون بست در آید کسی مزاحم حال نتواند شد و خزنه مزارات حضرات مقدسات بحمایت دادخواه فراهم آمده دادا و را از بیداد گرستانند و هم او گوید که بجای چوب بست زنجیر هم کنند (شفیع اثر ۵) زبست عشق اگر عاقلی میا بیرون که حصار عافیتی نیست بهتر از زنجیر" صاحب بحر بذیل مصدر بستن ذکر این کرده ـ خان آرزو در سراج گوید که این معنی متعلق بمعنی ششم است (محسن تاثیر ۵) دزدیدی ای نسیم چه از کوی او غبار" خود را به بست دیده ما میتوان فگند" **مؤلف** عرض کند که قول خان آرزو درست است معنی حقیقی این همان است که بر نشان ششم بست گذشت فارسیان بر سبیل مجاز استعمال این بمعنی بالا کرده اند که همه متعلق به سد باشد یعنی آن حلقهٔ محدود را که در اصطبل شاهی یا مزار بزرگان کنند سد نام نهادند و آنچه صاحب سروری این را بمعنی سد نمودن نوشته تسامح اوست که این اسم مصدر هست نه مصدر و نه حاصل بالمصدر (اردو) درگاہوں یا طویلۂ شاہی کے حصار محدود اور زمین محصور کو فارسیوں نے بست کہا ہے (چار دیواری) مؤنث

(۸) بست ـ بالفتح بقول برهان و ناصری و جامع بمعنی قسمت آبی که برزگران در میان خود کرده باشند صاحب ناصری صراحت مزید کند که گویند مشار آن بستن و کشادن آب بوده خان آرزو در سراج ذکر اینمعنی کرده گوید که ظاهرا بست بمعنی حصه رسد از همین معنی ماخوذ است **مؤلف** عرض کند که (آب بستن در چیزی) بمعنی آب دادن و سیراب کردنش بجائیش

گذشت واز ہمین اصطلاح فارسیان مجرد بست را بمعنی قسمت آبی استعمال کروند وانچہ (بر بست) بجایش گذشت از مصدر (بربستن) است کہ مزید علیہ (بستن) باشد و بربست را ازین ہیچ تعلق نیست (اردو) پانی کی تقسیم۔ مؤنث۔ جو کاشتکار بقدر ضرورت و بقدر گنجایش باہم کر لیتے ہیں۔

(۹) بست۔ بالفتح بقول برہان وجامع بمعنی کوہ صاحب بحر بذیل مصدر بستن ذکر این کردہ خان آرزو در سراج ہم **مؤلف** عرض کند کہ کوہ ہم مثل سدّ یست پس این مجاز بمعنی ششم است وبس (اردو) کوہ۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ پہاڑ۔ جبل اچل۔ پربت۔ گر۔ وہ سنگلاخ قلعہ جو سطح زمین سے بلند ہو (ظفر ۵) تمام بادہ کشی خاک میں ملی ساقی ٭ بس اپنے حق میں یہ اک کوہ ہے گراں ٹوٹا ٭۔

(۱۰) بست۔ بقول جامع و برہان بمعنی گرہ و عقد۔ خان آرزو در چراغ گوید کہ انچہ صاحب برہان بدینمعنی نوشتہ تصحیف کوہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ صاحب برہان ہمینمعنی را و را ہمعنی کوہ نوشتہ پس نہ تسامح است نہ تصحیف و صاحب جامع کہ از اہل زبانست تصدیق این معنی می کند پس قول محقق تصحیف گو درست نباشد و گرہ و عقد را سد گفتن برسبیل مجاز درست است حاصل اینست کہ این مخفف بستہ باشد وبس (اردو) گرہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ گانٹھ۔ بندھن۔ عقدہ (ذوق ۵) ہے بسکہ رکھتا عقدہ کشائی کا دل میں شوق ٭ دیکھا جو نیشکر میں کہیں جا بجا گرہ ٭۔

(۱۱) بست۔ بقول جامع بفتح سین مشدد مرجان و بیخ مرجان **مؤلف** عرض کند کہ

نظر باعتبار محقق اہل زبان مجاز معنی دہم دانیم کہ از گرہ۔ مرجان و بیخ مرجان را استعارہ کردہ اند۔ صاحب محیط بر بسد بدال مہملہ آخر (کہ مبدل بست است) گوید کہ بقول صاحب جامع بحوالہ ارسطاطالیس بسد و مرجان مجرد احد است غیر آنکہ بسد بیخ متخلخل سوراخدار است و مرجان منبسط میشود چنانکہ شاخہای درخت منبسط می گردد و مثل شاخہا متفرع می شود و بہ مرجان فرماید کہ لغت عرب است و بفارسی نیز مشہور بداں و کامہ و خردنک نیز گویند و بہندی مونگھ۔ پروالا۔ پروال نیز نامند۔ و آن حسبی است حجری شبیہ بساق و شاخ درخت و سرخ و سفید و سیاہ می باشد و در بحر یمن در زیر آب از زمین می روید و تا بقدر یک ذراع و زیادہ نیز۔ بہتر آن سرخ و رنگین و بعد آن سپید و سیاہ آن زبون و مزاج آن سرد و خشک در دوم و گویند سرد در اول و آشامیدن نیم درم آن قابض و مجفف و حابس سیلانات و مقوی اجفان و تعلیق آن بر معدہ جہت امراض آن بالخاصہ نافع (الخ)

(اردو) مرجان۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ مونگا۔ حجر البحر۔ ایک قسم کا سوراخدار بحری درخت جسے سمندر کے کیڑے بناتے ہیں یہ اکثر سرخ یا سفید رنگ کا ہوتا ہے اور بحر روم۔ ساحل سسلی جنوبی اٹلی میں پایا جاتا ہے یہ درخت نبات اور سنگ میں شامل ہے فارسی میں اسکو خُردمک کہتے ہیں۔ آپ ہی نے مونگا پر فرمایا ہے۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ مرجان خُردمک۔ حجر البحر۔

(۱۲) بست۔ خان آرزو و چراغ ہدایت گوید کہ بفتح طنابیکہ در اصطبل پادشاہ ایران بندند و رسم آنجا است کہ ہر واجب التعزیریکہ تا سر بست برسد در امان باشد و ہر داد خواہی کہ

در انجا برسد داد خود بیابد (تاثیر ۵) گر بزنگاه دل خسته زلف چون شست است ؎ ستم رسیده علاجش نشستن بست است ؎ (میر نجات ۵) بسته است بمردم سر رہ چشم سیاهش ؎ خون کرده و در بست نشست است نگاهش ؎ - وارسته فرماید که بست را بمعنی طناب اصطبل سلاطین ایران گفتن بقول ثقات آنجا غلط است بلکه آن سرکند است **مؤلف** عرض کند که از هر دو اسناد بالا ظاهر است که مقصود ازین همان معنی هفتم است و بس نمی دانیم که خان آرزو معنی طناب را از کجا پیدا کرد شاید در اصطبل شاهی اسپے را در طناب بسته دید و بست را بمعنی طناب دانست **(اردو)** دیکھو بست کے ساتوین معنے -

(۱۳) بست - بقول بحر (بذیل مصدر بستن) بمعنی منجمد ضد کشاده **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و بدون سند استعمال این معنی را تسلیم نه کنیم که معاصرین عجم بر زبان ندارند اگرچه موافق قیاس است یعنی مجاز معنی دهم **(اردو)** منجمد بقول آصفیه - عربی - سردی سے جما ہوا - بستہ -

(۱۴) بست - بقول بحر (بذیل مصدر بستن) بمعنی حریر منقش **مؤلف** عرض کند که حیف است که سند استعمال این پیش نه شد - دیگر محققین و معاصرین عجم ازین ساکت و خلاف قیاس هم جزین که حریر نقش بسته را بست گفته اند بدون سند استعمال از تسلیم این قاصریم **(اردو)** وه حریر جس پر نقش و نگار ہو - مذکر -

(۱۵) بست - بقول غیاث بالضم و فتح راگویند که منحوس است بمقدار دوازده ساعت که بعد از سه شبانه روز بسبیل دور می آید مبدار آن از هنگام ابتدای اجتماع شمس و قمر است

وبہندی آنرا بھدرا نامند **مؤلف** عرض کند کہ بدون سند استعمال اینمعنی را تسلیم نہ کنیم کہ معاصرین عجم ومحققین فارسی زبان ازین ساکت۔ طالب سندمی باشیم (اردو) بھدرا بقول ساطع سنسکرت میں نامبارک وقت کو کہتے ہیں۔ نامبارک وقت مذکرہ برسی عست، نوشت

(۱۶) بست۔ بالکسر بقول غیاث مخفف بیست کہ ترجمہ عشرین است **مؤلف** عرض کند کہ بعض فارسیان بیست را بہ زیادت تحتانی دوم اصل دانند واین را بحذف تحتانی مخفف آن وبعض برانند کہ این اصل است وبیست مزید علیہ این بزیادت تحتانی برای اظہار کسرہ بخیال ما بیست بہ تحتانی دوم اصل است ماخوذ از بیس کہ بقول ساطع در سنسکرت ترجمہ عشرین عربی است فارسیان فوقانی زائدہ درآخرش زیادہ کردہ بیست کردند چنانکہ پاداش وفرامش را پاداشت وفرامشت پس مفرس باشد واین مخفف آن بحذف تحتانی۔ ازینجاست کہ تمام محققین بست را ترک کردہ اند وبیست را باتحتانی دوم ذکر کردہ واین دلیل اصلیت است (اردو) بیس بقول آصفیہ۔ ہندی بست کا ترجمہ آپ ہی نے اس پر فرمایا ہے ممتاز۔ ایک درجہ بڑھا ہوا (معلوم ایسا ہوتا ہے کہ چونکہ بیس کا رتبہ عشرات میں دس سے ایک درجہ بڑھا ہوا ہے اسکو بیس کہا گیا۔ مؤلف)

بستان پیرا اصطلاح۔ بقول شمس باغبان **مؤلف** عرض کند کہ مخفف (بستان پیرا) باشد بضم اول وفتح بای فارسی۔ اسم فاعل ترکیبی از (بستان پیراستن) کہ باغبان بہ قطع برگ و شاخ بیکار پیرایش بستان کند۔ نون بستان حذف شد چنانکہ ایشان وایشا واین وای اگرچہ صاحبان تحقیق ازین ساکت ولیکن ما از زبان صاحبان عجم شنیدہ ایم (اردو) باغبان۔ دیکھو باغبان

بستاخ بقول سروری بروزن و معنی استاخ کہ گذشت و بحوالۂ فرہنگ گوید کہ بیستاخ بزیادت تحتانی ہم می آید صاحب جہانگیری فرماید کہ مرادف گستاخ و استاخ (امیر خسرو ؎) بزرگی کردن ارچہ نارواییست ٭ نہ کبر است این کہ فرّ پادشاہیست ٭ اگر نبود بچشم خاصگان نازش ٭ زبستاخی کہ دارد عام را باز ٭ (کلامی اصفہانی ؎) بعہد عدل تو بستاخ ننگرد بلبل ٭ بسوی عارض گلبرگ و طرّۂ شمشاد ٭ صاحب رشیدی فرماید کہ بالکسر است صاحب برہان این را بروزن گستاخ گوید و مرادفش۔ صاحبان ناصری و جامع و ہفت ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج بہ نقل قول برہان می فرماید کہ بروزن گستاخ غلط است کہ اہل فرہنگہا بکسر آوردہ اند و فرماید کہ بیستاخی بزیادت تحتانی (کہ می آید) دلالت صریح دارد کہ بکسر اوّل است چنانکہ نشتر و نیشتر وافتاد و اوفتاد **مؤلّف** عرض کند کہ ما بر استاخ عرض کردہ ایم کہ اصل است و گستاخ مبدّل آن و حالا عرض می شود کہ این مبدّل گستاخ است کہ کاف فارسی بہ موحّدہ بدل می شود چنانکہ گلغونہ و بلغونہ صاحب جامع القواعد ہم ذکر این تبدیل کردہ و از این سلسلۂ تبدیل متحقّق است کہ این ہر سہ لغت بالضّم باشد و کسر اوّل تصرّف محاورہ و استعمال فارسیان وانچہ خان آرزو بالکسر را صحیح داند و بالضّم را حکم غلط می دہد و بر صاحب برہان اعتراض می فرماید و بر دعوای خود بیستاخ بہ تحتانی را دلیل گیرد۔ مقتضای عادت اوست ہرگاہ تسلیم کردیم کہ فارسیان (لغت بالضّم) را در محاورۂ خود بالکسر ہم خوانند پس چہ عیب است کہ باظہار کسرہ تحتانی زیادہ کردند و این دلیل آن نیست کہ بستاخ را بالضّم نگیریم و اگر بستاخ را بالکسر بنفسہ اسم جامد دانیم امر دیگر است ولیکن وجود

گستاخ و استاخ بالضم و وجود قاعدۂ تبدیل کاف فارسی بہ موحدہ تقاضای آن می کند کہ این را مبدل گستاخ دانیم چنانکہ گستاخ مبدل استاخ است ۔ فتامل (اردو) دیکھو استاخ کے دوسرے معنے اور گستاخ ۔

بستار بقول سروری و رشیدی و برہان و جامع و سراج و ہفت و انند با اوّل مکسور و بثانی زدہ (۱) سُست ۔ و (۲) نااستوار را گویند (حکیم ناصر خسرو ؎) عروۃ الوثقی حقیقت مہر فرزندان اوست، ؛ شیعہ است آنکس کہ اندر عہد او بستار نیست ؛ صاحب ناصری گوید کہ اصل این بی استوار بود **مؤلف** عرض کند کہ خیال ناصری درست است کہ از (بی استوار) تحتانی والف اوّل و واو حذف شدہ ۔ بستار باقی ماند و لفظ سُست کہ در تعریف این داخل شد اگر آنرا قائم داریم و سند استعمال بدست آید مجاز معنی دوم دانیم باین حال معنی اوّل و دوم را با اعتبار سروری و ناصری و جامع کہ از اہل زبانند قائم کردہ ایم (اردو) (۱) سُست بقول آصفیہ کمزور ۔ کم طاقت ۔ عاجز (۲) نااستوار ۔ غیر مضبوط ۔ کہہ سکتے ہیں ۔

بستاک بقول شمس بالفتح نام تاجی کہ از گلہا بافند و اہل ہند سہرہ خوانند **مؤلف** عرض کند کہ این ہمان (بساک) می نماید کہ ذکرش بالا گذشت محقق بی تحقیق یا کاتبش در کتابت دو نقطہ زائد کردہ تصحیف کرد ۔ دیگر ہیچ ۔ محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو بساک ۔

بستام بقول جہانگیری و برہان و جامع و ہفت و مؤید و شمس و موارد با اوّل مکسور و بثانی زدہ (۱) بسند باشد کہ آنرا تباری مرجان خوانند (امیر خسرو ؎) جہان کہ نزد خردمند

دفتر ضحک است بلکه به نیم خنده نیز زد از ان لب بستام بلکه صاحب رشیدی گوید که خطای صاحب
فرهنگ است که این را بمعنی مرجان نوشته ودر شعر خسرو بسّام است بمعنی تبسّم کننده نه
بستام - صاحب ناصری تائید خیال رشیدی می کند و می فرماید که مرزا مهدی خان استرابادی منشی
نادرشاه در تالیف خود که درّه نادره نام دارد غلط می نویسد که " اسپ سواری شاه را بستام
بستام آراسته بیاوردند " و فرماید که این خطا از اشتباه صاحب جهانگیری بدو دست داده
است - خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا واختلاف رشیدی هیچ تصفیه نکرد و گوید که (۲)
نام شهری از ولایت قومس که اوّل خراسان است و فرماید که قومسی این را بطای مطبقه
بنام خال پسر ویرو نام شهر مذکور گوید ولیکن بتای منقوطه صحیح است چرا که طا در فارسی اصل
نیست و ظاهرا بسطام به طای مهمله معرّب آنست نیز فرماید که دور نیست که بانی این شهر خال
پسر ویرو باشد که بنامش مشهور شده **مؤلف** عرض کند که صاحب جامع که محقق اهل زبانست
با جهانگیری و برهان وغیره هم متفق اند وجهی نباشد که این را بمعنی اوّل صحیح ندانیم سیما بدین
وجه که بستّ بمعنی هم گذشت و قیاس ما این است که فارسیان بستان را که بمعنی باغ می آید
به تبدیل نون بامیم (چنانکه کبین و کبیم) بمعنی جای گرفته باشند که دران مرجان بکثرت باشد
و بمجاز مرجان را هم گفته باشند و جا دارد که بر بستا که مخفف بستان است میم تخصیص آوردند
چنانکه نوزده و نوزدهم واستعمال این در تالیف مرزا مهدی خان استرابادی تائید قول
جامع کند - صاحب ناصری که باتّباع رشیدی سند خان استرآبادی را خطای او قرار می دهد
بی جاست اگر تسلیم کنیم که در کلام میر خسرو بسّام است اندرین صورت هم تکذیب بستام نمی شود

بلکہ سند مذکور برای بستام نباشد پس اعتراض رشیدی مبنی بر این است کہ او تصحیح نقل کلام میرخسرو کردہ بر جہانگیری اعتراض می کند اگر جہانگیری سند غیر متعلق را بوجہ غلطی کتابت نقل کردہ باشد لازم نمی آید کہ تحقیق لغت را غیر معتبر دانیم خصوصاً بحالتے کہ خان آرزو و صاحب جامع تائیدش می کنند کہ اہل زبانند (اردو) (۱) مرجان دیکھو بست کے گیارھویں معنے (۲) بستام۔ ولایت قومس کے ایک شہر کا نام۔ اور خال پرویز کا نام۔

بستان بقول جہانگیری و جامع و ناصری و برہان مرادف معنی اوّل و دوم بست بمعنی (۱) گلزار و (۲) جای کہ میوہ ہای خوشبو در انجا باشد (منوچہری و امغانی ۵) بوستان بانا۔ حال و خبر بستان چیست ؎ اندرین بستان چندین طرب مستان چیست ؎ صاحب سوار السبیل این را معرب بوستان گوید۔ بہار گوید کہ این فارسی معرب است و می فرماید کہ با لفظ خوردن کنایہ از رستنی و نباتات باغ خوردن **مؤلف** عرض کند کہ (بوستان خوردن) در ملحقات بوستان بجایش می آید و ما از ماخذ این برا اوّلین معنی بست بحث کافی کردہ ایم (اردو) دیکھو بست کے پہلے اور دوسرے معنے

بستان آرای اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی باغبان **مؤلف** عرض کند کہ خلاف قیاس نیست کہ اسم فاعل ترکیبی است و کنایہ باشد کسی کہ بستان را بیاراید و بپیراید ہمان باغبان است (اردو) باغبان۔ دیکھو بستان پیرا

بستان ابروز اصطلاح۔ ہر دو ہمان
بستان اپروز (بستان افروز) کہ می آید و این ہر دو مبدل آن است کہ فا بہ موحدہ و بای فارسی بدل شود چنانکہ فروزیدن و بروزیدن و فام و بام (اردو) دیکھو بستان افروز۔

بستان افروختن (۱) مصدر اصطلاحی۔ صاحب

(۲) بستان افروز | اصطلاح صاحب آصفی مذکّر (۱)
از معنی ساکت و. بر (۲) فرماید کہ گل تاج خروس
است صاحب سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا نسبت
معنی دوم گوید کہ گلی باشد کہ سرخ مردش نیز
گویند و بوی ندارد و بعضے گویند کہ سرخ مرد نوعی
از بستان افروز است (سیف اسفرنگی ؒ)
گر بخواہی بدم سرد صبا در گیرد ؛ در شبستان
چمن شعلۂ بستان افروز ؛ و بحوالۂ نسخۂ حلیمی
می فرماید کہ (بستان ابروز) نیز بنظر رسیدہ کہ
بجای فا - موحّدہ باشد و گفتہ اند کہ آنرا (گل
یوسف) نیز گویند صاحبان جہانگیری و رشیدی
و برہان و ناصری و جامع و سراج و بحر ہم ذکر
این کردہ اند صاحب برہان اینقدر صراحت
مزید کند کہ بعضے اسپرغم را کہ ضمیران باشد
گفتہ اند و بجای فا - بای فارسی ہم آمدہ
صاحب محیط بر (بستان افروز) فرماید کہ اسم
فارسی است و بعربی (حبق بستانی) و (زینۃ الریاحین)
و (درج الامیر) و (حماحم) و بفارسی (تاج خروس)
و (گل حلوا) و (گل یوسف) و بہندی (کلغا)
و (مہورا) خوشبو نیست و بہترین آن کہ در سایہ
خشک شود - جمیع اجزای آن سرد و خشک
در اوّل و گویند در دوم - قابض و رادع
و برای معدہ و کبد حارّ ملتہب نیکو و مسکّن حرارت
و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلّف عرض**
کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و کنایہ از
گلی کہ تعریفش بالا گذشت و آنچہ صاحب آصفی
بر بنیاد (۲) مصدر (۱) را قائم کردہ است
ضرورت نداشت (سعدی ؒ) خطمی و خیری
و نیلوفر و بستان افروز ؛ نقشہای کہ در و
خیرہ بماند ابصار (اردو) کلغا - بقول
آصفیہ ہندی - اسم مذکّر - ایک سرخ رنگ کے
پھول کا نام جس میں خوشبو مطلق نہیں ہوتی -
تاج خروس - بستان افروز -

بستان بان | اصطلاح - بقول بحر

باغبان **مؤلف** عرض کند کہ بترکیب باغبان وموافق قیاس است وصراحت ماخذ این ہمہ را انجا کردہ ایم ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم کہ از نظر ما نگذشت **(اردو)** دیکھو باغبان

(۱) **بستان بخت** | استعمال۔ (۱) مرکب اضافی
(۲) **بستان بیان** | است باضافت تشبیہی

(۳۹۱۰) (۳۹۱۱)

کہ فارسیان بخت را بہ بستان تشبیہ دادہ اند پس مراد از بخت است وبس (ظہوری ؎) ومداز شورہ زار طالع من خار گلہائے ٭ کہ رنگا رنگ در بستان بخت دیگران باشد ٭ و (۲) ہم مرکب اضافی باضافت تشبیہی ومراد از بیان (ولہ ؎) رود بر لفظ را خار بلای عاشقی در پا ٭ گل تعریف حسنت چون ز بستان بیان روید ٭ **(اردو)** (۱) بستان بخت۔ قسمت کیلئے (۲) بستان بیان۔ بیان کے لئے ... ترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بستان پیرا | اصطلاح۔ بقول جہانگیری ورشیدی وبرہان وجامع وبحر باغبان۔ بہار ذکر (بستان پیرای) بزیادت تحتانی کردہ کہ مزید علیہ ہمین است (انوری ؎) بردہ رضوان بہشت از پی پیوندگری ٭ از تو ہر فضلہ کہ انداختہ بستان پیرای ٭ صاحب ناصری درست گوید کہ باغبان پیرایش دہندہ باغ است کہ گیاہ ہا و شاخ ہای خشک را زدہ از باغ بیرون می ریزد خان آرزو در سراج فرماید کہ مجاز است وبحوالۂ رشیدی گوید کہ حقیقتے کہ از رشیدی معلوم می شود خطاست **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت طلبان مشتاق علم خطای رشیدی باشند و ما تسکین شان می کنیم کہ آنچہ رشیدی بمعنی باغبان لفظ مجاز را شامل خان آرزو نہ نوشت ہمین خطای اوست۔ ما می گوئیم کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی پیرایندہ بستان وکنایہ از باغبان کہ کار او پیراستن باغ است واین کنایہ قریب بمعنی حقیقی است۔ پس باصول خان آرزو خطای اوست کہ صراحت حقیقت

ہمچو مانکرد وای بربن طرز تحقیق او (اردو) دیکھو باغبان۔

بستان پیراستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت وسندی که پیش کرد ہمان است که بر (بستان پیرا) گذشت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی صاف وپاک کردن بستان از خس وخاشاک وشاخہای خشک درختان است وبس (اردو) باغ میں کاٹ چھانٹ کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (کاٹ چھانٹ کرنا) پر فرمایا ہے قطع وبرید کرنا۔

بستان خوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده واز سندش (انوستان خوردن) پیدا است که بجایش می آید وآن بقولش کنایہ باشد از خوردن نباتات و رستنی ہای باغ چنانکه (سعدی ؎) نه در کوه سبزه نه در باغ شخ ؏ ملخ بوستان خوردو مردم ملخ ؏ مؤلف عرض کند که خوردن درین جا بمعنی چریدن است وبس (اردو) باغ چر جانا۔

بستان زاده اصطلاح۔ بقول وارستہ وبہار مرادف گلستان زاده وبقول بحر گل و سبزه ومحققین اول الذکر ہم بر (گلستان زاده) بامعنی بحر اتفاق دارند این کنایہ موافق معنی حقیقی است یعنی گل وسبزه که پیدا می شود در باغ گویا زاده بستان است ولیکن ہر نبات و درخت را ہم درین تعریف داخل توان کرد وخیال نازک می خواہد که این را مخصوص داریم باثمر درختان ثمره دار وگل درختان بی ثمر که تولد این در علم نباتات از نر وماده درختان ثابت است (میر الہی ہمدانی ؎) در باغ خوش است آسمان گون زنبق ؏ کز بوی دہد دماغ را ہم رونق ؏ این طفل کبود پوش بستان زاده ؏ از صفحه دشت بایدش داد سبق ؏ مخفی مباد که ازین سند ہم گل ثابت است

ودر اسناد (گلستان زادہ) ہم مقصود از سبزہ بنظر نیامد پس بقیاس عام اگر سبزہ را داخل معنی کنیم لازم می آید کہ درختان را ہم واگر بقیاس نازک گل را گیریم باید کہ میوہ را ہم (اردو) پھلوں سبزہ ۔ میوہ ۔ مذکر ۔

بستان سرا اصطلاح ۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ باغی کہ در صحن خانہ سازند وآن قلب سرابستان است زلّہ بردارش (بہار) ہمزبانش وصاحب بحر ہم ذکر این کرده (صائب ے) ہست تا دامن کشان سروی درین بستان سرا ٭ از گریبان دست ما کوتاه کردن مشکل است ٭ (ولہ ے) تا مگر داغی بدست آرم درین بستان سرا ٭ ہمچو برگ لالہ سرتا پا جگر گردیده ایم ٭ مؤلّف عرض کند موافق قیاس است (اردو) خانہ باغ ۔ مذکر ۔ دیکھو باغ ۔

بستان شیرین اصطلاح ۔ بقول سروری وبرہان وجامع وسراج وبحر نام نوائیست کہ مطربان نوازند ۔ بہار گوید کہ این را باغ شیرین نیز خوانند مؤلّف عرض کند کہ نظر بر اعتبار صاحبان سروری وجامع کہ از اہل زبانند این را کنایہ دانیم ومرکّب توصیفی است و (باغ) شیرین بجای خودش گذشت وحقیقت آن باصراحت ماخذش ہم در آنجا مذکور (اردو) دیکھو باغ شیرین ۔ جس کا اردو نام معلوم نہ ہو سکا ۔

بستان غم استعمال ۔ غم باشد کہ فارسیان غم را بہ بستان تشبیہ دادہ اند (ظہوری ے) در اقلیم عشق است باد و بہاری ٭ کہ از بید بستان غم برگرفتند ٭ (اردو) غم ۔ مذکر ۔ فارسیون نے غم کو (بستان غم) کہا ہے اور بستان کے ساتھ تشبیہ دی ہے ۔

بستان کردن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ بمعنی درست کردن وساختن بستان است (باقر کاشی ے) اگر ہنگام باغ وراغ

(۲۱۱۲)

نبود٭ میان خانہ بستان می توان کرد٭ (اردو) باغ بنانا۔ باغ تیار کرنا۔ باغ لگانا۔

(الف) **بستان گرد** اصطلاح۔ صاحب (ب) **بستان گردیدن** بحر ذکر (الف) کرد گوید کہ (۱) بمعنی نظارگی و تماشای باغ است صاحب آصفی بذکر معنی اوّل فرماید کہ معنی ترکیبی این (۲) گردندہ در بوستان و ہم او (ب) را قائم کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ سیر باغ کردن و گشت کردن در باغ ولیکن (الف) را بمعنی اوّلش بدوان سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ خلاف قیاس است و بمعنی دومش اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس (طغرای مشہدی ؎) ایاغی باین بوستان گردده٭ گل سرخ بستان می زرد ده کو مخفی مباد کہ درین سند پیش کردہ آصفی استعمال (بوستان گرد) است عیبی ندارد کہ (۱) بستان مخفف بوستان باشد (اردو) (الف) باغ کا تماشا۔ مذکر۔ باغ کی سیر۔ مؤنث۔ (۲) باغ کی سیر کرنے والا (ب) باغ میں سیر کرنا پھرنا۔

بستانی استعمال بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالضم و کسر نون (۱) منسوب بہ بستان و (۲) بمعنی باغبان و (۳) بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی بقول مؤلف عرض کند کہ معنی اوّل حقیقی است بزیادت یای نسبت بر لفظ بستان و معنی دوم کنایہ باشد کہ کسی کہ بہ باغ منسوب است باغبان باشد معنی سوم ہم ازہمین قبیل است (ظہوری ؎) بستانیان گلخن کوی محبتیم٭ خاشاک خشک را گل تر نام کردہ ایم٭ (اردو) (۱) وہ چیز یا شخص جو باغ سے منسوب ہو۔ مؤنث۔ مذکر۔ (۲) مالی۔ مذکر۔ دیکھو باغبان

(۳) ترکاری ۔ بقول آصفیہ ۔ مؤنث ۔	بھاجی ۔ ترہ ۔ ساگ پات ۔ بقلہ ۔

بستاوند بقول جہانگیری ورشیدی و جامع بااوّل مضموم وثانی زدہ زمینی راگویند که پشته پشته باشد۔ صاحب برہان گوید که بفتح واو زمین ناہموار را نیز گفته اند صاحب ناصری می فرماید که اصل این (پشته وند) بود یعنی پشته مانند شین معجمه به مہمله بدل شد و فرماید که بضمّ اوّل بهتر از فتح است ۔ خان آرزو در سراج گوید که این ظاہرا مرکّب است از بست که بمعنی کوہ گذشت و آوند کلمهٔ نسبت است پس بفتح اوّل باید **مؤلّف** عرض کند که ضمّ اوّل که در استعمال و محاورهٔ فارسی است تقاضای آن می کند که ماخذ بیان کردهٔ ناصری را بهتر از خان آرزو دانیم ۔ پشته را بستا کردند که بای فارسی بدل شد به عربی چنانکه اسپ و اسب و شین معجمه به مہمله چنانکه کشتی و کستی و ہای ہوّز به الف چنانکه خاره و خارا و مرکّب کردند با آوند و وند بقول برہان بمعنی صاحب و قتیکه در آخر کلمه در آورند چنانکه (دولت وند) معنی لفظی این پشته دارنده و کنایه از زمین ناہموار و پشته پشته (اردو) ناہموار زمین جس میں ٹیلے ہوں ۔ مؤنث

بستاوه بقول سروری بوزن درگاه بمعنی ساز سفر مطلقاً **مؤلّف** عرض کند که سکوت دیگر محقّقین تعجب خیز است و معاصرین عجم بر زبان ندارند جز من نیست که فارسی قدیم باشد و اسم جامد و اگر از قیاس کار گیریم وضع شد از بسته که ساز و سامانی که برای سفر می بندند و الفی زیاده کردند پیش از ہای ہوّز برای سهولت استعمال و تخصیص معنی چنانکه مہار و مہاره و دیگر ہیچ (اردو) ہمسفر کا سامان و سلمان ۔ مذکّر ۔

بست پایہ اصطلاح۔ این ہمانست کہ ذکر این بر (بساغ) بحوالۂ صاحب محیط کردہ ایم کہ بر بسفانج نوشتہ است و او ذکر این۔ بطور مستقل ہم بجایش کردہ حوالۂ بسفانج می کند این ہمان (بس پایہ) است کہ بجایش گذشت کہ عربی آن (کثیر الارجل) است از لفظ بست ہم کثرت مراد است (اردو) دیکھو بساغ و بس پایہ۔

بستج بقول برہان بضم اوّل وسکون ثانی وفتح فوقانی وجیم ساکن معرّب بستاک است کہ می آید و آن صمغی کہ کندر گویندش و بقول بعض گویدکہ صمغ درخت پستہ است صاحب ناصری گویدکہ معنی آخر الذکر درست معلوم می شود زیراکہ بستج معرّب پستہ باشد امّا بکسر اوّل و صاحب سوار السبیل گویدکہ (۲) بالکسر معرّب پستہ فارسی است کہ میوۂ درخت برغند است وہم صاحب برہان برکندر گویدکہ بضم اوّل وثالث صمغی است کہ آنرا مصطکی نامند صاحب محیط بر بستج گویدکہ معرّب پستہ فارسی و گویند اسم عربی کندر است و برکندر فرمایدکہ بضم کاف وسکون نون وضم دال مہملہ اسم فارسی بستج عربی است ولبان نامندش کہ بیونانی طیسردن وسیغروس وبسریانی لبانون وبرومی سیغروس۔ وبہندی کندر وگوند وسالیکا ودر انگلیسی بنجمن خوانند صمغ درختی است خاردار۔ گرم وخشک در اوّل ودوم وبقول شیخ خشک در اوّل باقوّت مجففہ وقابضہ ومنقّحہ وجالیہ اندک و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف عرض کند** کہ حقیقت لوبان برمعنی بنجم باآن نوشتہ ایم وہم او بر پستہ فرمایدکہ اسم فارسی ومعرّب آن فستق وبسریانی بستقی وبیونانی بستاقیاو بفرنگی بستیا وبہندی معروف بہ پستہ وآن ثمر درختی است کہ بفارسی بستر نامند بقول

شیخ الرئیس گرم در آخر دوم و دران قبض و تحلیل و جلا و تنقیہ و تفتیح است و بوجہ خوشبو مقوی (اردو) (۱) دیکھو بان کے پانچویں معنے (۲) پستہ بقول آصفیہ فارسی مذکر ایک میوے کا نام ہے جس کا پوست بادامی اور مغز رنگ میں سبز ہوتا ہے۔ فستق۔

بستر بقول سروری انچہ گسترانند بجہت خوابیدن و بعربی فراش گویند (حکیم فرخی ؎) مست گشت و زبہر خفتن ساخت ؎ خویشتن را کنار من بستر ؎ صاحب ملحقات برہان ہم ذکر این کردہ و بقول فدائی کہ از علمای معاصر عجم است جای درخت خواب بہار گوید کہ گاہے مضاف میشود بطرف خواب و بالفظ آرام و آسایش و آسودگی و راحت و با مصادر افگندن و انداختن مستعمل صاحب سخندان فرماید کہ (بسترت) در سنسکرت بمعنی گستردہ شدہ و ہم او گوید کہ بستر را بزبان سنسکرت بستار نام است صاحب ساطع بر بستار می فرماید کہ بمعنی گستردن و بسط است و بر بستر فرماید کہ بزبان سنسکرت پارچہ را گویند کہ فرش و بساط باشد و بسترا ہم **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان لغت سنسکرت را تفرّیسا استعمال کردہ اند و استعمال این بالغات فرس در ملحقات می آید (اردو) بستر بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ بچھونا۔ فرش۔

بستر آسودگی استعمال۔ مرکّب اضافی بستر راحت است و بستری را گویند کہ بران راحت نصیب شود مقابل بستر غم (ظہوری ؎) پہلو دل ریش شد بر بستر آسودگی ؎ خار صحرای مشقّت غیرت سنجاب باد ؎ (ولہ ؎) ظہوری آن زمان بر بستر آسودگی غلطی ؎ کہ دل از شوق مژگان ہر زمان بر نیشتر غلطد ؎ (صائب ؎) شمع را بالین بر بال و پر پروانہ

(۲۱۸)

است ۱۲ بستر آسودگی خاکستر پروانہ است ۱۲ (اردو)
فارسی ترکیب سے بسر راحت۔ بستر آسودگی کہہ سکتے
ہیں۔ مذکر۔ یعنے وہ بستر جس پر آرام اور راحت ملے

بستر آہنگ اصطلاح۔ بقول جہانگیری
(۱) لحاف باشد صاحب رشیدی فرماید کہ (۲)
چادری کہ بالای بستر کشند و بگسترند (لبیبی ع)
خوشا حال لحاف و بستر آہنگ ۱۲ کہ می گیرند ہر شب
دربرت تنگ ۱۲ و فرماید کہ بعضی معنی چادر شب
گفتہ اند کہ برای گرد نشستن بر بستر و لحاف
گسترند۔ صاحب برہان گوید کہ لحاف و نہالی و
بقول بعض چادر شبی۔ صاحب ناصری گوید کہ
بہ معنی دوم اصل است چہ آہنگ بمعنی کشیدن
است صاحب جامع بر معنی اوّل قانع۔ صاحب
بحر ہمزبان برہان۔ خان آرزو در سراج گوید
کہ مطلق رخت خواب است کہ بگسترانند و بقول
بعض چادری کہ محافظت بستر کند۔ ذلّہ بردارش
بہار و کرامت نذیل بستر کردہ گوید کہ مثلہ و نیز ذکر
معنی دوم کند **مؤلّف** عرض کند کہ لحاف
در عربی زبان جامہ کہ از پنبہ و قز آگندہ باشد
از ہمین است کہ صاحب برہان در معنی این نہالی
را آوردہ آنچہ صاحب ناصری اشارۂ ماخذ کردہ
است مقصودش ہمین قدر باشد کہ قلب اضافت
آہنگ بستر باشد یعنی بستر کش و بستر پوش کہ حفاظت
بستر کند پس معنی دوم حقیقی است و سند لبیبی تائید
معنی اوّل کند و ذکر لحاف کہ در کلام اوست مکرر آمدہ
باشد و بس حاصل اینست کہ معنی دوم اصل است
و معنی اوّل مجاز آن (اردو) (۱) لحاف
اسم مذکر۔ دیکھو بالاپوش کے پہلے معنے (۲) پلنگ پوش
بقول آصفیہ اسم مذکر۔ بالاپوش۔ وہ بڑا کپڑا جو
پلنگ پر بستر کی حفاظت کے واسطے ڈالتے ہیں
یہ کپڑا اکثر چھپا ہوا ہوتا ہے۔

بستر افتادن مصدر اصطلاحی۔ گستردہ
شدن بستر باشد (ظہوری ع) خوش آنکہ ہمیشہ
درت بسترم چنان افتد ۱۲ کہ بالشی بہ سر آستانہ

بگذارم ۔ (اردو) بچھونا ہونا۔

(۱۵۴۴) **بستر افسانہ** استعمال ۔ مرکب اضافی است باضافت تشبیہی کہ فارسیان افسانہ را بہ بستر تشبیہ دادہ اند (ظہوری) گاہی کہ داد نرگس شوخت سری بخواب ۔ از ناز و عشوہ بستر افسانہ پرورش است ۔ (اردو) افسانہ کو فارسیون نے بستر افسانہ کہا ہے ۔ مذکر ۔

بستر افگندن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ گستردن بستر باشد وبس (دانش مشہدی) درمیان خلق نتوان بستر راحت فگند ۔ سرنہم بردامن صحرا چو خواب آید مرا ۔ مؤلف عرض کند کہ از سند بالا (بستر فگندن) پیداست عیبی ندارد کہ فگندن اصل است و افگندن مزید علیہ آن (اردو) بستر بچھانا ۔ دکن مین بچھونا کرنا۔

بستر انداختن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت ۔ مؤلف عرض کند کہ مرادف بستر افگندن است کہ گذشت (فطرت مشہدی) بہر وادی کہ شوقم بستر آسایش انداز ۔ رہ خوابیدہ پہلوی زند بر خواب مخملہا ۔ (ظہوری) بستر بیماری انداختیم ۔ آتشی در استخوان تب زدیم ۔ (اردو) دیکھو بستر افگندن ۔

(۱۵۴۶) **بستر اندازان کردن** مصدر اصطلاحی بمعنی بستر انداختن است و بستر اندازی کردن و بطاہر الف و نون (اندازان) زائدمی نماید (ظہوری) ناتوانان سنگ کوہت بہر بالین چیدہ اند ۔ خاری چینند شاید بستر اندازان کنند ۔ (اردو) دیکھو بستر انداختن و افگندن ۔

(۱۵۴۷) **بستر برچیدن** مصدر اصطلاحی ۔ بمعنی گستردن بستر باشد (ظہوری) برنچیدم بستر آہ ای دریغ ۔ درد بیدردی بدرمان برنخورد ۔ (اردو) دیکھو بستر افگندن ۔

(۱۵۴۸) (۱) **بستر بیتابی** استعمال (۱) مرکب اضافی

(۱۵۴۹) (۲) **بستر بیماری** است کہ فارسیان باضافت

تشبیہی بیتابی را بہ بستر تشبیہ دادہ اند و (۲) مرکب
اضافی بمعنی خودش (ظہوری ۵) گستر انم بہر طاقت
بستر بیتابے ز بالش بیماری زیر سر صحبت نہیم
سند (۲) پر (بستر انداختن) از ظہوری گذشت
(اردو) (۱) فارسیوں نے بیتابی کو بستر کے ساتھ
تشبیہ دی ہے۔ بستر بیتابی۔ بیتابی کو کہہ سکتے
ہیں۔ مذکر۔ (۲) بیماری کا بستر۔ مذکر۔

بستر پرست اصطلاح۔ اسم فاعل ترکیبی
کسی کہ دائما بر بستر خود افتادہ باشد و کنایہ از
سُست و اوشنگن (ظہوری ۵) ز بیماری چہ
راحت پہلو بستر پرستان را ز مبادا از زخم مرہم
سینۂ خنجر پرستان را ز (اردو) بستر پرست
بہ ترکیب فارسی اُس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو
سُست اور کاہل ہو اور رات دن اپنی سُستی
سے بچھونے پر پڑا رہے۔ کاہل۔ دیکھو اوشنگن

بستر خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرد
او معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی
طلب و خواہش بستر کردن معاصرین عجم بر زبان دارند۔
(خان آرزو ۵) بہر صورت کہ در کوی بتان اقدام افتادم
نخواہم بستر و بالین برنگ خون خوابیدم کو (اردو) بستر چاہنا

(الف) **بسترد** (الف) بقول شمس دور کرد و حک کردن و محو صاحب مؤید در
(ب) **بستردن** نسخۂ مطبوعہ بحوالۂ قنیہ گوید کہ بالضم دور کرد و محو ساخت و بحوالۂ شرح
مخزن گوید کہ بمعنی ستردن و حک و محو کردن و نزدیک ستردن بمعنی حلق کردن موی۔ و در
نسخ قلمی دور کردن (کذا فی القنیہ) و بحوالۂ شرح مخزن بمعنی حل کردن و محو ساختن است
و فرماید کہ اما مشہور بمعنی حلق کردہ است۔ صاحب ہفت گوید کہ دور کردن و حک کرد و محو
ساخت و حلق کرد مؤلف عرض کند کہ کم التفاتی و بی تحقیقی صاحب شمس کہ بر الف معنی
مصدری و اسم جامد بیان کرد و مؤید الفضلا نیز برای تائید فضلا۔ پردہ از حقیقت نبرداشت

وہمچون صاحب شمس توجہ خود بسوی معنی مصدری گماشت ماحقیقت این بذیل (ب) بیان بیان کنیم و (ب) بقول جہانگیری با اوّل مکسور بمعنی ستردن یعنی (۱) پاک کردن و (۲) محو ساختن صاحب رشیدی گوید کہ استعمال بہ با بسیار است صاحبان برہان وجامع وسراج ذکر این کردہ اند وصاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید کہ (۳) تراشیدن صاحب بحر این را کامل التصریف گوید ومضارع این بستر د بہ فتح رای مہملہ وہم او برستردن بدون بای زائد بذکر معنی اوّل وسوم قانع وفرماید کہ بیشتر معنی سوم درازالہ مویہا مستعمل وگوید کہ بضم اوّل نیز آمدہ صاحب موارد فرماید کہ مرادف استردن **مؤلّف** عرض کند (استردن) کہ در مقصورہ گذشت اصل است وحقیقت ماخذش ہمدرانجا مذکور وستردن کہ می آید مخفف آن بحذف الف اوّل وبستردن مزید علیہ آن بہ زیادت موحّدہ وصراحت ہمہ معانی بر (استردن) گذشت و (الف) بہ سکون رای مہملہ ماضی مطلق وبہ فتح رای مہملہ مضارع (اردو) الف ۔ ماضی مطلق اور مضارع ہے (ب) کا اور (ب) دیکھو استردن ۔

بستر ساختن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ قرار دادن وکردن بستر است (ازرقی ہروی ۵) ز آب روشن سازیم بستر بالین ٭ ز خاک تیرہ برآریم لولوی شہوار ٭ (اردو) بچھونا بنانا ۔

بستر سمندر اصطلاح ۔ بقول رشیدی و برہان وجامع وبحر وسراج وجہانگیری ومؤلّفات کنایہ از آتش **مؤلّف** عرض کند کہ این کنایت باشد کہ آتش آرام گاہ سمندر است (اردو) دیکھو آتش ۔

بستر شب خواب استعمال ۔ بقول انند بحوالہ غوامض سخن ۔ بستری کہ شب بر دخواب

کنند (شانی تکلو ؎) تا بر سرِ خاکستر گلخن نہ نشینم ٭ خورشید من از بستر شب خواب نخیزد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و (شب خواب) قلب اضافت خواب شب (اردو) وہ بستر جس پر رات میں سوئیں۔ مذکر۔

بستر شدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی قرار یافتن بستر است (امامی ہروی ؎) تا گلش را نافہ مشک ختن بستر شود ٭ سنبلش را تو دہ برگ سمن بالین کند ٭ (اردو) بستر ہونا بچھونا قرار پانا۔

بستر شناختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی تمیز بستر کردن و دانستن بستر را (صائب ؎) ہیچ عضوی بی بصیرت نیست در ملک جنون ٭ ورنہ چون پہلو شناسد بستر بیگانہ را ٭ (اردو) بستر پہچاننا۔

بستر عدل | استعمال۔ مرکب اضافی است بمعنی عدل۔ فارسیان باضافت تشبیہی عدل را بہ بستر تشبیہ دادند (انوری ؎) پہلوی ملک بستر عدل انگہی نبود ٭ کاقبال کرد بالش عالیت آشکار ٭ (اردو) فارسیوں نے عدل کو (بستر عدل) کہا ہے عدل بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ برابری۔ نصفت مساوات۔ انصاف معدلت۔ دادگستری۔

بسترغ | بقول مؤید (مطبوعہ مطبع نولکشور) بفتح یکم و ضمّ سوم بحوالہ لسان الشعرا وادات بر وزن افشرد و فرماید کہ بضمّ با نیز و بقول بعض بفتح۔ رستنی است کہ آنرا اسپرک گویند و قیل گیاہی است کہ رنگ سبز بدان رزند و آن رنگ را اسپرکی خوانند و بحوالہ دستور گوید کہ (۲) پارہ از خوشۂ انگور و خرما و در نسخہ قلمی ہمین معنی بر بستہ غ مرقوم کہ بہ موحدہ و بہ شین معجمہ دوم و رای مہملہ و غین معجمہ می آید و در دیگر نسخ قلمی خلاف حروف این است بالجملہ اسپرک کہ بجای خود ش گذشت

(۱۶۴۴)

بران اشارهٔ این نیست وانچه از اسپرک حوالهٔ (ارحیقنه) بدست می آید درانجاهم هیچ اشارهٔ این حاصل نمی شود۔ صاحب محیط (بسترع) را بموحّده به سین مهمله و فوقانی وراو عین مهملتین در آخر نوشته گوید که همان اسپرک وبذیل همین گوید که به شین معجمه عوض مهمله هم باشد که آنرا درعربی اکلیل الملک گویند واشارهٔ (اکلیل الملک) بر (ارحیقنه) کرده که گذشت وهم درانجا (استرع) را بالف اوّل لغت سریانی گفته مؤلّف عرض کند که (بشترغ) به موحّده وشین معجمه و فوقانی ورای مهمله وغین معجمه بهمین هردو معنی بیان کردهٔ مؤیّد می آید پس معلوم می شود که این لغت فارسی زبان نیست بلکه سریانی است واصل این همان بسترع وبشترع به سین مهمله و معجمه وعین مهمله درآخر هردوست که صاحب محیط ذکرش کرده وتعریف این بر اسپرک و ارحیقنه گذشت اختلاف بعض حروف درتعریف محقّقین بالا نتیجهٔ تصرّف اهل مطابع وکاتبین باشد دگر هیچ۔ ماقول محیط را که محقّق مفردات طب است معتبر دانیم (اردو) (۱) دیکھو اسپرک اور ارحیقنه (۲) انگور اور کھجور کے خوشے کا ایک حصّه۔ مذکّر۔

بستر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف عرض کند که مرادف بستر ساختن است که گذشت (قاسمی گونابادی ؎) کشان ریش ایشان بتو تا بناف ٭ گهی کرده بستر ازان گه لحاف ٭ (اردو) دیکھو بستر ساختن۔

بستر گستردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف عرض کند که بمعنی حقیقی است (جمالی اصفهانی ؎) ازهران جانب که روآری ازبس نقش بدیع ٭ جبرئیل آنجا بگسترده است گوئی بستری ٭ (ظهوری ؎) که بستر گسترد بهر اسیری ٭ که جز بازوی خود بالین

نمارد ہ (اردو) بستر لگانا یا جمانا۔ بقول آصفیہ کسی جگہ رات بسر کرنے کے واسطے بچھونا کرنا۔ خصوصاً شب میں

بسترم بقول ضمیمۂ برہان بضم اوّل وثالث (۱) جوشش و دمیدگی اعضا باشد و بکسر اوّل (۲) بمعنی بستر اشم و پاک سازم و فرماید کہ بمعنی اوّل باشین منقوطہ ہم می آید۔ صاحب مؤید نسبت معنی اوّل صراحت مزید کند کہ دمیدگی اندام را باد گویند صاحب ہفت گوید کہ ترجمۂ معنی اوّل در عربی بَشر است کہ دمیدگی و جوشش اعضا است با خارش **مؤلف عرض** کند کہ آنچہ بہ شین معجمہ بمعنی اوّل می آید مبدل این باشد چنانکہ کستی و کشتی و ماخذ این جز این نمی نماید کہ بیمار این مرض صاحب فراش می شود پس فارسیان بزیادت (میم تخصیص ہمچون دُہم و دوازدہم) این را بمعنی (مخصوص بستر) برای این مرض وضع کردند و بمعنی دوم مضارع متکلم مصدر (بستردن) کہ گذشت (اردو) (۱) دیکھو از و ب (۳) دیکھو مصدر بستردن یہ اسکا مضارع متکلم ہے

بسترنشین اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) از قبیل مسند نشین **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و بمعنی لفظی این کسی کہ نشست او بر بستر است و (۲) کنایہ از بیمار کہ دائما بر بستر می باشد معاصرین عجم تصدیق ہمین معنی می کنند و فرق در بستر نشین و صاحب فراش این است کہ آن بہ معنی مجرد بیمار است و این بمعنی بیماری کہ نشستن نتواند و دائما بر بستر افتادہ و دراز کشیدہ باشد بوجہ ناتوانی (اردو) (۱) بستر یا بچھونے پر بیٹھا ہوا۔ (۲) بیمار۔ مذکر۔

بستر و بالین نہادن استعمال۔ بستر کردن و بالین بر بستر نہادن است (ظہوری ع)

در خور لیلی و مجنون بستر و بالین نہد ٭ تودہ ہای گل ازین رو تودہ ہای خار داشت ٭

(اردو) بچھونا کرنا۔ اس میں بستر بچھانا اور اسپر تکیے رکھنا دونوں داخل ہیں۔

بستری بودن | اصطلاح - بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار کنایه از صاحب فراش و بیمار بودن است **مؤلف** عرض کند که یای نسبت را بر لفظ بستر زیادہ کردہ اند و بس (**اردو**) صاحب فراش ہونا - بیمار ہونا - دکن میں (فریش ہونا) کہتے ہیں جیسے "وہ دو مہینے سے فریش ہے" یعنی بچھونے پر پڑا ہے اور رہتا ہے -

بست شکستن | مصدر اصطلاحی - بقول وارستہ و بہار و بحر از حد تجاوز کردن (خان خالص ہ)

بردہ از دل کہ خیال ہست ہمت مرا / کہ شکست است نداند دگر این بست مرا

مؤلف عرض کند که بست بمعنی حد بر نشان ہفتمش گذشت و این مرکب از ہمانست (**اردو**) حد سے تجاوز کرنا (حد سے بڑھنا دیکھو از جا بر آمدن)

بستک | بقول رشیدی بالفتح مرتبان کوچک سفالین و چینی - فرماید که (۱) مرادف بستو است که می آید صاحب برہان می فرماید که (۲) بر وزن اُردک صمغ درخت پستہ و بقول بعض (۳) کندر است و بقول بعض صمغی است کندر نام که بعربی لبان خوانندش - صاحب ناصری بذکر معنی دوم گوید که (۴) نام ولایتی از پارس قریب به بحر عمّان و لار و خاک کرمان که حاکمی خاص دارد در انجا کلّا اہل سنّت اند و ذکر (بستو و بستاک) را ہم کردہ تصدیق معنی اوّل کند و فرماید که بستو ہند معرّب آنست و ہم او فرماید که (۵) چوبی را نیز گویند که بدان ماست بر ہم زنند تا کرہ و دوغ از یکدیگر جدا شود و آن را آبخن ہم نامند - صاحب جامع بر معنی دوم و سوم قانع **مؤلف** عرض کند که بمعنی اوّل مرکب است از بست بمعنی ہفتمش و کاف تصغیر بمعنی چیزے کوچک که محدود است و کنایه از مرتبان و بمعنی دوم و سوم اسم جامد است مرکب از ہمان بست که بمعنی سیزدہمش گذشت و کاف تصغیر یعنی چیز کوچکے که بستہ شدہ است و منجمد و اشارہ این بر پنجم کردہ ایم که معرّب

ہمین است نسبت معنی چہارم خیال ما این است کہ ہمان بست باشد کہ بمعنی سومش مذکور شد بزیادت کاف تعظیم یا زائدہ چنانکہ ماک وزلوک و وجہ تسمیہ آن ہم ہمدرانجا گذشت یا ولایتی دیگر باشد کہ تعریفش زائد از بیان بالا معلوم نشد۔ حالا عرض می شود نسبت معنی پنجم کہ این مرکب است با بست کہ بمعنی دہمش گذشت وکاف تصغیر یا تخصیص بمعنی گرہی کوچک یا مخصوص وکنایہ از آلہ کہ سرش گرہ مدوّر دارد کہ بدان ماست را برہم زدہ مسکہ جدا کنند (اردو) (۱) چھوٹا مرتبان مذکر۔ (۲) درخت پستہ کا گوند۔ مذکر (۳) کُندر۔ دیکھو بان (۴) ایک ولایت کا نام بستک ہے جو پارس میں بحر عمّان کے قریب واقع ہے۔ مونث (۵) متھنی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مونث۔ بلونی۔ رئی۔ وہ لکڑی جس سے دہی بلوتے ہیں۔

بستگان اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار باکاف فارسی بمعنی وابستہ **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ بستہ باشد کہ اسم مفعول بستن است بمعنی بستہ شدہ وکنایہ از وابستہ ومتعلق چون خواستند کہ باالف ونون زائد تان مرکب کنند بقاعدۂ فارسی ہای ہوز آخرہ را بہ کاف فارسی بدل کردند۔ جا دارد کہ الف ونون را برای جمع گیریم چنانکہ بچگان اندرینصورت معنی این (۲) وابستگان باشد بمعنی متعلقان چنانکہ ؎ ما ہم از وابستگان یاریم ؎ خیال ما این است ومعاصرین عجم ہا ما اتفاق دارند کہ صاحب رہنما در تعریف این جمع را واحد نوشت (اردو) (۱) وابستہ بقول آصفیہ متعلق۔ دیکھو بازمان (۲) وابستگان (۱) کی جمع۔ بقاعدۂ فارسی۔ اردو میں مستعمل ہے جیسے ؎ ہم وابستگان در دولت سے ہیں ؎

بست گہوارۂ فنا اصطلاح۔ بقول شمس اسیر وگرفتار محنت شدہ دنیا **مؤلف** عرض کند کہ

اگر بست را مخفف بسته و مراد از بندی و گرفتار گیریم - مرکّب اضافی و کنایه از معنی بالا موافق قیاس می شود ولیکن استعمال این از نظر ما نگذشت و دیگر محقّقین اصطلاحات هم ساکت - بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم - معاصرین عجم هم بر زبان ندارند (اردو) محبت دنیا میں گرفتار - دنیادار -

بستگی اصطلاح - بقول فدائی که از علمای معاصرین عجم بود بمعنی (۱) قید و نسبت است - **مؤلّف** عرض کند که حاصل بالمصدر بستن بمجاز است و معنی حقیقی این بندش و مجازاً بمعنی تعلّق چنانکه (دل بستگی) (صائب ع) بستگی کفر است در آئین اصل گشتگان که از کمر زنار رو در بتخانه می باید کشود که (۲) بمعنی بندش و مسدودی چنانکه بستگی گوش (وله ع) تا دخل نباشد نتوان خرج نمودن که از بستگی گوش زبان لال برآید که (اردو) (۱) باندھنے کا حاصل بالمصدر بندش (۲) اسکا ترجمہ بھی لکھ سکتے ہیں جیسے دل بستگی - لیکن مجرد بستگی اردو میں مستعمل نہیں ہے اسکی جگہ تعلّق کا استعمال ہے (۲) بند ہونا کا حاصل بالمصدر -

بستگی داشتن مصدر اصطلاحی - بند بودن (صائب ع) قفل روزی در جوانی بستگی هرگز نداشت که ریخت تا دندان کلید رزق را دندانه ریخت که (اردو) بند ہونا -

بستم بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالکسر (۱) ترجمه عشرین است **مؤلّف** عرض کند میم تخصیص بر بست زیاده کرده اند که بمعنی شانزدهم گذشت و ترجمه این در سنسکرت بشتم است چنانکه صاحب سخندان آورده و این اتحاد قاعده باشد مخفی مباد که آنچه صاحب انند ترجمه این محض عشرین نوشته درست نباشد چراکه در عربی زبان از برای دهم عاشر می آید چنانکه (هذا الیوم العاشر) و از برای دیگر عشرات باید که عشرات را مضاف الیه قرار دهیم که (یوم العشرین) بمعنی روز بستمی (اردو) بیسواں یعنی بیس سے

(۳۶۳۳)

نسبت رکھنے والا۔

(۲) بسم۔ بقول مؤید بمعنی لذت مؤلف عرض کند کہ این را بحر نسخہ مطبوعہ مطبع نولکشور در دیگر نسخ قلمی نیافتیم و این دست تصرف مؤلفین مطبع باشد کہ ہمین قسم کارہا در فرہنگ ہا کردہ اند معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت۔ بدون سند استعمال اعتبار را نشاید

(اردو) لذت۔ مؤنث۔

بستن بقول بحر بالفتح (را) نقیض کشودن وکشادن و فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این بندد۔ نیز فرماید کہ اسم فاعل این نیامدہ و گوید کہ تبدیل سین بنون واز یا ددال ابجد در صیغہ ہای غیر سالم این مصدر سماعیست۔ صاحب موارد ہم ذکر اینمعنی می کند و فرماید کہ حاصل بالمصدر این بست و بند و امر این ہم بند۔ لازم و متعدی ہر دو آمدہ مؤلف عرض کند کہ مقصودش جز این نیست کہ بمعنی بندیدن وبستہ شدن ہر دو باشد۔ بہ تحقیق ما اسم مصدر این ہمان بست است کہ بر معنی ششمش گذشت فارسیان آنرا با علامت مصدر تن مرکب کردہ مصدری وضع کردہ اند از دو فوقانی یکی را حذف کردند و بمعنی (چیزی را بارسن و امثال آن بستن است) مخفی مباد کہ بندیدن ہم بہ ہمین معنی می آید و محققینے کہ ملحقات (بندیدن) را با مصدر بستن متعلق کردہ قواعد تبدیل حروف را بکار بردہ اند سکندری خوردہ اند حاصل این است بندد کہ بقول بحر مضارع بستن است و بہ تحقیق ما مضارع بندیدن باشد کہ می آید و صاحب موارد کہ بند را حاصل بالمصدر بستن قرار می دہد ما آنرا حاصل بالمصدر بندیدن خیال می کنیم و عرض میشود کہ بستن سالم التصریف است نہ کامل التصریف چنانکہ صاحب بحر خیال می کند و آنکہ او بہا در غلط انداخت ہمان مضارع و آنچہ صاحب موارد بند را امر حاضر

بستن خیال می کند تسامح اوست کہ آن امر حاضر
بندیدن است نہ بستن وحقیقت ہمان است
کہ بستن را بوجہ سالم التصریف امر حاضر نیامدہ
و بند وبہ بند امر حاضر بندیدن است کہ در محاورہ
مستعمل است بہار ہم ذکر این معنی کردہ (اردو)
باندھنا۔ بقول آصفیہ کھولنے کے خلاف۔ بندش
کرنا۔ کسنا۔ جکڑنا۔ گرہ لگانا۔ گانٹھ دینا۔

(۲) بستن۔ بقول بحر بمعنی منجمد شدن و گرد و
فراہم آمدن چنانکہ (بستن شکر در چیزی) صنان
موارد وبہار ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف**
عرض کند کہ اسم مصدر این را بامعنی سیزدہم
لفظ بست تعلق است کہ بمعنی منجمد آمدہ و سند
این بر (مصدر مرکب) مذکور شد بالا می آید **اردو**
منجمد ہونا۔ دیکھو بر بستن کے پانچوین معنے۔

(۳) بستن۔ بقول بحر نشو و نما نکردن و
نیفزودن از آنچہ ہست حیف است کہ سند
استعمال پیش نہ شد و دیگر محققین فارسی زبان
و معاصرین عجم ازین معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس است ولیکن بدون
سند استعمال تسلیم نہ کنیم اگر سند استعمال بدست
آید مجاز معنی اول دانیم کہ چون چیزی بستہ شود
نشو و نمای آن بند شود (**اردو**) ٹھرنا۔ بقول
آصفیہ درخت یا پودے یا انسان وغیرہ کا بڑھنے
سے رہجانا۔ قوت نامیہ کا زوال ہوجانا۔

(۴) بستن۔ بقول بحر صورت خیال و نقش
را بستن **مؤلف** عرض کند کہ ما این را تعلق
بہ معنی دہم دانیم کہ بستن در (بستن نگار) بمعنی
کردن نگار است و بستن بمعنی کردن بر نشان
دہش می آید۔ پس ہیچ ضرورت ندارد کہ از
مجرد بستن۔ معنی خیال و نقش را بستن پیدا
کنیم معاصرین عجم و محققین زبان فرس ازین معنی ساکت
اند معلوم می شود کہ صاحب بحر از مصدر مرکب
(بستن خیال) کہ می آید تسامح کردہ است **اردو**
نقش کرنا۔ خیال کرنا۔

(۵) بستن ـ بقول بحر بمعنی پیوند کردن و پیوند
گرفتن چون (بستن آئینه) و (بستن خضاب) بہار
هم ذکر این معنی کرده صاحب موارد همین معنی را پیوستن
نوشته و بسند آن (بستن سخن به کنه) و (بستن
مصرع بیکدیگر) را آورده ـ بخیال ما (بستن آئینه)
متعلق به معنی ہجدہم است که مراد از قائم کردن آئینه
باشد و (بستن سخن به چیزی) متعلق به معنی بست و
دوم که موزون کردن و گفتن باشد و (بستن مصرع
به یکدیگر) بمعنی متعلق کردنش به یکدیگر ـ تعلق دارد
با معنی شانزدهم که علاقه دادن چیزی بچیزے
است و برای ایمعنی البته (بستن خضاب و حنا)
سند است ولیکن طرز بیان محققین خوب نیست بهتر
آنست که عوض پیوند کردن و پیوند گرفتن (مالیدن
و چسپاندن) قائم کنیم (اردو) لگانا ـ ملنا ـ

(۶) بستن ـ بقول بحر بمعنی پیدا شدن و کردن
چون (بستن شگوفه) و (بستن آبله) و انچه
صاحب موارد در (بستن میغ) را بسند این معنی آورده
که می آید و انچه صاحب موارد و بهار بمعنی (بر آوردن
و آوردن) را بوثیقه (آبله بستن) جدا قائم کرده
ضرورت آن ندانیم که تعریف بحر حاوی بر همه
معانی است (اردو) پیدا ہونا ـ پیدا کرنا ـ

(۷) بستن ـ بقول بحر و بهار بمعنی بنا کردن
چون (بستن حصار) صاحب موارد این را
باستناد بالا ساختن و ساز کردن نوشته مؤلف
عرض کند که تسامح اوست که از غور کار نگرفت
ما با صاحب بحر اتفاق داریم که (بستن حصار)
بمعنی بنا کردن حصار است یا قائم کردنش که
بر معنی هفدهم می آید (اردو) بنا ڈالنا ـ بقول
آصفیه ـ بنا ورکنا ـ تعمیر کرنا ـ عمارت بنانا بھی
کہہ سکتے ہیں ـ دکن میں بمعنی تعمیر مستعمل ہے جیسے "
مکان باندھنا "

(۸) بستن ـ بقول بحر بمعنی بند کردن و بند شدن
چون (بستن رخنه) صاحب موارد بر متعدی
قانع مؤلف عرض کند که (بستن در) و

(بستن دکان) بجای خودش می آید که متعلق بهمین
است ۔ مجاز معنی اوّل باشد (اردو) بند کرنا ۔ بند ہونا
(۹) بستن ۔ بقول بحر و موارد و بہار بمعنی پوشیدن
چون (بستن پیرایه) و (بستن زنّار) صاحب
موارد صراحت مزید کند که بمعنی متعدّی هم آمده
وسند این بر (بستن پیرایه و زیور و کلاه) می
آید مؤلّف عرض کند که مجاز معنی اوّل است
(اردو) پہنا ۔ پہنانا ۔
(۱۰) بستن ۔ بقول بحر و موارد بمعنی کردن چون
(بستن ورم) مؤلّف عرض کند که مجاز معنی
اوّل است (اردو) کرنا ۔
(۱۱) بستن ۔ بقول بحر و موارد و بہار بمعنی بار
کردن چون (بستن بارگاه) و (بستن خم) مؤلّف
عرض کند که مجاز معنی اوّل است (اردو) لادنا
بقول آصفیه کسی جانور پر بوجھ رکھنا ۔ بہار رکھنا
دکن میں بار کرنا بھی مستعمل ہے ۔
(۱۲) بستن ۔ بقول بحر بمعنی لازم کردن چون
(باز بستن) مؤلّف عرض کند که دیگر کسی از
محقّقین فارسی زبان ذکر این نکرد و (باز بستن)
هم نمی آید و سند استعمال پیش نه شد و معاصرین
عجم هم برزبان ندارند پس طالب سندی باشیم
(اردو) لازم کرنا ۔
(۱۳) بستن ۔ بقول بحر و موارد و بہار بمعنی آراستن
و ترتیب دادن چون (بستن تحفه) مؤلّف عرض
کند که درینجا اسم مصدر این بست بمعنی اوّل
اوست که بمعنی باغ گذشت و آراستگی را متوجه
متعلّق بدان توانیم کرد (اردو) دیکھو آراستن ۔
(ترتیب دینا کرنا) بقول آصفیه سلسله وار رکھنا
سجانا ۔ ڈھکلنے سے چننا ۔
(۱۴) بستن ۔ بقول بحر بمعنی رنگین چون (بستن
آب) صاحب موارد (بستن آب) را بمعنی دادن
آب آورده مؤلّف عرض کند که هر دو صحیح
است و مجاز معنی اوّل بستن و بہار (بستن رنگین)
(بستن توپ) را آورده و ما این را با معنی بست و یکم

متعلّق کنیم بای حال درینجا ہمین قدر کافی است که بستن بمعنی ریختن و دادن برای آب می آید۔ (اردو) دینا جیسے پانی دینا دکن میں انہیں معنوں میں پانی باندھنا مستعمل ہے جیسے " اس کھیت میں تو آج پانی نہیں باندھا گیا " یعنی پانی نہیں دیا گیا۔

(۱۵) بستن۔ بقول بحر و موارد و بہار بمعنی رسانیدن چون (بستن آب در جوی) مؤلّف عرض کند که مجاز معنی اوّل است وبس (اردو) پہنچانا جیسے " کھیت میں پانی پہنچانا "۔

(۱۶) بستن۔ بقول موارد۔ علاقه دادن چیزی را بچیزی چنانکه (بستن وسمه و خضاب و حنا) و (بستن دل) مؤلّف عرض کند که تعلّق با چیزی پیدا کردن و متعلّق کردن چیزی بچیزی و سند (بستن دل) موافق آنست۔ امّا سند اوّل الذکر با این تعلّق ندارد بلکه ما آنرا متعلّق دانیم با معنی پنجم که وسمه و خضاب و حنا را بر ریش و سر و دست و پا پیوست می کنند۔ مجاز معنی اوّل باشد (اردو) ایک چیز کو دوسری کے ساتھ متعلّق کرنا۔ دکن میں (دل باندھنا) انہیں معنوں میں مستعمل ہے جیسے " دل باندھنا " بمعنی دل لگانا۔ تعلّق خاطر پیدا کرنا۔

(۱۷) بستن۔ بقول موارد و بہار۔ بمعنی مطیع کردن و رام کردن چنانکه (بستن مار) مؤلّف عرض کند که مجاز معنی اوّل است (اردو) مطیع کرنا۔ دیکھو ادب کردن۔

(۱۸) بستن۔ بقول موارد بمعنی ساختن و ساز کردن مؤلّف عرض کند که ہمه اسناد ش که در ملحقات می آید متقاضی آنست که بمعنی عاید و قائم کردن یا وضع کردن یا قرار دادن یا قرار گرفتن و قائم شدن گیریم نه ساز کردن و ساختن و نہادن را ہم داخل ہمین معنی دانیم چنانکه (بستن تقصیر) و برای معنی بیان کرده اش سندی نیافتیم (اردو) کرنا۔ سازہ باز کرنا بقول آصفیه۔ سازش کرنا۔ میل جول کرنا۔

(۱۹) بستن۔ بقول موارد بمعنی داشتن چنانکہ (بستن روزہ) مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) رکھنا۔

(۲۰) بستن۔ بقول موارد بمعنی پاشیدن چون (بستن نمک) مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) چھڑکنا۔

(۲۱) بستن۔ بقول موارد بمعنی ریختن بر قالب چنانکہ (بستن توپ) مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) ڈھالنا۔ دیکھو با قالب ریختن۔

(۲۲) بستن۔ بقول موارد بمعنی گفتن و موزون کردن چنانکہ (بستن شعر و مصرع) مؤلف عرض کند کہ نقل سخن کردن ہم داخل ہمین است چنانکہ (بستن خبر از زبان کسی) و گفتہ شدن ہم کہ مجہول گفتن است چنانکہ (بستن حرف) (اردو) کہنا۔ موزون کرنا۔ نقل کرنا۔ کہا جانا۔

(۲۳) بستن۔ بقول موارد بمعنی پنہان کردن چنانکہ (بستن رو) (اردو) چھپانا۔

(۲۴) بستن۔ بقول موارد بمعنی باز داشتن چنانکہ (آب بستن از چیزی) و کسے مؤلف عرض کند کہ مقصودش غیر از دریغ کردن نباشد (اردو) باندھنا۔ بقول آصفیہ پانی باندھنا۔ یعنی پانی روکنا۔ بند لگانا۔

(۲۵) بستن۔ بقول موارد بمعنی ازالہ کردن و دور کردن چنانکہ (بستن تپ) (اردو) زائل کرنا۔ دور کرنا۔ دفع کرنا۔

(۲۶) بستن۔ بقول موارد بمعنی سرودن چنانکہ (بستن ترانہ) (اردو) گانا۔

(۲۷) بستن۔ بقول موارد بمعنی افگندن و انداختن چنانکہ (بستن زنجیر) و (بستن شورش) مؤلف عرض کند این را متعلّق بمعنی ہجدہم ہم توان کرد کہ قائم کردن ہم انداختن و نہادن است (اردو) دیکھو افگندن و انداختن اور بستن کے اٹھارویں معنے۔

(۲۸) بستن۔ بقول موارد بمعنی شورانیدن چنانکہ (بستن خواب) **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی مانع شدن و حائل شدن است۔ **(اردو)** روکنا۔

(۲۹) بستن۔ بقول موارد بمعنی کشیدن چنانکہ (بستن ہدار) **(اردو)** کھینچنا۔

(۳۰) بستن۔ بقول موارد بمعنی جمع کردن چنانکہ (بستن وخیرہ) **(اردو)** جمع کرنا۔

(۳۱) بستن۔ بقول موارد بمعنی روان کردن **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش غیر از جاری کردن نباشد چنانکہ (بستن سیاست) **(اردو)** جاری کرنا۔

(۳۲) بستن۔ بقول موارد۔ خوردن چیزی بر چیزی چنانکہ (بستن سیلی) **مؤلف** عرض کند مقصودش غیر از واقع شدن و عائد شدن نیست **(اردو)** کھانا۔ جیسے مار کھانا۔

(۳۳) بستن۔ بقول موارد بمعنی خوابانیدن یا نشاندن چنانکہ (بستن فرزند در مہد) **(اردو)** سُلانا۔ لٹانا۔ بٹھانا۔

بستن آب مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی دادن آب و سیراب کردنش **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی چہارم ہمش (ظہوری ؎) نمیدانم چہ آبست این کہ برگشت جگر بستم ؛ گزان جز خوشہای دانہ اخگر بر نمی خیزد ؛ (ولہ ؎) در چمن از طراوت حسنش ؛ آب بر روی ارغوان بستم ؛ (قدسی ؎) آن نہالی کہ نبود آب گہر لایق او ؛ بست دہقان اجل آب بپا از تبرش ؛ (ظہوری ؎) کسی گشتہ از نخل جان بہرہ یاب ؛ کہ از جوی مہرت بر و بستہ آب ؛ **مؤلف** عرض کند کہ (آب بچیزی بستن) در محدودہ بجایش گذشت **(اردو)** دیکھو آب بچیزے بستن۔

بستن آب از چیزی و برکسی مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد و بہار (بذیل بستن)

بمعنی باز داشتن آب از چیزی و برکسی مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی بست و چہارم بستن است (محتشم کاشی ؎) گر از خمار دہم جان عجب مدار ایدل ؛ کہ ساقی از لب من آب زندگانی بست ؛ (فغانی ؎) بعمر دادہ راضی باش و ملک جاودان کم خواہ ؛ کہ آب زندگانی بر سکندر زین گنہ بستند ؛ (شفیع ؎) آب بر روی امام خویش بستند آن سیاہ ؛ بس آب تیغ شستند از جنبش گر درراہ ؛ مخفی مباد کہ (آب از چیزی بستن) و (آب بر چیزی بستن) در مدودہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو (آب از چیزی بستن)۔

بستن آب در جوی مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد و بحر (بذیل بستن) رساندن آب در جوی باشد مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی پانزدہم بستن است و خصوصیت جوی نباشد بعوض آن حوض یا نہر و امثال آن ہم استعمال توان کرد (صائب ؎) اگر نہ روی تو آئینہ را دہد پرواز ؛ دگر کہ آب درین جوئبار می بندد ؛ مخفی مباد کہ بخیال ما سند بالا متعلق بہ (بند بدین آب در جوی) باشد۔ واضح باد کہ (آب بستن در جوی) بجایش گذشت (اردو) دیکھو آب بجو بستن۔

بستن آبلہ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) برآوردن آبلہ باشد مؤلف عرض کند کہ پیدا کردن آبلہ و متعلق بہ معنی ششم بستن است (محمد میرک نظمی ؎) دی وعدۂ وصلش چو زبان گلہ بست ؛ جانم ز صبوری کمر حوصلہ بست ؛ چندان رہ انتظار را پیمودم ؛ کز اشک پیاپے مژہ ام آبلہ بست ؛ (اردو) آبلہ پیدا کرنا۔ اردو محاورے میں اس کے لازم کا استعمال ہے یعنی (چھالا پڑنا) بقول آصفیہ آبلہ کا نمودار ہونا۔

بستن آدمیت را برکسی مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی قرار دادن آدمیت برکسی مؤلف عرض کند کہ آموختن آدمیت بہ کسے

باشد و این مجاز است و معنی حقیقی چسپاندن آدمیت
بکسی و این متعلق است بامعنی پنجم بستن (شفیع اثر ۵)
برنگی عاری اند از قابلیت مردم دنیا ۔ کہ نتوان
چون حنا بستن برایشان آدمیت را ۔ (اردو)
کسی کو آدمیت سکھانا۔

بستن آئین مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی زینت دادن مؤلف
عرض کند کہ بمعنی آئین قائم کردن است متعلق
بمعنی ہجدہم بستن وکنایہ باشد از معنی بیان
کردہ موارد (عثمان بخاری ۵) ماہ فروردین
دیبای بہشت آوردہ است ۔ تا بہ بندد ہمہ
اطراف جہان را آئین ۔ مخفی مباد کہ آئین بستن
بہمین معنی در ممدودہ گذشت (اردو) دیکھو
آئین بستن۔

بستن آئینہ مصدر اصطلاحی۔ بہار ذکر
این (بذیل بستن) بمعنی بخشش کردہ مؤلف
عرض کند کہ متعلق است بہ معنی ہجدہم (بدر
چاچی ۵) ماہ سر بنجوق کمانش ز رخ خویش ۔
آئینہ ز ربست بر این طاق مقرنس ۔ مخفی مباد
کہ آئینہ بستن بجایش گذشت و این شامل است
بر ہر دو معنیش (اردو) دیکھو آئینہ بستن۔

بستن اثر مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(بذیل بستن) بمعنی دادن اثر مؤلف عرض
کند کہ اثر قائم کردن است و متعلق بہ معنی ہجدہم
بستن۔ مخفی مباد کہ (اثر بستن) بجایش گذشت
وسند این ہم ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو اثر بستن

بستن اساس مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی قائم کردن اساس و
تعمیر کردن مؤلف گوید کہ متعلق بہ معنی ہجدہم
بستن است (نظامی ۵) زمینی کہ دارد بر د
بوم سست ۔ اساسی بر و بست نتوان درست ۔
مخفی مباد کہ (اساس بستن) بجایش گذشت
(اردو) دیکھو اساس بستن۔

بستن اشعار مصدر اصطلاحی۔ بقول

موارد (بذیل بستن) بمعنی گفتن اشعار و موزون کردنش مؤلّف عرض کند کہ متعلق بمعنی بست و دوم بستن ست (تاثیر ۵) قسمت بنظم روزی مارا حوالہ کردہ اند سدّ رمق بہ بستن اشعار بستہ ام صاحب بحر و وارستہ ہر دو این را (بستن شعر) قائم کردہ اند (اردو) اشعار موزون کرنا۔ شعر کہنا۔

بستن افسانہ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی ترتیب دادن افسانہ باشد مؤلّف عرض کند کہ متعلق است بمعنی سیزدہم بستن مخفی مباد کہ (افسانہ بستن) بجایش در مقصورہ گذشت و سند این ہم ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو افسانہ بستن۔

بستن اندازہ مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد بذیل بستن گوید کہ بمعنی آراستن و ترتیب دادن اندازہ باشد متعلق بمعنی سیزدہم بستن۔ مؤلّف عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہمش یا یا چہارم دہمش بمعنی اندازہ کردن یا قیاس قائم کردن مخفی مباد کہ (اندازہ بستن) در مقصورہ بجایش گذشت و سند این از فغانی بر معنی دوم اندازہ مذکور (اردو) دیکھو اندازہ بستن۔

بستن بار مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی برآوردن بار مؤلّف عرض کند کہ پیدا کردن بار متعلق بہ معنی ششم بستن است و مرادف (بستن ثمر) سند این از صائب بر (بستن غنچہ) می آید۔ مخفی مباد کہ اگرچہ (بار بستن) بجایش گذشت ولیکن در انجا بمعنی تہیہ سفر است متعلق بہ معنی اوّل بار و این متعلق بمعنی دہم بار است (اردو) ثمرہ پیدا کرنا باروار ہونا۔ بارور ہونا۔ دکن میں ثمرہ دار ہونا۔ (بار لانا) کہتے ہیں۔

بستن بارگاہ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بار کردنش مؤلّف گوید کہ بارگاہ بمعنی چارمش بمعنی عماری گذشت پس بستن عماری بر پیل یا قائم کردنش بر و باشد

متعلّق بمعنی اوّل یا ہجدہم ش ہمان (بارگاہ برپیل بستن) است کہ بجایش گذشت وسند این ہم در آنجا مذکور (اردو) دیکھو (بارگاہ برپیل بستن) عماری باندھنا۔

بستن بخود و برخود مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی قرار دادن بخود (جو یا ۵) سرشک دیدۂ گریان نہ شد نسیہ انم ؎ کہ بستہ است بخود این قدر چرا گوہر ؎ (سالک یزدی ۵) من در ین دریا دلی بر خود بہ بستم چون حباب ؎ گر شکستی می خورم در بند تا وان نیستم ؎ **مؤلّف** عرض کند کہ علاقہ دادن و متعلّق کردن چیزی بخود باشد متعلّق بہ معنی شانزدہم بستن چنانکہ (بستن دل) کہ می آید۔ مخفی مباد کہ (بخود بستن) بجایش گذشت بہ اختلاف نازک در معنی کہ نتیجہ تقدیم و تاخیر الفاظ است در محاورہ۔ و ہمچنان (برخود بستن) ہم (اردو) اپنی جانب متوجّہ کرنا اپنے سے متعلّق کرنا۔ کسی چیز کا تعلّق اپنے ساتھ پیدا کرنا۔

بستن بدار مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی کشیدن بردار **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی بست و نہم بستن است (لسانی ۵) بی خطا شحنۂ ملک ستمم بستہ بدار ؎ آنکہ بازم کند از دار کدام است امروز ؎ (اردو) کھینچنا۔

بستن برقع مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد (ذیل بستن) گوید کہ بمعنی برقع افگندن و انداختن است **مؤلّف** عرض کند کہ متعلّق بہ معنی بست و ہفتم و جا دارد کہ با معنی ہجدہم ہم متعلّق کنیم (سید حسین خالص ۵) برقع برخ زدیدن ما از خدا بہند ؎ بر روی باغبان در این باغ را بہند ؎ مخفی مباد کہ این سند (بندید برقع) باشد۔ واضح باد کہ (برقع بستن) بجایش گذشت (اردو) دیکھو۔ برقع بستن۔

بستن بر کار کسی را مصدر اصطلاحی۔

بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی مقرر کردن کسی را برکاری **مؤلف** عرض کند کہ متعلق است بمعنی ہجدہم بستن (صائب ؎) موم گرد و سنگ خارا درکفش چون کوہکن ٭ روی گرم کار فرما ہر کرا بر کار بست ٭ مخفی مباد کہ (برکار بستن کسے را) بجای خودش گذشت (اردو) (دیکھو برکار بستن کسی را)

بستن پارسائی برخود مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر خود را بہ تکلف پارسا وانمودن **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہجدہم بستن است کہ خود را پارسا قرار دادن وظاہر کردن باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) اپنے آپ کو پارسا ظاہر کرنا۔

بستن پیرایہ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی پوشاندن پیرایہ **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی نہم بستن است (سعدی ؎) حریف مجلس ما خود ہمیشہ دل می برد ٭ علی الخصوص کہ پیرایۂ بر و بستند ٭ (اردو) لباس اور زیور پہنانا۔ آراستہ کرنا۔

بستن تار و پود مصدر اصطلاحی۔ قائم کردن تار و پود است متعلق بمعنی ہجدہم بستن صاحب موارد ذیل بستن این را بمعنی ساختن وساز کردن تار و پود نوشتہ برسند خود غور نکرد (صائب ؎) تار و پود مخمل از خواب پریشان بستہ اند ٭ دست و بالین کین شکر خواب پریشان بستہ اند ٭ **مؤلف** عرض کند کہ در مصرع دوم۔ بستن بمعنی اوّل است (اردو) تار و پود قرار دینا۔ تانا بانا قرار دینا۔

بستن تازگی مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی تازگی دادن **مؤلف** عرض کند کہ قائم کردن تازگی است متعلق بہ معنی ہجدہم بستن (ظہوری ؎) برو تازگی آنچنان بستہ آب ٭ کہ لغزید در سایہ اش آفتاب ٭ (اردو) تازگی قائم کرنا۔ تازگی بخشنا

بستن تپ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد

(بذیل بستن) بمعنی ازالۂ تپ است مؤلّف عرض کند کہ متعلّق باشد بمعنی بست و پنجم بستن (صائب ؎) چہ می لرزی ز بیم مرگ بر خود بادہ پیش آور ؎ کہ این تپ لرزہ را یک ساغر سرشاری بندد ؎ (مقیما ؎) نمی آید ز کس این کار جز بادام چشم او ؎ تب آزدل بیمار را از یک نظر بستن ؎ مخفی مباد کہ سند اوّل برای (بندیدن تپ) است نہ بستن (اردو) بخار کو دفع کرنا۔ زائل کرنا۔ روکنا۔

بستن تحفہ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی آراستن و ترتیب دادن تحفہ باشد متعلّق بمعنی سیزدہم بستن مؤلّف عرض کند کہ قرار دادن تحفہ متعلّق بہ معنی ہجدہم بستن (والہ ہروی ؎) تحفہ ز جانان بستہ ام نثار ہر ی را ؎ وز دم روح القدس بہار ہری را ؎ (اردو) تحفہ قرار دینا۔

بستن ترانہ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی سرودن ترانہ مؤلّف عرض کند کہ متعلّق بہ معنی بست و ششم بستن است (محمد حسن خان حسن ؎) ز گل بسینۂ بلبل ہزار خار نشست ؎ کنون ترانہ بوصفِ بہار می بندد ؎ ہم او گوید کہ درین شعر بستن را بمعنی سیزدہمش توان گرفت مؤلّف عرض کند کہ تعلّق معنی بست و ششم بہتر از سیزدہم است۔ مخفی مباد کہ سند بالا برای (بندیدن ترانہ) باشد نہ بستن (اردو) گیت گانا۔

بستن تقصیر مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی نہادن تقصیر مؤلّف عرض کند کہ متعلّق است بمعنی ہجدہم بستن (علی خراسانی ؎) طبع تو جاہل اگر باشد گناہ بادہ چیست ؎ بر گلوی شیشہ نتوان بست تقصیر ترا ؎ (اردو) قصور قرار دینا۔ الزام رکھنا۔

بستن تمنّا مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد

(ذیل بستن) بمعنی تمنّا کردن مؤلّف عرض کند که متعلق به معنی دہم بستن (فغانی ؎) ہر دل که زدار الثمر حسن و فا جست ؛ سودای خطا کرد و تمنّای تبه بست ؛ (اردو) تمنّا کرنا۔

بستن توپ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد ذیل بستن ریختن توپ بر قالب مؤلّف عرض کند که متعلّق به معنی بست و یکم بستن است (محمد طاہر نصیر آبادی در احوال محمد بیگ فر نش) او تصرّفات مرغوب در بستن توپ کرده ؛ (اردو) توپ ڈھالنا۔

بستن تہمت مصدر اصطلاحی۔ بمعنی تہمت کردن است متعلّق به معنی دہم بستن وسند این از تاثیر بر (بستن سخن) می آید (اردو) تہمت جوڑنا۔ دھرنا۔ دینا۔ لگانا (دیکھو اضحن تہمت و اتہام دینا۔ رکھنا۔ لگانا) بقول آصفیہ تہمت لگانا۔ بہتان لینا۔

بستن ثمر مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی بر آوردن ثمر است مؤلّف عرض کند که پیدا کردن ثمر متعلق به معنی شششم بستن (صائب ؎) سنگ می بارد از افلاک ندانم دیگر ؛ نخل امید که امروز ثمری بندد ؛ مخفی مباد که این سند (بندیدن ثمر) باشد نه بستن (اردو) بار آور ہونا۔ دیکھو بستن بار۔

بستن جاروب مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد ذیل (دبستن) گوید که بمعنی جاروب کشیدن است و او بستن را بمعنی کشیدن قائم کرده (ظہوری ؎) در کنج غم ظہوری جاروب آه بستم ؛ از سینه پاک رفتم فکر خیال مردم ؛ مؤلف عرض کند که حقیقةً این متعلّق بمعنی اوّل است یعنی درست کردن جاروب از شاخ ہای باریک ودرسن باشد ولیکن متعلّق به معنی دہم ہم توان کرد که جاروب کردن بمعنی جاروب کشیدن محاوره زبان است و ضرورت ندارد که بوثیقه این بستن را بمعنی کشیدن قائم کنیم (اردو) جھاڑو دینا دیکھو (برداشتن جاروب)۔

بستن جاگه | مصدر اصطلاحی - بقول موارد (بذیل بستن) آراستن جاگه متعلق بہ معنی سیزدہم بستن **مؤلف** عرض کند که بامعنی ہجدہم ہم متعلق میتوان کرد (فغانی ؎) بہ تخت جم نمی گنجید ذات قہرمان الحق ٭ بعزت خانۂ عرش مجیدش جاگه بستند ٭ (اردو) جاے قائم کرنا - جاے آراستہ کرنا -

بستن جمع | مصدر اصطلاحی - بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی مقرر کردن جمع **مؤلف** عرض کند که متعلق بمعنی ہجدہم است که قرار دادن و مقرر کردن [illegible] یکی است (تاثیر ؎) کسی که از دل [illegible] قراری طلبد ٭ زمال جمع بملک خراب می بندد ٭ مخفی مبادکه این سند (بذیل جمع) است نه بستن (اردو) جمع مقرر کرنا - قائم کرنا -

بستن چاک در چیزی | مصدر اصطلاحی صاحب موارد (بذیل بستن) ذکر این کرده گویا که بمعنی چاک انداختن در چیزی **مؤلف** عرض کند که متعلق بمعنی بست و ہفتم و جا دارد که متعلق بمعنی ہجدہم کنیم (ظہوری ؎) اجل را توان چاک در جیب بست ٭ اگر دامن دل زہم بست ٭ (اردو) شگاف ڈالنا -

بستن حجله | مصدر اصطلاحی - بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی آراستن حجله باشد **مؤلف** عرض کند که متعلق بہ معنی سیزدہم بستن است (عالی ؎) عقد بکر فکر را با عالی امشب بسته اند ٭ حجله باید از صفای خانۂ داماد بست ٭ (اردو) حجلہ آراستہ کرنا -

بستن حرف | مصدر اصطلاحی - بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی ساخته گفتن **مؤلف** عرض کند که نقل حکایت کردن است متعلق بہ معنی بست و دوم بستن و معنی ساخته گفتن از لفظ تازه پیدا میشود متعلق بمعنی بست و دوم بستن که مجهول گفتن است (قدسی ؎) از زبان من

غرضگو گرنہ حرف تازہ بست ٭ یا را وراق تغافل راچرا شیرازہ بست ٭ (اردو) کسی کی زبان سے نقل حکایت کرنا۔ یعنی یہ کہنا کہ فلان شخص نے یہ کہا ہے۔

بستن حصار مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختن وساز کردن حصار است متعلق بہ معنی ہجدہم بستن مؤلف عرض کند کہ ما ہمدر انجا اختلاف خود ظاہر کردہ ایم وقطع نظر ازان می گوییم کہ بستن بمعنی بنا کردن بر نشان ہفتمش گذشت وبخیال ما این متعلق بآنست (صائب ؎) عکس رخ تو آینہ را چون نگار بست ٭ برگرد شہر حسن ز آہن حصار بست ٭ (اردو) حصار قائم کرنا یا تعمیر کرنا۔

بستن حکایت مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد ترتیب دادن حکایت مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی سیزدہم بستن است (حافظ شیراز ؎) جملہ وصف عشق من بودہ است وحسن روی تو ٭ آن حکایت ہا کہ از فرہاد و شیرین بستہ اند ٭ (اردو) حکایت مرتب کرنا۔ قصہ وحکایت کا ترتیب دینا۔

بستن حنا مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی علاقہ دادن حنا بدست وپا مؤلف عرض کند کہ حنا بر دست وپا مالیدن وچسپاندنش تا دست وپا رنگ گیرد متعلق بمعنی نہم بستن است (اشرف ؎) از دلم بسکہ نگیبی تو خون می آید ٭ پنجۂ شانہ حنا بستہ برون می آید (صائب ؎) بہ بیداری نمی آید ز شوخی بر زمین پایش ٭ مگر مشاطہ در خواب آن پریرو را حنا بندد ٭ مخفی مباد کہ سند صائب متعلق بہ (بستن حنا) است کہ می آید ومصدر بستن را ازان ہیچ تعلق نیست (اردو) مہندی لگانا۔

بستن خار چین مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختن وساز کردن خار چین است مؤلف عرض کند کہ قائم کردنش متعلق

بہ معنی ہجدہم بستن (ملا نیر ہ) نیابد تا کف
گلچین برو دست ۂ ز مژگان باغبانش خار چین
بست ہمو (اردو) خار بست قائم کرنا۔ کانٹوں کی
باڑھ قائم کرنا۔ لگانا۔

(الف) بستن خبر | مصدر اصطلاحی۔
بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختہ گفتن
مؤلف عرض کند کہ نقل خبر کردن من وجہٍ
متعلق بمعنی بست و دوم بستن است (ظہوری
ہ) مژدۂ وصل ضرور است تو ہم باور کن ۂ
از زبان تو ظہوری خبری خواہم بست ۂ مخفی مبادکہ

(ب) بستن خبر از زبان دیگری | نقل کردن
خبری کہ از زبان دیگری شنیدہ باشد و سند اینت
ہم ہمان کہ گذشت پس مجرد (الف) را ہمینی
نگیریم (اردو) (الف) نقل کرنا۔ کہنا (ب)
کسی خبر کو کسی کی زبان سے نقل کرنا۔

بستن خضاب | مصدر اصطلاحی۔ مرادف
(بستن وسمہ) کہ می آید و متعلق با معنی پنجم بستن
(والہ ہروی ہ) بکہکشانان کہ کہن چرخ راست
ریش سفید ۂ ز کون خصم چو رمح تو کس خضاب
نہ بست ۂ مؤلف عرض کند کہ از قبیل بستن
حنا) کہ گذشت (اردو) خضاب لگانا۔ کرنا۔

بستن خم | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(بذیل بستن) بار کردن خم باشد مؤلف عرض
کند کہ متعلق است بمعنی یازدہم بستن (فردوسی
ہ) بفرمود تا بر درش گاو دم ۂ زدند و بہ
بستند بر پیل خم ۂ (اردو) خم لادنا۔

بستن خواب | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی شوراندن خواب
مؤلف عرض کند کہ بمعنی حائل و مانع شدن
است متعلق بہ معنی بست و ہشتم بستن (حیاتی
گیلانی ہ) زبسکہ بیتو نشینم دو چشم حیرت باز
ۂ گمان برم کہ مگر خواب بستہ اند مرا ۂ (اردو)
نیند کا مانع ہونا۔ نیند آنے نہ دینا۔

بستن خودرا | مصدر اصطلاحی۔ بہار این را

ذیل معنی پنجم بستن آوردہ یعنی پیوند کردن۔
مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہجدہم اوست
یعنی قائم کردن خود را (محسن تاثیر ۵) بعشق
خوش تماشان سوزن دوزندہ را مانم ٭ کہ گر
صدرہ کنندم دور خود را بازمی بندم ٭ (اردو)
اپنے کو قائم کرنا۔

بستن خوشہ دانہ را | مصدر اصطلاحی
بقول صاحب موارد (ذیل بستن) بمعنی برآوردن
خوشہ دانہ را **مؤلف** عرض کند کہ پیدا کردن
خوشہ دانہ را متعلق بہ معنی ششم بستن (قائم
مشہدی ۵) خوشہ من دانہ گر بند در دل پروانہ
است ٭ برق را در خرمن من رنگ روکاہی
شود ٭ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بمصدر (بندیدن)
است نہ بستن (اردو) خوشہ کا دانہ کو پیدا کرنا۔

بستن خون | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی بستہ شدن خون
مؤلف عرض کند کہ بمعنی بند شدن خون است
متعلق بمعنی ہشتم بستن (کلیم ۵) بجز خاک کوی دوست
کہ نتوان ازان گذشت ٭ از چاک سینہ بستن
خونم دواند اشت ٭ (اردو) خون کو روکنا۔

بستن خویش را | مصدر اصطلاحی۔ بہار
این را ذیل معنی ششم بستن آوردہ کہ برآوردن
است **مؤلف** عرض کند کہ بخیال ما متعلق
بہ معنی شانزدہم اوست کہ متعلق کردن باشد (اصیلای
ہمدانی ۵) چو دریا خشک لب باشد ز بخت
شور اگر صدرہ ٭ چو کشکول گدائی خویش را برنا
خدا بندم ٭ مخفی مباد کہ این سند (بندیدن
خویش را) است نہ بستن (اردو) اپنے کو متعلق کرنا

بستن خیال | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی خیال کردن **مؤلف** گوید کہ مقصود ما
ہمین قدر است کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است
(صائب ۵) خیال بوسہ آن گردن بلند بہ بند
لبے کہ میرسد اینجا لب گریبانست ٭ مخفی مباد کہ
ما این سند را متعلق بہ (بندیدن خیال) دانیم

باقی حال از این سند (خیال بستن بچیزی) پیدا
می شود که متعلق بامعنی شانزدهم است یعنی
خیال را متعلق کردن است بچیزی - آنچه صاحب
بحر معنی (خیال بستن) بر نشان چهارم بستن
قائم کرده است عجبی نیست که از همین سند
تسامح کرده حقیقت اینست که مجرد (بستن
خیال) را بمعنی (خیال کردن) گرفتن غلط
نباشد - ولیکن ترکیب الفاظ شعر در سند
بالا تقاضای آن می کند که این را متعلق
بمعنی شانزدهم کنیم که (خیال بوسه بگردن
بلند بستن) مراد از خیال بوسه گردن بلند
کردن است پس معنی بیان کرده موارد
حاصل آن است (اردو) خیال کرنا خیال
کوکسی چیز سے متعلق کرنا -

بستن داغ | مصدر اصطلاحی بقول
موارد نهادن داغ مؤلف عرض کند
که قائم کردن داغ و داغدار کردن متعلق
بمعنی هجدهم بستن است (مفید بلخی ع)
بدل صد داغم از هر تار کاکل می توان بستن ٭
باین تار محبت دسته گل میتوان بستن ٭
مخفی مباد جا دارد که در هر دو مصرع بستن
را بنظر معنی لفظی بامعنی اولش متعلق کنیم
که وجود لفظ تار تقاضای آن می کند
فتامل (اردو) داغ قائم کرنا -

بستن دانه خوشه را | مصدر اصطلاحی
بقول صاحب موارد بر آوردن دانه خوشه
را (صائب ع) زبان شکوه بود حاصل
برومندی ٭ ز خوشه بستن هر دانه می
توان دریافت ٭ (وله ع) فیض ما دیوانگان
کم نیست از ابر بهار ٭ خوشه بندد دانه زنجیر
در زندان ما ٭ مؤلف عرض کند که
پیدا یا قائم کردن دانهٔ خوشه را باشد متعلق
به معانی ششم یا هجدهم بستن (اردو) دانه
کا خوشه پیدا کرنا -

بستن در مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بستن بمعنی مسدود و بندکردن در باشد **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہشتم بستن است (صائب ؎) بجز چشمش کہ چشم از دیدن من از حیا بندد ندیدم کدامی آشنا دیدی کہ در بر آشنا بندد مخفی مباد کہ این سند (بندیدن در) باشد نہ بستن (اردو) دروازہ بند کرنا۔

بستن دروغ مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل بستن) دروغ نہادن بر کسی **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ باشد از قائم کردن الزام دروغ بذمہ کسی و تہمت کردن آنرا متعلق بہ معنی ہجدہم بستن۔ (شیخ اوحدی ؎) دل چون بدید موی میان تو در کمر گفتا دروغ بین کہ برین راست بستہ اند (اردو) جھوٹ قرار دینا۔

بستن دستۂ گل مصدر اصطلاحی۔ دستۂ گل درست کردن و این متعلق است بامعنی اول کہ حقیقی است وسند این از مفید بلخی بر (بستن داغ) گذشت (اردو) گلدستہ باندھنا۔ بنانا۔

بستن دکان مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی بند و مسدود کردن دکان باشد **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہشتم بستن است از قبیل (بستن در) (تاثیر ؎) کمر بناز تو آن پر مجاب می بندد کہ دکان جلوہ گری آفتاب می بندد مخفی مباد کہ این سند (بندیدن دکان) است نہ بستن (اردو) دوکان بند کرنا۔

بستن دل مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد تعلق دل باکسی و چیزی پیدا کردن و شدن **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی شانزدہم بستن است (سعدی ؎) نباید بستن اندر چیز و کس دل کہ دل برداشتن کاریست

مشکل (فردوسی ؎) دل رزم جویش بہ بست
اندران ٭ کہ لشکر کشد سوی مازندران ٭ (صاحب
؎) منم از دل بستگی آزار دنیا می کشد ٭ تا گہر
دارد صدف تلخی ز دریا می کشد ٭ (طالب ؎)
ہمہ کہ دل بطرہ طرار بستہ اند ٭ اول کمر بہ کشتن
زنار بستہ اند (اردو) لفظی معنی ۔ دل باندھنا
دکن میں مستعمل ہے اور محاورہ اردو میں دل
لگانا ۔ بقول آصفیہ تعلق خاطر پیدا کرنا ۔ دل
بستن کا ترجمہ ۔ دل جمانا ۔ دل مشغول کرنا ۔

بستن دم | مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد
(ذیل بستن) بمعنی بند کردن دم باشد ۔
مؤلف عرض کند کہ متعلق است بمعنی
ہشتم بستن یعنی حبس دم کردن (والہ ہروی
؎) دیدہ را مژگان زبان بست و نگہ عرض
نیاز ٭ بستم از گفتگو خاموش اگر دم بستہ ام ٭
(حکیم شفائی ؎) دم بستہ اند گر ہمہ تن شان
نوازشی ٭ بی زخمہ ام سرود نخیزد ز تارشان ٭
(اردو) دم بند کرنا ۔ دیکھو برانداختن دم ۔
(حبس دم کرنا) سانس روکنا ۔

بستن دیوار | مصدر اصطلاحی ۔ بنا
کردن و قائم کردن دیوار باشد متعلق
بہ معنی ہفتم یا ہجدہم بستن ۔ صاحب موارد
(ذیل بستن) این را بمعنی ساختن و سان
کردن دیوار آوردہ (ناصر خسرو ؎)
ریزم ز عشقت آبرو تا خاک راہست گل شود ٭
در پیش چشم دلبران دیوار بندم عاقبت ٭
مؤلف گوید کہ سند ناصر خسرو برای (بنا بندن
دیوار) است نہ بستن (اردو) دیوار اٹھانا ۔
دیکھو (برداشتن دیوار)

بستن ذخیرہ | مصدر اصطلاحی بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی جمع کردن ذخیرہ
باشد مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی
سی ام بستن (سنجری کاشی ؎) تا سال
دگر ذخیرہ بندم ٭ ہر سال ز ارمغان تنہ تا

جادارد که این را متعلق بمعنی دہم کنیم که ذخیره
کردن ہم محاورۂ زبان است - مخفی مباد که
سند بالا متعلق به (بندیدن ذخیره) باشد نه
بستن (اردو) ذخیره جمع کرنا -

بستن راه مصدر اصطلاحی - بقول
محاورہ (ذیل بستن) بمعنی بند و مسدود
کردن راه باشد **مؤلف** عرض کند که
متعلق به معنی ہشتم بستن (حافظ شیراز ؎)
فریاد که از شش جهتم راه به بستند ٭ آن خال
وخط و زلف و رخ و عارض و قامت ٭
(اردو) راسته بند کرنا -

بستن رو مصدر اصطلاحی - بقول محاورہ
(ذیل بستن) بمعنی پنہان کردن روی باشد
مؤلف عرض کند که متعلق به معنی بست و
سوم بستن است (حافظ شیراز ؎) شیدا
از آن شدم که نگارم چو ماه نو ٭ ابرو نمود و
جلوه گری کرد و رو به بست ٭ (اردو) منہ چھپانا -

بستن روزه مصدر اصطلاحی بقول
محاورہ (ذیل بستن) بمعنی روزه داشتن است
مؤلف عرض کند که متعلق بمعنی نوزدہم
بستن (امیر خسرو ؎) من بیقرار مانده و تو
برقرار خویش ٭ درویش روزه بسته و حلوا
ہنوز خام ٭ (اردو) روزه رکھنا -

بستن زبان مصدر اصطلاحی - بند
کردن زبانست متعلق به معنی ہشتم بستن و
سند این از (محمد میرک نظمی) بر دیستن آبله
گذشت (ظهوری ؎) ز عرض حال بکارم
چه عقدہا افتاد ٭ به ہر کشادن آن بستن
زبان نادر است ٭ (اردو) زبان بند کرنا -

بستن زنار مصدر اصطلاحی - بقول
محاورہ (ذیل بستن) به معنی پوشیدن زنار
در گلو یا کمر (ظهوری ؎) ظهوری دگر راه زن
زلف کیست ٭ که زنار می بندد ایمان ما ٭ **مؤلف**
گوید که این سند (بندیدن زنار) است نه بستن

و متعلّق بہ معنی نہم بستن (اردو) زنّار پہنانا دکن
میں زنّار باندھنا مستعمل ہے۔

بستن زنجیر مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(ذیل بستن) بمعنی انداختن زنجیر **مؤلف**
عرض کند کہ متعلّق بہ معنی بست و ہفتم بستن است
(بدر چاچی ؎) بر دین زرچہ پنہان شد در
لعل شکر بارش ٭ زنجیر کہ بست از شب گرد مہ
رخسارش ٭ بخیال ما این متعلّق بمعنی اوّل ہم
توان کرد (اردو) زنجیر ڈالنا۔

بستن زیور مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(ذیل بستن) پوشاندن زیور **مؤلف** عرض
کند کہ متعلّق بمعنی نہم بستن است (غزنوی ؎)
کشاد صورت دولت بشکر شاہ وہان ٭ چہ بست
زیور اقبال بر عروس جہان ٭ (اردو) زیور
پہنانا۔

بستن سخن مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی ساختہ گفتن **مؤلف**
عرض کند کہ نقل سخن کردن و سخن را بہ دیگری
متعلّق کردن متعلّق بمعنی شانزدہم و بست و
دوم بستن است (تاثیر ؎) بیجا سخن از زبان
جانان بستن ٭ باشد تہمت بسرّ پنہان بستن تا
با آن دو لب ار سخن نگوید چہ عجب ٭ ما بین دو
عید عقد نتوان بستن ٭ (اردو) نقل سخن کرنا

بستن سخن بچیزی مصدر اصطلاحی۔
بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی پیوستن سخن
بچیزی **مؤلف** عرض کند کہ این متعلّق
است بہ معنی بست و دوم یعنی گفتن و
موزون کردن سخن (فیضی ؎) دانا کہ سخن
بکنہ او بست ٭ بر کنگر شعلہ تار مو بست ٭ (اردو)
شعر کہنا۔ شعر لکھنا۔ مضمون باندھنا۔ سخن موزون
کرنا (شعر باندھنا) صاحب آصفیہ نے (باندھنا)
کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے۔

بستن سد مصدر اصطلاحی۔ بنا کردن
و قائم ساختن سد باشد متعلّق بمعنی ہفتم یا ہجدہم

بستن صاحب موارد بذیل بستن این را بمعنی ساختن وساز کردن سد نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ ما با او اتفاق نداریم (صائب ؎) خاکیانی کہ بہماری تن کوشیدند، در رہ آب بقا سد سکندر بستند، (ولہ ؎) بہر خامشی سدو کردم رخنۂ دل را، کہ این سد ہر کہ می بند د سکند می تواند شد، (نظامی ؎) ببنیاد ماسد دوم برکشید، کز آن بند یاجوج باشد نہ بستن (امیر خسرو ؎) رفت و با درنگ سکندر نشست، از صف پیلان سد یاجوج بست (اردو) سد قائم کرنا۔ بند باندھنا۔ صاحب آصفیہ نے (باندھنا) کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے۔

بستن سر بردار مصدر اصطلاحی۔ قائم کردنش بر دار است متعلق بمعنی ہجدہم بستن سند این بر (بستن گل بر سر دستار) می آید (اردو) دار پہ لٹکانا۔ دار پر چڑھانا۔

بستن سیاست مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی روان کردن سیاست یعنی جاری کردنش **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی سی و یکم بستن است جا دارد کہ متعلق کنیم بمعنی ہجدہمش (ابو الفرج رونی ؎) فلک سیاست او بستہ بر شہور وسنین، زمانہ طاعت او بستہ بر قلوب و رقاب (اردو) سیاست جاری کرنا۔ سیاست قائم کرنا۔

بستن سیلی مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد خوردن سیلی بر رخ **مؤلف** عرض کند کہ واقع شدن و عائد شدن سیلی متعلق بمعنی سی و دوم بستن (ظہوری ؎) سیلی باد بر رخ او بست، کہ چراغ از چراغ چشمش جست (اردو) طمانچہ۔ تھپڑ۔ لگنا۔ صاحب آصفیہ نے اس کے متعدی کا ذکر کیا ہے۔

بست نشستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود می فرماید کہ گناہ گاری در پرستش گاہ یا در خانہ بزرگی

بہ پناہ می رود وہمانجا می ماند تا کسی را برا و دستی نر
و کارش درست شود **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت
این را بر معنی ہفتم بست عرض کردہ ایم ۔ پس
معنی لفظی این در پناہ آمدن است و بس (اردو)
پناہ میں آنا ۔

بستن شعر | مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارستہ
و بحر از عالم (معنی بستن) **مؤلف** عرض کند
کہ این ہمانست کہ بر (بستن اشعار) مذکور شد
(اردو) دیکھو بستن اشعار ۔

بستن شکر در چیزی | مصدر اصطلاحی ۔
بقول بحر منجمد شدن شکر است **مؤلف** عرض
کند کہ متعلق بمعنی دوم بستن و جا دارد کہ بمعنی پیدا
شدن شکر گیریم متعلق بہ معنی ششمش (صائب ؎)
ز اندم کہ لعل او بشکر خندہ باز شد ؎ در نیشکر
ز رشک غیرت شکر نہ بست ؎ (اردو) شکر جمنا ۔
شکر پیدا ہونا ۔

بستن شگوفہ | مصدر اصطلاحی ۔ بقول
موار در نذیل بستن) بمعنی بر آوردن شگوفہ
بہار این را بمعنی ایجاد کردن گفتہ **مؤلف**
عرض کند کہ پیدا کردن شگوفہ باشد متعلق
بہ معنی ششم بستن (فیضی ؎) فیض تو
بر د با و شگیر ؎ بست از گل خون شگوفہ در شیر ؎
(اردو) شگوفہ پیدا کرنا ۔

بستن شورش | مصدر اصطلاحی ۔
بقول موار در نذیل بستن) بمعنی شورش
انگندن **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی
بست و ہفتم بستن است و جا دارد کہ با معنی
ہجدہم متعلق کنیم (ظہوری ؎) در بہار حسن
دور خطی از سر گرفت ؎ شوق بر انجام عالم
شورش آغاز بست ؎ (اردو) شورش قائم
کرنا ۔ پیدا کرنا ۔

بستن شیرازہ | مصدر اصطلاحی ۔ درست
کردن شیرازہ و جمع کردن اوراق متعلق
بہ معنی اول است و سند این از قدسی بر دستن

(۴۴۳)

حرف) گذشت (اردو) شیرازہ باندھنا۔

بستن طاعت | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی قائم کردن طاعت متعلق بمعنی دوازدہم بستن وسند این بر (بستن سیاست) گذشت (اردو) طاعت لازم کرنا۔

بستن طاق | مصدر اصطلاحی۔ بنای طاق کردن یا قائم کردن طاق متعلق بمعنی ہفتم یا ہجدہم بستن است صاحب موارد نذیل بستن این را بمعنی ساختن وساز کردن تمام نوشتہ۔ سندش تائید ما می کند (صائب ؎) طاق ابروی ترا تا بست معمار قضا ٭ روی من از قبلۂ اسلام برگردیدہ ماند ٭ (اردو) طاق بنانا۔ تعمیر کرنا۔ قائم کرنا۔

بستن طراز | مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بستن نگار) است کہ می آید متعلق بہ معنی دہم بستن انچہ صاحب موارد نذیل بستن این را بمعنی طراز ساختن وساز کردن آوردہ قابل نظر است (جامی ؎) یکی گفتا ہمانا سحر سازی ٭ زسحرش بستہ بر دامان طرازی ٭ (نظامی ؎) طراز آفرین بستم قلم را ٭ زدم بر نام شاہنشہ رقم را ٭ (اردو) نقش قائم کرنا۔ نقش کرنا۔

بستن طلسم | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد نذیل بستن بمعنی ساختن وساز کردن طلسم است مؤلف عرض کند کہ قائم کردن ووضع کردن آن است (سلیم ؎) ہیچکس معرکۂ شہرت بمجنون نشکست ٭ راہ این طلسمی است کہ بر نام سلیمان بستند ٭ (اردو) طلسم قائم کرنا۔ (طلسم باندھنا) دکن میں کہتے ہیں۔

بستن طمع | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد نذیل بستن) بمعنی طمع کردن مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است (شاہی ؎) ما دل بچنین زلف دل آسا ہم بستہ ایم ٭ در بادۂ لبش طمع خام بستہ ایم ٭ (اردو) طمع کرنا۔

بستن عقد | مصدر اصطلاحی بمعنی لفظی

عقد کردن متعلّق بہ معنی دہم بستن وکنایہ از متّصل کردن و وصل کردن دو چیز باشد سند این از تاثیر (بستن سخن) گذشت (اردو) عقد باندھنا۔

بستن علم مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی نصب کردن علم مؤلّف عرض کند کہ قائم کردن علم است متعلّق بہ معنی ہجدہم بستن (میر خسرو ؎) وزیر چتر سیاہ آید آفتاب برون ٭ علم بکنگر نیلی حصار بربند د ٭ مخفی مباد کہ سند بالا متعلّق بہ (بندیدن علم) است نہ بستن (اردو) علم قائم کرنا۔ کھڑا کرنا۔

بستن غنچہ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی برآوردن غنچہ مؤلّف عرض کند کہ پیدا کردن غنچہ متعلّق بہ معنی ششم بستن (صائب ؎) بہ تکلیف بہاران شاخسارم غنچہ می بندد ٭ اگر در دست من می بود اوّل بار می بستم ٭ (حافظ شیراز ؎) جان فدای دہنت باد کہ در باغ وجود ٭ چمن آرای جہان خوشتر ازین غنچہ نہ بست ٭ مخفی مباد کہ سند اوّل برای (بندیدن غنچہ) باشد نہ بستن۔ (اردو) غنچہ پیدا کرنا۔

بستن فال مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی قرار دادن فال است مؤلّف عرض کند کہ متعلّق است بمعنی ہجدہم بستن (نظامی ؎) یکی را نشان کرد بر نام خویش ٭ بر و بست فال سرانجام خویش ٭ (اردو) فال قرار دینا۔

بستن فرزند در مہد مصدر اصطلاحی بقول موارد (ذیل بستن) و بقول وارستہ بمعنی خوابانیدن یا نشاندن فرزند در مہد مؤلّف عرض کند کہ متعلّق بہ معنی سی و سوم بستن است (تاثیر ؎) از و در مہد این گردون اخضر ٭ نہ بستہ عشق فرزندی خلف تر ٭ صاحب بحر برمجتہ در (بستن فرزند) معنی بالا را ذکر کردہ ما می گوئیم کہ الفاظ (در مہد) را دخل مصدر

اصطلاحی کردن لازم است و مجرد (بستن
فرزند) چیزی نیست ۔ قتّال (اردو) فرزند کو
گھوارے میں بٹھانا یا سلانا ۔

بستن فرہنگ | مصدر اصطلاحی ۔ بقول
موارد بذیل بستن بمعنی فرہنگ ساختن است
مؤلف عرض کند کہ قائم و وضع کردن و قرار
دادن فرہنگ است متعلق بمعنی ھجدہم
بستن (علی خراسانی ؎) از کتاب عشق
و رسم فقرۂ دیوانگی است ٭ من نمی دانم
کدامین عاقل این فرہنگ بست ٭ عرض
می شود کہ مقصود علی درین شعر از وضع
فرہنگ است کہ بر سبیل مجاز از معنی ھجدہم
حاصل می شود (اردو) فرہنگ وضع کرنا ۔

بستن فریاد | مصدر اصطلاحی ۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی فریاد کردن **مؤلف**
عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است
(ظہوری ؎) راز داری ہای دل چون صبر
من بیہودہ باد ٭ اقتضای شوق صد فریاد بر ہر
ناز بست ٭ (اردو) فریاد کرنا ۔

بستن قرار | مصدر اصطلاحی ۔ بقول
صاحب موارد (بذیل بستن) بمعنی پیمان کردن **مؤلف**
عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است (خواجہ
شیراز ؎) قراری بستہ ام با میفروشان ٭ کہ
روز غم بجز ساغر نگیرم ٭ (ولہ ؎) خدارا
چون دل ریشم قراری بست با زلف ٭ بفرما
لعل نوشین را کہ جان را با قرار آرد ٭ (اردو)
اقرار کرنا ۔

بستن قلم | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختن و ساز کردن
قلم آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ قرار دادن و
وضع کردن قلم باشد (ظہوری ؎) کہ چون
در فن صورت گری بست ٭ قلم از طرہ حور و پری
بست (اردو) قلم بنانا ۔ قلم قرار دینا ۔

بستن قیمت | مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد

(نذیل بستن) مقرر کردن قیمت است **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی ۲۶ ہم بستن باشد (ظہوری ع) چین موئیش قیمتی بربوی بست ٭ نرخ خاک و قدر مشک چین شکست ٭ (اردو) قیمت قائم کرنا۔

بستن کلاہ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (نذیل بستن) بمعنی پوشاندن کلاہ **مؤلف** عرض کند کہ متعلق است بمعنی نہم بستن (غنی ع) تا دید برہنگی طفل اشک ما ٭ دریا بدست موج کلاہ حباب بست ٭ (اردو) ٹوپی پہنانا۔

بستن کمر مصدر اصطلاحی۔ بمعنی (۱) پرتلہ برکمر بستن و (۲) آمادہ شدن بکاری معنی اول این متعلق است بامعنی اول بستن و معنی دوم کنایہ باشد۔ سند این بر (بستن قلم) از ظہوری گذشت و سند دیگر از (محمد بیگ نظمی) بر (بستن آبلہ) و سندی از صائب بر (بستن دل) ہم (اردو) (۱) کمر باندھنا۔ بقول آصفیہ کمر سے دوپٹہ یا پٹکا کسنا۔ پیٹی باندھنا (۲) مستعد ہونا۔ آمادہ ہونا۔ دیکھو بر بستن میان۔

بستن گل بر سر دستار مصدر اصطلاحی بقول موارد (نذیل بستن) بمعنی استوار کردن گل بر سر دستار **مؤلف** عرض کند کہ قائم کردنش بر سر دستار باشد متعلق بہ معنی ۲۶ ہم بستن (صائب ع) ز شور عشق اگر گل بر سر دستار می بستم ٭ سر شوریدۂ منصور را بر دار می بستم ٭ (اردو) پھول پگڑی میں لگانا۔ قائم کرنا۔

بستن گمان مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (نذیل بستن) گمان کردن **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی دہم بستن است (امیر خسرو ع) گمان بر اعتمادش بستہ بیارشک ٭ کبوتر نازک و شاہین ستمگار ٭ (اردو) گمان کرنا۔ شبہ کرنا۔

بستن لب مصدر اصطلاحی۔ بند کردن

(۱۴۴۲) (۱۴۴۳)

لب وکنایہ از خاموش شدن متعلق بہ معنی
ہشتم بستن (صائب ے) آہ کز نازک مزاجی
پیش این بیدادگر ٭ بستن لب مشکل و فریاد
کردن مشکل است ٭ (اردو) زبان بند کرنا۔
دیکھو (از زبان افتادن) صاحب آصفیہ نے
(لب بند ہونا) بمعنی خاموش ہونا لکھا ہے جو
اسی کا لازم ہے۔

بستن مار | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی رام کردن مار است
مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہفدہم
بستن است (مخلص کاشی ے) زبان خصم
نتوان کرد کوتہ جز بخاموشی ٭ بافسونی دگر
این مار را کی می توان بستن ٭ (اردو) مطیع
کرنا دیکھو (ادب کردن) صاحب آصفیہ نے
(باندھنا) پر لکھا ہے۔ اثر روکنا جیسے "جادو
کے زور سے دہار وغیرہ کو بیکار کرنا" پس
رسانپ کو باندھنا۔ مطیع کرنا۔ اسکا ترجمہ ہے۔

بستن مصرع بکیدیگر | مصدر اصطلاحی۔
بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی پیوستن یک دو
مصرعہ بکیدیگر۔ **مؤلف** عرض کند کہ نہ چنین
باشد بلکہ متعلق کردن مصرع بہ یکدیگر۔ متعلق
بہ معنی شانزدہم بستن است (حزین ع)
نہ ہر کہ یک دو سہ مصرع بہ یکدگر بندد ٭ مخفی
مباد کہ این سند (بندیدن مصرع بکیدیگر)
است نہ بستن۔ (اردو) ایک مصرع کو دوسرے
سے متعلق کرنا۔

بستن مغز در استخوان | مصدر اصطلاحی
بقول موارد و بہار (ذیل بستن) بمعنی گرد
فراہم آمدن۔ **مؤلف** عرض کند کہ پیدا شدن
مغز در استخوان متعلق بمعنی ششم بستن (صائب
ے) شود رزق ہما گر استخوان من زبیتابی ٭
عجب دارم دگر در استخوان مغز ہا بندد ٭
(خواجہ شیراز ے) بی طلعت تو جان نگراید
بکالبد ٭ بی نعمت تو مغز نہ بندد در استخوان ٭

مخفی مبادکہ ما ہر دو سند بالا متعلق بہ (بندیدن مغز در استخوان) دانیم نہ بستن (اردو) ہڈیوں میں مغز پیدا ہونا۔

بستن می مصدر اصطلاحی۔ بہار نذیل معنی پانزدہم بستن این را آوردہ کہ رسانیدن است **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی ریختن می باشد متعلق بمعنی چہاردہمش (علی خراسانی ؎) می بہ پیمانۂ ما از خم دیگر بندید ٭ بادۂ کز ہنر از خون کبود تر بندید ٭ مخفی مبادکہ این سند (بندیدن ای) باشد نہ بستن (اردو) شراب ڈالنا (ساغر یا قدح میں)۔

بستن میغ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (نذیل بستن) بمعنی پیدا شدن ابر است **مؤلّف** عرض کند کہ متعلق است بہ معنی ششم بستن (نظامی ؎) زتاب نفس بر ہوا بستہ میغ ٭ جہان سوخت از آتش برق تیغ ٭ (اردو) ابر آنا۔

بستن نسق مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (نذیل بستن) بمعنی جاری کردن نسق متعلق بہ معنی سی و یکم بستن **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی قائم کردن نسق گیریم کہ متعلق است بمعنی ہجدہم (طغرا ؎) کہ بر رنگ گلنار بند د نسق ٭ کہ گردید مجموعہ دار شفق ٭ (اردو) انتظام قائم کرنا۔

بستن نطفہ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (نذیل بستن) بمعنی قرار گرفتن آن **مؤلّف** عرض کند کہ قائم شدن حمل است متعلق بمعنی ہجدہم بستن (والۂ ہروی ؎) بغیر خطبۂ تر و بیچ عقد بندگسست ٭ درون بطن صدف نطفۂ سحاب بہ بست ٭ (اردو) نطفہ قرار پانا۔ حمل قائم ہونا۔

بستن نقص مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (نذیل بستن م) بمعنی نقصان نہادن **مؤلّف** عرض کند کہ متعلق است بہ معنی

هجدهم بستن (مجد همگر ہ) هزار نقص که
برسر و بست لائق بست ؎ هزار طعنه که برباد
کرد در خور کرد ؎ (اردو) نقصان عائد کرنا۔

بستن نکاح مصدر اصطلاحی بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی نکاح کردن مؤلف
عرض کند که متعلق به معنی دهم بستن است۔
(سلیم ہ) دختر تاک حلال آمده در خانهٔ ما ؎
این نکاحیست که در عالم بالا بستند ؎ (اردو)
نکاح باندھنا۔

بستن نگار مصدر اصطلاحی۔ صاحب
موارد (بذیل بستن) ذکر این بمعنی ساز کردن
و ساختن نقش نوشته مؤلف عرض کند
که بستن بمعنی کردن بر نشان دهمش گذشت
پس هیچ ضرورت ندارد که این را بدان متعلق
نکنیم سند این از صائب بر (بستن حصار) گذشت
(اردو) نقش کرنا۔

بستن نمک مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی پاشیدن نمک مؤلف
عرض کند که متعلق بمعنی بستم بستن (ظهوری ہ)
در دکن بخت بر خراش دلم ؎ نمک لولیان
کابل بست ؎ (اردو) نمک چھڑکنا۔

بستن ورم مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی ورم کردن مؤلف
عرض کند که متعلق به معنی دهم بستن است
(زلالی ہ) گر دید درین بحر گهر چشم حسودان ؎
مانند حبابی که بنظاره ورم بست ؎ (اردو) ورم
کرنا۔ متورم ہونا۔ پھولنا۔

بستن وسمه مصدر اصطلاحی۔ مالیدن و
چسپاندن وسمه بر ریش یا موی سر تا رنگ گیرد
متعلق بمعنی پنجم بستن مرادف (بستن خضاب)
(سنجر کاشی ہ) در پس پرده زهره را دیدم ؎
چون سر زلف خویش بی آرام ؎ وسمه ناز بست
برابرو ؎ سرمه ناز شسته از بادام ؎ (صائب
ہ) می توان صد رنگ گل را در نگاهی وسمه

بست ؎ بسکه رنگ چهرهٔ آن ماه سیما نازک است ؎

(اردو) خضاب لگانا۔

بستن وطن مصدر اصطلاحی ۔بمعنی قرار دادن وطن است متعلق به معنی هجدهم بستن صاحب موارد بذیل بستن این را بمعنی وطن ساختن وساز کردن آورده قابل نظر است (سلمان ؎) زگوشهای سریر تو بخت بسته وطن ؎ بخانهای کمانت ظفر گرفته وثاق ؎

(اردو) وطن قرار دینا۔

بستنی بقول رهنما بحواله سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار (۱) بمعنی چیزی که آنرا در برف منجمد کرده باشد صاحب روزنامه (۲) برمجرد برف قانع وصاحب بول چال فرماید که (۳) معاصرین عجم بقول را گویند صاحب سخندان بامعنی بیان کرده رهنما متفق مؤلف عرض کند که بست به معنی منجمد بجایش گذشت پس یای نسبت در آخرش زیاده کردند معنی لفظی این منسوب به منجمد وکنایه از معنی اوّل ودوم واین بالفتح باشد وبمعنی سوم به همین ترکیب متعلق باشد بالفظ بُست بالضم که بمعنی باغ است ومنسوب به باغ کنایه باشد از بقول اندر تصور باید که بالضم خوانیم (اردو) (۱) برف کی قفلی وقلفی مؤنث (۲) برف مؤنث (۳) ترکاری ۔ مؤنث۔

بستو بقول سروری (۱) خمچه کوچک که روغن ودوشاب وغیرها دران کنند و بستوقه معرّبش (نظامی ؎) چو گردون بادلم تا کی کنی حرب ؎ به بستوی تهی می کن سرم چرب ؎ (۲) چوبی باشد که بدان ماست را بشورانند تا مسکه از دوغ جدا شود صاحب جهانگیری بهردو معنی همزبانش صاحب رشیدی این را بمعنی اوّل مرادف بستک گوید وذکر معنی دوم هم صاحب برهان بذکر هردو معنی گوید که معرّب معنی اوّل بستوق باشد صاحبان

جامع و ناصری بذکر ہر دو معنی می فرمایند کہ بمعنی دوم مرادف آئین - خان آرزو در سراج - بذکر ہر دو معنی بحوالۂ قوسی گوید کہ (۳) چمچہ کہ روغن و دوشاب بدان کشند و فرماید کہ انچہ رشیدی سند نظامی را متعلق بہ معنی اوّل کردہ محل تامل است چراکہ درین صورت (زبستوی تہی) می باید نہ (بہ بستوی تہی) مؤلف عرض کند کہ بمعنی اوّل مبدل بستک دانیم کہ کاف بدل شد بہ واو چنانکہ پوپک و پوپو وجا دارد کہ برکلمۂ بست کہ بمعنی ہفتمش گذشت واو نسبت زیادہ کردہ اند چنانکہ ہند و ہندو و پس معنی لفظی این منسوب بہ محیط یا نظر بہ معنی سیزدہم بست منسوب بہ منجمد و کنایہ از مرتبانیکہ دران روغن یا دوشاب مقید و جمع است یا ظرفی است کہ روغن یا روشاب دران منجمد مرادف آئین کہ در ممدودہ گذشت و بمعنی دوم ہم بہمان قاعدۂ تبدیل کہ ذکرش بالا گذشت مبدل بستک دانیم کہ بمعنی پنجمش گذشت و ماخذش ہمدرانجا مذکور - نسبت معنی سوم عرض می شود کہ ماخذش ہم ہمان باشد کہ برای معنی دوم مذکور شد صاحب اننداز معرّب معنی اوّل را بستغو بغین معجمہ گفتہ - ما سند نظامی را متعلق بہ معنی اوّل کنیم کہ صفت تہی برای بستو تقاضای آن می کند خان آرزو و سکندری خوردہ کہ بر صاحب رشیدی اعتراض کردہ اگر در سند نظامی تحریف کنیم و موحدہ معیت (ببستوی) را بہ زای ہوز بدل کردہ (زبستوی) خوانیم اندرین صورت سند نظامی بہ معنی سوم متعلق خواہد شد پس ہیچ ضرورت تحریف و اشکال نیست (اردو) (۱) دیکھو بستک کے پہلے معنے (۲) دیکھو بستک کے پانچویں معنے اور آئین (۳) چمچہ بقول آصفیہ فارسی - اسم مذکر - شوربہ یا شربت یا اور کوئی رقیق چیز پینے کا ظرف -

بست وبند اصطلاح - بقول جہانگیری ورشیدی وبرہان وبہار وبحر (۱) کنایہ از استحکام وضبط وربط است (ظہوری ؎) درنگاہ بغفلت تغافلش بست است ٭ ولی زیادہ ازین بست وبندی خواہد ٭ صاحب ناصری فرماید کہ (۲) بمعنی بستن جلو آب وسیل (مظفر کرمانی ؎) سیل ازکہسار آمد باشتاب ٭ بست وبند پشتہ وپل شد خراب ٭ خان آرزو در سراج بصراحت معنی اوّل گوید کہ استحکام وضبط وبند وبست - قلب آن **مؤلف** عرض کند کہ تکرار حاصل بالمصدر بستن وبندیدن است وبس ٭ معنی اوّل درست ومعنی دوم ہیچ کہ سندش ہم متعلق بمعنی اوّل است - کم التفاتی صاحب ناصری این را قائم کرد فتأمل (اردو) بند وبست بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - نظم ونسق - انتظام - انضباط - اہتمام - ضابطہ -

بست وکشاد اصطلاح - بقول بہار وبحر ترجمہ حلّ وعقد صاحب فدائی کہ از علمای محققین عجم بود می نویسد کہ بمعنی نظم وانتظام کارہاسے لشکری وکشوری است از انچہ بستہ بہ شہریار بست ہم او فرماید کہ کشاد وبست ہم ہمانست - (صائب ؎) نیست در بست وکشاد خویش ٭ مارا اختیار ٭ بہلۂ دست قضا سرپنجۂ تدبیر ماست ٭ **مؤلف** عرض کند کہ صاحبان بہار وبحر خویش تعریفی کردہ اند (اردو) حلّ وعقد بقاعدۂ فارسی کہ سکتے ہیں (نظم ونسق) بقول آصفیہ - اسم مذکر - ترتیب وانتظام - بند وبست -

بستوہ بقول جہانگیری وجامع مرادف بستہ باوّل مکسور (۱) بمعنی ستوہ وستہ صاحب رشیدی ہم این را بمعنی ستوہ گوید صاحب برہان گوید کہ بمعنی ستوہ وملول وتنگ - صاحب ناصری فرماید کہ این را بحذف واو وبستہ وستہ نیز گفتہ اند - خان آرزو در سراج فرماید کہ اصل این

ستوه است بقیاس بستردن مؤلف عرض کند که قیاس بستردن مثال زیادت موحده باشد وبس - (استوه) بہمین معنی درمقصوره گذشت وما در انجا حقیقت ماخذ این بیان کرده ایم اگر آنرا اصل دانیم ستوه مخفف آن بحذف الف وبستوه مزید علیه ستوه بزیادت موحدهٔ زائد واگر بقول خان آرزو ستوه را که اسم جامد باشد اصل دانیم استوه بزیادت الف وصلی وبستوه هم مزید علیه آن باشد (اردو) عاجز - تنگ - ملول -

بست ویک پیکر نور درایوان شمال | صناع اند بحواله غیاث گوید که اهل هیئت از کواکب مرصوده همگی چهل وهشت صور بر فلک قرار داده اند - ازانجمله دوازده صور بر نفس منطقة البروج واقع اند که دوازده بروج مشهور عبارات از آنست وازان جمله بست ویک صور بجانب شمال از منطقة البروج اند - یکی ازان (دب اصغر) بصورت خرس استاده وکواکب آن هفت ودوم (دب اکبر) وآن نیز بصورت خرس کلان است وکواکب آن بست وهفت وسوم تنین بصورت اژدهای بزرگ با شکنهای بسیار وکواکبش سی وهفت وچهارم کیقاوش بر شکل مثلثی بزرگ وکواکبش یازده وپنجم عوا بصورت مرد ایستاده ودستهای کشیده وبدست راست عصا گرفته واین را (حارس السما) نیز نامند وکواکبش بست ودو وششم فکّه وآنرا کاسهٔ درویشان نیز گویند چراکه در استدارت آن رخنه افتاده است گویا که کاسهٔ لب شکسته است ستارهٔ آن هشت وهفتم (جاثی علی رکبتیه) بصورت مردی برزانو درآمده ای برزانو نشسته ستارهٔ آن بست وهشت وهشتم شلباق وآن بصورت سلحفاة است یعنی باخه وکواکبش ده وازانجمله کوکبی است ازقدر اوّل - آنرا (نسر واقع) گویند ونهم دجاجه وآن بصورت ماکیان

است وکواکبش هفده ودهم (ذات الکرسی) بصورت زنی است برکرسی نشسته و پاها فروگذاشته وکواکبش سیزده ویکی از کواکب آن (کف الخضیب) است از قدر ثالث ویازدهم (حامل راس الغول) بر مثال مردی است بر پای چپ خود استاده و پای راست برداشته و دست راست برسر نهاده وبدست چپ سر دیو خونچکان بموی سر گرفته وکواکبش بست وشش ودوازدهم (ممسک العنان) بصورت مردی ایستاده به یکدست تازیانه وبدست دیگر عنانی وکواکبش چهارده - از انجمله عیتوق از قدر اول وسیزدهم عقاب آنرا (نسر طائر) نیز گویند وکواکبش نهه و چهاردهم - دلفین بصورت حیوان بحری است که بمشک پرباد کرده مشابهت دارد وکواکبش ده و پانزدهم سهم بصورت تیر وکواکبش پنج وشانزدهم خود دوا بصورت مرد مار افسا است (یعنی جادوگر) وکواکبش بست وچهار وهفدهم حیه بصورت مارکه بدست جهان مار افسا است وکواکبش هجده وهجدهم قطعة الفرس وکواکبش چهار وبحوالهٔ نفائس الفنون) گوید که بجای (قطعة الفرس) فرس تام که بصورت اسپ خوش شکل است وکواکبش سی ونوزدهم (فرس اکبر) بصورت اسپی که اورا سر ودو دست باشد وکفل ودو پای نبود وکواکبش بست وبستم (مرأة مسلسله) بصورت زنی استاده دستها کشیده وزنجیری بر دو پای او نهاده وبحوالهٔ بعض گوید که زنجیری بر دست او وکواکبش بیست وبست ویکم مثلث وآن شکلی است که در وی طول باشد وکواکبش چهار وی فرماید که پانزده صور که بجانب جنوب از منطقة البروج واقع شده اول آن قنطس وآن بر شکل حیوان بحری است که اورا دو دست بود وبال ودم چون مرغ وکواکبش بست ودوو دوم جبار بر شکل مرد قائم بود وکرسی وور دست عصا گرفته وکمر بسته وشمشیری حمائل کرده واین را

جوزا نیز گویند و کواکبش سی و هشت و سوم نهر بر
شکل جوی باریک با گردش های بسیار و کواکبش
سی و چهار و چهارم ارنب بصورت خرگوش و
کواکبش دوازده و پنجم کلب اکبر بصورت سگ و
کواکبش هجده و منجمله آن شعری یمانی از قدر
اوّل و ششم کلب اصغر از کواکب او یکی شعری
شامی و دیگر مرزم و هفتم سفینه بشکل کشتی و کواکبش
چهل و پنج و منجمله آن سهیل است از قدر اوّل و
هشتم شجاع بصورت مار بزرگ و دراز با شکنهای
بسیار ببرج اسد پیوسته و کواکبش بیست و نهم
باطیه و آنرا کاس نیز گویند۔ شکلی است مستدیر
و کواکبش هفت و دهم غراب بصورت زاغ و
کواکبش هفت و یازدهم قنطورس بصورت حیوانی
مرکب از اسپ و آدمی از سر تا پشت چون مقدم
آدمی از کمر تا پا مثل اسپ و کواکبش سی و هفت
دوازدهم۔ سبع بصورت حیوانی درنده و کواکبش
نوزده و سیزدهم مجمره بصورت منقل و کواکبش
هفت و چهاردهم (اکلیل جنوبی) بشکل صنوبری
و کواکبش سیزده و پانزدهم حوت جنوبی بشکل
ماهی بزرگ و کواکبش یازده (اردو) اکیس
ستارے جو شمال میں واقع ہیں۔ مذکر۔

بست ویکشاق اصطلاح۔ بقول
شمس بست و یک پیکر از جمله سی و شش پیکر
دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد مؤلف عرض
کند که (بست و یک وشاق) بجایش می آید و
بقول انند و غیاث کنایه است از همان (بست و یک
صورت شمالی) که تعریفش بر (بست و یک
پیکر نور در ایوان شمال) گذشت۔ مخفی مباد
که (وشاق) بقول غیاث بضم بمعنی خدمتگار
و غلام پیاده رو و فرماید که این ترکیب صاحب
کنز که محقق ترکی است این را بمعنی حیوان نوشته
صاحب انند گوید که بر وزن سحاب لغت عرب
است بمعنی رونده و صاحب برهان هم ذکر
(وشاق) بمعنی غلام مقبول و پسر ساده و

خدمتگار ، فقیران وکنیزک گردد وا شاق کہ در مقصورہ گذشت مبدّل این باشد ، اگر سند استعمال (بست ویک شاق) پیش شود توانیم قیاس کرد کہ شاق مخفف آن باشد ، و در مقصورت این اصطلاح را مخفف (بست ویک شاق) دانیم کہ می آید و الا تصحیف کاتب شمس بیش نیست (اردو) دیکھو بست ویک پیکر نور در ایوان شمال۔

بست ویک قران اصطلاح ، صاحبان انند و غیاث گویند کہ ترتیبش اینست کہ زحل را با ششش کوکب کہ زیر اوست و مشتری را با پنج کوکب کہ زیر اوست و مریخ را با چہار کوکب کہ زیر اوست و شمس را با سہ کوکب کہ زیر اوست وزہرہ را بدو کوکب و عطارد را با قمر قران شود **مؤلف** عرض کند کہ مجموعہ این ہمہ قرانہا بست ویک است و فارسیان ہمین مجموعہ را (بست ویک قران) نام کردند (اردو) اکیس قران ۔ یہ مجموعہ ہے اون کُل قرانوں کا جو زحل کو چھہ ستاروں کے ساتھ اور مشتری کو پانچ اور مریخ کو چار اور آفتاب کو تین اور زہرہ کو دو اور عطارد کو صرف قمر کے ساتھ واقع ہوتے ہیں ۔ مذکر۔

بست ویک وشاق اصطلاح۔ ہمان کہ تعریفش بر (بست ویک شاق) گذشت (اردو) دیکھو (بست ویک شاق)

بستہ بقول سروری و جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج بروزن دستہ (۱) حریر منقش کہ در تختہای مشبک بندند و رنگ در نقشہا زنند چنانکہ (رنگ براورد) کہ در استرآباد گرگان سازند بہار ند کر این از ملا قاسم مشہدی سندی آوردہ (ص)

عشق مفلس از کجا جاہ و جلالش از کجا ٭ ہر دو عالم از متاع حسن او یک بستہ است ٭

(ملاّ مفید بلخی ؎) برنگ غنچه زکوی تو رخصت می بندم ٭ زداغ بسته برپشت بخت می بندم ٭ مؤلّف عرض کند که مخفف (رنگ بسته) باشد وبس یا بمعنی حقیقی آویخته وکنایه از پردهٔ که در سنته های مشبک آویزند دیگر هیچ (اردو) وہ ریشمی پردہ جس پر رنگ برنگ نقش ونگار ہوتا ہے اور مشبّک دریچوں میں لٹکاتے ہیں - نا کر -

(۲) بسته - بقول جهانگیری ورشیدی : برهان وجامع وسراج با اوّل مکسور وثالث مضموم مرادف بستوه بمعنی ستوه که سته هم آمده مؤلّف عرض کند که بستوه مزید علیه ستوه است بزیادت موحده وبسته مخفف آن بحذف واو چنانکه هوشیار وهشیار وخاموش وخامش (اردو) دیکھو بستوہ -

(۳) بسته - بقول رشیدی بمعنی معروف بهار گوید که مقابل کشاده چنانکه دربسته وکاربسته وامید بسته ونظربسته (صائب ع) خانهٔ دل بصفا از نظربسته بود ٭ (سعدی ؎) امید بسته برامد ولی چه فائده زانکه ٭ امید نیست که عمر گذشته باز آید ٭ (وله ؎) زکاربسته میندیش دل شکسته مدار ٭ که آب چشمهٔ حیوان درون تاریکی است ٭ (انوری ؎) می کنم تدبیر گوناگون ولی ٭ بستهٔ تقدیر نگشایم همی ٭ مؤلّف عرض کند که مقصود رشیدی از معروف معنی حقیقی اسم مفعول بستن است که بر معنی اوّلش مذکور شد - مخفی مباد که برهمه معانی مجازی بستن شامل باشد که بجایش گذشت (اردو) باندھا ہوا -

(۴) بسته - بقول رشیدی وبرهان وناصری وجامع وسراج بمعنی آهنگی است از موسیقی که آنرا (بسته نگار) نام است وآن مرکّب است از حصار وحجاز وسه گاه مؤلّف عرض کند که بستن بمجاز بمعنی سرودن بر معنی بست وششمش گذشت وبهمین معنی اسم مفعولش بسته بمعنی طرز

شده و کنایه از آهنگے است وبس (اردو) راگنی مؤنث۔

(۵) بستہ ۔ بقول برہان و ناصری و جامع و سراج شخصے راگویند کہ آنرا بسحر بستہ باشند و داماد نتواند شد۔ بہار بصراحت مزید گوید کہ کسی کہ بسحر بر عروس قادر نہ شود و فرماید کہ ظاہرا فارسی ہندوستان است واللہ اعلم بحقیقۃ الحال مؤلف عرض کند کہ مخفف (سحر بستہ) و نظر بر قول ناصری و جامع کہ از محققین اہل زبان اند این را فارسی ہندوستان نتوان گفت (اردو) وہ شخص جو جادو کے اثر سے اپنی عورت پر قادر نہو سکے ۔ مذکر۔

(۶) بستہ ۔ بقول برہان و جامع و سراج بضم اوّل و فتح فوقانی فندق راگویند و آن مغزے باشد کہ خورند۔ صاحب محیط ذکر بستہ نکرد و بر فندق گوید کہ ہان [illegible] است و صاحب منتخب ہم بر فندق بضم دال فرماید کہ میوۂ معروف کہ انرا بندق نیز گویند و صاحب محیط بر بندق می فرماید کہ بالضم معرب از فندق فارسی و بعربی طبوز نامند و گویند بندق بکسر اوّل اسم فارسی جلوز است کہ بادام کشمیری و سہ گوشہ و بادام کوہی نیز و بیونانی فیطیفیا و (قرودماثا) نامند و آن ثمر درختی است ۔ گرم در آخر اوّل و خشک ۔ در آوائل آن ۔ ازان صفرا پیدا شود و قابض و مزید جوہر دماغ و مقوی آن و منافع بسیار دارد مؤلف عرض کند کہ اشارہ فندق بر (بادام کوہی) گذشت و این متعلق بمعنی دہم بست است ہای نسبت بر وزیادہ کردہ اند وبس (اردو) فندق بقول آصفیہ اسم مؤنث ۔ ولایت کے ایک مشہور میوے کا نام جو نہایت سرخ اور جھاڑی کے بیر کے برابر ہوتا ہے ۔ دیکھو (بادام کوھی)

(۷) بستہ ۔ بقول ناصری بمعنی ستودہ است دستھید لن مصدر آنست مؤلف عرض

کند که نظر بر اعتبار ناصری که از اہل زبانست تسلیم کنیم و بہ مجاز متعلق دانیم با معنی بستہ دوم بستن و اسم مفعول آنست و معنی ستایش بمجاز است وجادارد که متعلق بمعنی سیزدہمش کنیم و ہم مجاز باشد و بستن بمعنی ستودن نیامدہ وجادارد کہ (ستہ) را مخفف (ستائیدہ) گیریم و موحدہ اول را زائد و لیکن اوّل بہتر از آخر است (اردو) تعریف کیا ہوا۔

(۸) بستہ۔ بقول ناصری بمعنی ستیزہ کردن ہم و فرماید کہ در منع از ستیزہ بفتح میم و کسر تا درست است (مولوی معنوی ع) مستہ صنا چند بین مے وہ بطرب با من ہ مؤلف عرض کند کہ ستہیدن بمعنی ستیزہ کردن می آید و اسم مصدر آن ستہہ بمعنی ستیزہ و این بزیادت موحدہ باشد و بس۔ پس باید بالفتح خوانیم۔ تسامح صاحب ناصری است کہ معنی مصدری بیان کرد مخفی مباد کہ استہ در مقصورہ بہمین معنی بر نشان چارمش گذشت و فروگذاشت ماست کہ دراینجا بر حاصل بالمصدر اکتفا کردہ ایم و اسم مصدر را ذکر نکردہ ایم و ما از ماخذش ہم ہمدرا اینجا بحثے کردہ ایم (اردو) دیکھو استہ کے چوتھے معنے۔

(۹) بستہ۔ بقول سوار التسبیل بند آب نہر را گویند کہ آنرا کشادہ آب بہرجا کہ خواہند می برند و جمع آن بستان است مؤلف عرض کند کہ معنی مفعولی این بستہ شدہ و تعمیر کردہ شدہ متعلق بہ معنی ہفتم یا ہجدہم بستن و کنایہ از بند آب۔ تسامح محقق بالا است کہ بستان جمع این نوشتہ۔ جمع این بستہ ہاست وخصوصیت یا نہر ہم نباشد (اردو) بند۔ دیکھو برغ

بستہ چیزی بودن	مصدر اصطلاحی بقول بہ بحر (۱) دل نہادن (۲) اعتنا کردن بروے	مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد اگرچہ خلاف قیاس نیست بلحاظ معانی

بستن ولیکن بنظر سکوت معاصرین عجم و محققین فارسی مشتاق سند می باشیم (اردو) (۱) دل لگانا (۲) اعتماد کرنا۔

بستہ رحم اصطلاح بقول سروری و رشیدی وبرہان و جامع و سراج و بہار زن عقیم را گویند (رکن الدین کرانی ۵) ای در نظر جود تو بتقدیر درم ؏ وززادن شبہ تو جہان بستہ رحم ؏ صاحب جہانگیری در ملحقات گوید کہ مرادف استرون۔ صاحب بحر بذکر معنی بالا گوید کہ زنی کہ از زادن بازماندہ باشد آنرا ہم بدین اسم موسوم کنند **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این زنی کہ رحم او بند است و حاملہ نشود و تعمیم معنی اجازت آن می دہد کہ معنی بیان کردہ صاحب بحر را ہم درین داخل کنیم ولیکن محاورہ زبان چیز دیگر است صاحبان سروری و جامع کہ اہل زبانند ذکر این معنی نکردہ اند ولہذا بر عقیم اکتفا کنیم (اردو) دیکھو استرون۔

بستہ زبان اصطلاح۔ بقول بہار و بحر آنکہ بر سخن گفتن قادر نباشد (صائب ۵) زبان شکوۂ من چشم خون فشان من است ؏ چو طفل بستہ زبان گریہ ترجمان من است ؏ (اردو) وہ شخص جو بات نہ کر سکے جیسے کم سن بچہ یا گونگا۔

بستہ گہوارہ فنا اصطلاح۔ بقول بحر و موید اسیر محبت دنیا و گرفتار دنیا **مؤلف** عرض کند کہ بستہ درین اصطلاح اسم مفعول بستن است بمعنی سی و سوم آن و مرکب توصیفی است و گہوارۂ فنا بترکیب اضافی کنایہ از دنیا صاحبان انند و ہفت تعریف این در جمع کردہ اند تسامح شان است (اردو) اسیر محبت دنیا اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو دنیا دار ہو۔

(الف) **بستہ لب** اصطلاح (الف) کسی کہ
(ب) **بستہ لبی** خاموش و ساکت باشد
اسم فاعل ترکیبی است و (ب) بزیادت یای

مصدری خاموشی وسکوت (ظہوری ب)
فتادہ ور قفس از گفتگوی خود طوطی ٭ کشود کار
سخنور رہین بستہ لبی است ٭ (اردو) (الف)
خاموش ۔ ساکت ۔ بستہ لب ۔ بھی کہہ سکتے ہیں
(ب) خاموشی ۔ مؤنث ۔ سکوت ۔ مذکر ۔

بستہ میان اصطلاح ۔ بقول بہار و
انند مستعد و آمادہ خدمت **مؤلف** عرض
کند کہ اسم مفعول ترکیبی است (میر معزی ۵)
ثنا و خدمت او واجب است از یمعنی ٭ قضا
کشادہ زبان است وبخت بستہ میان ٭ چنانچہ
بستہ میانست بخت در خدمت ٭ ہمیشہ ہست
قضا بر ثنا کشادہ زبان (اردو) کمر باندھا ہوا
مستعد ۔ آمادہ ۔ تیار ۔

بستہ نگار اصطلاح ۔ بقول رشیدی
وبحر و بہار آہنگی است در موسیقی کہ ذکرش
بر بستہ گذشت ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت
گوید کہ نوعی از سرود (طغرا ۵) از ین رہ
حور بر صوتش نثار است ٭ کہ نقش چینیش بستہ
نگار است ٭ **مؤلف** عرض کند کہ اسم مفعول
ترکیبی است و معنی لفظی این نقش بستہ و کنایہ
از آہنگی کہ سامعین از حیرانی نقش دیوار شوند
ہمین است وجہ تسمیۂ این (اردو) بستہ نگار
فارسی میں ایک راگنی کا نام ہے جس کا اصطلاحی
نام اردو میں معلوم نہ ہو سکا ۔

بستہ نیشکر اصطلاح ۔ بقول (خان
آرزو در چراغ ہدایت) وبحر و بہار نیشکر ہای
بسیار بہم بستہ کہ آنرا بہندی بہاندی ولوکی
گویند (کلیم ۵) قلم می شدی ترکش اندر کمر ٭
بیک ضرب چون بستۂ نیشکر **مؤلف** عرض
کند کہ اگرچہ بمعنی لفظی مرکب اضافی است
ولیکن در محاورۂ فرس بستہ را گویند کہ شرط
بازان نیشکر را بہ تعدادی مخصوص می بندند
وبران شمشیری زنند ہر کہ بستہ را دریک ضرب شمشیر
قطع کرد بازی برد (اردو) بہاندی بقول آصفیہ

ہندی۔ اسم مؤنث۔ گنّوں کا بنڈل۔ پونڈا ونگا بوجھا۔ پشتارۂ نیشکر۔ سو پچاس گنوں کا بوجھ مؤلّف عرض کرتا ہے کہ دکن میں (بولی) اسی بستۂ نیشکر کے لئے مستعمل ہے جس پر شرط باندھکر تلوار چلاتی ہیں

بستی | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضّم باغبان و منسوب بباغ **مؤلّف** عرض کند کہ بزیادت تحتانی نسبت بر لغت بست کہ بمعنی اوّلش گذشت موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محقّقین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) دیکھو باغبان۔

بستیباج | بقول برہان وہفت بفتح اوّل و سکون ثانی و فوقانی بہ تحتانی رسیدہ و بای ابجد بالف کشیدہ و بجیم زدہ بلغت رومی خسک را گویند و بلغت اہل مغرب (حمص الامیر) خوانند طبیعت وی سرد است باعتدال وضماد کردن آن بر ورمہای گرم نافع صاحب محیط تبرک موحدہ ذکر بستیاج کردہ گوید کہ بفارسی درمسنۂ ترکی و (خلال مکّہ) و بعربی سدی و حشیشۃ الفراخ و بزبان مصری آخلہ و حسکہ نامند و آن نباتی است خار دار گویند گیاہ آن گرم و خشک در اوّل دوم و باندک عطریت خلال کردن آن جہت تقویت دندان وطلای آن جہت تحلیل اورام نافع و منافع دارد و تخم آن گرم و خشک در آخر دوم۔ جہت سرفہ و نواق و ریاح و سنگ و تفتیح سدد جگر و ادرار بول نافع **مؤلّف** عرض کند کہ اگرچہ اسم فارسی این بالا مذکور شد ولیکن فارسیان ہمین لغت رومی را بر زبان دارند ازینجاست کہ صاحب برہان در لغات مستعملۂ فرس ذکر این کردہ مخفی مباد کہ بخیال ما این ہمان درخت پیلو باشد کہ مسواک آن از مکّہ معظمہ می آرند صاحب محیط بر (پیلو) گوید کہ بہندی اسم راکّ است و بہ سنسکرت

کرہل ۔ درخت صحرائی است ونزد ہندیان گرم وسبک وملین ومشتہی طعام و دافع قی و مضمضہ آب جوشیدۂ آن دافع درد دندان ومقوی باہ حیف است کہ از اسمای السنہ غیر مطابقت خیال مانمی شود واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) ایک نبات کا نام ہے خوخار دار ہوتا ہے جس کو فارسیوں نے (خلال مکہ) کہا ہے ہمارے خیال میں وہی درخت ہے جسکو دکن میں پیلو کہتے ہیں اور حجاج بطور تحفہ مکۂ معظمہ سے جو مسکواکین لاتے ہیں وہ اسی درخت کی ہوتی ہیں صاحب آصفیہ نے پیلو پر کہا ہے اسم مذکر وہ درخت جس کی جڑ اور شاخوں کی اکثر مسواک بناتے ہیں ۔ صاحب محیط نے (درمنہ) کا ترجمہ اجوائن لکھا ہے ۔

بسجستہ بقول ناصری وانند بفتح باو ضم جیم بمعنی (۱) محبوب ومعشوق است وآنرا بس خواستہ نیز گفتہ اند و (۲) بمعنی مطلوب و تمنا نیز آمدہ و فرماید کہ این لغت از دساتیر نقل شد **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان قدیم این را مرکب کردہ باشند بالفظ بس بمعنی بسیار وجستہ کہ اسم مفعول جستن است یعنی چیزے کہ تلاش او بسیار کردہ شد کنایہ از معشوق و تمنا ہم ۔ نظر باعتبار ناصری این را لغت مرکب ژند و پاژند دانیم ۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند وسکوت دیگر محققین بے توجہی وسرو مہری شان است با فارسی قدیم دیگر ہیچ (اردو) (۱) محبوب ۔ معشوق ۔ مذکر ۔ (۲) تمنا ۔ دیکھو آرزو ۔

بسخن درشدن مصدر اصطلاحی ۔ متفق الرای ومتفق الکلام شدن ۔ (انوری ؏) بسخن درشدیم ہر سہ بہم ؏ چون سہ یار موافق ومشتاق ؏ (اردو) متفق الکلام ۔ متفق الرای ہونا ۔

(۱۲۸۵)

بسخندن بقول اننذ بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و فتح خاے معجمہ وسکون نون بمعنی خمیر ساختن **مؤلف** عرض کند کہ محققین مصادر و معاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ این مصدر مرکب است از لفظ بس و خندہ ۔ بس بمعنی بسیار و خندہ بمعنی شگفتگی کہ اسم مصدر (خندیدن) است کہ بجایش مذکور شود ۔ فارسیان بحذف ہاے ہوز بزیادت علامت مصدر دن و حذف یک دال مہملہ مصدری ساختند کہ معنی لفظی این بسیار شگفتہ کردن و کنایہ از خمیر ساختن (اردو) خمیر کرنا ۔

بس خواستہ اصطلاح ۔ بقول برہان و جامع و بحر و ہفت کنایہ از مطلوب و معشوق **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل (بس جستہ) کہ بالا گذشت یعنی چیزی کہ خواہش آن بسیار است مطلوب و معشوق است و بس (اردو) دیکھو بس جستہ ۔

بسد بقول سروری بحوالۂ عجائب البلدان بضم با و فتح سین مہملۂ مشددہ و بہ تخفیف سین (۱) مرجان و فرماید کہ آنرا کامہ نیز خوانند و منبط آن قعر دریاست ۔ رسنی افگنند و برکشند چون باد بروو زد و آفتاب تابد سرخ گردد (انوری ے) فرو گسست بعتاب عنبرین سنبل ٭ فرو شکست بخوشاب بسدین شکر ٭ صاحب جہانگیری این را (۲) مرادف بست بمعنی اول و دومش نوشتہ و ذکر بستان ہم با او کردہ صاحب برہان بذکر معنی اول و دوم وگوید کہ بمعنی اول بکسر اول ہم آمدہ صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند ۔ صاحب سوار السبیل فرماید کہ بہ تشدید و ذال معجمہ آخر معرب بسذ فارسی است کہ مرجان باشد **مؤلف** عرض کند کہ اشارۂ این بر معنی یازدہم لغت کردہ ایم و آن مبدل این است و قول صاحب محیط را نسبت مزاج و خواص این ہمدرا نجا

نقل کردہ ایم صاحب سروری این لغت فارسی را بہ ذیل لغاتی آوردہ کہ آخرش ذال معجمہ است
تسامح او بیش نباشد کہ محققین فارسی زبان بالاتفاق این را بہ دال مہملہ آخر آوردہ و انچہ صاحب
سوار السبیل گوید درست کہ بہ تشدید سین و ذال معجمہ معرب است ولیکن تسامح او می نماید کہ در فارسی
بستد بہ فوقانی سوم گفتہ کہ لغتی بدین معنی در فارسی نیست غلطی کتابت او می نماید کہ بسد فارسی را بزیادت
فوقانی بستد فارسی نوشت (اردو) دیکھو بستے کے پہلے اور گیارھویں معنے ۔

بسدک | بقول سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا و بقول رشیدی ۔ بفتح با و سین مہملہ و سکون دال
مہملہ (۱) بمعنی دستۂ جو و گندم درودہ باشد صاحب برہان بذکر معنی اول فرماید کہ (۲) بسکون
ثانی بروزن زردک دارو ئیست کہ آنرا (اکلیل الملک) خوانند صاحب ناصری بذکر معنی
اول بروان اختلاف اعراب ذکر معنی دوم کردہ و صاحب جامع ہمزبان برہان ۔ خان آرزو
در سراج بذکر معنی اول قانع و فرماید کہ بسک مخفف این باشد **مؤلف** عرض کند کہ قیاس
می خواہد کہ اصل این بستک بودہ بمعنی چیزی خورد کہ بستہ شدہ و کنایہ از دستۂ جو و گندم یعنی
فوقانی بدل شد بہ دال مہملہ چنانکہ زرتشت و زردشت پس تصرف در اعراب تصرف
محاورہ باشد و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ حقیقت این بر (ارحقیقۃ) گذشت و ماخذ
این جزین نباشد اصل این ہم بہ فوقانی عوض دال مہملہ بود و معنی لفظی این بستان خرد
و کنایہ از (اکلیل الملک) فوقانی بدل شد بہ دال مہملہ ۔ دیگر ہیچ تصرف محاورہ باشد کہ ضم
اول را بہ فتح بدل کردند (اردو) (۱) درخت جو اور گندم کا پولا ۔ دستہ ۔ مذکر (۲) دیکھو ارحقیقۃ

بسدین | بقول انند و غیاث منسوب بہ بسد کہ مرجان است مراد از سرخ **مؤلف**

عرض کند که یا د نون نسبت موافق قیاس و بمعنی سرخ هم کنایه ایست موافق قیاس ولیکن طالب سند استعمال می باشیم (اردو) سرخ بقول آصفیه - فارسی - لال - احمر -

(۱۶۸۹)

بسر آمدن مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی حقیقی واقع شدن و آمدن بسر است چنانکه (بسر آمدن سنگ) (صائب ؎) آمد کار من و رشته تسبیح یکی است ٭ که ز صد رهگزرم سنگ بسر می آید ٭ و (۲) بمعنی پیش آمدن و این کنایه باشد چنانکه (بسر آمدن بخت) (انوری ؎) ای شاه جهانی که ز عدل تو جهان را ٭ در وصف نیاید که چه بختی بسر آمد ٭ وارسته گوید که (۳) از حیز برآمدن و جوش کردن **مؤلف** عرض کند که لبریز شدن هم داخل همین معنی است صاحب بحر این را مخصوص کند به دیگ بخیال ما با جام و ساغر هم میتوان (صائب ؎) خم ره آه شرربار من از جا برداشت ٭ دیگ کم حوصلگان زود بسر می آید ٭ و بقول بحر و بهار (۴) آخر شدن چنانکه (بسر آمدن گیتی و روز) (انوری ؎) بر دل نفسی آمده گیتی بسر آید ٭ گیرید که گیتی همه یکسر بسر آمد ٭ (وله ؎) هیچ روزی سرا بسر نامد ٭ تا دلم عشق او ز سر نگرفت ٭ و (بسر آمدن کان) (وله ؎) آصف که ز بیم قلمش تیغ سکون یافت ٭ حاتم که ز دست کرمش کان بسر آمد ٭ و (بسر آمدن درد) (وله ؎) درد سر دل بسر نمی آید ٭ پا از گل عشق بر نمی آید ٭ و بقول بحر و بهار (۵) بمعنی بر باد رفتن **مؤلف** عرض کند که این مجاز معنی چهارم است که از سند (بسر آمدن کان) من وجه این معنی هم پیدا می شود که آخر شدن کان بر باد شدن آنست (اردو) (۱) سر پر واقع ہونا (۲) پیش آنا (۳) اُبلنا - جوش کرنا - (۴) آخر ہونا - ختم ہونا (۵) برباد ہونا -

(۱۶۹۰)

بسر آوردن مصدر اصطلاحی - متعدی بسر آمدن

است سندی از انوری بمعنی چہارمش گذشت (ولہ ۵) ای ہجر تو لفتۂ بر بزم خونت ؍ وقت آمد خون بریز و عمرم بسر آ ؍ (اردو) بسر آمدن کے	تمام معنوں میں اس کا متعدی جیسے (۱) سر پر لانا (۲) واقع کرنا (۳) ابالنا۔ ہوش دلانا (۴) ختم کرنا (۵) برباد کرنا۔

بسراق بقول وارستہ بضم اول و رای مہلہ یاقوت زردی کہ در ہندش پکھراج گویند (با ذکر کاشی ۵) زرد گوشست آنکہ ازین گوش ؍ کردہ بسراق زار سکو را ؍ ہم او گوید کہ پکھو بہای عجمی و یای حطی مجہول۔ ملکی است بجانب زیرباد۔ بہار گوید کہ این ظاہرا (ہندی معرب) است و اصلش پکھراج یا پکھراگ۔ صاحب انند این را لغت عرب گوید ولیکن صاحب سوار السبیل کہ محقق معربات است ازین ساکت و صاحب منتخب ہم نیاوردہ و صاحب محیط بر پکھراج گوید کہ یاقوت زرد است و پکھراگ را نہ نوشت و بریاقوت ذکر ہمہ اقسامش باعتبار رنگ آن کردہ و ہمانجا گفتہ کہ زرد آن را بعربی بسراق و بہندی پکھراج و بانگریزی و توپس گویند۔ بقول گیلانی خشک است و مائل بسردی اندک و بقول شیخ الرئیس معتدل۔ مفرح و مسکن۔ قاطع خون۔ نافع اورام و رافع صرع و ام الصبیان و منافع بیشمار دارد۔ صاحب ساطع بر پکھراج گوید کہ زبرجد باشد و آن جوہریست سبز رنگ **مؤلف** عرض کند کہ سکندری خوردہ است کہ زرد را سبز نوشت و آنچہ در ترجمۂ آن زبرجد را قائم کردہ نسبت آن عرض می شود کہ زبرجد سبز و زرد ہر دو می باشد ولیکن دیگر لغات زبان ہندی پکھراج را زرد رنگ گفتہ اند نہ سبز بالجملہ بہ تحقیق ما (پسراگ) لغت فارسی است بہ بای فارسی و سین مہملہ و رای مہلہ و الف و کاف فارسی۔ حا دارد کہ این را مفرس دانیم از پکھراج کہ کاف را حذف کردند و ہای ہوز بدل شد بہ سین مہملہ چنانکہ راہ و راس و جیم

بہ کاف فارسی چنانکہ اخشیج و اخشیگ و پس از آن عربان فارس بہ تبدیل بای فارسی بعربی و کاف فارسی بہ قاف بسراق کردند و شعرای فرس استعمال ہمین کردند چنانکہ سند باقر کاشی تصدیق آن می کند ولیکن این تعریب از محققین معربات تصدیق نیافت و آنچہ مفرس از فرہنگ ہا ترک شد وجہ آن جز این نیست کہ صاحبان تحقیق از تحقیق ماخذ سروکاری نداشتند و عجب آنست کہ ہمہ محققین اہل زبان (بسراق) را ہم گذاشتہ اند (اردو) بچھراج بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ زبرجد کی ایک قسم جس کا رنگ عموماً زرد اور نہایت روشن ہوتا ہے۔

بسراک بقول سروری۔ مخفف بیسراک کہ می آید بحذف یا بروزن امساک بمعنی شتربچہ یک و دو سالہ (پوربہای جامی ۵) شافی زبہر کون تو ترتیب کردہ ام ۔ خرطوم پیل و گردن بسراک و دست لک ۔ مؤلف عرض کند کہ صراحت ماخذ بر بیسراک می آید (اردو) اونٹ کا بچہ ایک دو سال کی عمر کا۔ مذکر۔

بسراگ این ہمان است کہ ذکرش بر (بسراق) گذشت و صراحت ماخذ ہم ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو (بسراق)۔

بسرباری اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالۂ قنیہ باری بر سر آن و فرماید کہ باری کہ بر سر بود و صاحب ہفت گوید کہ باری کہ بر سر ہوا علاوہ بود مؤلف عرض کند کہ سبحان اللہ چہ خوش اصطلاحی برای تائید فضلا قائم شدہ است تا فضلا این مرکب را کہ بمعنی لفظی اوست اسم جامد نفہمند و صراحت صاحب ہفت شایان اوست (اردو) سر پر بوجھ۔ مذکر۔

بسربر اصطلاح۔ بقول مؤید ای بر سر مؤلف عرض کند کلمہ بر زائد است

(۳۴۰)

چنانکه (سلمان) بسر بر بند کافوری عمامه ٭ بتن در پوش عنبر بوی جامه ٭ چه خوش تائیدی است برای فضلا تا کلمه سر بر را جزو اسم جامد ندانند (اردو)

بسر بردن مصدر اصطلاحی - بقول سروری در ملحقات (۱) کنایه از گذراندن و باتمام رسانیدن و وفا کردن و (۲) سازگاری نمودن (سعدی ره) در اقصای عالم بگشتم بسی ٭ بسر بردم ایام با هر کسی ٭ (مخلص کاشی ره) زلف مشکین را کمند گردن عشاق کن ٭ می بری تا کی بسر تنها شب دیجور را ٭ (سنجر کاشی ره) سنجر زسخت جانی یک هفته میتوان زیست ٭ ما را گمان نبود که یک شب بسر برد ٭ (سعدی ره) وان دگر بخت همچنان هوسی ٭ وین عمارت بسر نبرد کسی ٭ صاحب جهانگیری هم در ملحقات ذکر هر دو معنی کرده - صاحبان رشیدی و ناصری و بهار ذکر این کنند - بهار بمعنی دوم موافقت کردن می گوید - عیبی نیست هر دو یکیست صاحب برهان بذکر معنی اول و دوم گوید که (۳) غمخواری کردن هم - صاحبان جامع و سکندری و مویدبهم خان آرزو در سراج بذکر هر دو معنی اول گوید که (۴) بسر برداشته بردن هم (ظهوری ره) عشق لیلی برد مجنون را بسر ٭ داغ دل از لاله بر صحرا گریست ٭ **مؤلف** عرض کند که معنی چهارم حقیقی است و شک نیست که کلام سعدی که بسند اولین گذشت سند معنی چهارم است و دیگر معانی بمجاز (اردو) بسر کرنا - بقول آصفیه (۱) گزارنا اوقات گزاری کرنا - انجام کو پہونچانا - پورا کرنا (۲) نباہنا - دوسرے معنے کا ترجمہ (موافقت کرنا) بھی ہوسکتا ہے (۳) غمخواری کرنا - بقول بہار ہمدردی کرنا - شریک رنج و راحت ہونا (دیکھو بدرد دیگران رسیدن (۴) سر پر اٹھالیجانا -

بسر برزدن مصدر اصطلاحی - بمعنی بسر کردن و موافقت کردن (انوری ره) از عشقت ای شیرین پسر گرچه بسر بر میزنم ٭ نه یاد دیگری کنم نی رای دیگری زنم (اردو) بسر کرنا

موافقت کرنا۔ گزارنا۔

بسر برزدن بار مصدر اصطلاحی بآ برسر نہادن است (انوری ع) درد ہجرت گرم اشکے می دہد تا عشق صد بارم بسر بر می زند تا (اردو) بوجہ سر پر رکھنا۔ زیر بار کرنا۔

(الف) **بسر پا آمدن** مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ وبہار وبحر از مرض شفا یافتن۔ (مفید بلخی ع) عمرہا بود کہ ضعف از شکن زلف تو داشت تا زین شکست آمدہ اکنون بسر پا زنجیر تا **مؤلف** عرض کند کہ (بر سر پا آمدن) بجایش گذشت واین بہمہ معانیش مرادف آن است ودرینجا ہمین قدر کافیست کہ از سند مفید بلخی..... (ب) **بسر پا آمدن زنجیر** بمعنی وقت آن رسیدن کہ زنجیر از پا بر آید ورستگاری نصیب شود یعنی زنجیری کہ در پا افتادہ بود بسر پا رسید و قریب است کہ از پای بیرون شود پس معنی این مصدر مرکب (آثار نجات پیدا شدن) است

دعنصر وراست کہ برای این معنی زنجیر را داخل اصطلاح کنیم و بودن آن جزو نیست کہ مرادف (بر سر پا آمدن) باشد وبس۔ پس محققین بالا سکندری خوردہ اند کہ این را بمعنی (از مرض شفا یافتن) نوشتہ اند واین معنی از سند بالا اصلا حاصل نمی شود فتامل۔ شاعر گوید کہ عاشق از مدت دراز بوجہ شکن زلف تو ضعف می داشت و مبتلای قید شش بود ولیکن بوجہ آنکہ زلف تو شکست داشت اکنون آثار نجات پیدا شد (اردو) (الف) مرض سے شفا پانا اور بہار خیال کے لحاظ سے دیکھو (برسر پا آمدن) (ب) آثار نجات پیدا ہونا۔

بسر پا نشستن مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو در چراغ مہیا بودن برای رفتن صاحب بحر ہم زبانش (سلیم ع) تیر ھوائیم کہ زبس بی تعلقی تا ہر جا نشستہ ام بسر پا نشستہ ام تا **مؤلف** عرض کند کہ مرادف معنی اول وسوم (بر سر پا نشستن)

است وبس (اردو) دیکھو (بسر پانشستن) کے پہلے اور تیسرے معنے۔

بسر پردازیدن مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی گرفتن سر دآویختن بسر سند این از ظہور بر (برسرپانہادن) گذشت معاصرین عجم گویند کہ (۲) مرادف معنی دوم (بسر پیچیدن) ہم کہ می آید (اردو) (۱) سر سے لپٹ جانا (۲) دیکھو (بسر پیچیدن) کے دوسرے معنے۔

بسر پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار وبحر (۱) پیچیدن دستار ومانند آن بمعنی حقیقی و (۲) مسموع است کہ باصطلاح لوطیان فعل بدکردن باشد (میر نجات ے) پرنکر رشدہ دستار زری تو سادہ باشد بسرش می پیچم تو (میرزا امان اللہ امانی ے) غیر پندارد بسر دستار زر پیچیدہ ام تو این نہ دستار است درد سر بسر پیچیدہ ام تو **مؤلف** عرض کند کہ (بسر پیچیدن دردسر) بمعنی دردسر پیدا شدن لبسر است وبس ودردسر را بزمتہ سرگردن و(بسر پیچیدن دستار) بمعنی نہادن و درست کردن دستار بسر پس معنی اول خصوصیتے دارد وآن راپسند نکنیم۔ بخیال ما معنی اول پیچیدن چیزی بسر ومتعلق شدن چیزے بسر باشد ومعنی دوم بیان کردۂ بہار برای لواطت مخصوص است کہ لوطیان عجم سر احتلش می کنند کہ فاعل درلواطت دست ہارا بر سر مفعول می پیچد چنانکہ در جماع بازن دست ہای فاعل دربغلش (اردو) (۱) سر پر لپٹنا۔ جیسے دستار سر پر لپیٹنا۔ باندھنا۔ اور سر مارنا (دیکھو افگندن برکسی) اور سر ہونا۔ (۲) اغلام کرنا۔

بسر تازیانہ بخشیدن مصدر اصطلاحی بقول بہار وانند چیزی را سہل وفرومایہ دانستہ باشارہ سر تازیانہ عطا فرمودن مرادف (بسر تازیانہ دادن) (انوری ے) خسرو بسر تازیانہ بخشد تو چون ملک عراق ار ہزار باشد تو **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ ایست لطیف کہ تازیانہ در دست

شاہان می باشد و بی پروائی بدان اشارہ کنند
برای دادن چیزی بکسی (اردو) اشارہ سے عطا کرنا

بسر تازیانہ بستانم مقولہ۔ بقول مؤیدی
بغیر تیغ بید رنگ بزخم تازیانہ فتح کنم صاحب ہفت
ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند (بسر تازیانہ
ستاندن) مصدریست اصطلاحی بمعنی گرفتن بآسانی
یعنی بدون استعمال شمشیر حاصل کردن چیزی نمی دانیم
کہ ہر دو محققین بالا چرا این را مقولہ قرار دادہ اند
و چرا ذکر مصدر ترک کردہ اند (اردو) آسانی
سے لینا۔ بغیر جنگ کے حاصل کرنا۔

بسر تازیانہ دادن مصدر اصطلاحی۔
بقول بہار وانند مرادف (بسر تازیانہ بخشیدن)
کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس
است (نظامی ے) آوریدی جہان بہ تیغ فراز ؛
بسر تازیانہ دادی باز ؛ (اردو) دیکھو بسر تازیانہ بخشیدن۔

بسر تازیانہ ستاندن مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر بی تیغ و شمشیر بسر سواری گرفتن (مرادف
بسر تازیانہ گرفتن) مؤلف عرض کند کہ ما صراحت
این بذیل (بسر تازیانہ بستانم) کردہ ایم کہ گذشت
(اردو) آسانی سے بغیر جنگ و جدل کے لینا۔

بسر تازیانہ گرفتن مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر و بہار و ملحقات برہان مرادف (بسر
تازیانہ ستاندن) مؤلف عرض کند کہ ہمانجا
صراحت کردہ ایم (اردو) دیکھو بسر تازیانہ ستاندن

(الف) **بسر چنگ آمدن** مصدر اصطلاحی
بقول بحر قریب بقبض و تصرف آمدن بہار گوید
کہ کنایہ از کمال قرب یا در قبض و تصرف خود آمدن
(خواجہ آصفی ے) دست در زلف سیاہت
من بدروز زدم ؛ آمدم سوی تو چون شب بسر
چنگ آمدم ؛ و فرماید کہ میتوان گفت کہ.........

(ب) **بسر چنگ آمدن شب** کنایہ از
قریب بآخر رسیدن شب گیریم چنانکہ از سند بالا معلوم
می شود صاحب بحر ذکر (ب) بوثیقہ سند خواجہ
آصفی بجای خودش کردہ با معنی بیان کردہ بہار متفق

مؤلف عرض کند کہ از سند بالا تصدیق (ب) می شود و این کنایہ باشد و الف بمعنی حقیقی است و بس ولیکن ضرورت ندارد کہ قرب قبض و تصرف گیریم بلکہ معنی بچنگ آمدن است مطلقاً کہ چنگ و سرچنگ ہر دو یکی است۔ مخفی مباد کہ آنچہ بہار لفظ خود را در معنی الف داخل کردہ سکندری خوردہ ہیچ ضرورت تخصیص بہ خود نیست فتامل (اردو) (الف) قبضہ میں آنا (ب) رات کا قریب الختم ہونا۔

بسر چیزی نہادن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار بمعنی صرف چیزی کردن (محمد قلی سلیم ؎) از طبع خسیس خویش چون ناف ؛ کون را بسر شکم نہادی ؛ (ولہ ؎) از سر تا پا تن تو چون آیینہ صاف ؛ چون تیغ مژہ برآمدی خوش زغلاف ؛ رفتی بضیافت حریفان آخر ؛ کون را بسر شکم نہادی چون ناف ؛ **مؤلف** عرض کند کہ (چیزی را بسر چیزی نہادن) بمعنی حقیقی است یعنی چیزی را بالای چیزی نہادن و سلیم در ہر دو سند (کون برسر شکم نہادن) آوردہ و معاصرین عجم گویند کہ اینجا بمعنی آمادہ شدن مفعول است برای مفعولی کہ کونش بسر شکم فاعل می رسد و این مصدر عام را کہ بالا مذکور شد بحذف لفظ چیزی کہ در اوّل اوست مخفف و مختصر کردن و بہ سندی کار گرفتن کہ بدون اختصار است کار بہار باشد۔ حیف است کہ صاحبان بحر و انند نقلش کردہ ائمہ علوم می شوند کہ نظر بر کاکت معنای این اصل مقصود را گذاشتند و این از شان تحقیق دور است (اردو) کسی چیز کے لئے صرف کرنا بہائی تحقیق کے لحاظ سے کسی چیز کو کسی چیز پر رکھنا۔

بسر چیزی یا کسی رسیدن مصدر اصطلاحی حملہ کردن بران و تاختت آوردن برو (انوری ؎) گفتم جانی بسر آمد مرا ؛ عشق تو آخر بسر آن رسید ؛ (اردو) سر پر آ چڑھنا۔ بقول آصفیہ۔ چھاتی پر آ موجود ہونا (عارف ؎) شامت ہے کسکی منہ جو ترے ناصحا چڑھے ؛ جو شخص یوں بلا کیطرح سر پہ آ چڑھے ؛

بسر خامہ سخن گفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند سخن شائستہ گفتن (فرماید کہ از عالم بزبان قلم حرف زدن است (فرہی ۵) با عطار د بسر خامہ سخن باید گفت ؎ ہر دبیری کہ بدیوان کند آہنگ تقریر مؤلف عرض کند کہ با تعریف صاحب انند اتفاق نداریم سندش تقاضای آن می کند کہ این کنایہ باشد از مراسلت و خط و کتابت کردن (اردو) شائستہ گفتگو کرنا اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے مراسلت کرنا خط و کتابت کرنا۔

(الف) **بسر خود** اصطلاح۔ بقول وارستہ و بہار مرادف برسر خود و آن بجایش گذشت (شمسی بدخشی ۵) کاکلت چند بگرد مہ تابان گردد ؎ بسر خود مگذارش کہ پریشان گردد ؎ مؤلف عرض کند کہ بای موحدہ بمعنی بر می آید و ازینوجہ میتوانیم کہ این را مرادف (برسر خود) گیریم و خیال خود نسبت معنیش ہمدر انجا بیان کردہ ایم ولیکن درینجا ہمین قدر کافی است کہ از سند بالا مصدر.......

(ب) **بسر خود گذاشتن کسی را** بمعنی بحال خود گذاشتن کسی را پیدا میشود پس اگر مجرد (الف) را از ہمین سند گیریم (بسر خود) بمعنی بحال خود باشد و بس (اردو) الف۔ اپنے حال پر (ب) اپنے حال پر چھوڑنا۔

بسر خوش اصطلاح۔ بقول شمس بفتحتین و کسر سوم یعنی استقلال خود و در نسخہ مؤید مطبوعہ مطبع نولکشور ہم ہمین لفظ است و ہمین معنی و لیکن در دیگر نسخ قلمی مؤید (بسر خویش) بہ تحتانی ششم نوشتہ و ہمین است موافق قیاس نظر بر معنی۔ مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این بالای سر خود است و برای معنی بیان کردۂ مؤید طالب سند استعمال می باشیم۔ سند استعمال این از نظر ما نگذشت و معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت بہار این را مرادف (برسر خویش) نوشتہ کہ بجایش گذشت (اردو) اپنا استقلال۔ اور ہمارے معنوں کے

لحاظ سے اپنے سر پر (دیکھو بر سر خویش)

بسر در آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار رواندن پیش پا خوردن است (ظہوری ع)
از غاشیہ داری تو خورشید ٭ از گرم روی بسر در
آید ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است
(اردو) سر کے بل گرنا۔

بسر دست آمدن | مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر مرادف (بسر چنگ آمدن) بہار گوید کہ
کنایہ از کمال تقرب یا در قبض و تصرف خود
آمدن **مؤلف** عرض کند کہ ہمین معنی بقول بہار
بر (بسر چنگ آمدن) مذکور شد و ما با او اختلاف
کردہ ایم و در ہمانجا ہم ہمان (فخر الدین علی ع)
کو بخت کہ یکبارہ من مست در آید ٭ زلفش کشم
و شب بسر دست در آید ٭ (اردو) دیکھو بسر
چنگ آمدن۔

بسر دستی | اصطلاح۔ بقول مؤید بمعنی بسر
چنگی و اندک سی صاحب شمس گوید کہ معنی سرسری
و اندک دستی۔ صاحب ہفت باتفاق مؤید گوید کہ بکسر رای مہملہ
باشد **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش غیر از اضافت بسوی
دستی نباشد و محققین فرس ازین ساکت و سند استعمال
پیش نہ شد ولیکن موافق قیاس است و ذوق زبان می
می خواہد کہ بدون اضافت خوانیم و می توانیم گفت کہ "ما
درین کار بسر دستی کامیاب شدیم" باین حال مشتاق
سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو)
تھوڑی سی کوشش سے۔ سرسری طور پر۔

بسر دویدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار (۱) دویدن بکمال سرعت و مبالغہ کردن در آن
(بوستان سعدی شیرازی ع) پیادہ بسر بر در
بارگاہ ٭ دویدند و بر تخت دیدند شاہ ٭ و ہم او
بقول بعض محققین فرماید کہ (۲) در محل تعظیم مستعمل
صاحبان انند و بحر نقل نگارش **مؤلف** عرض کند
کہ بہر دو معنی کنایہ باشد و بہ تحقیق ما معنی اول متحقق
کہ بہ طوع و رغبت و مسرت و با امتثال حکم حاکم
و معشوق دویدن است سند سعدی ہم برای ہمین

سنی است و استعمال این معنی دوم از نظر ما نگذشت بدون
سند استعمال تسلیمش نکنیم (اردو) (۱) سرعت کے ساتھ
دوڑنا (۲) رغبت اور خوشی کے ساتھ دوڑے جانا
جیسے (سر سے چلنا) یعنی سر کو پاؤں بنا کر راستہ
طے کرنا۔ دیکھو (از سر قدم ساختن) مگر اردو میں
(سر سے دوڑنا) مستعمل نہیں ہے۔ مخاطب کی تعظیم
یا امتثال حکم میں دوڑے جانا۔

(الف) **بسر رسانیدن** مصدر اصطلاحی
بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات بمعنی بسر آوردن
(محمد مسیح فسائی ؎) بسر نتوان رساندن با حیات
تن رہ دل را ؛ بچشم نقش پا در خواب نتوان دید
منزل را ؛ **مؤلف** عرض کند کہ لازم این....

(ب) **بسر رسیدن** بقول بہار بمعنی (۱) آخر
شدن و (۲) برباد رفتن (قاضی احمد ؎) خنجر
بدست بر سرم آن سیمبر رسید ؛ گفتم کہ چیست گفت
کہ عمرت بسر رسید ؛ صاحب بحر بر معنی (آخر شدن)
قانع۔ بخیال ما معنی اول موافق قیاس و کنایہ ایست
و معنی دوم ہیچ۔ کہ بدون سند استعمال تسلیمش
نکنیم (اردو) (الف) آخر تک پہنچانا۔ ختم کرنا
(ب) (۱) آخر ہونا۔ ختم ہونا۔ (۲) برباد ہونا۔

(الف) **بسر رشتہ رفتن** مصدر اصطلاحی۔
بقول جہانگیری در ملحقات کنایہ از آمدن بسر
سخنی باشد کہ در اثنای گفتن سر رشتہ را از دست دادہ
و گم کردہ باشد (مولوی معنوی ؎) ولا دلا بسر رشتہ مثل
بشنو ؛ کہ آسمان ز کجا یست و ریسمان ز کجا ؛ صاحب
رشیدی نقل نگارش۔ صاحب برہان گوید کہ کنایہ از آمدن
بسر سخنی بود کہ در اثنای گفتگو جملہ معترضہ بیان کنند
تا فاصلہ واقع نہ شود و بقول صاحب بحر بر سر مطلب
آمدن بعد ذکر جملۂ معترضہ و بقول جامع کنایہ از آمدن بسر
سخن و مطلب اول بعد از جملہ معترضہ۔ بہار ہم ذکر این
کردہ و سند بالا را بہ اختلاف خفیف بذیل (آسمان از
کجا و ریسمان از کجا) نقل کردہ و ما ہم بجای خودش نقل کردہ
ایم کہ لفظ شنو بعد لفظ رشتہ می باشد یعنی (ولا دلا بسر رشتہ
شنو مثل بشنو) ؛ پس این سند مصدر.......

(ب) **بسر رشتہ شدن** باضافت رای مہلہ اول بمعنی سلسلۂ سخن رانگاہ داشتن پیدا میشود تا از جملۂ معترضہ سلسلہ بیان قطع نہ شود دیگر ہا ہیچ و مولوی معنوی استعمال ہمین مصدر کردہ است نمی دانیم کہ محققین بالا این رابسند (الف) چطور آوروند و اگر عرض (شو) (رو) باشد ہمین سند البتہ (الف) رابکارمی خورد باین حال حقیقت معنی این مصدر اصطلاحی۔ (الف باشد یا ب) ہمین قدر است کہ ذکرش کردہ ایم طرز بیان محققین بالا وسیما صاحب جہانگیری کشف حقیقت نمی کند۔ (اردو) (الف وب) سلسلۂ کلام کو باقی رکھنا اور کسی جملۂ معترضہ کی وجہ سے سلسلہ قطع نہ ہونے دینا۔

بسر رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بمعنی (۱) بسر افتادن (نظیری ؎) دل نزار تن بر دبار خواہد عشق ؛ کہ از نسیم بجوش آید و بسر نرود ؛ (ولہ ؎) ظرفی بہم رسان کہ مبادا بسر رود ؛ منصور را کمند بلا در گلو کنند ؛ (ظہوری ؎) مشکل اگر بدجاہ و جیحون بسر رود ؛ تشنہ است قطرہ قلزم و عمّان چہ بر کشم ؛ **مؤلف** عرض کند کہ بسر افتادن بمعنی واقع شدن بر سر است اگر این را بمعنی اول بیان کردہ محقق بنگلوری گیریم مشتاق سند دیگر باشیم کہ این معنی از سند نظیری پیدا نیست بلکہ از کلامش (۲) بمعنی لبریز شدن است و مراد از جامۂ خود بیرون شدن کسی و تحمل چیزی نہ کردن و دیگر ہر دو اسناد ہم ہمین معنی آمدہ فتامل (اردو) (۱) سر پر واقع ہونا (۲) اُبل پڑنا۔ بقول امیر کمظرفی سے کہہ اُٹھنا (اسیر ؎) منصور کا یہ ظرف کہاں تھا اُبل پڑا ؛ مشکل ہے شرب بادۂ مرد آزمائے عشق ؛

بسر رفتن صحبت مصدر اصطلاحی بقول بحر موافق شدن صحبت **مؤلف** عرض کند کہ زبان معاصرین عجم نیست و محققین فارسی زبان از ین معنی ساکت مشتاق سند استعمال می باشیم خلاف قیاس نباشد (اردو) صحبت بننا۔

بقول آصفیہ - صحبت برا رہونا (مئون ۵) دیکھیے یارب کہ اس سے صحبتیں کیونکر بنیں ٭ وہ ہے اک مرزا نش چاہیں سو اہم اختلاط ٭ صحبت موافق ہونا بھی کہہ سکتے ہیں -

بسر زدن مصدر اصطلاحی - بقول انند (۱) باخبر رسانیدن چیزی را و (۲) موافقت کردن باچیزی دیگر محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ساکت بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ از نظر ما گذشت (بسر برزدن) البتہ بمعنی دوم گذشت (اردو) (۱) دیکھو بسر رسانیدن - (۲) موافقت کرنا -

بسر زدن گل مصدر اصطلاحی - قائم کردن گل و دستار (ظہوری ۵) کسیکہ پای دلش را بہ سفت خارغمی ٭ گلی بسر زد از باغ زندگانی خویش ٭ (اردو) سر پر پھول قائم کرنا - پگڑی میں پھول لگانا -

بسر زلف اصطلاح - بقول بہار نباز و تبختر و فرماید کہ در اقوال و افعال ہر دو مستعمل چون (بہ سر زلف می بجام کردن) **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این باشارۂ زلف است و باہر مصدر و لفظ کہ استعمال این می شود حرکت بناز پیدا می شود (اردو) اشارۂ زلف سے - زلف کے اشارے سے

مصادر اصطلاحی بہار نسبت	(الف) **بسر زلف حرف زدن**
	(ب) **بسر زلف سخن کردن**
	(ج) **بسر زلف سخن گفتن**
(الف)	(د) **بسر زلف سخن می گوید**

گوید کہ باستغنا و بی پروائی و کنایہ و بناز و تبختر حرف زدن است (الف صائب ۵) از قرب حسن گرنہ دماغش مشوش است ٭ چون حرف می زند بسر زلف شانہ اش ٭ (الف رفیع ۵) بسر زلف اگر حرف زنی مشکل نیست ٭ مشکل اینست کہ باچین جبین می گوئی ٭ ہم او نسبت (ب) فرماید کہ مرادف (الف) است (ب ملا مفید بلخی ۵) ناخن چو شانہ در جگر زلف می کنم ٭ با نوخطان سخن بسر زلف می کنم ٭ خان آرزو در چراغ ہدایت نسبت الف گوید کہ بمعنی ناز کردن

(۲۲۷۳)

شهرت دارد - صاحب بحر ذکر (الف وب وج)
کرده متفق با بهار - صاحبان خزینة الامثال و
امثال فارسی ذکر (د) کرده از معنی ومحل استعمال
ساکت مؤلف عرض کند که حال مصدر
(ج) است ومثل شد بر زبان - فارسیان
چون کسی را بینند که باشاره وکنایه وبه ناز وادا
حرف می زند بحق او این مثل را می زنند (اردو)
(الف وب وج) کنایہ اور اشارے اور ناز و
ادا سے بات کرنا (د) اشاروں سے بات کرنا
اور ناز وادا اور زلف کے اشارے سے مطلب
ادا کرنا ہے -

بسر زلف صحبت داشتن مصدر اصطلاحی
بقول غیاث وبحر واند پریشان وتیره وزبون
گشتن واظهار رنجش نمودن - دیگری از محققین
فارسی زبان ذکر این نکرد وسند استعمال پیش
نه شد مشتاق سندمی باشیم اگرچه موافق قیاس
است ولیکن محققین اهل زبان ازین ساکت
معاصرین عجم بر زبان ندارند ولیکن این کنایه را
پسند می کنند (اردو) پریشان ہونا - اظہار رنج کرنا

بسر زلف گفتن مصدر اصطلاحی - مرادف
(بسر زلف حرف زدن) است (ابراہیم شوستری
ع) کردم چو سراغ دل گم گشته ز چشمش * گفتا
بسر زلف که در زیر سر اوست * (اردو) دیکھو
بسر زلف حرف زدن -

بسر زلف می بجام کردن مصدر اصطلاحی
بقول بحر بنازمی بجام کردن - خان آرزو در چراغ
ہدایت بذیل (بسر زلف حرف زدن) اشاره
این کرده است وبهار بذیل (بسر زلف) (ملا طغرا
ع) چون بسر زلف کرد ساقی مامی بجام *
سرکش ناز شد دیده پیمانه را * مؤلف عرض
کند که موافق قیاس است (اردو) ناز وادا سے
شراب پیالہ میں ڈالنا -

(الف) **بسر سنگ نشاندن** مصدر اصطلاحی
بقول خان آرزو در چراغ متقدی (بسر سنگ نشستن)

(۲۲۶۳)

بمعنی بے اعتبار و زبون ساختن است (تاثیر ؎)
گر چنین دست دہد ہمت من احسان را ؛ ہمچو سنگک
بسر سنگ نشانم تان را ؛ بہار ذکر این ذکر ....

(ب) **بسر سنگ نشستن** ہم کردہ گوید کہ کنایہ از خوار و بی اعتبار شدن است صاحب بحر ہم ذکر این کردہ گوید کہ مراد (بسر سنگ نشستن) است کہ بجایش گذشت **مؤلّف** عرض کند کہ حقیقت این ہر دو مصدر را ہمانجا ذکر کردہ ایم (اردو) دیکھو بسر سنگ نشاندن و نشستن۔

بسر شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بمعنی بسر رسیدن (خواجہ شیراز ؎) بپای شوق گر این رہ بسر شدی حافظ ؛ بدست ہجر ندادی کسی عنان فراق ؛ و صاحب بحر گوید کہ (۱) آخر شدن و (۲) بسر رفتن است صاحب شمس ذکر ماضی مطلق این کردہ می فرماید کہ بمعنی آخر شد **مؤلّف** عرض کند کہ ما خیال خود را نسبت معنی دوم ہم درانجا ظاہر کردہ ایم معاصرین عجم، بر زبان دارند و بتحقیق ما از مجرد (بسر شدن) معنی بسر شدن زندگی ہم پیدا می شود چنانکہ (انوری ؎) بی عشق توام بسر نخواہد شد ؛ با خوی تو خوی در نخواہد شد ؛ جز وصل ترا نمی شود در سر ؛ و این کار چنین بسر نخواہد شد ؛ (اردو) دیکھو بسر رسیدن اور ہمارے معنی کے لحاظ سے بسر ہونا۔

بسر شند استعمال۔ بقول مؤیّد و ہفت بحوالۂ شرفنامہ بسکون دوم سرشتہ کنند یعنی خمیر و فرماید کہ قیاس بکسرات آید **مؤلّف** عرض کند کہ موحدہ اوّل زائد است و مکسور و سین مہملہ ہم مکسور ـ مزید علیہ سرشند صیغۂ جمع مضارع از مصدر سرشتن کہ بجایش می آید و واحد این سرشد ـ بیچارہ صاحب مؤید الفضلا از تعریف بلیغ مشتق را اسم جامد کرد و علما را خوش تائیدی داد (اردو) خمیر کریں

بسر غلطیدن مصدر اصطلاحی۔ سر بزمین افگندن و در خاک غلطیدن (ظہوری ؎) نگہ

کز چشم من رویدز تارگی بسر غلطد ۂ ز تلخی پوست
انداز دسخن کز کام من باشد ۂ (ولہ ؎) بہ نیم
جرعہ فلک اینچنین بسر غلطید ۂ خوش آن
حریف کہ خم خانہا تمام کشید ۂ (ولہ ؎) خوشا
صیدی کہ از زخم غمی بر کید گر غلطد ۂ اگر ساز دبر بد
شوق پا محکم بسر غلطد ۂ (اردو) سر کے بل خاک
میں لوٹنا۔

بسر فکندن مصدر اصطلاحی۔ افکندن
بر زمین ذریعہ سر (انوری ؎) عمری کمان صبر
بزہ کردہ داشتم ۂ واخر بہ تیر غمزہ فکندی بسر
مرا ۂ (اردو) سر کے بل زمین پر گرانا۔

بسر کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
مرادف بسر بردن (زکی ہمدانی ؎) نہ یار را
زغم خود خبر توانم کرد ۂ نہ با جفای غم او بسر
توانم کرد ۂ مؤلف عرض کند مرادف معنی
اوّل بسر بردن است کہ بجایش گذشت مخفی
مباد کہ اصل این بسر کردن زندگی بود بمعنی لفظی
با آخر رساندنش و بمجاز بمعنی گذاردن زمانہ زندگی مستعمل
شد و بحذف زندگی مجرد (بسر کردن) ہم بہ ہمان
معنی اصطلاح قرار یافت (اردو) بسر کرنا۔ دیکھو بسر
بردن کے پہلے معنے۔

بسر کسی آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
دوا رستہ و بحر بخیال او وارسیدن (محمد کاظم قمی ؎)
رودم ز تن برون جان چو ز در تو خواہی آمد ۂ چہ
بمدعا بمیرم چو بسر تو خواہی آمد ۂ مؤلف عرض
کند کہ بمعنی حقیقی رسیدن بہ بالین است و بس
(اردو) بیمار پرسی کرنا۔ عیادت کو آنا۔

بسر کسی پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ مرادف
(بر سر کسی پیچیدن) کہ بجایش گذشت (میر نجات
؎) بہتر است از ہمہ فن گرد سرت گردیدن ۂ
دست بر داشتن از پا بسرت پیچیدن ۂ مؤلف
عرض کند کہ صراحت کامل بر (بر سر پیچیدن) گذشت
(اردو) دیکھو بر سر کسی پیچیدن و بر سر پیچیدن۔

بسر کسی رسیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار

و وارستہ و بحر مرادف (بسر کسی آمدن) **مؤلف** عرض کند کہ ما ہم در انجا خیال خود ظاہر کردہ ایم (لا ادری ؎) بچہ نازرفتہ باشد زجہان نیازمندی ؛ کہ بوقت جان سپردن بسرش رسیدہ باشی ؛ سند دیگر برآن (بسر شدن) گذشت (اردو) دیکھو (بسر کسی آمدن)

(الف) **بسر کسی گردیدن** مصادر اصطلاحی
(ب) **بسر کسی گشتن** (الف) بقول وارستہ و بہار مرادف گرد سر گردیدن - صاحب بحر گوید کہ طواف آن کردن و قربان آن شدن - (محسن تاثیر ؎) باآنکہ می کشم ستمی راہزار بار ؛ گردم ہمان بسر صنمی را ہزار بار ؛ (ب) مرادفش (نظیری ؎) گرد سر تو گشتن و مردن گناہ من ؛ دیدن ہلاک و رحم نکردن گناہ کیست ؛ (اردو) صدقے ہونا - قربان ہونا - طواف کرنا -

بسر کشیدن مصدر اصطلاحی - بقول وارستہ و بحر و اند بیکدفعہ بلا جرعہ کشیدن (عالی ؎) جام داغی از جنون عالی بسر خواہم کشید ؛ در خمارم ساغر سرشار می باید مرا ؛ **مؤلف** عرض کند کہ تخصیص این با پیالہ و جام و ساغر و امثال آن است - مخفی مباد کہ چون خواہند کہ جام و ساغر را بیکدفعہ بلا جرعہ کشند سر را بجانب پس میل دہند از ہمین عادت این محاورہ قائم شد کہ در فعل کشیدن سر ہم داخل است (اردو) ایک گھونٹ میں پی لینا -

بسر منزل رسیدن مصدر اصطلاحی - بمعنی رسیدن بمنزل است (صائب ؎) زچاک موجہ بساحل نمیرسد صائب ؛ بسکر وکہ بسر منزل رضا نرسد ؛ (اردو) منزل پر پہنچنا -

(الف) **بسر و چشم** اصطلاح - بقول بہار
(ب) **بسر و دیدہ** بجہت تعظیم امرا در وقت قبول کردن کاری گویند و درین مبالغہ زیادہ ازان است کہ تنہا گویند (بچشم) (شاعر ؎) قدمی نہ بسر و دیدہ غمدیدہ کہ ما ؛ کلہی داشتہ با بسر و دیدہ ما (خواجہ سلمان ؎) بسر و دیدہ

(۳۳۳ رابع)

آنکسی پیشیت ۞ دیده برپای خواجه مالیدی ۞ مولف
عرض کند که- حاشا که چنین باشد- محقق هند نژاد
ذوق زبان ندارد و نمی داند که در هر دو سند مالا (ب)
بمعنی بیان کرده او نیست و حق آنست که فارسیان
با امتثال حکم کسی نظر بتعظیمش گویند ''چشم'' و ''بچشم''
هم و ما از معاصرین عجم اصلا نشنیدیم که درین موقع
عوض (بچشم) بسروچشم یا بسر و دیده گفته باشند
فارسی دانان هندوستان استعمال الف البته کنند
ولیکن (ب) را اصلا بر زبان ندارند و آنچه محقق
بیچاره تخصیص این با مبالغه کرده است هیچ مدعی
چست است و گواهش سست- سندی باید
بدون آن اعتبار را نشاید (اردو) دیکھو بچشم-

بسر وقت آمدن | مصدر اصطلاحی- بر
عین وقت آمدن و بروقت آمدن فک اضافت
است در (سروقت) دیگر هیچ (صائب ؎)
چرا هرگز بسر وقت من بیدل نمی آئی ۞ چنین
کز دیده غافل میروی غافل نمی آئی ۞ (وله ؎)
در بساط ظلم کجی باز پسینی مانده است ۞ گر بسر وقت من
ای سست وفایی آئی ۞ (اردو) وقت پر آنا-

(الف) **بسر وقت افتادن** | مصادر اصطلاحی-
(ب) **بسر وقت رسیدن** | خان آرزو در
(ج) **بسر وقت کسی آمدن** | چراغ هدایت
(د) **بسر وقت کسی افتادن** | ذکر الف و ب
(ه) **بسر وقت کسی رسیدن** | کرده بزعم عرف

قانع بهار ذکر ج و (د) و (ه) کرده گوید که کنایه از رسیدن
در وقت سختی و مصیبت بر سر کسی و بقول صاحب بحر پرسش
حال کردن در وقت مصیبت (سید اشرف ؎) درین غربت شدم
غمگین و غمخواری نمی آید ۞ بسر وقتم ز یاران وطن کاری
نمی آید ۞ (صائب ؎) بسر وقت دل من گر چنین
ستانه می آئی ۞ نخواهد ماند ای بیرحم دودی از کباب
من (محسن تاثیر ؎) افتادی اگر دیر بسر وقت
هلاکش ۞ تاثیر ولی گشت فدای تو بزودی ۞ مولف
عرض کند که ذکر (الف و ب) ضرورت نداشت
که مقصود ما اندج و (د) و (ه) حاصل می شود و حق

آنست کہ ہر سہ مصدر آخر الذکر را با لفظ کسی آوردن درست است و بحذف آن درست نیست و این ہر مرادف یکدیگر کنایہ باشد از رسیدن وخبر گرفتن کسی	درعین وقت احتیاج و بروقت رسیدن (اردو) وقت پر پہنچنا۔ بقول آصفیہ ضرورت پر پہنچنا اور (وقت پر کام آنا) بقولہ ضرورت پر کام نکالنا چاہیئے۔ جو وقت پر کام آئے وہی ہے

بسره بقول ناصری بمعنی (۱) بسیار راہ یعنی کثیر الطرق وآن شہری بودہ کہ از اطراف عرب وعجم دران جمع می شدہ اند و آخر اعراب غلبہ کردند ونام آن را معرب کردہ بصرہ کردند والآن بتعریب مشہور و منسوب بر انجا را بصری خوانند۔ صاحب شمس گوید کہ بکسر لغت فارسی است بمعنی (۲) ازین سو وصاحب انند نقل نگار ناصری **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل مخفف بس راہ است ونام حقیقی شہر بصرہ کہ حالا بر زبان عجم متروک و معربش مستعمل و معنی دوم را بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ خلاف قیاس است ومعاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ساکت (اردو) (۱) بصرہ ملک شام کا ایک مشہور شہر مذکر۔ (۲) اس طرف سے

بسرپا بقول برہان وناصری وہفت بکسر اوّل وثالث وتحتانی بالف کشیدہ بلغت زند و پازند گوشت را گویند کہ بعربی لحم خوانند صاحب ناصری ہم در ملحقات ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ماخذ این ہیچ متحقق نمی شود اسم جامد فارسی قدیم گوئیم وبس و باشد کہ فارسیان از لغت بسر کہ بالضم بزبان عرب بمعنی خرمای خام وتازہ از ہر چیز است این لغت را بزیادت تحتانی والف واختلاف اعراب اوّل تفریساً وضع کردہ باشند واین قیاس بعید است صاحب محیط بر گوشت فرماید کہ اسم فارسی است وبرومی کریاس وبعربی لحم وبہندی ماس گویند منعقد است از خون۔ افضل از سائر اغذیہ وکثیر التغذیہ۔ قریب الاستحالہ وبہترین آن در مواشی بز وگوسفند کہ عمرش کمتر از شش ماہ وزیادہ از یک سال نباشد وبعد از ان گوسالہ ویک سالہ گاو وگاومیش وشتر جوان وافضل لحوم طائر تدرج وماکیان الطف از ان و فرماید کہ برای

صاحبان محنت شاقہ و ریاضت قوی المزاج حار۔ گوشتہای قوی غلیظ بہتر از گوشت ہای لطیف و جمیع گوشت گرم و تر۔ و مولد خون متین الا گوشت ماہی و منافع بیشمار دارد (اردو) گوشت بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ لحم۔ ماس۔

بسرپچہ | بقول شمس بالکسر و با با و جیم فارسی (۱) بدکار و سفلہ و (۲) ہزلہ گو کہ عرب آنرا فحش گویند و بالفتح (۳) کشادگی و (۴) دست آس و (۵) فراخی و (۶) سازواری و بالضم و رای مکسور و یای مجہول (۷) پسران بدکار۔ ہم او بہ بای فارسی و فوقانی سوم (پسترپچہ) را بمعنی اول نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین لغت بہای فارسی اول بمعنی اول و ہفتم در بای فارسی می آید۔ تحریف صاحب شمس است کہ بای فارسی را موحدہ کرد و معنی متعدد بدون سند پیدا کرد اعتبار را نشاید در ینجا ہمین قدر کافی است کہ اگر سند استعمال با موحدہ بدست آید بمعنی اول و ہفتم فقط۔ این را مبدل (پسرپچہ) توانیم گفت کہ موحدہ بہ بای فارسی بدل می شود چنانکہ تب و تپ و اسپ و اسب و ماخذ (پسرپچہ) بہ بای فارسی بجایش مذکور شود (اردو) دیکھو پسرپچہ۔

بس سرو روان کہ زیر چادر باشد مثل۔
چون باز کنی مادر مادر باشد صاحب

صاحب امثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را بطور موعظت برای تحقیق و تدقیق استعمال کنند مقصود آنست کہ اعتبار بر ظاہر ہر چیز پردہ دار نباید کرد بلکہ حقیقت را دریافت باید کرد تا غلطی واقع نہ شود۔ مخفی مبادا کہ اکثر محققین امثال درین مثل بجای (سرو روان) (قامت خوش) نقل کردہ اند و معاصرین عجم ہم ہمین بر زبان دارند (اردو) دکن میں کہتے ہیں ” پردہ ہٹا حقیقت کو پا “ مقصد یہ ہے کہ کوئی غلطی نہ ہونے پائے۔

بسط بقول منتخب لغت عرب است بالفتح بمعنی فراخی و بالکسر دست کشادہ و در اصطلاح جمل۔ نام علی است کہ از یک حرف حرف دیگر پیدا کنند۔ صاحبان مطلع العلوم و مجمع الفنون و معدن الجواہر و ملخص تسلیم ذکر این کردہ اند وگفتہ اندکہ اقسام صنعت بسط در جمل سہ صد و شصت است و از بیان تفصیلی ہر یک صنعت کنارہ کشیدہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بہ تحقیق ما چنانکہ در تالیف خود (غرائب الجمل) ذکرش کردہ ایم از اقسام این (۱) بسط عددی حرفی و (۲) بسط عددی ترکیبی و (۳) بسط المربّی و (۴) بسط عزیزی و (۵) بسط ترفع عددی و (۶) بسط ترفع حرفی و (۷) بسط ترفع طبعی و (۸) بسط ترفع بالطبع و (۹) بسط ترفع اوتار و (۱۰) بسط ترفع ازواج و (۱۱) بسط تنزّل و (۱۲) بسط تنزّل حرفی و (۱۳) بسط تنزّل طبعی و (۱۴) بسط تنزّل بالطبع و (۱۵) بسط تنزّل اوتار و (۱۶) بسط تنزّل ازواج و (۱۷) بسط تواخی و (۱۸) بسط تجمّع و (۱۹) بسط تضاعف و (۲۰) بسط تناصف و (۲۱) بسط تنصیف و (۲۲) بسط تضارب و (۲۳) بسط تکسّر و (۲۴) بسط تضارب باطن و (۲۵) بسط تضارب ظاہر در ظاہر و (۲۶) بسط تضارب باطن در ظاہر و این ہر سہ را بسط مقوّی نام است و (۲۷) بسط تمازج و (۲۸) بسط مداخل اربعہ (انتہی) تعریف ہر یکی در غرائب الجمل مذکور است و در ینجا ہمین قدر کافی است کہ این را در فارسی زبان اسمی خاص نیست و اسامی ہمہ اقسام متذکرۂ بالا بترکیب فارسی است از ینجاست کہ ما ذکر این را داخل موضوع خود دانستیم و بیانش بر ترک تفوّق داشت۔ شک نیست کہ لفظ بسط لغت عرب است ولیکن در ہیچ کتاب صنائع و بدائع و جمل این را نیافتیم (اردو) بسط ایک صنعت ہے فن جمل کی جس کی اٹھائیس اقسام ہیں اور ہر ایک قسم کی تعریف مع تمثیل ہماری تالیف غرائب الجمل کے باب دوم اور صنائع و بدائع تاریخ کے چوتھے بیان میں نشان ۲۶ پر ہے۔

بسط دادن استعمال ـ بقول انند و بحر و بهار بمعنی کشاده دادن است و صاحب منتخب گوید که بسط بالفتح لغت عرب باشد بمعنی فراخی و کشادگی (خواجه جمال الدین سلمان ے) در شرح فراق تو سخن را چه دهم بسط ٭ شرط ادب آنست که این نامه کنم طی ٭ **مؤلف** عرض کند که معنی بسط بجایش گذشت فارسیان لغت عرب را بترکیبش با مصدر فارسی استعمال کرده اند **اردو** کشاده کرنا، وسیع کرنا ـ

بسغده بقول سروری بسین مهمله و غین معجمه بروزن نسفته (۱) بمعنی بسغیده و آماده ساخته شده بجهت کاری و شغلی (حکیم عنصری ے) که من مقدمه خویش را فرستادم ٭ بدانکه آمدنم را بسغده باشد کار ٭ (ابوشکور ے) تن و جان چو هر دو فرود آمدند ٭ به یک جای هر دو بسغده شدند ٭ صاحب رشیدی گوید که بسغدیدن مصدر این است و معنی لفظی این ساخته و آماده و گوید که آسغده هم گویند ـ صاحب برهان بذکر معنی بالای فرماید که (۲) شخصے که کارها را سامان کند و بسازد و فرماید که بابای فارسی هم درست است و صاحب جامع نسبت هر دو معنی همزبانش صاحب ناصری بحواله رشیدی و جهانگیری ذکر این کرده گوید که برای همین معنی اشعار فرخی را شاهد دانسته اند (و هو هذا ے) بدانکه چون بکند مهرگان بفرخ روز ٭ بجنگ دشمن داژون کشد بسغده سپاه ٭ (و له ے) خجسته بادت فرخنده جشن و فرخ باد ٭ بسغده رفتن و بیرون شدن زخانه براه ٭ و بتحقیق خودش گوید که سغد سمرقند شهریست معروف و آنرا یکی از جنات اربعه شمارند و (بربط سغدی) منسوب بآن شهر است چنانکه (انوری ع) بکفی بربط سغدی بکفی جام عقار ٭ و همچنان منوچهری دامغانی گفته (ے) صلصل باغی بباغ اندر همی نالد بدرد ٭ بلبل راغی براغ اندر همی نالد بزار ٭ این زند بر چنگ های سغدیان پالیزبان ٭ وان زند بر نایهای رومیان آزادوار ٭ و بالآخر می فرماید که در قدیم الایام رسم کتاب بود

که چنانکه بر شین سه نقطه به بالا می نهادند برای رفع شبه فیما بین شین و سین سه نقطه در زیر سین می گذاشته اند و هنوز این قاعده در کتب سابقه بر قرار است۔ میر جمال الدین انجوی شیرازی۔ صاحب جهانگیری سه نقطه زیر سین (سغده) را بای پارسی تصوّر کرده (پسغده و بسغده) خوانده و از معنی سغد غافل مانده و بسغده را صفت سپاه خوانده و آراسته و ساخته معنی نوشته دیگر باره تکرار کرده این بیت را که در دعا گفته مؤید معنی دانسته و بر ختم کلام گوید که اگرچه بسغده (۳) بمعنی آراسته باشد و (سغدیدن) مصدر آنست ولی درین مقام مقصود سغد سمرقند است (انتهی کلامه) **مؤلف** عرض کند که (سغدیدن) بر وزن چسپیدن بمعنی ساخته و آماده شدن برای کاری می آید که سالم التصریف است (کذا فی البحر) و (اسغدیدن) در مقصوره گذشت مزید علیه آن بزیادت الف اوّل و (بسغدیدن) که بزیادت موحّده اوّل می آید هم مزید علیهش و صراحت ماخذ بر (اسغده) کرده ایم و این مخفّف (بسغدیده) باشد که اسم مفعول بسغدیدن است و همین تخفیف در (اسغده) هم راه یافته که همدر انجا ذکرش کرده ایم۔ پس بی توجهی صاحبان تحقیق است که پی بحقیقت نبردند و (بسغده) را اسم جامد دانستند و صاحب ناصری در بحثش که سطرها سیاه کرده است بیکار محض است و هیچ تعلّق از تحقیق این لفظ ندارد و خود هم (بسغده) را تسلیم کرده ولیکن معنی بیان کرده اش را که آراسته باشد نیافتیم و صاحبان سروری و جامع که از اهل زبان اند از ین معنی ساکت و در مصادر سغدیدن و اسغدیدن و بسغدیدن هم این معنی یافته نمی شود بالجمله او بی خبر است از حقیقت و این مرادف (اسغده) باشد که گذشت و اسم مفعول مخفّف (بسغدیدن) که می آید و معنی دوم مجازا آن نظر بر اتفاق صاحب جامع که از اهل زبانست و معنی سوم را نظر بر قول ناصری هم مجاز توان گرفت و انچه به بای فارسی می آید مبدّل این است که موحده به بای فارسی بدل می شود چنانکه

اسب و اسپ (اردو) دیکھو اسفدہ جس پر اس کا تفصیلی بیان ہے ۔

بسغدیدن بقول سروری بسین مہملہ و غین معجمہ و دال مہملتین بوزن بلرزیدن (۱) ساختہ شدن و (۲) مہیا گشتن صاحب بحر بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ بکسر اول و فتح ثانی و ضم ثانی ہم آمدہ ۔ سالم التصریف است و ہم او ذکر سغدیدن ہم بجایش کردہ صاحبان موارد و نوادر بذکر این گویند کہ لغتی است کہ در (اسغدیدن) گذشت ۔ صاحب برہان ہمزبان بحر و خان آرزو در سراج ذکر این کرد **مؤلف** عرض کند کہ سغدیدن کہ بہ ہمین معنی می آید اصل است و اسغدیدن و بسغدیدن ہر دو بزیادت الف و موحدہ مزید علیہ آن و اسم مصدر این (سغد) کہ تعریفش بر اسغدہ کردہ ایم و بسغدہ کہ گذشت مخفف مفعول ہمین است و سند این مصدر ہم در انجا گذشت (اردو) دیکھو اسغدیدن ۔

بسفانج بقول برہان بفتح اول و یائے حطی لغتیست معرب بسپایک و آن دارویست کہ بعربی اضراس الکلب و کثیر الارجل خوانند اگر قدری ازان در شیر اندازند شیر را بہ بندد و شیر بستہ را حل کند **مؤلف** عرض کند کہ ما بر بسانج حقیقت این بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو بسانج ۔

بسک بقول سروری و جہانگیری و جامع بفتح اول و دوم (۱) گیاہی است کہ بعربی آنرا اکلیل الملک گویند ۔ صاحب رشیدی این را مرادف بستہ گوید بہ ہمین معنی ۔ صاحب ناصری بذکر این فرماید کہ گویند بمعنی کہ دران اکلیل الملک کشتہ برداشتہ باشند پس ازان ہر چہ دران بکارند نیکو تر باشد (خاقانی ـہ) شعرت درین دیار وحش بہتر است ازانکہ ہ کشت ازمیان بسک بر آید ببوستان ہ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت اکلیل الملک را برابر حقیقتہ نوشتہ ایم و در اینجا ہمین قدر کافی است این مخفف بسدک است کہ بہ ہمین معنی گذشت مخفی مباد کہ در سند بالا

بفتح اوّل وسکون ثانی مستعمل است (اردو) دیکھو بسدک کے دوسرے معنے۔

(۲) بسک بالفتح بقول (سروری بحوالۂ ادات) وجہانگیری ورشیدی وجامع وبرہان دستہ جو وگندم درودہ خان آرزو درسراج ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مخفف بسدک کہ بہ ہمین معنی گذشت (اردو) دیکھو بسدک کے پہلے معنے۔

(۳) بسک۔ بقول سروری وبرہان وجامع بضمتین فتیلہ کہ زنان از پنبہ بپیچید برای رسیدن صاحب ناصری بحوالۂ برہان ذکر این کردہ گوید کہ واللہ اعلم۔ خان آرزو درسراج ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ این مخفف بستک باشد کہ بحذف فوقانی بسک شد و بستک بمعنی بستۂ خورد وکنایہ از فتیلۂ مذکور (اردو) پونی۔ دیکھو باغندہ۔

(۴) بسک۔ بقول جہانگیری وبرہان وجامع بفتح اوّل وثانی زدہ بمعنی فاژہ وآنرا باسک نیز خوانند۔ صاحب رشیدی این را مرادف (باسک) بمعنی خمیازہ آوردہ۔ صاحب ناصری بحوالۂ برہان گوید واللہ اعلم۔ خان آرزو درسراج ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مخفف باسک است بحذف الف کہ بہ ہمین معنی گذشت وصراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم۔ (اردو) دیکھو باسک۔

بس کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر وانند (۱) بمعنی کم کردن صاحب آصفی بذیل لفظ بس ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی کم کردن و (۲) باز ماندن است ربا قر کاشی لہ) پریشان چندگوئی بس کن این دیوانگی با قر کہ چو بوی گل شنیدی باز آغاز جنون کردی ؎ (ظہوری لہ) اعجاز شوق دانکہ رگ وریشۂ جگر ؎ گردیدہ خشک گریہ تر۔ گریہ بس نکردہ ؎ (ولہ لہ) بچشم دعوی ابر است

بیجاہا کہ دیدم چشمہ پشیش گریہ بس کردہا (ولہ ۵) سبوکشان اگرش بس کنند وای برو ہا خدایا شیخ دہزو واز دو اسیری ہا **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و بس بہمہ معانیش کہ گذشت و این متعلق بہ معنی دوش کہ کافی است و معنی لفظی این (۳) اکتفا کردن است و مجاز ا بہر دو معنی اوّل الذکر (**اردو**) (۱) کم کرنا۔ (۲) باز رہنا۔ (۳) اکتفا کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (بس کرو) پر فرمایا ہے ختم کرو۔ قانع ہو۔

بسکلہ بقول برہان وناصری واانند بفتح اوّل بروزن مشغلہ چوب بس درخانہ وسرا صاحب جامع فرماید کہ چوبی کہ در بس در نہند۔ صاحب انند صراحت کردہ کہ لغت فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند کہ اصل این (پسکلہ) بہ بای فارسی باشد۔ پس بمعنی او وکلہ بالکسر وتشدید لام در عربی زبان بقول منتخب بمعنی پردہ باریک آمدہ۔ عجبی نیست کہ فارسیان این را بہ تخفیف مرکّب کردند باکلمہ پس و (پس کلہ) نام نہادند چوب پس درِخانہ وسرا را۔ بای فارسی بدل شد بموحدہ چنانکہ تپ وتب واللہ اعلم۔ اسم جامد فارسی است (**اردو**) دروازے کے پیچھے کی لکڑی۔ مؤنث جسکو دکن میں اڑ ڈنڈا کہتے ہیں۔ دروازے کے دونوں پٹوں کے بند کرنے کے بعد اندر سے لگا دیتے ہیں تاکہ دونوں پٹ کھلنے نہ پائیں۔ محاورۂ اردو میں اسی کو بلی کہتے ہیں۔

بسکلیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اوّل وثالث ولام (۱) مدغدغ ساختن (۲) وبچنگال نواختن و (۳) درآغوش گرفتن **مؤلف** عرض کند کہ این مصدریست عجیب کہ ہمہ محققین مصادر یعنی صاحبان بحر وموارد ونوادر ودیگر محققین اہل زبان و صاحبان اصطلاحات ازین ساکت وبعد دور کردن علامت مصدر چنانکہ از اسم مصدر

تلاش کردیم تسکل را نیافتیم وسند استعمال ہم پیش نشد و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند۔ اعتبار را نشاید
اردو (۱) کسی کے نسب میں عیب لگانا (۲) انگلیوں سے بجانا (۳) آغوش میں لینا۔

بسکہ بمعنی ازبسکہ و چونکہ۔ مرکب است از کلمہ بس و کاف بیان و صراحتی بر (ازبس) گذشت رضا ؎ بسکہ در لقمہ من سنگ نہفت است فلک ٭ بی تامل نگذارم بجگر دندان را ٭ اردو ازبسکہ بقول امیر چونکہ (گلزار نسیم ؎) ازبسکہ وہ شاہ تھا بداختر ٭ کرتا تھا حسد سے قتل دختر (مومن ؎) ہم بے اعتبار ہوگئے ہم ترک عشق سے ٭ ازبسکہ پاس وعدہ و پیماں نہیں رہا ٭

بسکیدن بقول مؤید بمعنی بستن از رسن و مانند آن مؤلف عرض کند کہ این تحریف مطبع نولکشور باشد در دیگر ہمہ نسخ قلمی (بشکلیدن) است کہ می آید۔ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد معاصرین عجم برزبان ندارند اعتبار را نشاید اردو دیکھو بشکلیدن۔

(الف) **بس گرفتن** مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت بازماندن وبس کردن (وحید ؎) مگو کام دل خود ساز حیرت کس نمی گیرد ٭ چہ می گوئی ترا دیدم زبانم بس نمی گیرد ٭ صاحبان بحر و آصفی ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ ازین سند مصدر .... پیدا می شود از (الف) و معنی آن اردو (الف) دیکھو بس کردن (ب) زبان کا بند ہونا۔

(ب) **بس گرفتن زبان** پیدا است بمعنی بند شدن زبان و شک نیست کہ این مصدر رضا...

بس گوی اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی (۱) بسیار گو و (۲) پرگو مؤلف عرض کند کہ محاورہ زبان نیست معاصرین عجم برزبان ندارند و محققین فارسی زبان ساکت اگرچہ معنی لفظی دارد اردو (۱) بہت کہنے والا (۲) مفصل کہنے والا۔ دکن میں پرگو اس

شخص کو کہتے ہیں جو قوت طاقت زیادہ	رکھتا ہو اور ہر بات کو تفصیل کے ساتھ بیان کرے

بسل | بقول سروری بحوالۂ تحفہ و بقول جہانگیری و سروری بروزن عمل (۱) کاورس باشد صاحب برہان صراحت مزید کند کہ نام غلہ ایست کہ کاورس نام دارد و (۲) بمعنی پاشنہ ہم کہ بزبان عربی عقب خوانند و (۳) امر ازبدر آویختین یعنی درآویز۔ صاحب ناصری بمعنی اوّل قانع صاحب جامع ہمزبان برہان خان آرزو در سراج بہ نقل قول برہان می فرماید کہ بمعنی سوم مخفف بکسل باشد صاحب محیط برگاورس گوید کہ ہمان جاورس و برجاورس فرماید کہ اسم عربی است یا معرب گاورس فارسی و بفارسی شونیز گویند و تبرکی توتاق و بررومی کیخرس و بقول شمس اللغات فرماید کہ بیونانی کنچورس و بہ ہندی باجرہ و بفارسی شیرازی ارزن وانچہ در ہندی کنگنی نام دارد نوعی ازان است بالجملہ جاورس سرد در اوّل و خشک در آخر دوم۔ مولد خون ردی و غذا کمتر۔ دیر ہضم و بطی الانحدار مگر آنکہ پوست آن جدا کنند و با شیر و با آب سبوس گندم بپزند غذای آن جید گردد **مؤلف عرض کند** کہ بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان است وانچہ برارزن گذشت ہمان کنگنی ہندی کہ نوعی ازین گفتہ اند و حقیقت آنست کہ ارزن یا کنگنی ورای این است و بمعنی دوم ہم اسم جامد فارسی است حالا عرض می شود نسبت معنی سوم کہ (بسلیدن) بمعنی درآویختن بجائش می آید و این امر حاضر آنست صاحب برہان خوب نکرد کہ اشارہ امر کرد و از معنی مصدری خبر داد و مصدر اصلی را گذاشت خان آرزو سکندری خورد کہ بسوی مصدر (بگسلانیدن) رفت و این را مخفف امرش بکسل خیال کرد (اردو) (۱) باجرا بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا غلہ جو خریف میں پیدا ہوتا ہے (۲) پاشنہ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ ایڑی۔ کھڑی۔ عقب۔ (۳) بسلیدن کا امر حاضر۔ لپٹ جا۔

(۳۴۹)

بسلامت بردن مصدر اصطلاحی ـ گذشتن وطی کردن بخیریت وسلامتی وبخیر وعافیت (انوری ـ ع) همچنان جملهٔ ما هم بسلامت می برد کی نه دران طبع ملامت نه دران طوع اکراه بود (اردو) خیریت سے گزارنا ـ خیریت سے طے کرنا ـ خیر وعافیت سے گزارنا ـ

بسلامت گذشتن مصدر اصطلاحی بمعنی گذشتن بخیر وعافیت ہوامن لازم مصدر گذشته باشد (انوری ـ ع) آخر الامر چو کشتی بسلامت بگذشت جسمم از کشتی درآمد بلب کشتی گاه (اردو) خیریت سے گزرنا ـ

(۳۵۰)

بسلالان بقول شمس بکسر مخفف بگسلاند و فرماید که برین قیاس است بسلانیدن **مؤلف** عرض کند که از مصدر (بسلانیدن) که می آید امر حاضر است وبس وضرورت نداشت که مثل اسم جامد ذکر کنند واین غلطی محقق بی تحقیق است که این را مخفف بگسلاند گفته نمی داند که بگسلانیدن مصدر یست ومضارع آن بگسلاند پس بگسلاند را ازین هیچ تعلق نیست (اردو) دیکھو بسلانیدن یہ اسکا امر حاضر ہے ـ

(الف) بسلاند بقول سروری بکسر با و فتح نون مخفف بگسلاند (مولوی معنوی ـ ع) هر کس فریباند مرا کز عشق بسلاند مرا آنکس که فهماند مرا گوید که پیش من بیا (صاحب رشیدی هم همزبانش **مؤلف** عرض کند که مضارع مصدر بسلانیدن است که می آید نمی‌دانیم که محققین بالا چرا در بیان این وقت عزیز را ضائع کردند ....

(ب) بسلانیدن بقول موارد مصدریست بالکسر مرادف گسلانیدن یعنی از هم جدا کردن و هم او گوید که لغتی است در گسلانیدن بر قیاس گستاخ و بستاخ وگریون و بریون وکنجشک و بنجشک وکرنج و برنج صاحب بحر گوید که این مخفف بگسلانیدن است که می آید و فرماید که متروک التصریف ـ صاحب نوادر همزبان موارد صاحب جهانگیری این را بمعنی بگسلانیدن گفته و ذکر تخفیف نکرده و صاحب رشیدی گوید (الف) گوید که برین قیاس است بسلانیدن ـ

صاحبان ناصری و جامع و برهان و سراج همزبان
بحر. خان آرزو در سراج فرماید که برینقیاس (بسلاندن)
و دیگر افعال مشتقه مؤلف عرض کند که گسس
بضم اوّل و کسر ثانی بمعنی جدائی است و گسست
هم به همین معنی و گسیل بزیادت تحتانی بمعنی وداع
پس مصدر گسلیدن وضع شد از گسل بزیادت
تحتانی و علامت مصدر دن و مصدر گسستن وضع
شد از گسست بزیادت علامت مصدر تن بحذف
یک فوقانی از هر دو و مصدر گسیختن وضع شد از
اسم مصدر گسیل به تبدیل لام به خای معجمه و همین
است سند اوّل این تبدیل و هر سه مصدر بالا یعنی
گسلیدن و گسستن و گسیختن مرادف یکدیگر است
وگسلان مزید علیه گسل است و گسلاندن و گسلانیدن که مراد
همین هر سه مصدر است وضع شد از همین گسلان و بگسلاندن
و بگسلانیدن مزید علیه آن بزیادت موحده در اوّلش
و بسلانیدن به حذف کاف فارسی مخفف آن پس
محققینیکه بسلانیدن را مرادف گسلانیدن برقیاس
بستاخ و گستاخ و امثال آن گفته اند مقصود شان
همین قدر هست که مبدّل گسلانیدن است به تبدیل
کاف فارسی به موحده چنانکه گلغونه و بلغونه و گستاخ
و بستاخ ولیکن بخیال ما تخفیف بهتر از تبدیل
یافته می شود (اردو) (الف) مضارع ہے
(ب) بگسلانیدن کا۔ دیکھو بگسلانیدن۔ جسکا
بیان اسی ردیف میں آئندہ آئیگا۔

بسلہ بقول سروری بحوالۂ اختیارات بسین ولام بوزن بسته دانه ایست مانند ماش که در میان باقلا
باشد در حوالی لرستان مانند عدس و باقلا پزند و خورندش و آنرا پلک خوانند و بعربی خُلّر صاحب رشیدی
هم ذکر این کرده صاحب برهان همزبان سروری. و صاحب جامع هم این را آورده و صاحب
سواء السّبیل گوید که این معرّب است از لغت ایطالیانی (پسلّی) قسمی از حبوب خوردنی که ترجمۂ آن
در هندی مٹر است. صاحب محیط ذکر این نکرده و بر خُلّر می فرماید که بعضی به زای معجمه نوشته اند و آنرا

جلبان ہم گویند و بفارسی مشنو و مشنگ و لوانہ و بہندی مٹر کابلی و بتیانہ و بشیرازی طومشو و خلّر و خرقی نام است طبیعت ہمہ اقسامش سرد در اوّل سوم و خشک در آخر دوم دیر ہضم تر و در تجفیف قوی تر و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلّف** عرض کند کہ خلّر ہم لغت فارسی است کہ می آید و ہمان است کہ ذکرش بر برجافت گذشت و جلبان ہم کہ می آید ہمان برجافت است و خرقی ہم ہمان برجافت و ذکر طومشو ہم بر برجافت گذشت و اشارہ مشنو و مشنگ ہم ہمدر انجا مذکور پس خیال ما نسبت این لغت ہمین قدر است کہ فارسیان معرّب را استعمال کردہ اند و تعریب این از سوار السبیل متحقق (اردو) دیکھو برجافت۔

بسلیدن بقول بحر بفتحتین درآویختن۔ کامل التّصریف و مضارع این بسلد **مؤلّف** عرض کند کہ محقّقین مصادر اعنی صاحبان موارد و نوادر ازین ساکت و محقّقین زبان فارسی ہم ذکر این نکردہ اند حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد ظاہرا قیاس متقاضی آنست کہ این را مخفّف بگسلیدن گیریم چنانکہ بسلانیدن مخفّف بگسلانیدن گذشت و ماخذش بر بسلانیدن مذکور اند رینصورت معنیٔ مرادف بسلانیدن باشد ولیکن صاحب بحر این را بمعنی درآویختن آوردہ پس جزین نباشد کہ فارسیان از لغت عرب بسل این را وضع کردہ اند کہ بقول منتخب بمعنی تعجیل کردن آمدہ۔ پس بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر دن بسلیدن کردند و مجازاً بمعنی درآویختن مستعمل شد ولیکن بدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم۔ معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) دیکھو آویختن۔

بسم بقول بہار بالکسر مخفّف بسم اللہ (حیاتی گیلانی ۵) ورق چو کار فرو بستہ باز گشتا مدام

بہر کتاب کہ نامش چو بسم عنوان نیست ۱۲ **مؤلف** عرض کند کہ تصرّف فارسیان است و
بزبان عرب استعمال این مخفف یافتہ نمی شود (**اردو**) بسم۔ بسم اللہ کا مخفف فارسی میں مستعمل ہے۔ مونث

بسم اللہ | اصطلاح۔ بقول بہار تیمناً و تبرّکاً بجای مبارکبا د گویند چنانکہ (لا ادری ۵)
ترا بکشتن من گر رضا است بسم اللہ ۱۲ بیا بیا کہ قضا تابع رضای تو باد (میرزا عبدالغنی قبول ۵)
بسم اللہ ای کہ منکر شعری بگو جواب ۱۲ موزون چرا است آنچہ بقرآن مقدّم است ۱۲ **مؤلف** عرض
کند کہ تعریفی خوش نکرد فارسیان استعمال این در جاہا کنند (۱) چون کسی در وقت طعام وارد می شود
صاحب سفرہ گوید بسم اللہ آغا یعنی شریک طعام شو و (۲) چون اشارت برای آغاز کاری کنند
استعمال این کنند سند اوّل و دوم متعلق بہ ہمین معنی است و (۳) بادی کار در آغاز ہر کار تیمناً و
تبرّکاً بسم اللہ می گوید و ظاہر است کہ مرکب عربی زبان است معنی لفظی این آغاز می کنم بنام خدا۔
نمی دانیم بہار چگونہ این را بمبارکبا د قرار داد سندش بکار او نمی خورد (**اردو**) بسم اللہ۔ بقول آصفیہ
عربی۔ اسم مؤنث مخفف ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا جس کے معنے ہیں۔ میں خدائے مہربان
اور بخشنے والے کے نام کے ساتھ یہ کام شروع کرتا ہوں (دکن میں) (۱) جب کوئی کھانے کے وقت
آجاتا ہے تو صاحب دسترخوان کہتا ہے بسم اللہ یعنی آئیے اور شریک ہو جائیے (۲) جب کسی
کام کے لئے اجازت دیجاتی تو کہتے ہیں بسم اللہ کیجئے یعنی کام شروع کیجئے اور صرف بسم اللہ
بھی اس موقع پر مستعمل ہے۔ (۳) ہر شخص کسی کام کے شروع کرتے وقت تیمناً تبرکاً بسم اللہ کہتا ہے

بسمل | بقول سروری بمعنی (۱) مذبوح و فرماید کہ بہ تیغ کشتہ شدہ ہم (مولانا قطب الدین
عقیقی ۵) بسمل خنجر اخلاص شو ار میخواہی ۱۲ کہ بہ تیغ ملک الموت نہ گردی مردار ۱۲ صاحب

برہان بکسر اوّل ومیم وسکون ثانی ولام ہمزبان سروری ونسبت وجہ تسمیہ گوید کہ در وقت ذبح کردن بسم اللہ می گویند و فرماید کہ (۲) مردم صاحب حلم وبردبار را ہم گفتہ اند صاحب جامع مؤیدش در ہر دو معنی صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ بسم اللہ محلل ذبح است ازان مذبوح یا ذبح ارادہ کردن نوعی از مجاز است (مائلی تبریزی ے) لرزد ز جفای تو دل و دست جہانی چون مرغ ستم دیدۂ عاجز دم بسمل بہار بذکر معنی اوّل گوید کہ لفظ مستحدثست فارسی الاصل نیست و فرماید کہ چراغ بسمل استعارہ ایست (باقر کاشی ے) دامن او گر بدست آید دم بسمل مرا آنچنان میرم کہ نبود حسرتی در دل مرا (خواجہ آصفی ے) قاتل من چشم می بندد دم بسمل مرا تا بماند حسرت دیدار او در دل مرا مؤلف عرض کند کہ فارسیان تسبلہ را کہ مخفف (بسم اللہ) است استعمال کردہ اند کہ می آید و بسمل بہ تخفیف ہای ہوز مخفف بسملہ ومفرس است برای جانوری کہ برو بسم اللہ اللہ اکبر خواندہ ذبحش کردہ باشند واین لفظ مخصوص است برای نیمجانی کہ بعد ذبح بہ طپد وچون بمیرد آنرا بسمل نہ گویند ودر استعمال فارسیان استعمال این بدو معنی دیدہ شد یکی مذبوح کہ ذکرش بالا گذشت و دیگرے (۳) بمعنی ذبح چنانکہ در کلام باقر کاشی وخواجہ آصفی (دم بسمل) بترکیب اضافی گذشت۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات ہم ذکر این کردہ بمعنی دوم نظر بر قول جامع کہ صاحب زبانست اعتبار را شاید و حرجی نیست کہ مجاز معنی اوّل باشد کہ در بیان حلم وبردباری شان بحدی مبالغہ کردہ اند کہ مماثل مذبوح قرار دادہ اند کہ از حلم وبردباری دم نمی زنند (اردو) (۱) بسمل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ وہ جانور جسے بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا ہو (۲) حلیم بردبار (۳) ذبح۔ مذکر۔ بقول آصفیہ حلال کرنا۔ (حاصل بالمصدر)

بسمل گاہ اصطلاح۔ بقول بہار روانند بمعنی جای ذبح کردن حیوانات **مؤلف** عرض کند که بسمل درین اصطلاح بمعنی سوم اوست که ذکرش بر لفظ بسمل گذشت (میرزا رضی دانش ع) برون از حلقه بزم طرب غمناک می آیم ٭ ز بسملگاه بینا با دل صد چاک می آیم ٭ **(اردو)** کمیلا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ مذبح۔ گھاٹ استہان۔ مسلخ۔ بکریوں وغیرہ کے ذبح کرنیکی جگہ (نکہت ع) تڑپتا خاک و خوں میں طائر بسمل نمط دل ہے ٭ رواں ہے جوے موج خوں کمیلا کوے قاتل ہے ٭

بسمله بقول بہار مخفف بسم اللہ الرحمن الرحیم و فرماید که برین قیاس سجله و حمدله (علی خراسانی ع) از مصحف روی تو به پیشانی پر خون ٭ بسمل شده تیغ تو صد بسمله دارد ٭ **مؤلف** عرض کند که مفرس است و بس **(اردو)** بسمله۔ فارسی میں مخفف ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا۔ مؤنث۔

(الف) بسمہ

(ب) بسمہ چی

(الف) بقول خان آرزو در چراغ ہدایت و بقول بہار بفتح۔ مخفف باسمہ که گذشت بہار نسبت (ب) فرماید که آنکه بر جامہا بسمہ کند۔ صاحب بحر ہم ذکر (ب) کردہ **مؤلف** عرض کند که حقیقت این بر (باسمہ) بیان کردہ ایم و سند این ہم ہمانجا گذشت و بتحقیق ما همین اصل است و باسمہ چیزی نیست و صراحتش ہمدر آنجا مذکور **(اردو)** (الف) دیکھو باسمہ۔ (ب) وہ شخص جو طلائی اور نقرئی ورق سے ٹھپہ کے ذریعہ سے کپڑوں پر نقش و نگار چھاپے۔ دکن میں اسکو ٹکٹ گر کہتے ہیں۔

بسناس بقول سروری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع بوزن نسناس نام استاد دہریان صاحب برہان گوید که او بوجود واجب قائل نیست گویند طب و نجوم و ہیئیات و طلسمات و علوم غریبہ را خوب میدانست **مؤلف** عرض کند که وجہ تسمیہ متحقق نشد و متحقق نشد که لغت کدام

زبان است بعض محققین فارسی زبان این رالغت فارسی دانند اندرینصورت بس بمعنی بسیار و ناس
درفارسی زبان ہیچ معنی نیامدہ قیاس ما این است کہ مرکب فارسی است بالغت دیگر زبان و ناس درعربی
بقول انند انچہ باسمان خانہ آویزان باشد و اسم جنس یعنی یک آدم و بمعنی آدمیان بالجملہ ما این را
عَلَم دانیم و بہ تحقیق وجہ تسمیہ وقت رایگان نکنیم (اردو) دہریوں کے ایک پیشوا کا نام بناس تھا۔

بسنت | بقول تحقیق الاصطلاحات بفتحتین وسین مہملہ بزبان ہند عبارت از تحویل آفتاب در
برج دلو باشد و در ہندوستان درین موسم ہوا بکمال اعتدال می شود و گل سرخ برمی آید و اصناف
درختان ثمرہ دار مثل انبہ وغیرہ گل می کند میرزا صائب قصیدۂ در مدح ظفرخان گفتہ کہ ردیفش بسنت
است (۵) تدرو بال فشان گرد داز غبار بسنت ٭ رو و بہار بگرد از گل بہار بسنت ٭ **مؤلف**
عرض کند کہ بزبان سنسکرت بقول ساطع بفتح اوّل و دوم و سکون نون بہار کہ بعربی ربیع باشد فارسیان
استعمال این در فارسی زبان کردہ اند یعنی مفرس است (اردو) بسنت بقول آصفیہ ہندی۔ اسم
مؤنث سنسکرت میں وسنت۔ موسم بہار وسط مارچ سے آخر مئی تک کا موسم۔ آپ فرماتے ہیں کہ چھ
رتوں میں سے پہلی رت کا نام ہے جو چیت سے بیساکھ تک رہتی ہے اور اس میلے کو بھی کہتے ہیں جو
موسم بہار میں بزرگوں کے مزار اور دیبی اور دیوتاؤں کے استھانوں پر سرسون کے پھول چڑھا کر کرتے
ہیں۔ اگرچہ اصل رت بیساکھ کے مہینے میں آتی ہے مگر اس کا میلہ بہار میں سرسوں کے پھولتے ہی ماگھ
کے مہینے سے شروع ہو جاتا ہے چونکہ موسم سرما میں سردی کے باعث طبیعت کو انقباض ہوتا ہے اور
آمد بہار میں سیلان خون کے باعث طبیعت میں شگفتگی۔ امنگ۔ ولولہ۔ اور ایک قسم کی خاص خوشی اور
صفرا کی پیدائش پائی جاتی ہے۔ اس سبب سے اہل ہند اس موسم کو مبارک اور اچھا سمجھ کر نیک شگون

کے واسطے اپنے اپنے دیوی اور دیوتاؤں اور اوتاروں کے استہانوں میں مندروں پر ان کے چڑھانے کیلئے بمقتضاے موسم سرسون کے پھولوں کے گڑوے بناکر گاتے بجاتے لیجاتے اور اس میلے کو بسنت کہتے ہیں بلکہ یہی وجہ ہے کہ زرد رنگ کو اس سے مناسبت دینے لگے چنانچہ اکثر شعرانے بھی اس معنے میں اس لفظ کا استعمال کیا ہے (ظفر ۵) جو دیکھے تیرے عرق جبین زعفرانی کو ؎ عرق عرق ھی رہے روے تر مستانہ بسنت ؎ فرماتے ہیں کہ جسوقت اس میلے میں سیلانی زرد زرد پوشاکیں پہنکر جاتے ہیں تو عجب بہار اور کیفیت نظر آتی ہے۔ پادشاہی زمانے میں تو ملازموں اور سواری کی رتوں گھوڑوں اور پالکیوں تک کا یہی عالم ہوتا تھا۔ پہلے اس مسلہ کا مسلمانوں میں دستور تھا حضرت امیر خسرو دہلوی نے اس میلہ کا رواج دیا جسکی وجہ یہ ہوی تھی کہ آپکے پیرو مرشد سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ العزیز کو اپنے پیارے اور خوبصورت بھانجے مولانا تقی الدین نوح سے جو درحقیقت حسن صورت میں یکتاے زمانہ وخلق وسیرت میں بی ہمتا ویگانہ تھے کمال الفت اور نہایت ہی محبت تھی ساتھ ہی آپکے بھانجے کو بھی آپسے اس قدر اُنس تھا کہ پانچوں وقت کی نماز پڑھکر یہ دعا مانگتے تھے کہ آلہی میری عمر بھی محبوب آلہی کو دیدے تاکہ اون کا روحانی فیض عرصئہ دراز تک جاری رہے ادھر حضرت کی یہ کیفیت تھی کہ دم بھر ان کے بغیر چین نہیں پڑتا تھا یہاں تک کہ آپ نماز میں اپنی دائیں جانب کھڑا کرتے تاکہ اوّل ان کے چہرۂ مبارک پر نظر پڑے اور بعد میں دوسرا سلام پھیر جائے قضاے کار بھانجے صاحب کی دعا قبول ہوئی اور وہ اٹھتی جوانی ہی میں اس جہان سے اُٹھ گئے اس دفعةً کی دائمی مفارقت نے حضرت کو عجب عالم اور غضب کے ماتم سے پالا ڈالا غرض آپ کو یہاں تک صدمہ اور رنج والم ہوا کہ آپنے یک لخت جس راگ کے بغیر دم بھر نہیں رہتے تھے اُسسے

بھی ترک کر دیا جب اس بات کو چار پانچ مہینے کا عرصہ گزر گیا تو آپ تالاب کی سیر کو جہاں اب باولی
بنی ہوئی ہے مع یاران جلسہ تشریف لائے ان دنوں میں بھی بسنت کا موقع اور بسنت پنچمی کا میلہ
تھا۔ امیر خسرو کسی سبب سے ان سب کے پیچھے رہ گئے۔ دیکھا کہ کھیتوں میں سرسوں پھول رہی ہے ہندو
اپنے بزرگوں کے استھان پر گڑوے بنا بنا کر لئے چلے جاتے ہیں۔ انہیں بھی یہ خیال آیا کہ میں بھی اپنے
پیر کو خوش کروں۔ چنانچہ اوسوقت ایک خوشی وانبساط کی کیفیت پیدا ہوئی اسی وقت دستار مبارک
کو کھول کر کچھ پیچ ادھر اور کچھ اُدھر لٹکا لئے ان میں سرسوں کے پھول اُلجھا کر یہ مصرع الاپتے ہوئے
اسی تالاب کی طرف چلے جدھر آپ کے پیر و مرشد تشریف لے گئے تھے (ع) اشک ریز آمد است ابر
بہار ہو جہاں تک اس الاپ کی آواز پہنچتی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک زمانہ گونج رہا ہے ایک تو حضرت
فن موسیقی کے نائک اور عدیم المثل سرود خوان تھے دوسرے اس ذوق شوق نے اور بھی آگ بھڑکا دی
کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ محبوب الٰہی کو خیال آیا کہ آج ہمارا ترک یعنی خسرو کہاں رہ گیا عجب نہیں
جو کچھ سریلی بھنک بھی کان میں پہنچی ہو آپ نے پے در پے دو چار جلیسوں کو ان کے لینے کو بھیجا وہ جو
تلاش کرتے ہوئے آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ عجب رنگ سے آپ گاتے ہوئے مستانہ چال ومعشوقانہ انداز سے
خراماں خراماں جھومتے ہوئے چلے آتے ہیں وہ بھی کچھ ایسے مدہوش ہو گئے کہ اسی رنگ میں مل گئے
ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد۔ غرض ایک شخص واپس آیا (س) قاصد ما دیدہ می آید ہو
دیدہ باید چہ دیدہ می آید ہو اور آتے ہی کہا کہ حضرت خسرو کے پاس جا کر آنا کٹھن ہے رنگ میں رنگ
ملجاتا ہے (س) یاران رفتگان کا کسی سے کھلا نہ حال ہو وہ بھی ہوا وہیں کا جو لینے خبر گیا ہو آپ
اُن کی کیفیت سُنتے ہی کھڑے ہو گئے اور اپنے مونس وغمگسار ترک کو لینے چلے خسرو نے دور سے

دیکھتے ہی اشکوں کے موتی نثار کرنے شروع کر دئے جسوقت حضرت قریب آئے بیتاب ہوکر یہ شعر پڑھا (ف) اشک ریز آمد است ابر بہار ؛ ساقیا گل بریز بادہ بیار ؛ دوسرے مصرع کا سننا تھا کہ حضرت کا بیتاب ہوکر اپنے دامان وگریبان کا چاک کر ڈالنا اور گلے میں باہیں ڈالے ہوے چلا آنا۔ کہتے ہیں کہ ایک عرصہ تک رقت کا بازار گرم رہا اور اہل ذوق بسمل کی طرح تڑپتے اور پھڑکتے رہے (ف) مصف بود آن سر کہ بسودای تو باشد ؛ کعبہ بود آں دل کہ در وجاے تو باشد ؛ غرض اوسوقت سے مسلمانوں میں بھی یہی میلا شروع ہوگیا اور حضرت سلطان المشائخ نے بھی راگ پھر شروع کر دیا رفتہ رفتہ ہرایک بزرگ کے مزار پر بسنت چڑھنے لگی۔ اوّل پہاڑوں پر امیر میاں کی بسنت چاند رات کو چڑھتی ہے پھر پہلی تاریخ کو قدم شریف میں غرض اسی طرح خواجہ صاحب چراغ دہلی حضرت نظام الدین وغیرہ وغیرہ بزرگوں کے مزاروں پر باری باری سے چڑھتی ہے۔ کہتے ہیں حضرت محبوب الٰہی کو اس قدر رنج ہوا تھا کہ چھ مہینے تک ہنسنا تو درکنار تبسم تک نہیں فرمایا تھا بسنت کی اسی رعایت سے اب بسنت کے روز قوال اوّل حضرت کی قدیم خانقاہ میں جاکر پھول چڑھاتے ہیں۔ اسکے بعد مولانا تقی الدین نوح کے مزار پر اور آخیر میں حضور کے روضۂ اقدس پر چڑھاتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بسنج بقول برہان وناصری وجامع وانند بکسر اوّل بروزن شکنج (۱) خشکی وداغی باشد کہ بر روی واندام مردم پدید آید وآنرا بعربی کلف خوانند و (۲) امر برسنجیدن ہم صاحب موارد این را بمعنی (۳) کلفت مرادف بشنج بہ شین معجمہ گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است وبس وموحدۂ اوّل بمعنی اوّل زائد نباشد کہ سنج بدون موحدہ بدینمعنی نیامدہ وانچہ بہ شین معجمہ عوض سین مہملہ می آید مبتدل این یا این مبتدل آن کہ تبدیل این ہر دو باہم موافق قیاس است

ہمچنانکہ کستی وکشتی وجاموس وجاموش و بمعنی دوم بای زائد بر سنج باشد کہ امر حاضر بسنجیدن است
نسبت معنی سوم عرض میشود کہ معاصرین عجم برزبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت
اگر سند استعمال پیش شود توانیم گفت کہ مجاز معنی اوّل است و بہ تحقیق ما (۴) اسم مصدر بسنجیدن ہم
بہ بای زائد کہ سنج بالفتح بمعنی وزن و کیل می آید (کذا فی البرہان) (اردو) (۱) چھائیاں۔
ہندی اسم مؤنث۔ کلف وہ سیاہ داغ جو آدمی کے چہرے پر پڑجاتے اور جن کو (جھائیاں)
بھی کہتے ہیں (۲) تول۔ وزن کر (امر حاضر) (۳) کلفت مؤنث۔ (۴) وزن۔ مذکر۔

(الف) **بسند** بقول سروری بروزن کمند بمعنی (۱) کافی و (۲) تمام (امیر خسرو ؎) بسند است
آنکہ زلف اندر بنا گوشت علم گیرد ؛ مغز ما غمزۂ خونریز را کز خط حشم گیرد ؛ صاحب رشیدی بر بسند
گوید کہ مرادف بسندہ بمعنی کافی است صاحبان برہان وجامع می فرمایند کہ (۳) سزاوار و کافی
وکفاف وکفایت وتمام صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ۔ خان آرزو ذکر بسند و بسندہ گوید کہ
بمعنی کافی وسزاوار وتمام است ولیکن صحیح اوّل است بہار گوید کہ ہر دو مزید علیہ بس باشد و بس
صاحب سفرنگ (بشرح صد و سی و نہمی فقرۂ دساتیر آسمانی بفرزآباد وخشوران وخشور) گوید
کہ بسند بمعنی کافی است و ....

(ب) **بسند کردن** بمعنی کفایت کردن **مؤلف** عرض کند کہ ما بر معنی دوم بس اشارۂ این
کردہ ایم (نظامی ؎) چو دیدم ترا زیرک و ہوشمند ؛ بیک سالہ دخل از تو کردم بسند ؛ حق آنست
کہ اصل این ہمان بس است کہ بمعنی کافی بر معنی دوّمش گذشت در فارسی زبان در آخر کلمات
نون زائد می آید چنانکہ گذارش وگذارشن و دال مہملہ ہم چنانکہ شفتالو وشفتالود و در (الف) ہر دو

زاید است وجاوارد که فارسیان پسند را به تبدیل بای فارسی به موحده بسند کردند و برای معنی کافی استعمال کردند و توانیم قیاس کرد که در همین بسند تبدیل موحده به بای فارسی راه یافته پسند بمعنی او مستعمل شده که بجایش می آید اندرین صورت (بسنده مزید علیه بسند) اصل است و پسند به بای فارسی مبدل این بای حال از هر دو اسناد بالا معنی اول متحقق که موافق اصل است و برای معنی دوم و سوم قول محققین صاحب زبان یعنی سروری و جامع بدون سند هم اعتماد را شاید و آنچه ....

(ج) **بسنده** | بزیادت های هوز در آخرش آمده چنانکه خونخوار و خونخواره مزید علیه بسند است که صاحبان سروری و برهان و رشیدی و فدائی و سراج و بهار عجم هم ذکر این کرده اند و ....

(د) **بسنده کردن** | بمعنی کفایت کردن هم آمده (حکیم فردوسی ؎) بسنده کنم زین جهان مرز خود براند مگر پایه وار خویش او با لجمله آنچه خان آرزو در سراج الف را بمعنی اول صحیح داند خیال محض او ست حق همین قدر است که معنی اول اصل است و دیگر معانی مجاز آن (اردو) (الف) (۱) کافی (۲) تمام (۳) سزاوار (ب) کافی ہونا۔ کفایت کرنا (ج) کافی۔ کفایت (د) کفایت کرنا۔

بسنگ | بقول برهان بروزن خدنگ دارو ئیست که او را اکلیل الملک و آنچه خرما بر و باشد صاحب جهانگیری فرماید که با اول و ثانی مفتوح همان بسک است که گذشت صاحب جامع اینقدر صراحت مزید کند که تخم است شبیه بناخن گربه صاحب ناصری همزبان جهانگیری **مؤلف عرض** کند که ما در بسک عرض کرده ایم که آن مخفف بسدک است و در بنجا عرض کنیم که مبدل بسدک باشد که دال مهمله بدل شد به نون چنانکه نموده و نمونه و تعریف کامل این برار حیقنه مرقوم (اردو) دیکھو ارحیقنه۔

بسنگ آمدن پا | مصدر اصطلاحی۔ بقول

خان آرزو در چراغ ہدایت رسیدن پا بہ سنگ آوردہ ۔۔۔
(۵۰) دو شنبہ بکوی دوست از رشکم گشت ۛ نالیدن
پای دل بسنگ آمدہ ۛ ہم او فرماید کہ بحذف تحتانی
(سنگ آمدن پا) ہم بجایش می آید بہ تحقیق معنی ۔۔۔
بردارش (بہار) بذکر این از معنی ساکت و نقل سند
بالا کردہ صاحب بحر فرماید کہ واقع شدن محنت و
سختی در کاری مؤلف عرض کند کہ (آمدن پا
برسنگ) در ممدودہ گذشت و (برسنگ آمدن پا)
ہم بجایش مذکور این مرادف آنست وبس (اردو)
دیکھو (آمدن پا برسنگ) ۔

بسنگ آمدن تیر | مصادر اصطلاحی ۔ ہر دو
بسنگ آمدن ناخن | مرادف (برسنگ آمدن تیر و
ناخن) است کہ گذشت وسند این ہمدرانجا مذکور
(اردو) دیکھو . برسنگ آمدن تیر و برسنگ
آمدن ناخن ۔

(۱) **بسنگ تیز ساختن شمشیر** | مصادر اصطلاحی
(۲) **بسنگ تیز کردن** | بہار و انند
ذکر (۲) کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ از اسنادش ....
(۳) **بسنگ تیز کردن خنجر و شمشیر** | بمعنی حقیقی
اوست یعنی مرادف (برفسان زدن تیغ و مانند
آن) (محمد اسحٰق شوکت ۵۱) بسنگ سرمہ شمشیر
نگہ را تیز می سازد ۛ حذر کن از سیہ چشمی کہ گرم سرمہ
سائی شد ۛ (حاجی صادق صامت ۵۲) در
کشتنم کہ آن مژہ پرہیز می کند ۛ خنجر بسنگ سرمہ
چرا تیز می کند ۛ ما می گوئیم کہ بدون اضافت
بسوی شمشیر یا خنجر و امثال آن بی معنی است
ہمین وجہ سکوت محققین باشد کہ نتوانستند
کہ طریق پیدا کردن معنی پیدا کنند (اردو)
(۱) پتھر پر تلوار تیز کرنا (۲) پتھر پر تیز کرنا (۳)
دیکھو برفسان زدن تیغ ۔

بسنگ خوردن مینا | مصدر اصطلاحی
کنایہ باشد از شکستن مینا ۔ مؤلف عرض کند
کہ چیزی نازک کہ بسنگ می خورد شکستہ می شود از

(۱۵۱)

همین عادت این اصطلاح قائم شد (صائب ؎) شکستگی دل از دیدهٔ ترم پیداست ٭ بسنگ خوردن مینا ز ساغرم پیداست ٭ (اردو) شیشہ کا ٹوٹنا۔

مصدر **بسنگ دادن شیشه و امثال آن** اصطلاحی۔ کنایه باشد از شکستن آن متعدی مصدر گذشته (صائب ؎) چندین هزار شیشهٔ دل را بسنگ زد ٭ افسانه ایست اینکه دل یار نازکست ٭ (اردو) شیشہ کو پتھر پر مارنا۔ توڑنا۔

مصادر (الف) **بسنگ فسان خوردن تیغ**
اصطلاحی (ب) **بسنگ فسان نشستن**
صاحب (ج) **بسنگ فسان نشستن تیغ و مانند آن**
بحر ذکر (د) **بسنگ کشیدن**۔
الف (ه) **بسنگ کشیدن خنجر و مانند آن**

درج کرده می فرماید که تیز شدن شمشیر و مانند آن و نسبت ه گوید که تیز کردن آن بهار ذکر (ب) وه کرده (حسین سنائی ؎) با این سپهر مصلحتی داشت زانکه تیغ ٭ برنده تر شود چو به سنگ فسان نشست ٭ (خان عالی ؎) بسنگ سرمه خنجرهای مژگان را کشید امشب ٭ ازین جان سختی من بس نداند تیغ ابروراه ٭ صاحب انند ذکر (د) کرده گوید که تیغ و مانند آن را تیز کردن **مؤلف** عرض کند که تسامح محققین ب و د است که بدین معنی نیست بسوی تیغ و امثال آن قائم کردند الف و ب و ج لازم و د وه متعدی آن (اردو) الف۔ب۔ج تیز ہونا۔ تلوار یا اوسکی مماثل کا۔ د۔ه تیز کرنا تلوار یا خنجر وغیرہ کو۔

بسوته بقول سروری بسین مهمله و تای قرشت بر وزن کبوده (۱) بمعنی زلف و بقول جهانگیری با اول مفتوح و ثانی مضموم و واو مجهول و تای فوقانی مفتوح و های مختفی بمعنی زلف باشد صاحبان جامع و موارد و برهان هم ذکر این کرده اند صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید که بپارسی دری (۲) بمعنی بسوخته که آنرا سوخته نیز گویند و فرماید که بسوته هم مخفف سوخته (شاعر ؎) بنوشت برات

بسوته ۶ آنجاکه برات ۶ بسوته ۶ و بقولش (۳) نام دیهی است در مازندران صاحب برهان حاشیه مزید کند که بکسر اوّل هم آمده و خان آرزو در سراج هم زبانش مؤلف عرض کند که معنی اوّل ظاهرا اسم جامد فارسی زبان است ولیکن خیال ما اینست که فارسیان از لغت سنسکرت سوت که بقول ساطع بر وزن حوت بمعنی رشته و تار است بزیادت بای نسبت در آخرش وضع کردند برای زلف والله اعلم بحقیقته الحال و موحده در اوّل زائد باشد (اردو) (۱) زلف بقول آصفیه عربی - اسم مؤنث دیکھو بارہ کے آٹھویں معنے (۲) سوختہ - جلا ہوا (۳) مازندران کے ایک موضع کا نام بسوتہ ہے -

بسودن | بقول بحر بکسر اوّل (۱) دست زدن (۲) و دست مالیدن و (۳) لمس و لامسه کردن و (۴) سوده و ریزه کردن و (۵) سوراخ کردن (کامل التصریف) و مضارع اش بساید - صاحب موارد معنی چهارم را ترک کرده و صاحب ملحقات برهان بر ذکر معنی اوّل و دوم و چهارم قانع صاحب نوادر می فرماید که ظاهرا مخفف (برسودن) است و مزید علیه (سودن) و ببای فارسی هم آمده و بپسودن به بای فارسی نیز گذشت مؤلف عرض کند که صاحب بحر معانئے که برسودن نوشته با معانی بالا اختلاف خفیفی دارد و همچنین به مصدر ببسودن که گذشت محققین فرس معنی چهارم این را ترک کرده اند حقیقت این مصدر بر ببسودن عرض کرده ایم و از ماخذ هم در انجا بحثی و خیال ما این است که معانی بالا محتاج سند استعمال است و خود این مصدر هم بر زبان معاصرین عجم متروک و در ینجا همین قدر کافی است که مزید علیه سودن است و بس که بجای خودش می آید و موحده اوّل زائد مخفی مباد که انچه صاحب سراج و متاخرین

این سائد نوشته است خلاف قیاس است که سائد مضارع سائیدن است و مضارع سودن سُوَد به ضمّ اوّل و فتح واو و مضارع بسودن بسود۔ فقال۔ اگرسند استعمال سائید پیش شود توانیم قیاس کرد که واو بدل شد بالف چنانکه ورج وآرج (اردو) دیکھو بسودن و سودن۔ اور بمعنی چہارم گھسنا اور ریزہ ریزہ کرنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

بسوده بقول سروری بحوالۂ تحفه بفتح باد دال و ضم سین بمعنی (۱) دست زده و (۲) لمس کرده و (۳) سوراخ کرده و (۴) مالیده۔ (خلاق المعانی ۵) سلی تراشیده به بسودم من و هنوز همی لیسم از حلاوت آن گره واژدست رک و گوید که درنسخهٔ وفائی بهاسے فارسی آمده صاحبان برهان و ناصری و جامع و مؤید هم ذکر این کرده اند بچند معانی مؤلف عرض کند که وای برنیان که طرز بیان همه مثل اسم جامد است نمی دانند که مصدر (بسودن) گذشت و کامل التصریف است پس جزمان نیست که این مفعول آنست ولس و شامل برهمه معانی مفعولی بسودن چنانکه از مصدر سودن مفعولش سوده آمده سوده را به موحدهٔ زائد بسوده کرده اند دیگر هیچ۔ مخفی مباد که صاحب سروری سندی که برای این پیش کرده است خلاف اوست باید که این سند را متعلق به مصدر (بسودن) دانیم که بجایش گذشت (اردو) بسودن کا اسم مفعول اسکے تمام معنوں پر شامل۔

بسور بقول سروری بسین مہملہ بوزن ہمور (۱) دعای بد و (۲) نفرین باشد صاحب جہانگیری بسور و بسول را مرادف یکدیگر نوشته ذکر هر دو معنی کند و فرماید که با اوّل و ثانی مضموم است و صاحبان رشیدی و برهان و ناصری و جامع ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که بسور بالضم لغت

عرب است بقول منتخب بمعنی روی ترش کردن صاحب انند فرماید که بسور بضمتین است بمعنی ترشروگردیدن (الخ) پس فارسیان استعمال این بهردو معانی بالاکرده‌اند و این مفرس باشد و اسم مصدر بسوریدن است که می آید و انچه به لام عوض رای مهمله می آید مبدل این چنانکه چنار و چنال (اردو) (۱) بددعا - مؤنث (۲) نفرین بقول آصفیه فارسی اسم مؤنث - ملامت پھٹکار - لعنت - دعاے بد -

بسوربران بقول شمس بضم با و سین مهمله و واو فارسی - نفرین کردن و کنانیدن و قصد و آهنگ کردن و آراستن و فرماید که لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند که خدایش بیامرزد که خون زبان فارسی می کند و بی تحقیق و تدقیق جویان را گمراه کند شعور امتیاز مصدر ندارد تا این را مصدر می نگارد - اگر صراحت واو فارسی نمی کرد غلطی کتابت خیال می کردیم - همان بسوریدن است که می آید (اردو) دیکھو بسوریدن -

(الف) بسورید صاحب سروری بر
(ب) بسوریدن الف گوید که بروزن نمودند
(ج) بسوریده یعنی دعای بد و نفرین کردیم او بحواله ادات بر (ب) گوید که نفرین کردن است و نسبت (ج) می فرماید که بمعنی نفرین کرده صاحب بحر بر (ب) فرماید که (۱) نفرین و دعای بد کردن و (۲) کنانیدن (سام التصریف) که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید صاحب موار داین را بهر دو معنی بالا کامل التصریف دانند و فرماید که مضارع این بسورد و صراحت مزید کند که به بای فارسی اول و نیز بشین معجمه به عوض سین مهمله یعنی بشوریدن و لام عوض رای مهمله بسولیدن هم آمده و معنی دوم را ترک می کند صاحب نوادر بهر بانش و صاحب برهان فرماید که به وزن شوریدن فروشیدن است بمعنی

اوّل **مؤلف** عرض کند کہ اسم مصدر این
بسور بجایش گذشت کہ مفرّس است۔ فارسیان
بزیادت تحتانی معروف وعلامت مصدر دن
مصدری وضع کردہ اند کہ جعلی است وازینکہ
اسم مصدر را مفرّس کردہ اند مصدر اصلی ہم
توانیم گفت وتعریف اصلی وجعلی بر لغت (اسم
مصدر) گذشت بالجملہ معنی اوّل موافق قیاس
است وبرای معنی دوم بروے قواعد فارسی
بسوراندن درست بود ولیکن محققین مصادر ترکش
کردہ اند پس برای این معنی طالب سندمی باشیم
کہ محققین اہل زبان ذکرش نکردہ اند وآنچہ بہ بای
فارسی وبہ شین معجمہ ولام می آید مبتدل این است
کہ صراحت تبدیل بجایش کنیم۔ بالجملہ (الف)
ماضی مطلق این است و (ج) اسم مفعولش و
ما ہمہ باتفاق صاحب موارد این را
(کامل التصریف) دانیم۔ صاحب سروری کہ
باوجود ذکر (ب) (الف وج) را مثل اسم جامد
نوشت واشارہ از ماضی واسم مفعول نکرد تسامح
او بیش نیست۔ فتامّل۔ (اردو) (ب) (۱) بد دعا دینا
نفرین کرنا (۲) بد دعا دلانا۔ نفرین کرانا (الف)
اس کا ماضی اور ج اس کا اسم مفعول۔

(الف) **بسول**	(الف) بقول برہان و
(ب) **بسولید**	سروری ورشیدی وجامع
(ج) **بسولیدن**	وجہانگیری وسراج مرادف
(د) **بسولیدہ**	بسور و (ب) بقول سروری

مرادف بسورید و (ج) بقولش وبقول بحر وبرہان
وموارد مرادف بسوریدن و (د) بقول سروری
بذیل بسوریدہ) ورشیدی مرادف بسوریدہ صاحب
بحر (ج) را (سالم التصریف) گوید وبقول صاحب
موارد کامل التصریف **مؤلف** عرض کند
کہ (الف) اسم مصدر است مبتدل بسور و (ب)
ماضی مطلق ج و (ج) مصدر کامل التصریف
کہ مضارع این بسولد باشد و (د) اسم مفعولش
ما اشارۂ این تبدیل بر بسوریدن کردہ ایم وبہ ہمہ

محاذیش مبدّل آنست که راے مهمله به لام بدل شود چنانکه چنار و چنال وصراحت ماخذ اسم مصدر بر بسور مذکور (اردو) (الف) دیکھو بسور و (ب) دیکھو بسوریدو (ج) دیکھو بسوریدن و (د) دیکھو بسوره

بسوی خو د زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ حرص وطمع نمودن بچیزی سے **مؤلف** عرض کند که محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ساکت وخلاف قیاس هم پس بدون سند استعمال قول مجرّد فرہنگ فرنگ اعتبار را نشاید (اردو) حرص وطمع کرنا۔

بسه بقول سروری بسین مهمله بوزن شبه (۱) گیاهی است که آنرا بسک خوانند و بعربی اکلیل الملک صاحب رشیدی بذکر معنی بالای فرماید که (۲) دسته جو وگندم درو دکرده و (۳) بمعنی خمیازه صاحب برهان بر معنی اوّل قانع صاحب جامع گوید که همان بسنگ **مؤلف** عرض کند که حقیقت این بمعنی اوّل برار حقیقه گذشت و این مبدل بسک بمعنی اوّل است که کاف به های هوز بدل میشود چنانکه تارک وتاره ونسبت معنی دوم عرض می شود که مبدّل همان بسک بمعنی دومش و بمعنی سوم مبدّل بسک بمعنی چارمش ولیکن برای معنی دوم وسوم مشتاق سندمی باشیم که غیر از رشیدی دیگر کسے از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد (اردو) دیکھو بسک کے پہلے اور دوسرے اور چوتھے معنے۔

بسی بقول برهان بروزن وصی (۱) بمعنی بسیاری وزیادتی صاحب ناصری فرماید که (۲) مرادف بسا بمعنی بسیاری (منه ۞) بسی تیر و دیماه اردی بهشت۞ بیاید که ما خاک باشیم وخشت۞ صاحب فدائی که از معاصرین علمای عجم بود در فرہنگ خود می فرماید که بسیاری از هر چیز۔ بهار گوید که مرادف بسیار و فرماید که از شان اوست که چنانچه در اوّل کلام آید در آخر و اوسط کلام نیز درآید (شیخ شیراز ۞) بسی بر نیاید که بنیاد خود ۞ بکند آنکه بنها د بنیاد بد ۞ (وله ۞) در اقصای عالم بگشتم بسی ۞ بسر بردم ایام با هر

کسے کو (دوله ۵) دیدیم لبے کتاب زسر چشمه خورد کو
چون بیشتر آمد شتر و باره ببرد کو مؤلف عرض
کند که بمعنی اوّل بایای مصدری معروف است
و بمعنی دوم بایای وحدت مجهول اگرچه فارسیان
آنرا هم معروف خوانند و انچه بسا بهمین معنی
گذشت مبدّل اینست و اشاره این در انجا
هم کرده ایم- بهار سکندری خورد و به بیان شان
این وقت خود را ضائع کرد که هیچ ضرورت نداشت
(اردو) (۱) زیادتی مؤنث (۲) بہت سے۔

بسی آب ریخت مقوله- بقول شمس بسیار
گرمی کرد مؤلف عرض کند که دماغ محقق بے
تحقیق بسیار گرمی کرده است باید که او بسی آب ریزد
وای بر محققینے که فارسی زبان را برباد کرده اند
و حقیقت جویان را گمراه مخفی مباد که (آب ریختن) در
ممدوده گذشت بمعنی متعدده و یکی ازان منفعل
شدن هم پس محقق بالا در تحقیق این (بسی آب
ریزد) که معنی بیان کرده او غلط محض است و
ضرورت نداشت که این را بشکل مصدر در کتب ما
درین ردیف با کلمهٔ بسی قائم کند و بمعنی [illegible]
شد ورق کتاب را سیاه فرماید (اردو) [illegible]

بسیا بقول جهانگیری در ملحقاتش با دال مفتوح
شراب انگوری [illegible] صاحب برهان گوید که لغت ژند و پاژند
است صاحب ناصری هم ذکر این کرده می فرماید که بروزن دریا مؤلف
عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است [illegible]
بود بمعنی بسیار ضائع [illegible]
می و یاب بقول برهان بمعنی نابود [illegible]
و بکار نیامدنی می آید پس قول شان قرین قیاس
است مؤید. [illegible] آخره حذف شده بسیا باقی ماند (اردو)
انگوری شراب - مؤنث۔

(الف) **بسیار** بقول اننددوالهٔ فرهنگ
فرنگ بالکسر مرادف بسی است و مقابل کم و
اندک و هم او گوید و بهار هم که ....

(ب) **بسیاران** بالکسر جماعت مردم [illegible]
جمال الدین سلمان ۵) دارم آن سر که سر

در قدمت اندازم ۱۲ دین خیالیست که اندر سر بسیاران
است ۱۲ **مؤلف** عرض کند که شک نیست که
فارسیان در (ب) الف دنباله جمع به لفظ بسیار
آورده بمعنی (بسی از کسان) استعمال کرده اند و
اینجا محاوره شان است ولیکن (الف) بمعنی بسیاری
نیست و استعمالش بمعنی از نظر ما نگذشت و معاصرین
عجم هم برزبان ندارند اصل این (بسی آر) منسوب به بس
یا اسم مفعول ترکیبی است بمعنی زیادتی آورده و کثرت
دارنده و مراد از زیاده و کلمه بسی در (بسی آر) بمعنی
اول اوست پس در بس و لهجه عجم فتح اول بدل شد
به کسره و ممدوده به مقصوره و بسیار مستعمل شد بمعنی
زیاده و بس و فرق در بس و بسی از ملاحظه تعریف
و استعمال هر دو ظاهر که بس بمعنی بسیار است و بسے
بمعنی بسیاری پس بسیار را بمعنی بسیاری گرفتن خطاست
(اردو) الف - بہت (ب) بہت سے لوگ مذکر

بسیار بہر اصطلاح - بقول بحر آنکه نصیب
کامل داشته باشد بهار ذکر این گوید که بموحده
مفتوح مرادف (شادبهر) (خواجه نظامی ؎)
انوشه منش باد و داراے دهر ۱۲ ز نوش جهان باد بسیار
بهر ۱۲ **مؤلف** عرض کند که بهر بالفتح بمعنی حصه
و نصیب می آید (کذا فی البرهان) پس معنی
لفظی این قسمت و طالع وافر دارنده و مراد از کامل
نصیب که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) وہ شخص
جسکی قسمت یاور ہو -

بسیار پردو شدن اصطلاح - مبالغه
بهت دردویدن اگرچه پردو کسی را توان گفت
که بسیار دود ولیکن معاصرین عجم استعمال (بسیار
پردو) کرده اند صاحب رهنما بحواله سفرنامه ناصر الدین شاه
قاچار ذکر این کرده (بسیار پردو می شود) را بسند
این آورده پس این مصدریست بمعنی عادت
بسیار دویدن داشتن و بسیار دویدن (اردو)
بہت دوڑنے کا عادی ہونا - بہت ڈرنا -

بسیار خسپ اصطلاح - بقول انند بحواله
فرهنگ فرنگ (۱) آنکه بسیار خسپد و (۲) سست و

مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است ومعنی اوّل حقیقی ومعنی دوم کنایہ کہ بسیار خواب کردن علامت سستی است (**اردو**) (۱) بہت سونیوالا (۲) سست۔ کاہل۔

بسیار خوار | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی پرخوار۔ سفرہ پرداز و فرماید کہ شکم پرور۔ شکم بندہ۔ کاسہ پرداز۔ گرانخوار۔ لتنبار۔ لتنبان۔ معدہ انبار۔ از مترادفات آنست وبعربی اکال گویند وبقولش (۲) بسیار ذلیل وخوار (شیخ شیراز ع) کہ بسیار خوار است بسیار خوار ۔ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل اسم فاعل ترکیبی است ومعنی دوم حقیقی ودیگر ہیچ وتحقیق مرادفات بجایش شود۔ (**اردو**) (۱) بہت کھانے والا۔ (۲) بہت ذلیل۔

بسیار دان | اصطلاح۔ بقول بہار (۱) آنکہ بسیار چیزہا بداند (شیخ شیراز ہ) زبان درکش ای مرد بسیار دان کہ فردا قلم نیست بر بی زبان کو صاحب شمس بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) جنسی است از انار دشتی۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ نسبت معنی دوم می فرماید کہ دان مخفف دانہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ دان مخفف دانہ بجای خودش می آید پس بمعنی اوّل اسم فاعل ترکیبی است وبمعنی دوم خلاف قیاس نیست ولیکن صاحب محیط ذکر این نکرد وذیل انار ہم این را نیاورد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ما در انار دشتی اینقسم را دیدہ ایم کہ بہ نسبت انار شیرین دانہ ہایش بکثرت وترش می باشد وحقیقت انار در مقصورہ گذشت۔ مخفی مبادکہ بمعنی اوّل استعمال این اکثر طنزاً می شود (**اردو**) (۱) بہت جاننے والا۔ دکن میں (بڑا جاننے والا) بطور طنز کہتے ہیں (۲) جنگلی انار کی ایک قسم جس میں بیج بکثرت ہوتے ہیں۔ مذکر۔

بسیار دانہ | اصطلاح۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ معرّب این (بسیار دانج) (۱) ہمان (بسیار دان) بمعنی دومش صاحب شمس گوید کہ (۲) جنسی است از ماش وحشی **مؤلف** عرض کند کہ دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد وما صراحت

این بر معنی دوم بسیار دان کردہ ایم آنچہ صاحب شمس
معنی دوم را قائم کردہ است بدون سند استعمال اعتبار
را نشاید کہ صاحب محیط بر ماش ہم ذکر این نکرد
و حقیقت ماش بر نخود سیاہ در ہمین ردیف می آید
(اردو) (۱) دیکھو بسیار داں کے دوسرے معنے (۲)
ماش بقول آصفیہ۔ سنسکرت۔ اسم مؤنث۔ اڑد حب القلت
ایک قسم کا غلہ جو نہایت لیسدار اور مونگ سے بڑا
ہوتا ہے۔ اسکی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک سیاہ اور ایک
سبز۔ فارسی میں اسکو نخود ماش اور نخود سیاہ کہتے ہیں۔

بسیار دور افتادن مصدر اصطلاحی بقول
بحر و بہار و انند فکر دور از کار و طلب متعذر نمودن
(سلطان ابراہیم ؎) کردہ ام روے چو خورشید ترا
نسبت بماہ ؎ مہ کجا رویت کجا بسیار دور افتادہ ام (ق)
(غنیمت رازی ؎) فکر سامان دارم و از یار دور
افتادہ ام ؎ من کجا سامان کجا بسیار دور افتادہ ام (ز
(فارغی استر آبادی ؎) ماندہ ام از یار دور
و ناصبور افتادہ ام ؎ من کجا واز کجا بسیار دور افتادہ
ام ؎ **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان محققین را
نمی پسندیم معنی این بسیار بعید است و قریب
بہ محال و بس فارسیان استعمال این بجائی کنند
کہ درد و چیز فرق بین باشد گویند کہ ببین تفاوت
رہ از کجاست تا بہ کجا ؎ این مثلی است کہ بجایش
گذشت۔ الحاصل معنی این فرق بین داشتن و
خیلی بعید و محال بودن (اردو) بہت بعید ہونا
بہت دور ہونا۔ محال ہونا۔

بسیار دوست اصطلاح۔ بقول بہار و
انند آنکہ او را بسیار دوست دارند یا آنکہ دوستان
بسیار داشتہ باشد فرماید کہ این لفظ در دفتر
دوم مکاتبات علامی جابجا مذکور **مؤلف** عرض
کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و اسم مفعول ترکیبی
ہم و دیگر ہیچ معاصرین عجم ہم بر زبان دارند (اردو)
بہتوں کا دوست بہت دوست رکھنے والا۔

بسیار سرد بود مقولہ۔ صاحب روزنامہ
بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این

کردہ گوید کہ معاصرین عجم بمعنی (موسم برد بسیار بود) استعمال کنند **مؤلف** عرض کند کہ در ترکیب (بسیار سرد) بمعنی موسم برد مستعمل دیگر ہیچ لیکن استعمال مجرد (بسیار سرد) بمعنی سرما۔ نیست (اردو) جاڑا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی اسم مذکر۔ سردی ٹھنڈک سردی کا موسم۔ سرما۔ زمستان پس اس کا ترجمہ سردی کا موسم تھا۔ سرما تھا۔

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی مثل۔ صاحب امثال فارسی بذکر این از محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق کسی استعمال کنند کہ بہ ناتجربہ کاری کار کنند (اردو) دکن میں اسی فارسی مثل کا استعمال ناتجربہ کاروں کے حق میں ہوتا ہے۔ نیز کہتے ہیں "کل کے بچے ہو ابھی تو تجربہ چاہیے" "ناتجربہ کار ہے"

بسیار ظریف اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ معاصرین عجم (۱) بمعنی بسیار نازک استعمال کنند صاحب بول چال بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) بمعنی خوش مزاج ہم **مؤلف** عرض کند کہ معنی دوم حقیقی است ولیکن معنی اوّل خلاف قیاس و محاورہ زبان است کہ محل دم زدن نیست ولیکن اینقدر توانیم گفت کہ زبان متاخرین و متقدمین نیست و معاصرین برعکس متقدمین و متاخرین در بعض محاورات برخلاف قیاس رفتہ اند و این دلیل کساد بازاری علم است مخفی مبادکہ ظریف لغت عرب است بفتح اوّل و کسر دوم بقول منتخب بمعنی زیرک و خوش مزاج (اردو) (۱) بہت نازک (۲) بڑا ظریف۔ بڑا خوش مزاج

بسیار فقیر اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ (۱) بمعنی بسیار مفلوک و صاحب روزنامہ بحوالہ ہمان سفرنامہ فرماید کہ (۲) بمعنی بسیار مانوس **مؤلف** عرض کند کہ فقیر بقول منتخب لغت عرب است بمعنی درویش کہ قوت یک روزہ ندارد و مسکینے کہ ہیچ نداشتہ باشد یا آنکہ فی الجملہ محتاج باشد (الخ) پس معنی اوّل

موافق قیاس وحقیقی است ومعنی دوم را مجاز دانیم

(اردو) (۱) بڑا محتاج (۲) بہت مانوس ۔ بہت ہلا ہوا۔

بسیار فن اصطلاح ۔ بقول بہار بمعنی ذو فنون (میر طاہر وحید ۵) چگویم من از حسن ثعلب فروش که چون دیگ دارد مرا گر مجوش ز بیداد آن شوخ بسیار فن ز بود عقدہا در دلم جوش زن ز مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است یعنی مکار (اردو) بڑا فنی یعنی بڑا مکار۔

بسیار گو اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی (۱) پرگو و (۲) آنکہ بسیار گوید مؤلف عرض کند که در معنی اول کلام است ومشتاق سند استعمال می باشیم معاصرین عجم معنی دوم را بر زبان دارند برای کسی که سلسلۂ سخنش قطع نشود محققین فارسی زبان از ہر دو ساکت ۔ اسم فاعل ترکیبی است ومعنی دوم موافق قیاس وحقیقی اما پرگو چیز دیگر است که بجایش می آید وکنایہ از مقرری که تقریر بدلائل کند وبسیار گو بر عکس آن که عادت بسیار گفتن دارد وبس که از معقولیت تقریر بر سرو کاری ندارد۔

(اردو) (۱) پرگو دکن میں اس مقرر کو کہتے ہیں جسکی تقریر جامع ہو (۲) بکو اسی بقول آصفیہ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ بکی ۔ نہایت بکنے والا ۔ اسی کو دکن میں بکو کہتے ہیں ۔ صاحب آصفیہ نے باتونی پر فرمایا ہے ۔ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ بہت باتیں بنانے والا ۔ بسیار گو ۔ یاوہ گو۔

بسیار نیست مقولہ ۔ این ہمان است که حقیقت این بر (از وتا این بسیار نیست) بیان کردہ ایم وسند این ہم ہمدر انجا مذکور واز ہمین قبیل است (بسی نیست) که ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو (از وتا این بسیار نیست)

بسیاری بقول بہار (۱) حاصل بالمصدر بسیار (۲) بمعنی درازی مجاز است (نظامی ۵) ز بسیاری راہ ورنج چنان ز سخن راندہا کار سنج چنان ز مؤلف عرض کند که بسیاریدن مصدری نیست که این را بمعنی اول حاصل بالمصدر

دانیم۔ یای مصدری معروف بر لفظ بسیار زیاده شده معنی مصدری پیدا کرد یعنی زیادتی و اگر بیای مجهول گیریم (۳) مرادف بسی است که گذشت (صائب ۵) دل من تیره ز بسیاری گفتار شد است ؎ زین پریشان نفس آئینه من تار شده است ؎ مخفی مباد که استعمال این بمعنی سوم بدون کلمۂ از نمی شود که بعد این می آید برخلاف بسی که محتاج آن نیست چنانکه بسیاری از مردم خبر ندارند" (اردو) (۱) زیادتی مؤنث (۲) درازی۔ طوالت۔ مؤنث (۳) بہت سے

بسیار ریخ بکار خواهد رفت

مقولہ۔ صاحب بحر گوید که بمعنی بسیار سعی مشقت بجا باید آورد۔ بهار بذکر همین معنی گوید که۔ چه (ریخ بکار رفتن) صرف شدن آنست و ریخ جائی صرف شود که گرمی و حرارت بسیار حادث شود چون حرکت و سعی موجب احداث حرارت است ازین جهت این تمثیل کنایۃً استعمال می شود صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که هر سه پی به حقیقت نبرده اند و سکندری خورده اند ریخ را بکار آوردن دقت طلب است یعنی همچو آب ازو کار گرفتن آسان نیست بعد ازانکه آنرا بسعی بشکنند و زیره هایش آب شود بکار آب می آید پس فارسیان ازهمین دقت این مقوله را قائم کردند معنی لفظی این (بسیار ریخ صرف خواهد شد) و کنایۃً از (بسیار زحمت و دقت پیش خواهد شد) و (بسیار سعی صرف خواهد شد) فارسیان چون کاری را دقت طلب می بینند گویند که "آغا درین کار بسیار ریخ بکار خواهد رفت" یعنی سعی با بسیار صرف خواهد شد۔ نمی دانیم که هر سه محققین نازک خیال معنی متعدی چطور پیدا کردند و غور نکردند که لازم است فتامل (اردو) بہت کوشش صرف ہوگی بہت دقت پیش ہوگی۔

(الف) **بسیج** | بقول جهانگیری با اوّل و ثانی مکسور و یای مجهول بمعنی (۱) ساختگی و (۲) آماده شدن و قصد (حکیم فردوسی ؎) نباید درنگ اندرین کار هیچ ؎ کجا آمد آسانی اندر بسیج ؎ (شرف شفروه ؎) گر کند عزم جهانگیرش بسیج تاختن ؎ هفتمین چرخ بلندش اوّلین منزل بود ؎ صاحب برهان نسبت معنی اوّل گوید که کارسازی را و فرماید که ساخته شدن خصوصاً کارسازی سفر و ذکر معنی دوم هم کرده گوید که (۳) کارسازی کننده را گویند و (۴) امر بدین معنی هم یعنی کارسازی کن و آماده شو و گوید که بمعنی قصد و اراده هم فرماید که بفتح اوّل و ثانی نیز آمده - صاحب جامع هم زبانش صاحب ناصری هم ذکر معنی اوّل و دوم و چارم کرده معنی سوم را گذاشت (نظامی ؎) راه رو را بسیج ره شرط است ؎ ناقه راندن ز بیگه شرط است ؎ (انوری ؎) نماز شام چو کردم بسیج راه سفر ؎ ز در درآمدم آن ماه روی سیمین بر ؎ (مسعود سعد ؎) بگشاد خون ز چشم من آن یار سیمبر ؎ چون بر بسیج رفتن بستم همین کمر ؎ بهار گوید که بمعنی قصد و آهنگ مزید علیه سیج است یا سیج مخفف این و فرماید که بالفظ آوردن و کردن مستعمل (شیخ شیراز ؎) بسیج سخن گفتن آنگاه کن ؎ که دانی که در کار گیرد سخن ؎ استادش (خان آرزو) این سالفت را گذاشت و از دری تحقیق محفوظ ماند صاحب فرهنگ فدائی که از علمای معاصر عجم است می فرماید که رخت بر بستن و فراهمی سامان است برای کوچ **مؤلّف** عرض کند که بیچارگان قاصر الماز عرض حقیقت حقیقت جویان بدانند که سیج و مزید علیه آن بسیج اسم جامد فارسی زبان است بمعنی (۱) ساز و سامان و (۲) قصد - مخفی مباد که ساختگی حاصل بالمصدر است و ساز و سامان اسم مصدر حیف است که محققین نازک خیال بر نزاکت معانی هر دو غور نکردند مصدر سیجیدن و بسیجیدن که می آید از همین اسم جامد وضع شد و معنی سوم بیان کردهٔ برهان بدون سند مهمل و در خود اعتبار نیست و اکثر سکندری می خورد درین و غور نمی فرماید که بسیج که امر حاضر است بدون ترکیب

با اسمی افادہ معنی فاعل چگونہ میکند۔ باشد کہ از واز سند انوری اینمعنی پیدا کردہ تسامح اوست۔ انوری بسیج را بابای معیت آوردہ است یعنی بمعنی (بقصد) و مدعی معنی سوم او را بمعنی قصد کنندہ گرفتہ حالانکہ عرض میشود۔ نسبت معنی چہارم ضرورت بیانش ندا شت کہ از مشتقات بسیجیدن است کہ می آید ہمین قدر است تحقیق این لغت و بیان مزید ماخذ بر بسیج می آید کہ با جیم فارسی است مخفی مباد کہ سند فردوسی باعتبار قافیہ متعلق بہ (بسیج با جیم فارسی) است و ....

(ب) **بسیج آوردن** | بمعنی (۱) ساز و سامان کردن مستعمل است و از کلام شیخ شیراز (۲) بمعنی قصد کردن و از کلام شفردہ (بسیج کردن (۱) بمعنی ساز و سامان کردن و (۲) قصد کردن ہم۔ دیگر ہیچ (اردو) (الف) (۱) ساز و سامان مذکر (۲) قصد۔ مذکر (ب) (۱) ساز و سامان کرنا (۲) قصد کرنا۔

(الف) **بسیجد** | (الف) بقول برہان و ہفت بر وزن شکیبد یعنی کارسازی کند و استعداد نماید و قصد و ارادہ کند (ب) بقول برہان بر وزن نویسندہ شخصی را گویند کہ استعداد

(ب) **بسیجندہ** | و سامان کاری کند و آمادہ و مہیا سازد و قصد و ارادہ کنندہ ہم و (ج) بقولہ بر وزن

(ج) **بسیجیدن** | شکیبیدن یعنی سامان کردن و ساز سفر نمودن و کارہا را آراستہ و مہیا و آمادہ

(د) **بسیجیدہ** | کردن و بمعنی قصد و ارادہ و آہنگ نمودن ہم صاحب سروری گوید کہ ساز کار کردن است (حکیم لبیبی ع) بباید بسیجیدن این کار را * جبیرہ شدن رزم بیکار را * صاحب بحر ہم زبان برہان است فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این بسیجد و (د) بقول برہان و ہفت بر وزن شکیبیدہ بمعنی سامان و کارسازی کردہ شدہ و ساختہ و آمادہ گردیدہ و قصد و ارادہ نمودہ **مؤلف** عرض کند کہ (ج) مصدریست مرکب از بسیج کہ گذشت و یای معروف و علامت مصدر (دن) و بقول مقننین ہند

مصدر جعلی و با صول ما که بر لغت (اسم مصدر) بیان کرده ایم مصدر اصلی است که اسم مصدرش مال فارسی زبان است و معنی حقیقی این (۱) ساز و سامان کردن و (۲) قصد و اراده نمودن که همین معنی اسمی در اسم مصدر هم گذشت پس (الف) مضارع و (ب) اسم فاعل و (د) اسم مفعول [illegible] صاحب برهان اگر از مشتقات (ج) خبر دار می بود ذکرش نمی کرد و [illegible] الف و ب و د اشاره مصدر می نمود [illegible] چه ضرورت داشت که با وجود بیان مصدر ذکر مشتقات هم کند و اگر ضرورت میدانست چرا ماضی و مستقبل و غیره را گذاشت ـ صراحت ماخذ این بر بسیچ می آید (اردو) (ج) (۱) ساز و سامان کرنا (۲) قصد و اراده کرنا (الف) اسی کا مضارع اور (ب) اسی کا اسم فاعل اور (د) اسم مفعول ہے۔

بسیچ بقول سروری بوزن بسیج بمعنی ساز کار ها (سعدی ۵) بسیچ سفر کردم اندر نفس ٭ بیابان گرفتم چو مرغ قفس ٭ و بمعنی امر از ساز گار (فردوسی ۵) بدو گفت روز و میندیش ایچ ٭ اگر هوشیاری تو رفتن بسیچ ٭ و فرماید که بمعنی فاعل نیز یعنی ساز کننده (نظامی ۵) ترازوی گردون گردش بسیچ ٭ نماند و نماند بسیچیده هیچ ٭ صاحب رشیدی بر ساختگی و آمادگی قانع ـ خان آرزو در سراج معنی بارشیدی متفق و بقول [illegible] موحده جزو کلمه ظاهر می شود و لیکن بمعنی آن هم [illegible] و تحقیق خود را بیش می کند که بای زائد است و عجب می کند از رشیدی که در باب با و سین هر دو جا آورد و می فرماید که شاید دو لغت بوده است و الا اشعاری بدان می کرد (انتهی) **مؤلف عرض کند** بسیج با جیم عربی در آخرش گذشت و ما همه را بجا خان آرزو را تلاش کردیم تامی دیدیم که تلاش [illegible] چه می فرماید حالا می پرسیم از و که اگر بیچاره [illegible] بسیج و بسیچ هر دو را بجای خودش نوشت چه [illegible] کرد محققین زبان هم ذکر هر دو کرده اند و [illegible] که اکثر تحقیقش را معتبر میدانی بسیچ را اصل میداند

اندرینصورت بسیج مخففش باشد و بعض محققین
بسیج را اصل دانند و بسیج را مزید علیہش و ما ہم با
اینہا اتفاق داریم اندرینصورت اگر رشیدی ذکر
ہردو در ردیف با و سین کرد چہ خطا کرد تو خود نمی
دانی کہ این مبدل بسیج است کہ بہ جیم عربی گذشت
چنانکہ چوچہ و چوجہ و آن مزید علیہ بسیج بہ جیم
عربی کہ بجایش می آید و اینہم ندانی کہ بسیج در اصل
بسیز بود بہ زای ہوز در آخر کہ بر سبیل تبدیل بسیج
شد چنانکہ سوز و سوج و خبر نداری ازین کہ
اصل بسیز ساز بود بمعنی سامان۔ الفش بدل شد
بہ تحتانی چنانکہ الگدش و یگدش و ارمغان و یرمغان
و فرق نمی کنی در اسم مصدر و حاصل بالمصدر ازینجاست
کہ در معنی این سکندری خوردۂ کہ ساختگی و آمادگی
نوشتۂ بدانکہ این اسم مصدر است بمعنی (۱)
مطلق ساز و سامان موافق ماخذ و بمجاز (۲) بمعنی
قصد و ارادہ ہم مستعمل و مصدر بسیجیدن کہ می آید
وضع شدہ ازہمین و امر حاضر آن ہم بہ وزن اسم
مصدر است بقاعدہ فارسی زبان و ہمین را صاحب
سروری معنی (۲) قرار دادہ است تسامح صاحب
سروری است کہ بمعنی فاعل نوشت و خبر ندارد
از قواعد زبان خود کہ اینمعنی بدون ترکیب امر حاضر
با اسمی حاصل نمی شود کہ اسم فاعل ترکیبی نام دارد و
سند نظامی (اگردش بسیج) ہمان اسم فاعل ترکیبی است
و از سند مذکور در مجرد بسیج معنی فاعلی اصلا نیست
این است حقیقت۔ و تحقیق محققین زباندان و
ہندیان (اردو) دیکھو بسیج)

بسیج آوردن استعمال بمعنی (۱) ساز و سامان
کردن و (۲) قصد و آہنگ نمودن۔ آصفی بذیل
بسیج سند این از کلام نظامی نقل کردہ (۵) سو
مخزن آوردم اول بسیج ۂ کہ سستی نکردم در انکار
ہیچ ۂ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین مصدر با جیم
عربی ہم گذشت (اردو) دیکھو بسیج کردن۔

(الف) **بسیچان** بقول سروری بجیم فارسی
بوزن خطیبان یعنی سازکاران (حکیم فردوسی (۵)

زشرم گنہ پاک بیجان شدند ٭ سبک بر بہانہ بسیچان
شدند ٭ **مؤلف** عرض کند کہ آغا این اسم جامد نیست
بلکہ اسم حال است از بسیچیدن کہ می آید و ذکر اسم حال
ضرورت نداشت کہ مشتقات مصادر را بیان کردن
تحصیل حاصل وانچہ قابل بیان است بوثیقہ ہمین
یک سند ....

(ب) **بسیچان شدن** است و این مصدریست
مرکب کہ فارسیان اسم حال مصدر بسیچیدن را با مصدر
شدن مرکب کردہ اند و بمعنی آمادہ شدن استعمال
کردہ اند - ہمین مقصد شان از مصدر بسیچیدن
حاصل می شد ولیکن محاورۂ زبان متقاضی آنست
کہ (ب) را ذکر کنیم (اردو) (الف) ساز و سامان
کرنے والا (ب) دیکھو بسیچیدن -

بسیچد بقول سروری بجیم فارسی بوزن شکیبد
یعنی ساز کاری کند (استاد دقیقی ع) کنون رزم
گردان بسیچد ہمی ٭ سر از رای و تدبیر پیچد ہمی ٭ **مؤلف**
عرض کند کہ چرا نمی فرمائی کہ مضارع بسیچیدن است
بہمہ معانی او (اردو) دیکھو بسیچیدن یہ اسکا مضارع ہے

بسیچ کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت و سندش می گوید کہ بمعنی (۱) سامان
سامان کردن و (۲) قصد کردن ہم سند این از
کلام شیخ شیراز بر (بسیچ کردن) بہ جیم عربی) گذشت
اگر بعض محققین در کلام سعدی این را بہ جیم فارسی
ملاحظہ کردہ باشند عیبی ندارد کہ ہر دو یکی است
چنانچہ بر (بسیچ) نوشتہ ایم ٭ (اردو) دیکھو بسیچ کردن

بسیچندہ بقول سروری - اسم فاعل است
مؤلف عرض کند کہ مقصود آغا جز این نباشد
کہ اسم فاعل مصدر بسیچیدن کہ می آید پس می پرسیم
از و کہ ضرورت بیان مشتقات چہ بود (اردو)
دیکھو بسیچیدن یہ اسکا اسم فاعل ہے جملہ معانی کے ساتھ

بسیچیدن بقول بحر ہمان بسیجیدن کہ بہ جیم
عربی گذشت (سالم التصریف) صاحب موارد ہم
ذکر این کردہ و بہ شش معانی آوردہ (۱) میل کردن
(نظامی ع) نظامی بخاموشکاری بسیچ ٭ بگفتار

تاگفتی در بسیج تو (۲) بمعنی سگالیدن یعنی
غور کردن (استاد لبیبی ے) بباید بسیچیدن
این کار را که جبیره شدن رزم و بیکار را تو (۳)
آراسته کردن و ساز و ترتیب دادن و (۴)
قصد کردن و اراده نمودن (سعدی ے) بسیج
سفر کردن اندر نفس تو بیابان گرفتم چو مرغ قفس تو
و (۵) سفر کردن (سعدی ے) ای طبل بلند
بانگ در باطن هیچ تو بی توشه چه تدبیر کنی وقت
بسیج تو و (۶) آماده شدن برای کاری (فردوسی
ے) نباید درنگ اندرین کار هیچ تو که جا آمد آسانی
اندر بسیج تو مؤلف عرض کند که مبدل بسیدن
است که بجیم عربی گذشت و حقیقت ماخذ برای
مصدر این (بسیج) مذکور و شامل است بر دو معنی
که ذکرش همانجا کرده ایم یعنی (الف) ساز و سامان
کردن و (ب) قصد و اراده نمودن که همین دو
معنی ساز و سامان و قصد و اراده از اسم مصدر
پیدا است - محققین فارسی زبان بعض اشعار

استادان را ذیل هر دو نقل کرده اند یعنی در اینجا
به جیم عربی و در اینجا بجیم فارسی - غلطی کتابت کا تبیین
دو ادین ایهارا در غلط انداخته بای حایل در
کلام نظامی معنی (ب) پیدا است - پس میل
کردن بای [illegible] در کلام استاد لبیبی معنی الف
پس معنی سگالیدن بیکار است و برای معنی سوم
سندی پیش نه شد اگر پیش می شد می گفتیم که در غلط
معنی الف است و در سند سعدی مصدر مرکب
(بسیج کردن) مستعمل پس سند این مصدر نیست
و معنی قصد و اراده کردن درست است که ذکرش
بر معنی (ب) کرده ایم که معنی (ب) بیان کرده است
و در کلام دوم سعدی لفظ بسیج بمعنی قصد است
و مراد از قصد سفر پس اینهم برای سند این مصدر
کافی نیست و ضرورت ندارد که اینمعنی ازین مصدر
پیدا کنیم و در کلام فردوسی هم استعمال لفظ بسیج
است بمعنی اراده و قصد پس این را برای معنی
مصدر سند نگیریم و لطف آنست که معنی ششم

بیان کردۂ صاحب موارد با معنی چہارمش اتحاد دارد پس ضرورت نبود که علحده تمامش کند این است حقیقت این مصدر و تحقیق محققین (اردو) دیکھو بسیلیدن۔

بسیچیده بقول سروری بجیم فارسی بوزن شکیبیده یعنی ساز کار کرده (شاعر) بسیچیده بودم که آہم دمان از پدنبال تو من بہندوستان **مؤلف** عرض کند که آغا چه می فرمائی بسیچیده اسم مفعول بسیچیدن است بمعنی ساز و سامان و قصد کرده شده و (بسیچیده بود) ماضی بعید ہمین مصدر و این سند آنست معلوم می شود که بسیچیده را اسم جامد دانستهٔ ورنه چرا اشارهٔ اسم مفعول نه کردی و چرا سند ماضی بعید را برای اسم مفعول آوردی این ست طرز تحقیق محققین با نام و نشان و اہل زبان که از مشتقات مصادر مثل اسم جامد بحث می فرمایند و بسند غیر متعلق استناد (اردو) بسیچیدن کا اسم مفعول اور شامل دونوں معنوں پر۔

بسیر آمدن از چیزی مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) بمعنی ملول شدن و (۲) بتنگ آمدن و (۳) بے نیاز شدن و آسوده شدن از چیزی **مؤلف** عرض کند که خلاف قیاس نیست ولیکن نظر بسکوت دیگر محققین و معاصرین عجم از معنی دوم و سوم طالب سند استعمال می باشیم و بمعنی دوم از زبان معاصرین عجم شنیدیم (اردو) (۱) ملول ہونا (۲) بتنگ ہونا۔ بیزار ہونا (۳) بے نیاز ہونا۔ سیر ہونا۔ کسی چیز سے۔

(الف) **بسیط** بقول اند بالفتح و کسر ثانی و طای حطی لغت عرب است بمعنی گسترده و زمین فراخ و مرد فراخ زبان و بحر سوم از عروض که وزن آن مستفعلن فاعلن است بہشت مرتبه و در اصطلاح حکما ہر شی که غیر مرکب است و بقول بعض ہر چیز که جزو آن مشابه کل باشد چنانکه آب و خاک و آتش و باد علحده علحده **مؤلف** عرض کند که فارسیان بترکیب فارسی استعمال این (۱) بمعنی مطلق فراخ و فراخی کرده آنچنانکه بسیط

باغ وبسیط خاک وبسیط زمین (انوری ؎)
آن بر بسیط باغ گذاران خوش خرام ٭ چون
برزمین آینہ گون ناقہ وجمل ٭ (ولہ ؎) آدم کہ
رحم و یوکنی بر بسیط خاک ٭ از ترکش گہر کش خود
یک شہاب خواہ ٭ (ولہ ؎) بر استقامت حال
تو بر بسیط زمین ٭ بر آسمان کف کفت الخضیب
کردہ دعا ٭ (۲) برای بحر عروض کہ تعریفش
بالا گذشت در فارسی زبان ہمین اسم عربی مستعمل است
از ینجاست کہ ما این را داخل موضوع خود دانیم
وعروضیان این بحر را نظر بہ وسعت او بدین اسم
موسوم کردہ اند و فارسیان ....

(ب) **بسیط شدن** بمعنی وسیع شدن
استعمال کردہ اند (انوری ؎) تو ئی کہ سایہ عدلت
چنان بسیط شدہ ٭ کہ رخنہ کردن آن مشکلست
بر خورشید ٭ (اردو) (الف) (۱) فراخ ۔
کشادہ ۔ فراخی ۔ کشادگی ۔ مؤنث (۲) بسیط
بقول آصفیہ عروض کی تیسری بحر جسکے وزن
مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن ۔ آٹھ بار کہتے ہیں
(ب) وسیع ہونا ۔

بسیط مسبّع اصطلاح ۔ بقول بحر زمین
باعتبار ہفت اقلیم و این کنایہ باشد وبس صاحب
غیاث ہم ذکر این کردہ ہمزبان بحر **مؤلف**
عرض کند کہ طرز بیان ہر دو محققین خوش نمی نماید
این کنایہ ایست از برای ہفت اقلیم دنیا وضرورت
ذکر زمین ندارد ۔ اگرچہ در این مرکب ہر دو لغت
عرب است ولیکن ترکیب ترکیب فارسی واقع
شدہ (اردو) ہفت اقلیم ۔ مؤنث ۔ دیکھو (این ہفت جزیرہ)

بسیلاب دادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول
بحر در آب فرو بردن بہار گوید کہ یعنی غرق کردن
(میرزا صائب ؎) گرد بری آرد از رنگین لباسان
چشم شور ٭ داد شبنم دفتر گل را بسیلاب نظر ٭
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است
و تعریف بہار بہتر از بحر (اردو) غرق کرنا
بہا دینا ۔

بسیل خوردن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی سر کلّہ زدن بہ سیل (ظہوری ے) سزد کہ پردهٔ دیدن بسیل گر چہ خورد چرا کہ نائرہ دیدہای سر تنگست (اردو) سیل سے ٹکرانا۔ ٹکر کھانا۔ لڑ جانا۔

بسیلہ بقول برہان بفتح اوّل بروزن وسیلہ نوعی از باقلای صحرائی کہ کوچک تر از باقلای خوردنی باشد اگر زنان بپزند و بخورند شیر ایشان زیادہ شود صاحبان ناصری وجامع ہم ذکر این کردہ اند صاحب محیط بر بسیلا گوید کہ لغت مصری است نوعی از جلبان بزرگ دانہ۔ سبز رنگ و نزد اہل مصر افضل از جلبان و گویند کہ آن ترمس است وگویند کہ خلّر برّی است و بر ترمس می فرماید کہ بفارسی باقلای مصری یا شامی یا رومی نامند و بیونانی امارس و بہ ہندی جھالر و بقول شیخ گرم در اوّل و خشک در دوم۔ جالی و محلّل بلا لذع۔ عسر الہضم۔ مولد خلط خام در عروق و منافع دارد۔ (الخ) و بر خلّر گوید کہ ہمان مٹر کابلی و جلبان **مؤلّف** عرض کند کہ ہمان بسلہ کہ بجایش گذشت و لفظاً لغت مصری است و عجبی نیست کہ آن مخفف این باشد بای حال صراحت کامل بر بسلہ مذکور شد (اردو) دیکھو بسلہ۔

بسیم بقول برہان بروزن نسیم بزبان زند و پازند خوش مزہ و خوش لذت را گویند صاحب جہانگیری ہم در ملحقات ذکر این کردہ وصاحب ناصری ہم این را آوردہ **مؤلّف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ فارسیان قدیم از لغت عرب بس کہ طعامی را نام است بزیادت میم تخصیص بدینمعنی مفرس کردہ باشند واللہ اعلم صاحبان انند و غیاث و ہفت ہم ذکر این کردہ اند (اردو) خوش مزہ۔ خوش ذائقہ۔

بسینہ زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار قائم کردن

بر سینہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است از قبیل گل بر دستار زدن (اردو) سینہ پر لگانا

بسی نیست | اصطلاح بقول انند بمعنی بسیار نیست یعنی راہ بسیار نیست **مؤلف** عرض کند کہ این معنی را خلاف محاورہ و خلاف قیاس دانیم (اردو) راہ بہت نہین ہے۔

بای موحدہ باشین معجمہ

بش | بالفتح بقول وارستہ و رشیدی و ناصری و جامع و سراج (۱) بند ہر چیز مطلقاً و بند ہای آہن و نقرہ و برنج کہ بر مفاصل صندوق و امثال آن نصب کنند خصوصاً (ظغرا در حقیقت پالکی ممدوح گوید فقرہ) بش سیمین ہلال اگر قابل میخ آن بودی مہر بہ برمہ شعاع طرفینش را سوراخ نمودی" (فردوسی ۵) مراگفت بگرفتمش زیر کش ٭ ہمی بر کمر ساختم پنجہ بش ٭ (فخری ع) نہ منع دیدہ و نہ رد نہ قفل دید و نہ بش ٭ **مؤلف** عرض کند کہ اصل این بای فارسی پش است و آن مخفف پشم بمعنی مطلق موی و کاکل مستعمل کہ بمعنی سوم می آید و بند مطلق و بند آہن وغیرہ ہم ۔ مجازش بالای صندوق یا پشت در برای استواری می زنند۔ مشابہ بکاکل است (اردو) بندھن بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ بند مطلقا (پتی۔ لوہے یا پیتل وغیرہ کی) اسم مؤنث۔ جو صندوق یا دروازوں کے جوڑ پہ استواری اور مضبوطی کیلئے لگاتے ہیں۔

(۲) بش۔ بفتح اول و سکون ثانی بقول رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج زراعتی کہ آب باران حاصل دہد و فرماید کہ آنرا بخس ہم گویند۔ صاحب ناصری می فرماید کہ بخس لغت عرب است بہمین معنی **مؤلف** عرض کند کہ بدینمعنی اسم جامد فارسی زبان دانیم کہ آنرا در اصطلاح دکن خریف نامند کہ مخفف (کاشت خریف) است و قیاس می خواہد کہ این مخفف کاشت بارش باشد

که به تخفیف لفظ کاکل کاشت و به تخفیف الف و رای مهمله از بارش اسم جامد قرار داده‌اند (اردو) وه زراعت جو صرف بارش کے پانی سے ہو (مؤنث) جسکو دکن میں خریف کہتے ہیں اور یہ (کاشت خریف) کا مخفف ہے

(۳) بش - بقول برہان و جامع بضم اول کاکل آدمی خان آرزو در سراج بحوالهٔ قوسی در برهانش ذکر این کرده گوید که تحقیق بدینمعنی بفتح بای فارسی پش است که فش مبدل آنست مؤلف عرض کند که ما صاحب جامع را که از اهل زبانست معتبرتر از خان آرزو دانیم و تصدیقش برای اینمعنی سند را ماناء و به تحقیق ما مبدل پش است چنانکه تپ و تب و پش که بجایش می آید مخفف پشم و استعمالش بمجاز برای کاکل است و بس و آنچه بچ به همین معنی بر معنی دوم ش گذشت مبدل این باشد اگرچه ذکر این ماخذ در آنجا نکرده ایم که شین معجمه با جیم فارسی بدل میشود چنانکه کاشی و کاچی (اردو) کاکل دیکھو بچ کے دوسرے معنے۔

(۴) بش - بقول برہان و جامع بضم اول موی گردن و یال اسپ و فرماید که باینمعنی بفتح بای فارسی هم آمده - خان آرزو در سراج با بای فارسی صحیح داند و گوید که مبدل آن فش است مؤلف عرض کند ما حقیقت ماخذ این بر معنی سوم بیان کرده ایم و این مجاز آن است (اردو) ایال بقول امیر - اردو (یال فارسی) گھوڑے کی گردن کے بڑے بڑے بال۔

(۵) بش - بقول برہان و جامع بالضم بمعنی ناقص و ناتمام مؤلف عرض کند که باعتبار صاحب جامع که از اهل زبانست اسم جامد فارسی قایم دانیم - حالا بر زبان معاصرین عجم متروک است - (اردو) ناقص - ناتمام -

(۶) بشی - بقول برہان بکسر اول امر بر دادن یعنی بدهش مؤلف عرض کند که وای برین طرز

تحقیق حاشاکہ امر مصدر ردادن باشد اگر سند استعمال اینمعنی پیش شود توانیم گفت کہ مخفف بدہش بہ حذف دال مہملہ و ہای ہوز باشد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان کست (اردو) اسکو دے

(۷) بش۔ بقول جامع بکسر اول بمعنی با و مثلاً ''بش بگو'' یعنی با و بگو **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و صاحب جامع از صاحبان زبانست معاصرین عجم اگرچہ استعمال این نمی کنند و بر زبان ندارند ولیکن موافق قیاس است کہ مرادف با و مخفف (بہ اش) باشد (اردو) اُسکو۔

بشاخ چادر افگندن اصطلاح بقول بہار بکسو کردن زنان رعنای خود نما چادر را تا عرض حسن ترکیب و تناسب اعضا و تقطیع خود دہند (میر صیدی ے) از شگوفہ ہر طرف گشتہ نہالی جلوہ گر ؛ چون پریزادان چادر ہا بشاخ انداختہ **مؤلف** عرض کند کہ مقصود بہار ہمین قدر می نماید کہ زنان رعنا چادر خود را بر شاخ درخت انداختہ بی برقعہ می شوند تا عرض حسن کنند ولیکن فارسیان این مصدر اصطلاحی را بدین معنی استعمال نکردہ اند مقصود شان از عرض عادت پریزادان است کہ چون بسیر باغ روند چادر ہا بر شاخ ہای درختان آویزند و داخل آن محلی بالطبع و بی نقاب می شوند و چادر از ہوا حرکت کند و جلوۂ حسن۔ زیر چادر از ہر سو ظاہر می شود۔ پس این مصدر کنایہ ایست از عرض حسن کردن دیگر ہیچ (اردو) عرض حسن کرنا۔ کسی آڑ سے اپنا حسن دکھانا۔ دکن میں (پردے کی آڑ سے جھانکا جھونکی کرنا) کہتے ہیں۔ ''پردے سے چشمک بازی''۔

بشار بقول سروری و جامع بوزن بہار (۱) بمعنی نیم کوفت و صاحب جہانگیری بمعنی زرکوب و سیم کوب گفتہ و صاحب رشیدی ہم زبانش۔ صاحب برہان گوید کہ ہر چیز طلاکوب و نقرہ کوب

د فرماید که بتّل معانی بکسر و فتح اوّل آمده و صاحب جامع هم تائید هر دو اعراب می کند۔ صاحب ناصری
بذکر همین معنی گوید که مبدّل فشار باشد چه سیم و زر را در آهن یا پولاد می افشرد و چیز زرکوب و سیم کوب بفتح
مفعولیت است نه فاعلیت یعنی زرکوب شده۔ آن نیز با فشردن مناسب است که بزور قوت سیم و
زر را در آهن فرو می کنند و فشردن بمعنی فروکردن است و باز گوید که گاهے زرکوب بمعنی فاعل یعنی کوبندهٔ
زر اطلاق می شود۔ خان آرزو در سراج می فرماید که انچه صاحبان رشیدی و جهانگیری و برهان بمعنی زرکوب
و سیمکوب نوشته اند که صاحب صنعت باشد در هیچ فرهنگ معتبره دیده نشد۔ پس صحیح همان است که قومی
گفته یعنی (سیم کوفت) **مؤلّف** عرض کند که فشار اسم مصدر فشاردن است که می آید و معنی این
اسم جامد ضغطه و از همین است (فشار قبر) صاحب برهان این را بجای خودش بمعنی فشردن آورده
(قوت بیان ندارد) که برای اسم جامد معنی مصدری نگارد فارسیان مبدّل همین فشار یعنی پشار را
برای نیم کوفت سیم و زر استعمال کردند که من وجه فشار آهن برای سیم و زر است که سیم و زر را در خلائے
آهن می نشانند بآئینے که خلا سخنی پر شود تا فرو نریزد صاحب ناصری قاعدهٔ فارسی زبان نداند ازینجاست
که ذکر مفعولیت و فاعلیت کرده۔ چرا نمی گوید که (زرکوب) اسم مفعول ترکیبی است و هر چه او نوشت
مقصودش همانست که ما صراحتش کرده ایم ولیکن او از پریشان بیانی خود راه به ترکستان می برد
و خان آرزو و اسم مفعول ترکیبی را فراموش کرد ازینجاست که بر صاحبان رشیدی و جهانگیری و برهان
اعتراض می کند و نمی داند که اگر این هر سه محقّقین زرکوب و سیمکوب بمعنی مفعولی نوشته اند چه خطا کردند
که مقصود محقّقین از زرکوفته و سیم کوفته (اسم مفعول) ترکیبی است اگر از همین دو لفظ معنی اسم فاعل
ترکیبی پیدا کنیم البته بمعنی صاحب صنعت باشد ولیکن هیچ ضرورت ندارد که درینجا بمعنی اسم فاعل

ترکیبی گیریم ونه محققین بالا گرفته اند وای بر وکه (سیم کوفت) را بقول توسی صحیح دانند پرسیم از وکه در (سیم کوب) و (سیم کوفت) چه فرق است کوفتن وکوبیدن هر دو آمده قاعدهٔ فارسی می گوید که (سیم کوب) اسم فاعل ومفعول ترکیبی است پس انچه محققین بالا (سیم کوب) را در معنی بشار اسم مفعول ترکیبی آورده اند اصلا غلط نیست **(اردو)** کوفت بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث لوہے پر سونا چاندی چڑھانے کا کام جیسا گجرات اور جالندھر میں ہوتا ہے۔

(۲) بشار بقول سروری وجامع بحوالہ النسخہ وفائی بمعنی لمس (فرخی ۵) ہنوز پیشتر ور وسیان بطوع نکرده رکاب اورانیکو بدست خویش بشاره صاحب رشیدی هم ذکرایں کرده صاحب برہان فرماید که لمس ولامسه وسودن دست یا عضوی بر عضو دیگر۔ وبقول ناصری دست سودان بچیزی وفرماید که مبدل فشار باشد که بمعنی زور آوردن وفشردن است وگوید که در شعر فرخی ہمین معنی درست می شود چه رسم بود که چاکران باستقبال موالی خود از سلاطین وامرای رفته اند ورکاب اورا می بوسیده اند وبا دست می سوده اند ومی افشرده اند ودر رکاب او می رفته اند وبجای رکاب یار خود را جلوه می داده اند خان آرزو در سراج گوید که این به سین مهمله گذشت بحواله شمس فخری فرماید که بیت فرخی نه برای معنی لمس است ونه برای معنی سیم کوفت وخیال خود ظاهر می کند که بمعنی لمس واضح تر است **مؤلف** عرض کند که شک نیست که در کلام فرخی (بشار کردن) بمعنی لمس کردن ودست برچیزی نهادن است ورسم است که خدام در سواری امرا دست بر رکابش دارند وهمچنین امرا در سواری شاهان ولیکن عجب است از ناصری که برای متعلق کردن این با لفظ فشار (چنانکه ادعای اوست) رسم افشردن رکاب بیان می کند ونمی داند که افشردن رکاب اصلا

محاورہ عجم نیست پس چرائی گوید کہ مجاز معنی حقیقی فشار است کہ صراحتش بر معنی اوّل گذشت کہ در
افشردن و فشردن چیزی وجود لمس موجود است پس اگر لفظ فشار و مبدّلش بشار را بر سبیل مجاز
بمعنی لمس گیریم و (بشار کردن رکاب) را بمعنی مس کردن رکاب و دست بر رکاب داشتن -
عیبی نیست کلام فرخی سند این استعمال و قول سروری و جامع کہ از اہل زبانند اعتبار را شاید
انچہ خان آرزو (بسار) را بہ سین مہملہ درست داند ما ہمدر انجا حقیقتش بیان کردہ ایم کہ ادعای او
غلط است و ہمانجا گفتہ ایم کہ اگر سند استعمالش پیش شود توانیم گفت کہ آن مبدّل ہمین بشار باشد
(اردو) چھونا - مس کرنا - کا حاصل بالمصدر - مس - مذکّر -

(۳) بشار - بقول جامع و (سروری) بمعنی گرفتار و پابند (مقصود سعد ؎) امروز بت پرستان
ہستند بگیان ٭ در بیشہا خزیدہ و در غار ہا بشار ٭ (امیر خسرو ؎) ہر ضعیفی کی جہد از پای بند آب و
گل ٭ پیل بیچارہ شود چون در وحل گردد بشار ٭ صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ (ولہ ؎)
بشر مباد کہ گردد بدست حرص اسیر ٭ مگس مباد کہ ماند میان شہد بشار ٭ صاحب رشیدی ہم
این را آوردہ و بقول ناصری عاجز و گرفتار و فرماید کہ تبدیل فشار باشد و گوید کہ استخلاص مگس کہ
در شہد فرو شد و پیل کہ در وحل فرو شد صعب خواہد بود خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی پابند و
درماندہ مرکّب از بش بمعنی بند و آر کہ کلمہ نسبت است پس بفتح اوّل باید **مؤلف** عرض کند کہ
اسم مفعول ترکیبی ہم تو آن گرفت بمعنی بند آوردہ شدہ و کنایہ از گرفتار مرکّب از بش و آر و آر امر
حاضر است از مصدر آوردن و مخفف آور و این بہتر است از ماخذ بیان کردہ ناصری کہ بالا مذکور
شد مخفی مباد کہ از سند امیر خسرو (بشار گردیدن) بمعنی گرفتار شدن و مقیّد گردیدن پیدا است

وہمچنین از کلام ثانیش (بشار ماندن) بمعنی مقید ماندن (اردو) گرفتار۔

(۴) بشار۔ بقول سروری بحوالۂ صاحب تحفہ وشمس فخری وبقول جہانگیری وناصری وجامع بمعنی نثار (شمس فخری ؎) بشیر باد صبا مژدۂ گل آورد ست ہا ہمی فشاند در پالیش ابر وشاخ بشارہا (تاج الدین بخاری ؎) صاحبا ہر نکتہ تو بہ زگنج وسیم وزرہا لعل ومروارید بر بغل گہر بارت بشارہا صاحب رشیدی بذکر این گوید کہ در شعر تاج الدین بخاری شاید کہ نثار را بہ تصحیف بشار خواندہ باشند وفرماید کہ در فرہنگہا بدین معنی بکسر با گفتہ ودر سروری بفتح با صاحب ناصری بذکر این معنی تائید خیال رشیدی نسبت کلام تاج الدین بخاری می کند وی فرماید کہ نثار با وجود درستی قافیہ ومعنی ومشابہت لفظ غریب است کہ نثار نگوید وبشار گوید کہ لغتے است غیر معروف وفرماید کہ حق اینست کہ بشار تصحیف وتبدیل فشار است چہ پشار را بای فارسی با فا زود تبدیل می باید وفشار بمعنی زور آوردن وفشردن۔ خان آرزو در سراج بذکر این نقل خیال رشیدی کردہ کہ نثار باشد **مؤلف** عرض کند کہ شان محققین نیست کہ از سہل انگاری اصلاحی در کلام قدما کنند ہرگاہ محققین اہل زبان این را بمعنی نثار آوردہ اند۔ وجہی نیست کہ ما قیاس خود قائم کنیم کہ در کلام تاج الدین نثار باشد وبشار نباشد۔ اگر نثار اسم جامد است پشار ہم مرادف اوست۔ تاج الدین اہل زبان۔ مجبور نیست کہ بشار را گذارد ونثار را نگارد آنانکہ در تحقیق لغات جگرکاوی نمی کنند ہمین قسم دفع الوقتی می کنند چنانکہ رشیدی وناصری وخان آرزو کردہ اند۔ ما می گوئیم کہ این اسم جامد فارسی زبان است ومرادف نثار وعجبے نیست کہ اصل این بہ بای فارسی (بپش آر) باشد واین مبدل آن چنانکہ تپ وتب وپیش بقول برہان

مخففش پیش است و آر مخفف آور که امر حاضر آوردن است پس پشار اسم مفعول ترکیبی است بمعنی پیش آورده شده و کنایه از نثار که چیزی که نثار کنند یعنی تصدق نمایند بعد ازانکه برسر و پای ممدوح دور دهند بپیش می اندازند همین است رسم و آئین نثار و تصدق نمی دانیم که اراده واضعین لغت چه بود این قیاسی است که دلش قبول می کند وَاللہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ بای حالِ فشار را ازین هیچ تعلقی نیست (اردو) نثار۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ نچھاور بکھیر وہ چیز جو بطور صدقہ کسی شخص کے سر پر سے بکھیری جائے۔

(۵) بشار۔ بقول سروری وامانده و بقول جامع و برہان مانده و کوفته **مؤلف** عرض کند که مجاز معنی سوم است که گرفتار ہم مانده و کوفته باشد۔ اینمعنی را صاحب جامع جدا کرده است از معنی سوم (اردو) مانده۔ عاجز۔

بشارت بقول بهار بالکسر و بالضم مژده و بالفتح شاد شدن و فرماید که با لفظ دادن و زدن و نمودن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است و بقول منتخب بالکسر مژده دادن و مژدگانی بهر دو معنی و فرماید که بضم نیز آمده پس فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر بترکیب فارسی استعمال این کرده اند که در ملحقات می آید (اردو) بشارت۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ نوید۔ خوشخبری۔ مژده۔

بشارت آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی مژده آوردن است رہائی آملی ؎
مبشر از پی آن کین بشارت آرد زود دو منزل یکی کند در راه ؎ (اردو) خوشخبری لانا۔

بشارت بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی بردن نوید باشد (حافظ شیراز ؎)

بشارت برکوی میفروشان ؎ که حافظ توبه از زهد
ریا کرد ؎ (اردو) خوشخبری لیجانا۔

بشارت بودن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که بمعنی حقیقی رسیدن نوید است (سالک یزدی ؎)
از ما به اسیران قفس باد بشارت ؎ کز بیضه بیک
منزلی دام رسیدیم ؎ (اردو) خوشخبری ہونا۔
خوشخبری پہنچنا۔

بشارت دادن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که بمعنی حقیقی بشارت رساندن است (حافظ شیرازی
؎) خوبان پارسی گو بخشندگان عمرند ؎ ساقی بده
بشارت پیران پارسا را ؎ (اردو) خوشخبری پہنچانا۔

بشارت رساندن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که بمعنی حقیقی است مرادف بشارت دادن (عالی شیرازی
نثر) آن بلند مرتبه این مرتبه فرسود حالا از وجود بیدا
شو و بشارت برسان ؎ (اردو) دیکھو بشارت دادن۔

بشارت زدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که بمعنی بشارت رساندن است (انوری ؎)
روز بشارت بزن ان گذشت یکی ؎ با غلام خود آن
اسیر امروز ؎ (اردو) دیکھو بشارت رساندن۔

بشارت شنیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
بمعنی حقیقی شنیدن مژده و نوید (ناظم ہراتی ؎)
بشنید این بشارت رفت از هوش ؎ ولی در دل که
شورش بود در جوش ؎ (اردو) خوشخبری سننا۔

بشارت طلبیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که بمعنی حقیقی خواستن بشارت است (بدر چاچی ؎)
گر بشارت طلبد نور حقش پیش آید ؎ ده ولایت طلبیم
ملک سکندر گیرد ؎ (اردو) خوشخبری چاہنا۔

(الف) **بشارت کشادن** مصدر اصطلاحی۔

بقول بہار بفتح کاف تازی بشارت و مژدہ رسانان (نظامی ؎) خبر گرم شد در خراسان و روم * کہ شاہنشہ آمد زبیگانہ بوم * بہر شہری از شادی فتح شاہ * بشارت کشان برگشادند راہ * صاحب آصفی باستناد ہمین شعر..... (ب) بشارت کشیدن را قائم کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف بشارت بردن است و بس (اردو) الف خوشخبری پہنچانے والے (ب) دیکھو بشارت بردن۔

بشارت گر اصطلاح بمعنی آرندہ نوید و پیغام مژدہ (انوری ؎) نامۂ فتح تو سیارۂ آفاق سپرد * کہ بشارت گر فتح تو نشاید بشری * (اردو) خوشخبری لانے والا۔ دینے والا۔

بشارت نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بشارت رساندن است (عمید رازی ؎) یعقوب را نشاط ز یوسف فزودہ اند * داؤد را بشارتی از جم نمودہ اند * (اردو) دیکھو بشارت رساندن۔

بشارود بقول صاحب شمس در فارسی زبان بالضم و واو مفتوح و رائے ساکن زمین پشتہ پشتہ **مؤلف** عرض کند کہ سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند محققین فارسی زبان ترک کردہ اند مجرد قول محقق بی تحقیق اعتبار را نشاید. خیال می کنیم کہ لغت (بشاورد) را کہ بہمین معنی می آید بہ تصحیف قائم کردہ است اگر سند استعمال پیش می شد بدل بعض می توانستیم گفت (اردو) وہ ناہموار زمین جس میں ٹیلے ہوں۔ مونث۔

بشاسب بقول سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع بضم باو سکون سین بمعنی خواب باشد (اسدی ؎) چو لختی بر آمد بشد در بشاسب * بکوشید اسب آمدش دخت گشتاسب * ز صحاح سروری فرماید کہ گوشتاسب ہم بمعنی خواب و گشتاسب ہمان گشتاسب صاحب برہان گوید کہ مخفف

(بوشاسپ) که ترجمۀ آن بعربی نوم است - صاحب شمس این را به بای فارسی نوشته **مؤلف** عرض کند که این مرکب است از بوش واسپ بوش بقول برهان بمعنی قدرت می آید که اسم جامد فارسی زبان است واسپ بمعنی خودش و معنی لفظی این مرکب - قدرت اسپ و کنایه از نوم گویند که در جانوران چارپایه اسپ قدرت دارد بر خواب یعنی اگر اتفاق و موقع یابد اصلا با و خواب نیاید و ماه ها بدون خواب چاق و مصروف خدمت می باشد و چون موقع دست دهد هر وقت که خواهد بخسپد ازینجاست که فارسیان قدیم نوم را قدرت اسپ نام نهادند و درین اصطلاح بای فارسی بدل شده است **موجد** چنانکه اسپ واسب هر دو آمده و حالا استعمال این لغت متروک معاصرین عجم . بر زبان ندارند **اردو** نیند - دیکھو ارون -

بشام و بال اصطلاح - صاحب رہنما بحوالۀ سفرنامۀ ناصر الدین شاه قاچار گوید که بمعنی طعام شام با رقص چنانکه "بشام و بال موعودیم" **مؤلف** عرض کند که شام بمعنی طعام شام محاوره فرس است و بال لغت انگلیسی است یعنی رقص - کسا دبازاری فارسی زبان است که معاصرین عجم لغت خود را با الفاظ السنۀ غیر مخلوط کرده برباد می کنند - مخفی مباد که (پاکوبی) از برای رقص محاورۀ زبان فارسی است اگر این مرکب بر خاطر عاطر گران گذرد لفظ مختصر رقص از ان شما است اگرچه عربی است اگر (شام و پاکوبی) پسند خاطر نبود در (بشام و رقص) خوب بود پس آنانکه عوض این بر (شام و بال) تفاخر کنند وای بر ایشان که درد بتاهی زبان خود ندارند و واضح باد که ما ذکر این در ینجا باتباع صاحب رہنما کرده ایم ورنه (شام و بال) درخور آن بود که در ردیف شین نقطه دار جایش دهیم - موحده درینجا بمعنی برائے باشد **اردو** ڈنر اور بال کے لئے یعنی رات کے کھانے اور ناچ کے لئے -

(الف) **بشام وعده خواستن**
(ب) **بشام وعده خواسته ام**

صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاه قاچار ذکر ب کرده گوید که معاصرین عجم بمعنی (دعوت شام داده ام) استعمال کنند **مؤلف** عرض کند که خلاف قیاس نیست محاورهٔ لطیف است ازینکه درین روزها داعیان از مدعوان جواب قبول دعوت یا انکار تحریراً می گیرند این مقوله برای همین لطفی خاص دارد حق آنست که این مقوله نباشد بلکه باید که (بشام وعده خواستن) بمعنی دعوت شام دادن استعمال تو انیم کرد ازینجاست که ما بر (الف) قائمش کرده ایم **اردو** (الف) رات کے کھانے کی دعوت دینا شام کی دعوت دینا (ب) میں نے شام کی دعوت دی ہے

(الف) **بشاور**
(ب) **بشاورد**

الف - بقول جامع بضم اول بروزن سشناور زمین پشته پشته صاحبان برہان و موید و رشیدی ذکر (ب) را بضم اول و فتح واو و سکون را و دال بی نقطه بهمین معنی کرده اند صاحب ناصری گوید که همان بستاوند که گذشت یکی ازین دو مصحف است خان آرزو در سراج بذکر بستاوند کنایۃً با ناصری متفق **مؤلف** عرض کند که (الف) را مخفف (ب) دانیم و (ب) مبدل و مخفف (پشته آورد) که اصل این است بای فارسی بدل شد بموحده چنانکه تپ و تب و فوقانی و های هوز حذف شد بر سبیل تخفیف در محاوره معنی لفظی این زمینی که پشته آورده است یعنی پشته پشته مخفی مباد که آورد مخفف آورده متحقق و عجبی نیست که فارسیان این را مرکب کرده باشند بالغت تش بمعنی دوش یعنی زراعتی که آب باران حاصل دهد و آورد مخفف آورده بمعنی حقیقیش و معنی لفظی این چیزی که (زراعت خریف حاصل می کند) کنایه باشد از زمین ناهموار و مشاهده کرده ایم که زمین خریف اکثر ناهموار می باشد و مثل زمین تری سطح نمی باشد و آب دران قرار نمی گیرد هر قدر رطوبت از بارش گیرد بحق فصل خریف کفایت می کند والله اعلم که خیال واضعین لغت چه بود انچه

اصری و آمین گویش اشاره به بشتا دند کند و یکی را از این هر دو تصحیف داند جز این نیست که زحمت تحقیق بر نداشت ما بر هر دو لغت ماخذ را بیان کرده ایم هر دو لغت فارسی و مرادف یکدیگر است و بس (اردو) دیکھو بشتا دند۔

بشاسب بقول صاحب سراج بضم اوّل و فتح دوم بالف کشیده و سکون سین مهمله و بای ابجد مخفف بوشاسب بمعنی خواب که بعربی نوم خوانند **مؤلف** گوید که از حلیهٔ بیان کرده اش پیداست که موحدهٔ سوم از مقصودش خارج و کاتب تحقیق **مؤلف** را در معرض ملامت آورد در نجم ملازمت مطبع نولکشور است که برادرانش آنرا نامور کرده اند بطبع غلط این همان بشاسب است که بجایش گذشت و صراحت ماخذش هم در اینجا مذکور (اردو) دیکھو بشاسب۔

بشبش بقول برهان بضم هر دو با و سکون هر دو شین (۱) برگ حنظل را گویند که خربزه روباه است و در عربی علقم خوانند و فرماید که بفتح اوّل و ثالث هم آمده صاحب جامع گوید که (۲) حنظل است که خربزه تلخ نام دارد و بقول محیط بعربی برگ حنظل و برحنظل گوید که اسم عربی است و علقم و کسب نیز و بیونانی قولو داغرلیوس و قاقا و بسریانی قطس و بشیرازی گوشت و بکرمانی خرزهره و بفارسی کبست و کبستو بفارسی عامه تلخ هندوانه و خربزه تلخ و خربزه روباه و بهندی اندرائن کاچل و بهاکال و در انگلیسی کالوسنته ثمر نباتی است و تخم و طعم این ثمر و آنچه اندر آنست و برگ نبات و شاخهای آن تلخ در نهایت تلخی۔ نر و ماده می باشد۔ گرم در سوم و بقولی در چهارم خشک در دوم۔ محلل۔ مقطع جذاب اخلاط از اعماق بدن و مسهل سودا و بلغم غلیظ خصوصاً از مفاصل و عصب (الخ) **مؤلف** عرض کند که اشاره ابن بر برتند و انجیر بغدادی گذشت و ما در انجا صراحت

کامل نکردیم بوجه اختلاف اطبا از ینجاست که درینجا تلافی مافات کرده ایم نسبت ماخذ این جز ہنوز تحقق نشد که بمعنی اول لغت عرب است یکی از معاصرین عجم گفت که چیزے را که فارسیان ازان نفرت کنند بشیش بالکسر گویند عجبی نیست که نظر بر تنفر عوام الناس از تلخی ہر یک جز و این درخت موسوم شد بدین نام و تصرف در اعراب تصرف زبان باشد معاصرین عجم این اسم را بر زبان ندارند شاید در اسم ہم تلخی باشد آنچه صاحب برہان برگ حنظل را بدین اسم مخصوص کرد لغت فارسی نیست قول جامع معتبر تر از وست (اردو) (۱) اندراین کا پتا۔ مذکر (۲) اندراین۔ دیکھو انجیر بغدادی۔

(الف) **بشبق** بقول سروری (۱) نام قریه از قرای مرو (۲) کاہی است که آنرا بشبه نیز گویند صاحبان برہان و ہفت و انند بر معنی اول قانع صاحب برہان نذکر................

(ب) **بشبه** گوید که بر وزن چشمه (۱) ہمان بشبق بمعنی اولش که (الف) معرب (ب) باشد و ہمین معرب اشتہار دارد صاحب رشیدی نسبت (ب) نذکر معنی اول گوید که (۲) پوست دباغت نکرده و (۳) دانه ایست که دوای چشم است و آنرا چشمک و چاکسو نیز گویند و نسبت الف بذیل (ب) گوید که الف معرب (ب) باشد و فرماید که در قاموس نیز بشبه آورده و ظاہرا سہو کرده چه ہر جا عربی می آرد نه فارسی و فرماید که صاحب نصاب بشبق آورده نه بشبه۔ صاحب ناصری بر معنی اول فرماید که معرب این بشلب است خان آرزو در سراج نذکر معنی اول نسبت معنی دوم بنقل قول رشیدی می گوید که به میم عوض موحده بشمه و بحوالهٔ قاموس فرماید که (۴) نام شہرے از یزد۔ صاحب محیط ذکر الف بمعنی دوم و (ب) بمعنی سوم نکرد او بر بشمه گوید که اسم حبة السودا و بر حبة السودا می فرماید که شونیز و چشنام را نیز نامند و بر چشنام می طراند که بفارسی چشمیز و چشمیزک و بیونانی قاقلس و بعربی حبة السودا

کہ درکحل ہا افتد واہل حجاز بشمہ وبہندی چاکسو نام است وآن دانہ ایست بقدر بہدانہ مثلث شکل وسیاہ رنگ گرم وخشک در دوم وگویند درسوم وآن جالی ومحلل وباندک حدت و نہایت قبض ومقوی باصرہ ونافع دمعہ ومدبرآن ومنافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ بشمہ بجایش می آید در معنی اول (الف) شبہی نیست کہ محققین را بدان اتفاق است دو وجہ تسمیہ این غیر متحقق ومعنی دوم (الف) بقول سروری ہمان معنی سوم (ب) باشد مگر صاحب سروری بر (الف) کاہ گوید وصاحب رشیدی بر نشان سوم (ب) دانہ می فرماید وبدینوجہ کہ محقق مفردات طب اعنی صاحب محیط ہر دو را ترک کرد چارۂ نیست جز این کہ بشمہ را لغت اصل دانیم کہ می آید واگر سند استعمال بشبہ بمعنی بشمہ بدست آید توانیم گفت کہ بشبہ مبدل بشمہ باشد چنانکہ ذکر این قسم تبدیل بر (بدموم) کردہ ایم۔ حالا عرض می شود نسبت معنی دوم ب کہ غیر از رشیدی دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد وبدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم کہ معاصرین عجم ہم برزبان ندارند (اردو) الف (۱) قریہ ہای مرو سے ایک قریہ کا نام بشبق ہے۔ مذکر۔ (۲) ایک گھانس کا نام بھی فارسی مین بشبق ہے جسکو بشبہ کہتے ہیں۔ افسوس ہے کہ اسکی کامل حقیقت اور تعریف معلوم نہ ہوسکی۔ (ب) (۱) دیکھو الف کے پہلے معنے (۲) دباغت نہیں کی ہوئی کھال۔ مؤنث۔ (۳) چاکسو بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کے کالے بیج جو پیکر آنکھوں میں لگائے جاتے ہیں۔ چونکہ چکشمش اور چکشو سنسکرت میں آنکھ کو کہتے ہیں۔ اس سبب سے یہ نام رکھا گیا (۴) یزد کے ایک شہر کا نام بشبہ ہے۔ مذکر۔

بشبیون | بقول سروری بحوالۂ شرفنامہ بشین معجمہ وبای دوم نیز تازی دیاے حُطّی

بوزن فرفیون بمعنی فربہ و فرماید کہ در مؤید الفضلا بشیون آمدہ بروزن افیون (کذا فی الادات) صاحب جہانگیری این را با بشیون نوشتہ مرادف یکدیگر داند و گوید کہ ہر دو لغت بمعنی فربہ صاحب رشیدی ہم ذکر ہر دو کردہ صاحب برہان گوید کہ بروزن اندرون بمعنی فربہ نقیض لاغر و فرماید کہ بکسر ثالث ہم آمدہ صاحب ناصری و خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ترکیب این لفظ متحقق نمی شود جز این نیست کہ اسم جامد فارسی قدیم دانیم کہ حالا بر زبان معاصرین عجم متروک است (اردو) فربہ ۔ دیکھو انب (الف)

بشپول بقول جہانگیری با اوّل مکسور و بثانی زدہ و بای عجمی و واو مجہول (۱) پریشان و پراگندہ کن (شرف شفردہ ؎) آن گیسوی مشکبار خویش بشپول ؛ وان چرغ گہر فشان چو دریا کن ؛ صاحب برہان ہم زبانش ۔ صاحب ناصری گوید کہ (۲) بمعنی پریشان و پراگندہ و امر بہ پراگندہ کردن نیز صاحب جامع بذکر معنی دوم گوید کہ (۳) اسم فاعل و امر ہم باینمعنی ۔ خان آرزو در سراج بذکر قول جہانگیری و نقل سندش می فرماید کہ دیگر افعال ازین باب دیدہ نشد و فرماید کہ ظاہرا مصرع اوّل چنین است (ع) آن گیسو مشکبار خود را بشول ؛ و گوید کہ شول مشتق از شولیدن کہ مبدّل ژولیدن است باشد درینصورت جمیع باب آن جدا می شود و گوید کہ ظاہرا صاحب رشیدی برای اشتباہ و عدم ثبوت این لفظ را نیاوردہ (انتہٰی) **مؤلف** عرض کند اگر ترک رشیدی را ہمین وجہ است کہ خان آرزو خیال کردہ فعلش مرجح بر خان آرزوست کہ سکوتش بہتر از بیانی است کہ حق تحقیق ادا نشود دیرا در نمیدانی کہ ....

(ب) **بشپولیدن** بقول بحر مصدر یست کامل التّصریف کہ بشپولد مضارع اوست و بمعنی پریشان و پراگندہ کردن مستعمل پس (الف) بمعنی دوش اسم ہمین مصدر است و معنی اوّلش امر حاضر و آنانکہ بر معنی سومش فاعل را ذکر کردہ اند قواعد زبان فرس را فراموش کردہ اند و نمیدانند کہ امر حاضر بدون ترکیب

باسمی افادہ معنی فاعل میکند وای برخان آرزو کہ در کلام شرف شفردہ اصلاح میکند برای اینکہ مصدر (ب) را ندیایہ است و خیال میکند کہ اگر ہند نژادی از مصدر رزمس واقف نباشد و استعمالش در کلام اہل زبان بہ بیند اعتراف وجود آن مصدر را کلام اہل زبان نیست نمیدانیم کہ این چہ شعار است کہ در سند استاد صاحب زبان تحریف کردہ می خواہد کہ برای کمی معلومات خود سند پیدا کند (ارد و) (الف) پریشان اور پراگندہ کر (۲) پریشان اور پراگندہ (۳) پریشان اور پراگندہ کرنے والا (ب) پریشان اور پراگندہ کرنا۔

بشپیون بقول جامع ہمان بشیون کہ بہ ہر دو موحدہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ نظر بہ اعتبار محقق اہل زبان این را مبدل آن دانیم ہمچون اسپ و اسب دیگر محققین ازین ساکت (ارد و) دیکھو بشبیون

بشت بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است (۱) بمعنی قسمت نمودن آب در نہر و آبریزہا و بالضم (۲) نام دہی است نزد نیشاپور **مؤلف** عرض کند کہ بجز دو بیان محققین بالا برای معنی اوّل بدون سند استعمال اعتبار را نشاید اگر سند پیش شود توانیم عرض کرد کہ مبدل بست باشد کہ سین مہلہ عوض شین معجمہ بر معنی ہشتمش گذشت۔ چنانکہ کستی و کشتی و ماخذش ہم را سنجا مذکور (ارد و) (۱) دیکھو بست کے آٹھویں معنے (۲) بشت نیشاپور کے قریب ایک موضع کا نام ہے۔ مذکر۔

(الف) **بشتالم** صاحب سروری بر الف گوید کہ بشین معجمہ و تای قرشت و لام بوزن بشمارم (ب) **بشتام** طفیلی را گویند صاحب جہانگیری ذکر ہر دو بمعنی مذکور کردہ و صاحبان برہان و رشیدی ہم ہر دو را آوردہ اند۔ صاحب ناصری نسبت ہر دو صراحت مزید کند کہ مرد ناخواندہ بعروسی ہا و مہمانیہا میرفتہ صاحب جامع وجہ تسمیہ طفیلی را بضمن این ہر دو لغت ذکر می کند کہ شخصی طفیل نام در کوفہ ہمیشہ ناخواندہ بمہمانی میرفت لہذا این صفت باو منسوب شد خان آرزو در

سراج بر مجرّد الف قانع و (ب) را ترک کرده و در وجه تسمیهٔ طفیلی همزبان جامع **مؤلّف** عرض کند که هردو محقّقین هند و عجم خیال نکردند که محلّ بیان وجه تسمیهٔ طفیلی در ردیف طای حطّی بجایش بود و الف و ب را لفظاً ازان هیچ تعلّق نبود حالا باتّباع شان حقیقتش را عرض می کنیم که فارسیان طفیلی کسی را گویند که بی دعوت در مهمانی با یکی از مدعوان شریک شود حکایتی مشهور است که مردی از بلاد خراسان طفیلی را گرفتند و پرسیدند که تو کیستی که بی دعوت آمدی او اشاره کرد بسوی مهمانی و گفت که بطفیل ایشان برین سفره رسیدم والله اعلم بالصّواب - بالجمله موحّده در هردو بظاهر اصلی است که بدون آن ستا لم و ستام نیامده و ب اصل می نماید والف مخفّف آن و بظاهر اسم جامد فارسی قدیم معلوم می شود و لیکن قیاس می خواهد که مرکّب باشد از لفظ بشتا که در فارسی بقول برهان بمعنی ناشتا و ناهار می آید و کم هم لغت فارسی است که بقولش بمعنی بخشائش است پس معنی لفظی این بخشائش ناهار و بمجاز مهمان ناخوانده که بطفیل مهمان بر سفرهٔ بخشائش دارد مخفی مباد که حقیقت این بر لفظ ایرمان گذشت (اردو) طفیلی - دیکھو ایرمان -

بشتر بقول سروری بحوالهٔ تحفه بشین معجمه و تای قرشت بوزن جعفر (۱) نام حضرت میکائیل است (شاعر ؎) گرچه بشتر را عطا باران بود مر ترا در و گهر باشد عطا و فرماید که ابوحفص سغدی (۲) بمعنی ابر آورده و همین یک بیت را باستشهاد گرفته صاحب جهانگیری ذکر معنی اوّل گوید که رساندن روزی خلق حوالهٔ میکائیل است (شمس فخری ؎) میرساند بخلق دست تو رزق بی تقاضا و منّت بشتر و فرماید که (۳) نام فرشته ایست که باران و نباتات حواله بدوست و (۴) با اوّل مضموم بجوششی باشد که بواسطهٔ حرارت و فساد خون بر اندام مردم

برآید که بتازی بشترامی خوانند صاحب رشیدی
بمعنی اوّل وسوم وچهارم قانع صاحب ناصری
معنی اوّل وسوم را یکے داند و فرماید که همان میکائیل
که باران وروزی بدو متعلّق است و ذکر معنی چهارم هم
کرده واز معنی دوم ساکت ونسبت معنی چهارم
می فرماید که آنرا بشترم هم خوانند صاحب برهان
بذکر معنی اوّل گوید که بدینمعنی عوض حرف اوّل تای
قرشت هم آمده وذکر معنی سوم وچهارم هم کرده
صاحب جامع هر چهار معنی بالا را درست داند خان
آرزو و در سراج ذکر معنی اوّل ودوم کرده می
فرماید که صحیح اوّل است وبذکر معنی چهارم گوید
که این مخفف بشترم باشد (که می آید) **مؤلّف**
عرض کند که ما هم معنی اوّل وسوم را واحد دانیم که
تعریف میکائیل علیه السلام متقاضی همین قیاس است
ومعنی دوم را باعتبار بیان سروری وجامع صحیح
می پنداریم وکلام شاعر سند آنست وجا دارد که آنرا
متعلّق به معنی اوّل کنیم- مخفی مباد که این لفظ
بظاهر اسم جامد فارسی می نماید ولیکن از کلمهٔ تر که
داخل این است معلوم می شود که بالفظ بش مرکّب
است وبش بمعنی زراعت بارش آمده چنانکه اشارهٔ
این بمعنی دوش کرده ایم پس میکائیل را فارسیان
بدین مرکّب موسوم کرده اند وبرای معنی دوم کلمهٔ ترشش
را مخفف بارش دانیم پس چیزے که بوجه بارش
تر است ابر را گفتند وجا دارد که برائے اینمعنی بش
را مبدّل بس گیریم چنانکه کستی وکشتی وبرای معنی
چهارم دریجا همین قدر کافی است که مخفف بشترم
است وصراحت ماخذش همدرانجا کنیم- آنچه خان آرزو
معنی اوّل را صحیح داند مقصودش جزین نباشد که معنی
دوم غلط است می پرسیم ازو که بچه حجّت می گوئی اگر
از الفا معلوم کرده چنان که در بعض لغات اشارهٔ
آن کرده تسلیمش نمی کنیم ازینکه الفا برای محققین
لغات نباشد وقول سروری وجامع که از اهل زبانند
برائے فارسی زبان معتبر تر ازنست وانچه بقول بعض
به فوقانی عوض موحّده می آید صراحت ماخذش

همدرا نجا کنیم (اردو) (۱) میکائیل بقول آصفیه - عربی - اسم مذکر - چار بڑے فرشتوں میں سے ایک فرشته کا نام جو خلق کے رزق رسانی پر مامور ہے (۲) دیکھو بر (۳) وہ فرشته جسکی تحویل میں نباتات اور بارش ہے (۴) دیکھیے شنبه

بشترغ بقول سروری بفتح با و سکون شین معجمه و ضمّ تای قرشت اسپرک باشد صاحبان برهان و جامع و سراج ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت این بر بسترغ بیان کرده ایم که به سین مهمله عوض شین معجمه گذشت و باعتبار سروری و جامع این را مفرس دانیم به تبدیل عین مهمله با شین معجمه و همین یک سند این تبدیل است که از نظر ما اوّل گذشت فارسیان از السنه غیر لفظی را گرفته با این تبدیل مفرّس کرده اند که صراحتش بر بسترغ مذکور (اردو) دیکھو بسترغ -

بشترم بقول سروری بحواله نسخه میرزا بشین معجمه و تای قرشت و رای مهمله بوزن اشتلم دمید گی اندام باشد یعنی جوشش اعضا و فرماید که در سامی بضم با و فتح تا و رای مهمله آورده و گفته که بعربی شری گویند صاحب رشیدی گوید که قوباست که بهن شود و بسیار خارش کند و سرو دلم نیز خوانند صاحب برهان هم ذکر این کرده گوید که بروزن اشتلم و محتشم هم آمده صاحب جامع هم این را آورده **مؤلف** عرض کند که مبدّل بسترم است که به سین مهمله عوض شین معجمه بجایش گذشت و صراحت ماخذش همانجا کرده و بشتر که بمعنی چهارمش گذشت مخفف این است (اردو) داد - دیکھو ادرفن -

بشتره بقول سروری بحواله نسخه میرزا بفتح با و رای مهمله و سکون شین معجمه و کسر تای قرشت (۱) چنگالی باشد که می خورند و فرماید که بجای تا و رای مهمله نون و زای معجمه نیز بنظر رسیده یعنی (بشنزه) و بقول اسحاق اطعمه گوید که (۲) ارده کنجد و خرماست که در یکدیگر بمالند (وله ۵) گر نیز بلا بارد در کوچه ما ما هیچه پزا از نان سپری سازم و زبشتره آماجی ها و گوید که بضمّ با نیز آمده و (بشنیزه) با ضافه یا نیز بنظر

رسیده صاحب رشیدی ذکر این بحوالهٔ سروری بر بشنزه کند و گوید که چنگالی که از نان تنک حلوا در روغن سازند و بقول بعض ذکر معنی دوم هم کرده صاحب انند نسبت معنی اوّل گوید که حلوائی است از آرد کنجد و خرما یا از نان باریک کرده مثل چنگال پیچا می مالند و صاحب مؤیّد هم باشش صاحب برهان این را به نون عوض فوقانی و زای فارسی عوض رای مهمله بجایش آورده **مؤلّف** عرض کند که هماں اسم جامد فارسی زبان می نماید که به زای فارسی و نون است و آنچه به زای هوز می آید مبدلش چنانکه تزند و زند و این مبدل بشنزه که نون به تای فوقانی و زای معجمه به مهمله بدل می شود چنانکه بخنو و بختو و بزغ و برغ (اردو) دیکھو بشنزه۔

بشتری بقول برهان بضمّ اوّل بر وزن مشتری شخصی را گویند که علّت شرا داشته باشد و آن نوعی از ورم و آماس و دمیدگی و خوشتی باشد که در بدن آدمی بهم رسد صاحب جامع هم ذکر این کرده **مؤلّف** عرض کند که یای نسبت بر بشتر زیاده کرده اند و بس و تعریف بشتر بر معنی چهارمش گذشت که مخفف بشترم است دیگر هیچ (اردو) وہ شخص جو مرض قوبا میں مبتلا ہو یعنی جس کے بدن پر داد ہوے ہوں۔

باشتک بقول سروری بفتح با و تای قرشت و سکون شین معجمه بمعنی خمره و فرماید که بضمّ با نیز آمده (کذا فی المؤیّد والادات) و بقول صاحب جهانگیری مرتبان و بقول برهان بفتح اوّل و ضمّ ثالث و سکون ثانی و کاف خمرهٔ کوچک و مرتبان و گوید که بر وزن چشمک و جفتک هر دو آمده صاحب بهار هم ذکر معنی بالاصراحت مزید کند که خنبره و کوزهٔ دهن تنگ۔ خان آرزو در سراج بحوالهٔ قوسی ذکر این کرده **مؤلّف** عرض کند که این مبدل همان بستک است که به سین مهمله بجایش

گذشت چنانکه گستی و کشتی و صراحت ماخذ همدرانجا کرده ایم (اردو) دیکھو بستک -

(الف) **بشجر** بقول رشیدی بضمّ با و سکون شین و کسر جیم تازی نام درختی است که در قلّه کوه روید و از چوب آن کمان سازند - خان آرزو در سراج ذکر این کرده می فرماید که از برهان معلوم می شود که یای تحتانی نیز دارد یعنی بشجیر صاحب برهان نسبت ....

(ب) **بشجیر** بذکر معنی بالا گوید که آنرا بعربی نبع بروزن طبع گویند و صاحبان سروری و ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند صاحب محیط ذکر این نکرد و از نبع هم ساکت امّا صاحبان منتخب و محیط المحیط که محقق لغات عرب اند نبع را آورده گویند که از چوب همین درخت و تیر و کمان ساخته میشود (الخ) حیف است که صاحبان مفردات طب ذکر این نکرده اند بنا بر علیه از تعریف مزید قاصریم و اسم این در السنهٔ غیر هم متحقق نه شد و خواص و طبیعت این هم معلوم نه شد - بظاهر معلوم می شود که فارسیان این اسم جامد را بزیادت موحّده در اوّل و تحتانی بر لفظ شجر بطور تفریس وضع کرده اند و الف مخفّف (ب) باشد بحذف تحتانی و اتّفاق محقّقین متعدده بر (ب) یا فهم از ینجاست که آنرا اصل دانیم و ذکر (الف) غیر از رشیدی دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان نکرد از برای آن طالب سند استعمال می باشیم که مجرّد قول محقق هند نژاد کفایت نمی کند (اردو) ایک درخت کو فارسیوں نے بشجیر کہا ہے جسکی لکڑی سے تیر اور کمان بناتے ہیں افسوس ہے کہ اس کا ہندی نام معلوم نہو سکا عربی میں اسکو نبع کہتے ہیں

(الف) **بشخانیدن** (الف) بقول صاحب هفت بالکسر بمعنی خراشیدن بناخن و غیر آن و

(ب) **بشخائیدن** (ب) بقول برهان بروزن احسانیدن به خای نقطه دار و یای تحتانی بمعنی مذکور بالا صاحب نوادر گوید که (ب) و بشخودن هر کدام لغتی است در شخودن - صاحب بحر فرماید که ذکال التصریف

و مضارع این بشخاید صاحب شمس بذکر معنی بالا از کلام ناصر خسرو سند آورده (ع) که نی کس را نگوید
سر نه کس را روی بشخاید ۂ صاحب رشیدی گوید که مرادف شخودن و فرماید که بای زائد از کثرت استعمال
جزو کلمه شد بنابران در باب با آورده شد صاحب جهانگیری بذکر این فرماید که این را شخودن نیز گفته اند
صاحب ناصری همزبانش صاحب جامع هم ذکر این کرده صاحب موارد بذکر این باشخودن می نویسد
که بر کدام لغتے در شخودن می آید خان آرزو در سراج ارشاد می کند که شخودن مزید شخودن است نسبت
(ب) می فرماید که همان شخودن که با از کثرت استعمال کالجزو شده و بر شخودن می طراز د که شخانیدن ماخوذ است
از همین **مؤلف** عرض کند که این است نقد معلومات همه محققین که بذر حقیقت جویان کرده اند حالا
عرض میکنیم که همه از حقیقت خبر ندارند محقق اوّل الذکر که الف را قائم کرد مجرّد بیان اوست و سند استعمال
با خود ندارد و بهند نژاد است - اعتبار را نشاید و آنانکه در تحقیق (ب) طبع آزمائیها کرده اند از ماخذ این
گریز کرده اند و اسم این مصدر رسیده اند که شخال است که بمعنی خارش می آید و بقول برهان بفتح اوّل بر
وزن محال بمعنی شخا که خراش را گویند و مصدر شخالیدن بمعنی خراشیدن که بمعنی خارش می آید و ضع شد
از همین اسم مصدر پس لام بدل شد به تحتانی چنانکه نال و نای - شخائیدن شد و جا دارد که شخائیدن
را متعلق کنیم به شخا که ذکرش بالا گذشت و تحتانی بر وزیاده کردند چنانکه بجا و بجای و لیس ازان
بقاعدۂ فارسی بزیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر دن مصدری وضع کردند شخائیدن شد و
شخودن که به همین معنی می آید مرکّب است از شخا که ذکرش بالا گذشت و علامت مصدر دن الف بدل
شد به واو چنانکه تاغ و توغ و شخولیدن که به همین می آید مبدل شخالیدن است به همین قاعده
تبدیل الف با واو پس آنانکه موحدۂ اوّل را زائد تسلیم کنند غلط کردند که این را در باب موحده جا

داوند و ہیچ شک نیست کہ بای اوّل زائد است و ہیچ ضرورت نداشت کہ درینباب قائم شود۔ آنانکہ بای زائدہ را بکثرت استعمال جزو کلمہ دانند چنانکہ رشیدی و خان آرزو نوشتہ حیف از ہر دو کہ خبر ندارند کہ بای زائد زنہار جزو کلمہ نمی شود (اردو) کھجلانا۔ بقول آصفیہ ناخن سے کھرچنا۔ چل مٹانا۔ کھجانا۔ سہلانا۔

بشخشم بقول برہان و جامع بکسر اوّل و فتح ثانی و سکون ثالث و شین نقطہ دار مفتوح بمیم زدہ بمعنی لغزیدن صاحب رشیدی گوید کہ مرادف شخشم است بمعنی مذکور (سنائی در مذمت دنیا ۵) آن خوش از نفس و شہوت و شرہ است ٭ ورنہ جای بشخشم و تبہ است ٭ ہم او گوید کہ درین تامّل است چہ ظاہر آنست کہ با از اصل کلمہ نباشد چنانکہ در لغت شخش بیاید۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ شخشیدن بمعنی لغزیدن آمدہ و لیکن بخیال مؤلّف فقیر ہر چند اشتقاق این از ہمان مادّہ ظاہر می شود امّا معلوم چنان می شود کہ لفظ جدا است زیرا کہ زیادت میم در صورت اشتقاق ہیچ معنی ندارد مگر آنکہ زائدہ محض بود از عالم از بر و از برم (انتہیٰ کلامہ) مؤلّف حقیر گوید کہ مؤلّف فقیر پی بہ حقیقت نبردہ از ینجاست کہ سکندری خوردہ است نمی داند کہ شخش بفتح اوّل و سکون ثانی بروزن رخش بمعنی لغزش اسم جامد فارسی قدیم است کہ بجایش می آید و مصدر شخشیدن بمعنی لغزیدن از ہمین اسم جامد وضع شد و بشخشم مزید علیہ شخش است بزیادت موحدہ زائد در اوّل و میم زائد در آخر ش و مؤلّف فقیر برای میم زائدہ تمثیلی کہ پیش کردہ است صحیح است پس بشخشم را اسم جامد فارسی زبان و مزید علیہ شخش و شخشم چرا نگوئیم انچہ او را بغلط انداخت معنی لغزیدن است و یا لغزی او مبنی بر تسامح برہان و جامع کہ معنی لغزش را لغزیدن نوشتہ اند و در اسم و مصدر فرق نکردہ اند۔ بالجملہ می پرسیم از مؤلّف فقیر انچہ اعالا

نوشت که (زیادت میم درصورت اشتقاق هیچ معنی ندارد) مقصودش چیست و اشتقاق در بشخنجم کجاست اگر این را مشتق میدانی از مصدر بشخنشیدن بشخنش خیال تست بدانکه اگر بشخنشم را مشتق گیریم صیغهٔ واحد متکلم مضارع باشد و آن خارج از بحث است - واندرین صورت میم معنی دارد و زائد نیست. فتأمل - یا ایها المؤلف الفقیر - (اردو) لغزش - دیکھو اشکوخ -

(الف) **بشخودن** صاحبان برهان

(ب) **بشخوده** و شمس و هفت ذکر هر دو کرده اند و صاحبان رشیدی و جهانگیری و جامع و بحر الف را آورده اند و صاحبان سروری و مؤید (ب) را **مؤلف** عرض کند که الف مرادف بشخائیدن است که گذشت و ماخذ این همدر انجا مذکور (ب) اسم مفعولش دیگر هیچ - بیچاره سروری (ب) را اسم جامد فارسی زبان می انگارد و تعلق این با الف نمی نگارد و گوید که بمعنی (۱) (بناخن کنده) و از بهرامی سند دهد (ب) کرده بشخوده رخ خود آن نگارتا گشت گلزارش بشکل لاله زارش صاحب برهان فرماید که بمعنی (۲) پهن گشته و (۳) پائمال گردیده هم **مؤلف** عرض می دهد که آغا - معنی دوم و سوم را از کجا پیدا کردی و خلاف مصدر در بشخوده نشستی چگونه جادادی اگر سند استعمال پیش شود مجاز معنی اول دانیم و هرچه نسبت (ب) قابل بیان است ....

(ج) **بشخوده کردن** که فارسیان اسم مفعول الف را با مصدر کردن مرکب کرده مصدری مرکب وضع کردند که بمعنی خراشیده کردن است و بس و سند بهرامی متعلق است به همین (اردو) (الف) دیکھو بشخائیدن (ب) (۱) خراش کیا ہوا (الف) کا اسم مفعول

(۲) پھیلا ہوا۔ (۳) پائمال (ج) دیکھو بشخائیدن۔

بشخور بقول سروری بحوالہ (سامی فی الاسامی) بضم با و خای معجمہ و سکون شین معجمہ آبیکہ از دواب باقی ماند در وقت خوردن و بعربی سور گویند صاحب برہان صراحت مزید فرماید کہ نیم خوردہ و باز ماندۂ آب دواب۔ صاحب ناصری بذکر قول برہان می فرماید کہ بظن **مؤلّف** باز ماندۂ اب و علف دواب است کہ پیش خوردہ باشد و آن در اصل پیشخور بودہ صاحب جامع متفق با برہان **مؤلّف** عرض کند کہ بیچارہ ناصری می خواست کہ پی بحقیقت برو ولیکن فائز المرام نہ شد اصل این (پیش از خور) است بموحّدہ نہ پیشخور بہ بای فارسی یعنی چیزے کہ بعد خوردن باقی ماند و خور بمعنی خورش آمدہ پس تحتانی دوم و کلمہ از حذف شدہ بشخور باقی ماند و در محاورۂ زبان کسرۂ اوّل بہ ضمّہ بدل شد و انچہ صاحب ناصری قیاس خوور البسوی علف برد تسامح اوست کہ لفظ خور را از (آب و خور) قیاس کردہ و فارسیان دریجا مخصوص کردہ اند برای آب و خور شامل است بر آب و علف ہر دو بمعنی مطلق خورش واز ینکہ مصدر خوردن برای آب ہم در محاورہ مستعمل است عیبی ندارد کہ دریجا از خور مجرد آب گیریم۔ قول سروری و جامع کہ از اہل زبانند معتبر تر از قیاس ناصری است (اردو) چارپایوں کے پینے سے بچا ہوا پانی۔ مذکر۔

بشخیدہ بقول شمس بکسر یعنی پاشیدہ شدہ واز فردوسی سندی آرد (ع) بشخجر ہمہ تنش انجیدہ اند بران خاک و خونش بہ بشخیدہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ خدا ایش بیامرزد کہ بشخیدہ را کہ بہ نون سوم قبل جیم اسم مفعول مصدر شخیدن و بشخیدن است بحذف نون بزیادت موحّدہ دوم در اوّلش نوشتہ

و در کلام فردوسی ہم بمقصود خود تحریف کرد و خیال نکرد کہ قافیہٴ شعر از ین تحریف بر بادمی رود پناہ بخدا کہ لغات نویس بدست آنچو محققینے افتادہ کہ بہ پیرایہ تحقیق بر بادش می کنند و حقیقت جویان را در قعر مغالطہ می اندازند (اردو) دیکھو بشنجیدن یہ اس کا اسم مفعول ہے۔

(الف) بشدّ و مد (ب) بقول بحر بناز و غرور خرامیدن۔ بہار

(ب) بشدّ و مد رفتن

بذکر معنی بالا گوید کہ نیز می گویند کہ فلان شدّی بخود چیدہ است (محسن تاثیر) لالہ زجان و دل شود بندہ برنگ آل تو ٭ خامہ بشدّ و مد رود گرد سر نہال تو ٭ **مؤلف** عرض کند کہ قول ہر دو محققین بالا باستناد ہمین یک شعر است مخفی مباد کہ (گرد سر رفتن) مصدریست متعلّق بردیف کاف فارسی کہ بجایش می آید بمعنی قربان شدن و سند بالا متعلّق بدوست و محض (بشدّ و مد) استعمالی است قابل ذکر کہ برالفش قائم کردہ ایم کہ مرکّب است از دو لغات عرب کہ شدّ بقول منتخب بالفتح و تشدید دال بمعنی دویدن است و مدّ بالفتح بقول بمعنی کشش فارسیان (شدّ و مد) را بمعنی شان و شوکت و تکلّف و شوق و جوش و اصرار استعمال کنند کہ بجائش می آید معاصرین عجم این را بمعنی جوش و اصرار استعمال می کنند و تصفیہٴ آخرش بجایش کنیم در ینجا ہمین قدر کافی است کہ الف با بای معیّت بمعنی (بہ شان و شوکت و باصرار و جوش) است و (ب) بلحاظ سند بالا (بشدّ و مد گرد سر رفتن) است یعنی بجوش و اصرار تصدّق شدن و اگر (ب) را بلا لحاظ سند بحال خود قائم داریم معنی آن جز ین نیست کہ بہ جوش و اصرار و شان و شوکت رفتن است نمیدانیم کہ ہر دو محققین بالا نام و نشان از سند محسن تاثیر چگونہ این مصدر اصطلاحی یعنی (ب) را پیدا کردند و خرامیدن بناز و غرور را از کجا آوردند ذوق سخن اجازت اینمعنی در کلام تاثیر اصلا نمی دہد و تحقیق بالا تصفیہٴ این می کند کہ

از تحقیق کار نگرفتہ اند (اردو) الف شدّ و مد کیساتھ
بقول آصفیہ زور دیکر۔ جوش اور زور ثابت کرکے
(داغ ۵) تعریف جورا ور پھر اس شدّ و مد کیساتھ؛
میری زبان نے مجھے جھوٹا بنا دیا؛ (ب) ناز و غرور
کے ساتھ خراماں ہونا اور ہمارے معنوں کے لحاظ
سے جوش و خروش اور اصرار کے ساتھ تصدّق
ہونا۔ قربان ہونا۔

بشرط کارد خریدن

مصدر اصطلاحی۔
وارستہ گوید کہ (۱) رسمی است کہ خربزہ و تربز از جہت
علم خامی و پختگی بشرط کارد می خرند و (۲) بمجاز کسی
را بعد امتحان آشنا گرفتن (ظہوری ۵) بشرط
کارد یوسف را زلیخا می خرید اوّل؛ ترنج و تیغ
را نازم کہ رنگین کرد سودا را؛ صاحب بحر نقلش برداشت
و بہار نقلش را از ان خود گذاشت سند ہر سہ جہان
یک شعر ظہوری است مؤلف عرض کند
کہ محقق اوّل الذکر بوارستگی خود قوت بیان از
دست داد معنی اوّل ابن لفظی است یعنی تربزی
را خریدن بعد از انکہ سوراخی دران کنند و بمعائنہ
کیفیت اندرونش امتحان حسن و قبحش نمایند و معنی
دوم کنایہ باشد از خریدن ہر چیز بعد امتحان
خوبیش و بعد غور و تعمّق و وقوف از خوبی
آن نمیدانیم کہ محققین بالا آشنائی را از کجا پیدا
کردند۔ سندشان ازینمعنی نا آشناست تا آنکہ
سندی دیگر پیش نشود معنی دوم بیان کردہ
شان را تسلیم نہ کنیم۔ معاصرین عجم با ما اتفاق
دارند و می فرمایند کہ این اصطلاح خاص برای
خریداری خربزہ و امثال آنست کہ از کارد
امتحانش کنند و بمجاز برای ہر سودا مستعمل شد
دیگر ہیچ (اردو) (۱) ٹانکی لگا کر خرید کرنا چاہیے
خربزہ اور تربز کو ٹانکی لگا کر خرید کرتے ہیں۔
(۲) امتحان کے بعد آشنائی کرنا یعنی سوچ سمجھ کر
دوستی کرنا۔ اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے کسی
چیز احتیاط کیساتھ یعنی حسن و قبح سے واقف ہو کر سودا کرنا

بشرم رفتن

مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و

بهار شرمنده شدن (خواجه شیراز ۵) بشرم	ارغوان ازان عارض ۲ مؤلف عرض کند که موافق قیاس
رفته تن یاسمین ازان اندام ۲ بخون نشسته دل	است (اردو) شرمنده هونا۔ شرمانا۔

بشرونتن بقول برهان وناصری با رای بی نقطه ونون وتای قرشت بر وزن پهلوشکن بلغت زند وپازند بمعنی پرستش کردن صاحب جهانگیری در ملحقات گوید که بای اول مضموم وضمه را وهاء معروف بمعنی پرستش **مؤلف** عرض کند که یکی از معاصرین آتش پرستان ما که دستور قوم شان ومحقق لغات ژند وپاژند از معتنمات روزگار است فرماید که صاحب جهانگیری غلط کرد که معنی این پرستش نوشت مجرد۔ بشرون بمعنی پرستش است وبعد ازانکه تن علامت مصدر باو مرکب شد (بشرونتن) بمعنی پرستش کردن است هم او گوید که بشرون مرکب است از بشر و کلمه (ون) بفتح واو در فارسی قدیم افاده معنی فاعلی کند چون بعد اسمی مرکبش کنند ومعنی لفظی این بشر کننده وکنار از پیدا کننده بشر وخالق۔ پس معنی لفظی این مصدر خالق کردن وکنایه از پرستیدن قولش موافق قیاس وقابل تسلیم۔ حالا این مصدر متروک وعوض این پرستیدن بر زبان است (اردو) پوجنا۔ پرستش کرنا۔

(الف) **بشری** الف۔ بقول بهار بالضم والف مقصوره مثل بشارت (امیر معزی ۵)

(ب) **بشری دادن** باوجو برزلف او بزید جهان را ۲ داده بپیروزی وسعادت بشری ۲ صاحب غیاث گوید که بالضم مصدر عربی است بمعنی مژده وبشارت وصاحب منتخب هم این را آورده **مؤلف** عرض کند که فارسیان این را با مصدر دادن مرکب کرده بمعنی بشارت دادن استعمالش کرده اند وهمین استعمال داخل موضوع ماست که بر (ب) ذکرش کرده ایم مخفی مماند که بهار که محقق

فارسی زبان است چرا بر ذکر بشری قناعت کرد و چرا صراحت نکرد کہ لغت عرب است و برخلاف آئین خود چرا استعمال این را با مصدر فارسی زبان ظاہر نکرد شک نیست کہ بیچارہ این را لغت فارسی دانست وحقیقت این را بیان کردن نتوانست ازینجاست کہ بر مثل بشارت) قناعت کرد

(اردو) (الف) بشارت۔ خوشخبری۔ مؤنث (ب) بشارت دینا بقول آصفیہ فعل متعدی۔ مژدہ سنانا

(الف) **بشست** صاحب مؤید نسبت (الف) فرماید کہ (۱) لفظ ماضی است (۲) بمعنی امر
(ب) **بشستن** یعنی بشوی (کذا فی القنیہ) وفرماید کہ (۳) بمعنی مصدر بیآ

آمدہ (ہمین قدر در نسخہ مطبوعہ نولکشور است) و در دیگر نسخ قلمی بضم شین یعنی بشوی (کذا فی القنیہ) ولیکن ماضی بمعنی امر یافتہ نشد اما بمعنی مصدر آمدہ (۴) وبکسر تین ماضی شستن ضد برخاستن (صاحب ہفت بہ نقل قول مؤید قلمی در آخرش اینقدر تصرف کند کہ ماضی نشستن است صاحب ملحقات برہان نسبت (ب) می فرماید کہ (۱) بکسر اول وضم ثانی بمعنی شستن و پاکیزہ کردن وبکسر ثانی (۲) بمعنی نشستن کہ نقیض برخاستن است صاحب نوادر گوید کہ لغتی است در شستن **مؤلف** عرض کند کہ الف ماضی مطلق (ب) باشد بہمہ معانیش و (ب) مزید علیہ مصدر شستن کہ بضم اول بمعنی پاک و پاکیزہ کردن آب می آید و بالکسر مخفف نشستن است کہ بجایش مذکور شود و بہر دو معنی کامل التصریف پس معنی اول الف پاکیزہ بآب کرد و معنی دوم تسامح و بی غوری صاحب قنیہ کہ امرش بشو آمدہ نہ بشست و نسبت معنی سوم عرض می شود کہ بزیادت موحدہ اصلا معنی مصدری ندارد۔ بلکہ بدون موحدہ شست بالضم حاصل بالمصدر است نہ مصدر و بمعنی چہارم مخفف نشست بزیادت موحدہ در اول صاحب ہفت سکندری خوردہ کہ این را ماضی نشستن گفتہ و تصرف نولکشور در طبع مؤید

سمی است ہر فارسی زبان کہ در اکثر لغات نیامدہ زین یافتہ ایم بالجملہ صراحت ماخذ (ب) بہر دو معنیش در ردیف شین معجمہ بر اصل مصدر کنیم و درینجا ہمین قدر کافی است کہ (ب) مزید علیہ شستن است (اردو) (الف) (ب) کا ماضی مطلق اور (ب) (۱) دھونا (۲) بیٹھنا۔

بشغرہ بقول جہانگیری با اول مفتوح بثانی زدہ و غین و را۔ ہر دو مفتوح بمعنی ساختہ شدہ صاحب رشیدی بذکر معنی بالا گوید کہ ظاہراً ہمان بسغدہ است کہ در سین گذشت و بہ تصحیف خواندہ اند صاحب برہان می فرماید کہ بر وزن مسخرہ بمعنی ساختہ و پرداختہ شدہ صاحب جامع ہمزبانش صاحب ناصری می طرازد کہ این مصحف ہمان بسغدہ سین آن شین شد و دال آن را گردید و درینصورت اعتماد بر تصحیفات و تبدیلات استوار نباشد (انتہی) **مؤلف** عرض کند کہ آغاز تصحیف و تبدیل فرق است قاعدۂ فارسی اجازت می دہد کہ سین مہملہ بہ شین معجمہ بدل شود چنانکہ کستی و کشتی و دال مہملہ بہ رای مہملہ تبدیل یابد چنانکہ بادران و بارمان پس این را مصحف چرا می گوئی و مبدل چرا نمی فرمائی بحث درین است کہ استعمال این در فارسی زبان ہست یا نیست۔ حیف است کہ سکوت ورزیدہ ما باعتبار صاحب جامع کہ عجمی الاصل است این را تسلیم می کنیم و مبدل بسغدہ دانیم و صراحت ماخذ و تحقیق معانیش ہمدر انجا کردہ ایم درینجا ہمین قدر کافی است کہ حالا بر زبان معاصرین عجم نیست و بجای این آمادہ و سامان کردہ شدہ را استعمال می کنند (اردو) دیکھو بسغدہ و اسغدہ و آسغدہ۔

بشقاب بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی (۱) رکابی صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ و صاحب روزنامہ بحوالۂ ہمان سفرنامہ بمعنی (۲) خوان آوردہ صاحب غیاث نسبت معنی اول رکابی بزرگ گفتہ می فرماید کہ لغت ترکی است صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است

ساکت وصاحب لغات ترکی ہم ذکر این نکرد ولیکن از معاصرین ترک بہ تحقیق میرسد کہ مشقاب در ترکی زبان طبق بزرگ را گویند و قاب ہم بمعنی مشقاب و خوان است ولیکن عجب است کہ ہردو محققین ترکی زبان از مشقاب ہم ساکت صاحب لغات ترکی البتہ قاب را بمعنی خوان آوردہ عجبی نیست کہ فارسیان بش بالکسر مخفف بیش را با قاب مرکب کردہ بر سبیل تفریس استعمال این ہردو معنی بالاکردہ باشند یا از مشقاب بہ تبدیل میم با موحدہ چنانکہ عزم و عزب بشقاب کردند کہ مفرس باشد واللہ اعلم پس لغت ترکی نیست بل مفرس است و باید کہ بالکسر خوانیم (اردو) قاب بقول آصفیہ۔ ترکی اسم مؤنث۔ چینی کا بڑا طباق۔ صحنک۔ بڑی رکابی۔ خوان تھال (مصحفی ؎) بادام کو اک سے ہوا عجیبہ یہ روشن ہو نعمت سے بھری ہیں یہ سب افلاک کی قابیں ہو (مشقاب) بقولہ۔ ترکی۔ اسم مذکر۔ بڑی قاب۔ بڑا طباق۔ چاول کھانے کا بڑا برتن۔

بشک بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع با اوّل مفتوح و بثانی زدہ (۱) عشوہ و غمزہ (حکیم نزاری ؎) کرشمہ کن و بشکے بزن چہ باشد اگر ہو بگوشہ لب ہمچوں شکر فروخندی ہو بہار ذکر این کردہ گوید کہ با لفظ زدن مستعمل و خان آرزو در سراج این را با کاف فارسی آوردہ مؤلف عرض کند کہ (ایجاد بندہ باشد اگرچہ گندہ) ہمہ محققین با کاف عربی اتفاق دارند و ماخذ این جزین نباشد کہ پشک بہ فتح اوّل و ثانی اسم جامد فارسی زبان است بمعنی عشق و عاشقی فارسیان بہ تبدیل بای فارسی با موحدہ چنانکہ تپ و تب این را بمعنی عشوہ و غمزہ استعمال کردند کہ متعلق بعاشقی است و اختلاف حرکت حرف دوم تصرف محاورہ زبان است وبس۔ مخفی مباد کہ از سند حکیم نزاری (بشک زدن) بمعنی عشوہ و غمزہ کردن متحقق (اردو) عشوہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر ناز۔ فریب

حرکت دلفریب۔ غمزہ۔ نازوادا۔ دیکھو نجس۔

(۲) بشک۔ بقول جہانگیری و برہان و ناصری و جامع و سراج با اوّل مفتوح و ثانی زدہ (۲) بمعنی شبنم صاحب رشیدی گوید کہ مرادف بشم است (خسروانی ے) از نسیم ریاض دولت تو ہا بر رخ گل دُر ثمین شدہ بشک ہا مؤلف عرض کند کہ اپشک بہ الف وصلی بہمین معنی گذشت و پشک بہ بای فارسی ہم بہ ہمین معنی می آید و افشک و افشنگ ہم و خان آرزو بر افشنگ ماخذی کہ بیان کردہ است ما آن را ہمدرانجا ستودہ ایم کہ فارسیان بر لغت افشان کاف نسبت زیادہ کردہ افشانک کردند و افشنک مخفف آن است و افشک مخفف مخفف پس بہ تخفیف الف اوّل و تبدیل فا بہ موحدہ بشک شد چنانکہ افروزیدن و بروزیدن (ارد و) دیکھو اپشک۔ و افشک۔

(۳) بشک۔ بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج با اوّل مضموم بمعنی موی پیش سر و بقول بعض بمعنی زلف (عنصری ے) بشک معشوق چوں سپید شود ہا دل عاشق از و شود دلبستہ ہا مؤلف عرض کند کہ فش در فارسی زبان بالفتح بمعنی کاکل اسپ می آید و بش ہم بہ معنی کاکل گذشت و پش بہ بای فارسی ہم بجایش می آید۔ بس بخیال ما فارسیان فش را بر سبیل تبدیل پش کردند کہ بمعنی موی گردن و کاکل اسپ بجایش می آید۔ چنانکہ سفید و سپید و پس ازان کاف تصغیر بر و زیادہ کردند و بای فارسی بدل شد بہ موحدہ چنانکہ تپ و تب و اسپ و اسب و بشک برای کاکل و زلف مستعمل شد و دیگر ہیچ اندرینصورت باید کہ بالفتح خوانیم و ضمۂ اوّل را تصرف محاورہ زبان دانیم (ارد و) دیکھو بچ کے دوسرے معنے۔

(۴) بشک۔ بقول برہان و ناصری و جامع بالفتح بمعنی مدق مؤلف عرض کند کہ باعتماد

ہر دو محققین اہل زبان توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی زبان است و جا دارد کہ مبدل برق گیریم کہ رای مہملہ بدل شد بہ شین معجمہ چنانکہ انگاردن وانگاشتن و قاف بدل شد بہ کاف عربی چنانکہ باق ترکی را فارسیان باک کردند واللہ اعلم (اردو) دیکھو برخ کے تیسرے معنے۔

(۵) بشک۔ بقول برہان وناصری وجامع بالفتح بمعنی تگرگ مؤلف عرض کند کہ باعتماد ہر دو محققین آخر الذکر کہ از اہل زبانند این را مجاز معنی دوم دانیم (اردو) اولا۔ بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر۔ ژالہ۔ تگرگ۔

(۶) بشک۔ بقول برہان وناصری وجامع وسراج بالفتح پردۂ کہ بر در خانہ آویزند مؤلف عرض کند کہ براعتماد ناصری وجامع کہ از اہل زبانند اسم جامد فارسی زبان دانیم و مجاز معنی سوم کہ پردۂ درِ خانہ ہم کاکل یا زلف مکانی را ماند (اردو) وہ پردہ جو دروازے پر لٹکائیں۔ دروازے کا پردہ۔ مذکر۔

(۷) بشک۔ بقول برہان وناصری وجامع نام درختی ہم خان آرزو در سراج فرماید کہ برای درخت صنوبر نشک بہ نون عوض موحدہ آمدہ مؤلف عرض کند کہ برادر در قواعد فارسی دیدہ باشی کہ نون بموحدہ بدل میشود چنانکہ نرسک و برسک پس باعتبار صاحبان لسان یعنی ناصری وجامع وبرہان چرا این را مبدل نشک نگوئیم۔ کم اتفاقی ہر سہ محققین اول الذکر است کہ بر تعریف بہم اکتفا کردند کہ ترکش براہیچ بیان تفوق داشت صاحب محیط برنشک گوید کہ اسم عدس است و برنسک ہم ہمین معنی نوشتہ کہ بجایش می آید و مخفف آن نسک و مبدل آن نشک چنانکہ کشتی و کستی پس می پرسیم از خان آرزو کہ برای درخت صنوبر این اسم از کجا پیدا کردی می دانیم کہ در ردیف

نون برلغت نشنگ درخت صنوبر نوشتہ و بیگوئی کہ آغوا کاج ہم نام است وحقیقت کاج برلغت
آرس درمقصورہ گذشت واسمای آن در السنۂ متعددہ ہمدرانجا مذکور ولیکن در انجا ہم نشنگ را
نیافتیم مخفی مباد کہ حقیقت عدس برا ستار درمقصورہ گذشت (اردو) دیکھو استرا اور برزنگ

(۸) بشک - بقول برہان وسراج بالفتح مخفف (باشدکہ) چنانکہ (بوک) مخفف (بودکہ) مولف
عرض کند کہ قرین قیاس است ولیکن برزبان سوقیان بودہ باشد معاصرین عجم درین روزہا بر
زبان ندارند (اردو) بشک (باشدکہ) کا مخفف ہے -

(۹) بشک - بقول خان آرزو در سراج بحوالۂ توسی بالکسر بمعنی سرگین گوسپند و فرماید کہ این
محل نظر است چراکہ بدینمعنی پشک ببای فارسی است مخفف پشکل وخصوصیت باگوسپند ندارد
کہ پشک بزو گوسفند وآہو ومیش وامثال آن آمدہ مولف عرض کند کہ حقیقت پشک
بہ بای فارسی بجایش عرض کنیم ودرینجا ہمین قدر کافی است کہ توسی صاحب زبان است و
باعتبارش میتوانیم کہ این رامبدل آن دانیم چنانکہ تپ وتب (اردو) دیکھو پشک -

بشکاری بقول سروری وجہانگیری وبرہان وناصری وجامع - بمعنی کشت وزرع باشد
(شیخ آذری ؎) چون شود وقت زرع وبشکاری ٭ آب آن چشمہ میشود جاری ٭ صاحب رشیدی
گوید کہ ظاہرا بمعنی بشکالی است یعنی زراعت برشکال چہ بشکار وبشکال بمعنی برشکال آمدہ
صاحب بحر بذکر معنی بالا گوید کہ بش بالفتح بمعنی زراعتی گذشت کہ بآب باران حاصل شود - خان آرزو
در سراج بذکر معنی بالا باشارہ پنہانی بسوی رشیدی گوید کہ بعضی گویند بشکار دراصل بشکال بودہ
یعنی برشکال اندرینصورت لفظ ہندی خواہد بود وفرماید کہ زراعت خریف باشد کہ درہندوستان

بآب آسمانی می شود و این لفظ از عالم توافق ہر دو زبان نباشد چراکه مرکب است از برش بمعنی بارش و کال بمعنی زمانہ ولیکن کال بمعنی وقت در فارسی نیامده **مؤلف** عرض میکند که برادر۔ چرا در تحقیق لغت برشکال گریز کردی که بجایش گذشت و محقق است که برشکال لغت مفرس است پس چہ عجب است که بشکار را مخفف و مبدل برشکال دانیم که رای مہملہ دوم حذف شد بقاعدۂ فارسی چنانکہ ناہار و ناہا و لام بدل شد به رای مہملہ چنانکہ چنال و چنار و بشکاری بیای نسبت بشکاری کردند که معنی لفظی این چیزی که منسوب به موسم باران است و کنایه از کشت و زرع و چرا بازراعت خریف مخصوص می کنی و دخل محاوره و معنی مروجۂ فارسی زبان بر خلاف زباندانان می دہی حیف است که (برشکال) را مرکب از بارش و کال خیال می کنی نمیدانی که کال لغت سنسکرت است و بارش لغت فارسی اصل این است که برشا در لغت سنسکرت بارش را گویند و (برشاکال) مرکب سنسکرت است بمعنی موسم بارش فارسیان بحذف الف (برشکال) کردند که مفرس است این است حقیقت این لغت و نقد معلومات محققین با نام و نشان (اردو) زراعت مؤنث

(الف) **بشکال** (الف) بقول غیاث موسم بارش است و (ب) بقول
(ب) **بشکالی** رشیدی که بذیل لغت (بشکاری) ذکرش کرده زراعت برشکال **مؤلف** عرض کند که مقصودش از زراعتی که آنرا در دکن خریف نامند که از آب باران می شود و احتیاج بذرائع آبرسانی مثل نہر و تالاب ندارد

ولیکن این محض قیاس محقق ہندنژاد است و نمیداند که فارسیان (بشکاری) را بمعنی مجرد زراعت استعمال کرده اند و ما از روی ماخذش صحت استعمال را بجایش عرض کرده ایم پس جز این نیست که الف مخفف برشکال است که بجای خودش گذشت و (ب) مرادف (بشکاری) بلکہ

اصلش و بشکاری مبدل این چنانکه صراحت این بجایش	گذشت (اردو) الف - دیکھو بشکال (ب) دیکھو بشکاری

(الف) **بشکر** الف - بقول جامع بروزن دلبر و آنِ (ب) و (ب) بوزن بهرد بمعنی (۱) شکار و (۲) شکارگاه و (۳) شکاری - صاحب جهانگیری نسبت (ب) گوید که با

(ب) **بشکرد**

اوّل مکسور بثانی زده و کاف عجمی مفتوح در اصل بشکرد بود که مشتق از شکار باشد و چون باز ائد است معنی آن در ذیل لغت شکار مرقوم خواهد شد صاحب رشیدی نسبت (ب) فرماید که بمعنی (۴) شکار کند و از معانی اوّل تا سوم ساکت صاحب ناصری بذکر بهر چهار معنی (ب) فرماید که (۵) ماضی شکار کردن یعنی شکار کرد و فرماید که بشکریدن بمعنی شکار کردن آمده صاحب مؤیّد بر معنی اوّل و دوم (ب) قانع - خان آرزو در سراج نسبت (ب) می فرماید که در اصل بشکرد داشت یعنی شکار کند بدون با **مؤلف** عرض کند که برادر - حق تحقیق ادا کردی آری موحّدهٔ اوّل زائد است اگر قناعت بر مشتقات بشکردن می کنی ماضی را چرا گذاشتی که ذکرش بر معنی پنجم گذشت و اگر تحقیق لغت بلا تخصیص اشتقاق می خواهی چرا نمی گوئی که الف بمعنی اوّل مخفف شکار است بزیادت موحّده و بمعنی دوم مجازش یعنی مخفف (شکرگاه) به تخفیف لفظ گاه و بمعنی سوم مخفف شکاری بحذف تحتانی آخره - ما این هر سه معنی را باعتماد صاحبان جامع و ناصری تسلیم کنیم که از اهل زمانند و بمعنی چهارم بفتح کاف و رای مهمله مضارع مصدر ....

(ج) **بشکردن** | که صاحب نوادر ذکر این کرده و به تحقیق ما مزید علیه شکردن است که در ردیف شین معجمه می آید - موحّدهٔ اوّل زائد است و اسم این مصدر همان شکرد مخفف شکار و بمعنی پنجم بفتح کاف و سکون رای مهمله ماضی مطلق (ج) صاحب ناصری این را ماضی شکار کردن

نوشتہ می پرسیم از وکہ چون خیال تو بہ (شکریدن) رسیدہ است چرا بشکر درا بہ شکار کردن متعلق کردی وچرا مصدر شکردن را فراموش کردی ازینجا است کہ نتوانستی بشکر درا ماضی (بشکردن) گوئی مخفی مبادکہ انچہ (ب) بمعنی اوّل و دوم مستعمل است دران دال مہملہ زائد باشد چنانکہ شفتالو وشفتالود وپید او پیداد۔ ہمین قدر است حقیقت این لغات وتحقیق محققین اللّٰھم اغفرلھم ولنا اجمعین (اردو) الف وب (۱) شکار۔ مذکر۔ دیکھو اشکار (۲) شکارگاہ۔ بقولہ۔ اسم مؤنث۔ شکار کھیلنے کا مقام۔ رمنا۔ نخچیرگاہ۔ (۳) شکاری۔ دیکھو اشکاری (ب) (۴) شکار کرے۔ (مضارع) (۵) شکار کیا (ماضی) (ج) شکار کرنا۔

بشکّرش بقول ہفت بفتح اوّل وشین منقوطہ وکاف مشدد مفتوح وفتح رای مہملہ وشین منقوطہ زدہ (۱) سوگندلب وسخن شیرین او (۲) بکسر اوّل وسکون شین منقوطہ اوّل وفتح کاف و رای مہملہ ای شکار کن اورا وبشکن اورا و (۳) بضم شین وسکون کاف بمعنی سپاس او۔ صاحب شمس می فرماید کہ (۴) بلب او سخن شیرین وبذکر معنی دوم می طرازد کہ (۵) بمعنی شناس مؤلف عرض کند کہ درمعنی اوّل بای قسم است وشکّر بہ تشدید کاف استعارہ از لب وسخن شیرین معشوق ودر آخرش شین ضمیر غائب ودر معنی دوم موحدۂ اوّل زائد ولفظ شکر امر حاضر مصدر شکردن وشین معجمۂ آخرہ ہمان ضمیر غائب ودر معنی سوم موحدہ بمعنی در ولفظ شکر بالضم بمعنی سپاس وتشکّر وشین آخرش ہمان ضمیر غائب حالا عرض می شود نسبت معنی چہارم وپنجم کہ بی تحقیقی صاحب شمس اظہر من الشمس کہ در نقل عبارت بعض حروف را حذف کرد وبعض را تحریف ہر دو معنی آخر الذکر لغو صریح وہیچ است وسبب ہیچ کہ سخن ناشناس لفظ سپاس را شناس نوشت کلمۂ او را حذف

کرد - فتامل - بالجمله صاحب مؤید الفضلا بر ذکر معنی اول قانع - عرض می کنیم که آری برای تائید فضلا لابد من ذکره که فضلا خیال معشوق را گناه دانند و بای قسم را نخوانده اند و شین ضمیر غائب را فراموش کرده اند و معنی لفظ شکر را هم اگر نهی دانند کفران نعمت است خیر گذشت که صاحب مؤید هادی ایشان شد همانا تائیدی است که بشکرش فضلا تر زبانند (اردو) (۱) قسم ہے اسکے لب اور میٹھی باتوں کی (۲) اسکو شکار کر (۳) اسکے شکریہ ہیں۔

بشکل بقول جهانگیری مرادف بشکله و بشکنه که می آید با اول مکسور بثانی زده و کاف مفتوح کرک کلیدانرا گویند صاحب رشیدی همزبانش صاحب برهان فرماید که بشکل کلید یعنی چوب کجے که کلیدانرا بدان کشایند - صاحب جامع همزبانش صاحب ناصری فرماید که کلید کلیدان باشد (پهلوان محمود قتالی خوارزمی گوید ۵) دهان تو کلید نیست دشوار ٭ زبان تو کلید آن نگهدار ٭ بشری کر بجنبانی جحیم است ٭ بخیری گر بگردانی نعیم است ٭ بهشت و دوزخت را یک کلید است ٭ کلیدی اینچنین هرگز که دید است ٭ صاحب سروری فرماید که کرک کلیدان یعنی آن چوبکی که در سوراخهای کلیدان افتد و بآن دربسته شود و فرماید که بفتح با و کاف نیز بنظر رسیده و در تحفة السعادت بضم با و فتح شین آورده و بشکیل هم باینمعنے آمده - خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که کلیدان غلق است یعنی چیزے که بدان در را به بندند و آنرا مغلاق هم خوانند و زنجیرے را مانند که بعد از انکه دربسته شود آنرا بالای آن قائم کنند و اندران قفل اندازند و بعوض قفل چوب کجی هم تا زنجیر نکشاید و همین چوب کجی را فارسیان بشکل گفته اند پس تعریف سروری بهتر از همه و موافق حقیقت که از بشکل کلیدان بند شود و نه کشاده صاحب ناصری در مبحث بشکل سندی را

آورده که برای کلیدان است حیف است که از موضوع خود بی خبر است صاحب برهان از حقیقت این اگر خبر داری بود ذکر کشاد کلیدان نمی کرد شاک نیست که آله بشکل چون از کلیدان برارند کلیدان از جای خود می براید و در کشاده می شود و لیکن وجود بشکل برای بند کردن کلیدانست (اردو) وہ لکڑی جو دروازہ بند کرنے اور زنجیر لگانے کے بعد زنجیر کے کنڈے میں بجائے قفل لگا دیتے ہیں تاکہ زنجیر نہ کھلنے پائے۔ مؤنث۔

بشکلم بقول ہفت بکسر اول وسکون شین معجمه و فتح کاف ولام و میم زده (۱) خانه که اطراف آن شبکه و بادگیر داشته باشد و (۲) خانه تابستانی و (۳) صفه و ایوان و بارگاه را هم گویند و فرماید که بفتح اول هم بدین آمده **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و بشکم به بای فارسی بمعنی سوم در ردیف بای فارسی می آید و بکلم بموحده و بچکم به جیم فارسی به همین معنی بجایش گذشت و بشکم بموحده بهر سه معنی اول الذکر می آید و صراحت ماخذ بر بکلم بموحده و جیم عربی کرده ایم و تکمیل آن بر بشکم کنیم در ینجا همین قدر کافی است که صاحب هفت بشکم را ترک کرده و بجایش همین لغت را آورده قیاس ما نظر برین که همه محققین فارسی زبان بشکلم را ترک کرده اند و صاحب هفت بشکم را ترک کرده همین است که سهو کتابت محقق باعث قیام لغت است و از نکه پابند تحقیق ماخذ نبود بر تصحیح آن قادر نه شد لام زائد در قواعد فارسی نیست تا این را مزید علیه بشکم می گفتیم **واللّٰه اعلم بالصواب** مجرد قولش در خور اعتبار نیست (اردو) دیکھو بشکم

بشکل مخروطی	اصطلاح۔ صاحب روزنامه بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاچار گوید که بمعنی	گاودم مستعمل است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس و بمعنی حقیقی است موحده بمعنی

معیت و شکل بمعنی اوست و تحتانی آخره برای نسبت - مخفی مبادکه حقیقت لغت (گاودم) بجای پیش می آید در بنجا همین قدر کافی است که فارسیان گاودم را بدینمعنی استعمال نکرده اند البته مجرد (مخروطی) هم افاده همین معنی می کند وضرورت ندارد که با لفظ (بشکل) مرکب کنند (اردو) گاؤدم بقول آصفیه فارسی - مخروطی - گاجر کی وضع کا لمبوترا - ایک سرے پر سے موٹا دوسرے پر سے پتلا -

بشکله بقول جهانگیری همان بشکل که بجایش گذشت - صاحبان سروری ورشیدی وبرهان وجامع وسراج هم ذکر این کرده اند صاحب سروری بشکنه را هم مرادف این گفته که می آید **مؤلف** عرض کند که حقیقت این را بر بشکل عرض کرده ام وآن مخفف همین است بحذف های هوز آخره واین مرکب است از بش که مخفف پیش است وکله بضم اول وثانی غیر مشدد وخفای ها بقول برهان بمعنی حرکات جماع از فروبردن وبراوردن پس معنی لفظی این چیزی پیش است که در کلیدان فرومی رود وبیرون می آید وکنا از آله که تعریفش بر بشکل مذکور های فارسی پیش بدل شده به موحده چنانکه اسپ واسب وبدل همین است بشکنه که بنون عوض لام می آید چنانکه بتخاله وبتخانه که خان آرزو آنرا لقب تصحیف داده ازین که از تبدیلات فارسی زبان خبر ندارد وقول صاحبان زبان را نسبت زبان شناسان بیکاری شمارد - لله العجب (اردو) دیکھو بشکل -

(الف) **بشکلید** صاحب سروری نسبت (الف) بحواله تحفه گوید که بکسر با ولام وسکون شین معجمه

(ب) **بشکلیدن** (۱) بمعنی رخنه باشد که از سر انگشت وناخن بهم رسد (استاد کسائی ؎) یا سمن لعل پوش سوسن گوهر فروش ہا بر رخ پیل گوش نقطه زرد بشکلید ہا وبحواله نسخه حسین وفائی فرماید که (۲) بمعنی نشان ورخنه در افگند آمده بسر ناخن یا بانگشت وفرماید که به بیت مذکور معنی

دوم مناسب است چنانکه شمس فخری نیز آورده (۵) خسرو رستم جدال حاتم در بانوال ۶ آنکه به پیکان تیر روے قمر بشکلید ۶ صاحب برہان می فرماید که ماضی رخنه کردن یعنی بانگشت و بناخن رخنه ونشان کرد و ذکر معنی اوّل هم کرده صاحب ناصری بر معنی دوم قانع ۶ بقول مؤید مطبوعه مطبع نولکشور رخنه ونشان کردن بسر نگشت یا ناخن در افگندن و در دیگر نسخ قلمی بمعنی رخنه کرده نشان کرد و سر ناخن بانگشت درافگند **مؤلف** عرض کند که الف ماضی مطلق (ب) باشد بهمه معانیش و بس و معنی اوّل خلاف قیاس و خلاف محاورهٔ فارسی زبان و بدون سند عنها رانشاید و انچه صاحب برهان این را ماضی رخنه کردن گوید خلاف اصل است بلکه ماضی مطلق بشکلیدن است بهمه معانیش که بر (ب) می آید و انچه بمعنی اوّل زبان کشاد اغلب که به پیروی صاحب تحفه در غلط افتاد و (ب) بقول سروری بکسر با و لام وسکون شین معجمه و کاف تازی (۱) نشان کردن و بقول جهانگیری (۲) رخنه کردن بناخن یا بسر کارد و فرماید که (۳) رخنه شدن هم بسر تیر و خار چنانچه اگر جامه کسی بخار در آویزد و بدرد گویند (بشکلید) و (۴) چیزے را که پهن کرده باشد صاحب رشیدی همزبانش در معنی دوم و سوم و از معنی چهارم ساکت صاحب برهان بذکر معنی دوم و سوم و چهارم نسبت چهارم صراحت کند که پهن کردن چیزے را. صاحب ناصری بذکر معنی دوم و سوم و چهارم می فرماید که مقلوب بگسلیدن می شاید صاحب جامع همزبان برهان و صاحب بحر بذکر هر سه معانی آخر الذکر گوید که کامل التصریف است و مضارع این بشکلد و صاحب موارد بذکر هر سه معنی آخر و فرماید که به بای فارسی هم آمده و کلام کسانی را که بالا گذشت سند معنی چهارم قرار می دهد. لاله ٹیکچند بهار در نوادر بذکر معنی دوم و سوم نسبت معنی

چہارم بحوالہ کسائی فرماید کہ ہمین کردن است و فرماید کہ الاوّل ہوالصحیح یعنی مقصودش ہمین قدر می نماید کہ معنی آخرالذکر را صحیح ندانند و خان آرزو قفل بر دہان قلم کرد یا بشکل خاموشی را در کلیدان دہن۔ تا زبان نکشاید و بمعرض اعتراض نیاید مؤلف حقیر عرض کند کہ ہمہ محققین از ماخذ این بی خبراند و نمیدانند کہ اسم این مصدر ہمان بشکل است کہ بر زبان سراج المحققین است فارسیان بقاعدہ خود یای معروف و علامت مصدر دن اور آخرش آوردہ مصدری وضع کردند کہ باصول ما قیاسی و اصلی است و بقاعدہ مقننین ہند نژاد مصدر جعلی کہ فرق ہر دو ہر (اسم مصدر) گذشت بالجملہ معنی حقیقی این بشکل در کلیدان انداختن ولیکن بدین معنی مستعمل نیست و کنایہ باشد از نشان کردن بچیزے کہ بر معنی اوّل بقول سروری گذشت و این مجاز معنی حقیقی است و معنی دوم و سوم مجاز مجاز و معنی چہارم را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم کہ ہمہ مدعیانش از کلام کسائی استناد کردہ اند و آن را متعلق بمعنی اوّل می دانیم صاحب جہانگیری بہ تعریف معنی چہارم معذور است و بخیال ما ہمان معنی اوّل است کہ ورای سروری دیگری قوت بیان نداشت و ہمہ ہا بآئینے و طرزے نوشتند کہ معنی چہارم قائم شد۔ مقصود ازان ہمین قدر است کہ انگشت بر چیزے نہادن و نشان بر چیزے کردن است و بس۔ انچہ صاحب ناصری این را مقلوب بگسلیدن خیال می فرماید۔ شایان اوست سبحان اللہ چہ خوش بیان ماخذ است کہ از مطابقت لفظی و معنوی ہر دو مسترا است۔ بیچارہ نمیداند کہ مقلوب بگسلیدن بسکلیدن بہ سین مہملہ می شود و بر معنی بگسلیدن ہم غور نمی فرماید کہ چہ نسبت دارد با بشکلیدن این است طبع آزمائی محققین با نام و نشان و صاحب زبان (اردو) الف (۱) رخنہ۔ بقول آصفیہ

فارسی اسم مذکر۔ سوراخ۔ چھید (۲) ب کا ماضی مطلق اس کے تمام معنوں پر شامل (ب) (۱) نشان کرنا (۲) سوراخ کرنا (۳) سوراخ ہونا (۴) کسی چیز کو پھیلانا۔

بشکم بقول سروری بکسر با و سکون شین معجمہ و فتح کاف تازی (۱) صفہ (شہاب الدین ؎) خانۂ چون سرای جان خورم ٭ بشکمش غیرت فضای ارم ٭ صاحب برہان گوید کہ بارگاہ و ایوان و صفۂ و (۲) خانہ تابستانی و خانۂ را گویند کہ اطراف آن شبکہ باشد و بادگیر ہم داشتہ باشد و فرماید کہ بالفتح ہم آمدہ صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر ہر دو معنی کردہ اند۔ خان آرزو در سراج ذکر این با بجکم کردہ گوید کہ بعضے پتکم بہای فارسی و تای قرشت خواندہ اند و این تصحیف بشکم است و بای فارسی خطاست نیز فرماید کہ صاحب رشیدی بکسر اول و بای فارسی آوردہ ولیکن صحیح ہمان بشکم بہ موحدہ و فتح است کہ قول قوسی ہم موافق ہمین است (انتہی) **مؤلف** عرض کند کہ بجکم بہ موحدہ و جیم عربی ہم آمدہ کہ ذکرش گذشت و بصراحت ماخذش ہم در انجا گفتہ ایم کہ بشکم اصل است بمعنی دوم و بجکم و پچکم و پتکم ہر سہ مبدلش بمعنی اول این مجاز معنی دوم انچہ خان آرزو پتکم بہ بای فارسی و فوقانی تصحیف خیال می کند ما تصفیۂ آن بر بجکم بہ جیم عربی کردہ ایم (اردو) (۱) دیکھو ایوان (۲) دیکھو بجکم۔

بشکن بشکن اصطلاح۔ بقول خان آرزو در چراغ (۱) ہنگامہ جوش و خروش و بقول بعض گوید کہ (۲) در اصل بمعنی انگشتک زدن است کہ ارباب رقص را باشد صاحب غیاث نقلش برداشت و صاحب بحر لفظ بلفظش نگاشت (سلیم ؎) یکی نالد چو بلبل دیگری رقصد چو شاخ گل ٭ بہ بین ای توبہ میخواران چہ بشکن بشکنے دارند ٭ (ثابت ؎) شکستی توبہ شیخ و خماری پرستان ہم ٭ برقص ای جام از شادی

که بشکن بشکن است امشب ۴) (عالی ۵) ز زلف پر شکن سرشتهٔ عیشی بدستم ده ۴) دلم را شکن از حسرت که بشکن بشکن است امشب ۴) زلّه بردار بهار گوید که بمعنی (۳) جشن بزرگ است که جمیع سامان واسباب رقص وراگ ورنگ دران باشد. ولی فرماید که این از اہل زبان به تحقیق پیوسته (ملّا وارسته چکنی امام قلی بیک نام ۵) سرود رقص است و قمری مست و دست افشان چنار ۴) وقت بشکن بشکن توبه است ساقی می بیار ۴) **مؤلّف** عرض کند که معنی اوّل اصلا درست نیست و نه معنی دوم را تخصیص باین اصطلاح است تلمیذ حقیر مؤلّف فقیر اعنی بهار زلّه بردار خان آرزو نامدار هرچه بر معنی سوم نوشته است درست هست یعنی فارسیان جشن بزرگ را بدین نام موسوم کردند وحقیقت این حزین نیست که تکرار بشکن مبالغه ایست واشارهٔ بسوی توبه شکن یکی از خوش طبعان صحن عجم گفت که چون بزم طرب مهیّا و دور می آغاز می شود بعض از شرکاء جام نمی گیرند و معذرت کنند که ما توبه کرده ایم و در جواب شان از هر طرف صدای بشکن بشکن بلند می شود تا اصرار شان معذرت جو را مجبور می کند واو توبه را می شکند وشریک دور جام می شود از ینجاست که اہل سرور محفل رقص وسرود ونشاط را در اصطلاح فرس بشکن بشکن نام کردند دیگر ہیچ **(اردو)** محفل سرور جس میں دور مے اور رقص وسرود سب کچھ ہو۔ مؤنث۔

بشکنج بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وثالث دست ودست چپ و فرماید که بهای فارسی ہم آمده **مؤلّف** عرض کند که ہمه محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت اگر سند استعمال این بدست آید توانیم گفت که اسم جامد فارسی زبان است که از لفظ پیش مخفف پیش و کنج بمعنی بیرون کشیده وضع شد ومعنی لفظی پشکنج چیزی که از پیش آستین بیرون آمده است کنایه از دست وآنانکه

به تخصیص دست چپ استعمال کرده باشند بر سبیل مجاز باشد پس بروی ماخذ بالکسر باشد و بر زبان عوام بالفتح که تصرف زبان است و بس بای فارسی بدل شد بموحده چنانکه تپ و تب - (اردو) ہاتھ اور بایاں ہاتھ - مذکر -

بشکله صاحبان جهانگیری و سروری و رشیدی و برهان و ناصری و جامع و مؤید ذکر این کرده اند مرادف بشکله که بجایش گذشت خان آرزو در سراج می فرماید که گمان تصحیف است از بشکلاز اینکه هیچ کسی مثال این نیاورده **مؤلف** گوید که بر آ قول محققین اهل زبان بهتر است از مثال صاحب سروری و ناصری و جامع رانمی شناسی که فارسی مال ایشان است مجرد قول این هرسه بهتر از شاعری و نثاری است که یک مصرع آن و یک فقرهٔ این سند خود میدانی و همین سند را مثال می خوانی و نمیدانی که قواعد فارسی ذکر تبدیل لام با نون کرده است چنانکه بتخاله و بتخانه پس این را مبدل بشکله می خوانیم و باعتبار هرسه محققین فوق الذکر اسم جامد فارسی زبان می دانیم (اردو) دیکھو بشکله -

بشگوفه بقول جهانگیری باوّل مکسور و بثانی زده و کاف مضموم و واو مجهول (۱) شگوفه را گویند (حکیم فردوسی ــه) بهنگام بشگوفهٔ گلستان ٭ برون برد لشکر بزابلستان ٭ و (۲) استفراغ نمودن وقی کردن بود که آنرا اشگوفه و شگوفه نیز خوانند صاحب رشیدی بذکر هر دو معنی اشگوفه و نقل سند فردوسی می فرماید که درین شعر اشگوفه هم میتوان خواند **مؤلف** حقیری پرسد از وکه چرا و بچه حجت سند لغت زیر تحقیق را از سند محروم می کنی و امن چه آئین تحقیق است که در کلام قدما اصلاح می دهی - ولے بر توکه حقیقت طلبان را گمراه می کنی و در لغتی که صحتش مسلم است شکی و شبهی پیدا میکنی بالجمله صاحب برهان هم ذکر هر دو معنی کرده و تسامح جهانگیری را که در معنی دوم واقع شد درست کرد

یعنی عوض (قی کردن) بر مجرّد قی واستفراغ قانع کہ مقصودش غیر از حاصل بالمصدر نباشد صاحب ناصری بذکر ہر دو معنی بالا از کلام خودش وظہیر فاریابی سند ہا پیش کردہ کہ استعمال اشگوفہ وشگوفہ درانست حیف است ازو کہ موضوع خود را نگہ ندارد صاحب جامع ہم ذکر ہر دو معنی فرمودہ سراج المحققین وزلّہ بردارش بہار ہر دو ازین لغت ساکت۔ صاحب انند نقل نگار ناصری **مؤلّف** عرض کند کہ ما بر اشگوفہ بیان کردہ ایم کہ اصل این وآن شگوفہ بہ کاف فارسی است وازماخذ ہم اشارۂ و بر اشگفت صراحتی کامل کردہ ایم واین مزید علیہ اصل است بزیادت موحّدہ در اوّلش چنانکہ اشگوفہ بزیادت الف وصلی پس آنانکہ این را بکاف عربی دانستہ اند پی بماخذ نبردہ اند وباعتبار صاحبان زبان اعنی جامع وناصری وغیر آن توانیم گفت کہ این مبدّل آنست کہ می آید کہ کاف فارسی بعربی بدل شود چنانکہ گند وکند (اردو) دیکھو اشگوفہ۔

(الف) بشکول (ب) **بشکولی** (الف) بقول سروری بشین معجمہ وکاف تازی بوزن معقول (۱) قوی ہیکل و (۲) رنج کش و (۳) جلد در کار و (۴) حریص باشد وفرماید کہ بہمین معنی بژکول ہم آمدہ (شمس فخری ۔۔۔) چون در ارزاق بیش وکم نشود٭ فارغ البال مردم بشکول ٭ صاحب جہانگیری فرماید کہ مرد قوی وحریص وجلد و (۵) ہشیار وچست در کارہا حکیم اسدی ۔۔۔) بہر کار بیدار وبشکول باش٭ بدل دشمن خواب فرغول باش٭ صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ وصاحب برہان باتّفاق جہانگیری فرماید کہ بفتح وکسر اوّل ہر دو آمدہ و (۶) بمعنی وسمہ نیز وآن رستنی باشد کہ زنان ابرو را بدان رنگ کنند صاحب ناصری باتّفاق برہان گوید کہ بشکولیدن مصدر اینست صاحب جامع باتّفاق ناصری فرماید کہ بمعنی ششم بالفتح وباقی معانی بالکسر است

صاحب مؤیدی فرماید کہ بمعنی جلد بالضم و (۷) امر حاضر بشکولیدن - خان آرزو در سراج ارشاد کند کہ بکسر
اول بمعنی چہارم و بحوالۂ برہان ذکر معنی ششم نیز بحوالۂ قوسی بالفتح معنی دوم را بخاکش نوشتہ و (ب)
بقول مؤید اگر یای مصدری باشد (۱) بمعنی جلدی و سختی کشتی و حریفی و اگر یای خطاب باشد
(۲) بمعنی بشکول ہستی و اگر یای تنکیر بود (۳) بمعنی یک مرد بشکول و بحوالۂ دستور گوید کہ (۴) بمعنی
شور - صاحب ہفت نسبت معنی اول فرماید کہ قوی ہیکلی و سختی کشتی و چستی و چابکی و حریفی
و ہوشیاری و ذکر معنی دوم ہم کردہ صاحب شمس فرماید کہ آنچہ در بشکول گذشت **مؤلف**
عرض کند کہ خدا ایش بیامرزد کہ فرقی در الف و ب نکرد مخفی مباد کہ الف اسم جامد فارسی زبان است
مزید علیہ شکول کہ بمعنی جلدی و چابکی بجایش می آید و آن مبدل ژکول است کہ زای فارسی بشین
بدل شدہ شکول شد چنانکہ بازگونہ و باشگونہ پس بنیاد و اصل این لغت ہمان ژکول است مگر
محققین فارسی زبان این را ترک کردہ اند و مبدلش شکول را قائم داشتہ اند و شاہد وجود ژکول
مزید علیہ آن بژکول است کہ گذشت و ما ماخذی کہ بر بژکول عرض کردہ ایم بہتر از آنست این ماخذ
کہ بژکول را مزید علیہ ژکول دانیم و ژکول را اسم جامد فارسی زبان و شکول را کہ می آید مبدلش خوانیم
و بشکول یعنی لغت زیر تحقیق جز این نیست کہ مزید علیہ شکول است بزیادت موحدہ در اولش حالا
عرض میشود نسبت معنی کہ قوی ہیکل معنی اصل و دیگر ہر چہار معانیش مجاز آن کہ معاصرین عجم تصدیق
این می کنند البتہ معنی ششم خلاف قیاس است کہ وسمہ یعنی برگ نیل را ہم بعض محققین بشکول
گفتہ اند و چارہ نیست جز این کہ بدین معنی ہم اسم جامد دانیم و حقیقت طبیعت و خاصیت این بر
(برگ نیل) گذشت نسبت معنی ہفتم ہمین قدر بس است کہ یکی از مشتقات بشکولیدن است کہ

می آید شامل برہمہ معانیش برسبیل امر مخفی مباد کہ (ب) اسم مصدر بشکولیدن است بزیادت یای مصدری در آخر الف وشامل برہمہ معانی مصدری کہ صاحب ہفت خوب صراحتی کردہ است کہ نقلش بالا گذشت ونسبت معنی چہارم این عرض می شود کہ اگر باعتماد صاحب دستور این را تسلیم کنیم باید کہ عوض شور۔ شورش گوئیم وشور را معنی ہشتم الف قرار دہیم کہ در معنی مصدر بشکولیدن کہ می آید این را دخل وتعلق است وانچہ صاحب مؤید برای تائید فضلا صراحت معنی دوم وسوم (ب) کردہ است حسن لیاقت اوست کہ فضلا را کودک نادان خیال می کند تا پای مناطب ووحدت را نشان می دہد وای بر موضوعش حیف است تالیف خود را مؤید الجہلا چرا نام ننہاد کہ فضلا محتاج اینقسم تائید شرمناکش نبودہ اند **(اردو)** الف (۱) قوی ہیکل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ قوی جثہ۔ زور آور (۲) جفاکش کہہ سکتے ہیں۔ محنتی محنت کے ساتھ کام کرنے والا۔ (۳) پھرتیلا۔ بقول آصفیہ۔ چست۔ تیز۔ ہوشیار۔ جلدی سے کام کرنے والا۔ چالاک (۴) حریص۔ دیکھو ازغندہ۔ (۵) ہوشیار (۶) وسمہ بقول آصفیہ نیل کے پتے جن سے خضاب کیا جاتا ہے (دیکھو برگ نیل) (۷) بشکولیدن کا امر حاضر (۸) شور بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ غل غپاڑا آشوب فتنہ (ب) (۱) قوی ہیکلی مؤنث۔ جفاکشی مؤنث۔ پھرتیلا پن مذکر۔ حرص مؤنث۔ ہوشیاری چستی۔ مؤنث (۲) بشکلیدن کا واحد امر حاضر (۳) ایک بشکول (۴) شورش۔ بقول آصفیہ کھلبلی۔ ابتری۔ پریشانی۔ مؤنث۔

بشکولیدن

بقول سروری بفتح با و دال مہملہ وسکون شین معجمہ وضم کاف وکسر لام (۱) جلدی نمودن و (۲) در کار حریص بودن صاحب برہان بذکر ہر دو معنی گوید کہ بکسر اول ہم درست

باشد - صاحب غیاث بر چالاکی نمودن قانع
که متعلق بمعنی اوّل است و حوالهٔ برهان می دہد
ونمی دانیم که چرا معنی دوم را می گذارد که ذکرش
در برهان موجود است - صاحب بحری فرماید
که بهر دو معنی بالا کامل التصریف و مضارع
این بشکولد و صاحب نوادر گوید که مرادف
شکولیدن و وشکوریدن و (وشکریدن)
و (وشکردیدن) و (وشکولیدن) بمعنی چابکی
نمودن در کارها. صاحب موارد هم. بالشش و
(وشکلیدن) را هم مرادف این گفته و
نقل قول برهان هم کرده و بشکول را حاصل
بالمصدر این آورده و در نسخهٔ مؤیّد
(مطبوعه مطبع نولکشور) بمعنی رخنه انداختن
است معلوم می شود که مصحّحان مطبع - رخنه
در معنی انداخته اند و معنی بشکلیدن را بر بشکو
لیدن نقل کرده اند و در دیگر نسخ قلمی ذکر
معنی اوّل است و بس. مؤلّف عرض کند
که ما صراحت ماخذ این بر لغت بشکول کرده ایم
و اسم این مصدر همان بشکول است و
این مزید علیه شکولیدن که می آید بزیادت
موحّده و (وشکولیدن) هم مبدّل این که
موحّدهٔ اوّل بدل شد به وا و چنانکه آب
و آو و (وشکوریدن) مبدّلش به تبدیل
لام به رای مهمله چنانکه الوند و اروند و
(وشکلیدن) و (وشکریدن) مخفّفش که وا و
حذف شد چنانکه مغول و مغل و وشکردیدن
بزیادت دال مزید علیه آن چنانکه پیرهن
و پیرهند و ناردن و ناروند و صراحت
کافی حقیقت هر یکی بجایش کنیم - مخفی مباد که
قیاس متقاضی آنست که به همه معانی مصدری
بشکول این را گیریم که بجایش مذکور شد
ولیکن تصرّف زبان پیش نیست که استعمال
این بهمین دو معنی یافته شد و بر شکولیدن
که اصل همین مزید علیه است معنی شورانیدن

ہم می آید کہ ذکرش برشکول گذشت و درینجا ترک (اردو) (۱) کام جلد کرنا چستی اور چالاکی کرنا (۲) حریص ہونا۔ حرص کرنا

بشکوہ بقول سروری۔ بوزن بہبود بمعنی صاحب حشمت وہیبت (استاد لبیبی ع) ز لبس بود بشکوہ وبافرهی ؛ جهان دیدا ورا خورای شهی ؛ صاحبان برہان وجامع ہم ذکر این کردہ اند صاحب ناصری گوید کہ از قبیل بخرد کہ اصلش باخرد بود پس اصل این (باشکوہ) است **مولف** عرض کند کہ بہتر ازان است کہ موحدہ را بمعنی معیت گیریم وتصرف محاورہ در اعراب دانیم کہ حرکت شین را ساکن کردہ اند (اردو) صاحب شکوہ وحشمت۔

بشگ بقول سروری بروزن رشک (۱) شبنم و (۲) برق و (۳) خمرہ وبالضم (۴) بمعنی جعد وزلف و (۵) غمزہ وعشوہ **مولف** عرض کند کہ این همان است کہ بکاف عربی در آخر گذشت وبہ تحقیق ما ہم کاف عربی متحقق وصراحت ماخذ ہم درانجا کردہ ایم وہمہ معانی بالا ہم درانجا مذکور الا معنی سوم کہ صاحب برہان خمرہ را بالضم بمعنی خم کوچک وخمچہ آوردہ وصاحب منتخب در عربی زبان ظرفی را گفتہ کہ دران خمیر وغیر آن کنند اگر باعتماد صاحب سروری کہ از اہل زبانست این را بمعنی خمرہ گیریم اسم جامد باشد ومخفف بشتنگ وبہدلش کہ کاف عربی بفارسی بدل شد چنانکہ کند وگند (اردو) (۱) و (۲) دیکھو بشک کے دوسرے اور چوتھے معنے (۳) دیکھو بشنگ (۴) دیکھو بشک کے تیسرے معنے (۵) دیکھو بشک کے پہلے معنے۔

بشگرد بقول برہان بکسر اول وفتح کاف فارسی بروزن بہ مرد (۱) شکار (۲) شکارگاہ (۳) شکاری را گویند وفرماید کہ بحذف دال ہم آمدہ صاحبان انند وہفت ہم ہمزبانش **مولف** عرض کند کہ تسامح وبی خبری ہر سہ محققین از ماخذ است واین ہمان لغت است کہ بکاف عربی

گذشت وصراحت ماخذکہ ہم درانجا کردہ ایم تردید کاف فارسی می کند و محققین اہل زبان کہ درانجا باکاف عربی ذکر این کردہ اند معتبر تراز این ہر سہ (اردو) دیکھو بشکرد۔

بشگفتہ (الف) صاحب شمس نسبت (الف) گوید کہ بالفتح یعنی (۱) کشادہ و (۲) افراختہ و

بشگفد (ب) بکسر یکم وضم سوم کشادہ و پہن کردہ و (ج) بالکسر ہمان اشگوفہ (افرنگ سامی)

بشگوفہ (ج) صاحب ~~(ب)~~ ~~~~ ۵) بہنگام اشگوفۂ گلستان تو برون بر دلشکر بزاہلستان تو (صاحب انند تبرک (الف وب) ذکر (ج) کردہ و بمعنی (۱) شگوفہ و (۲) قی آوردہ **مؤلّف** عرض کند کہ الف ہم بالکسر و ماضی مطلق مصدر بشگفتن بزیادت ہای ہوّز در آخر کہ افادہ معنی مفعولی کند بمعنی کشادہ وگل شدہ واصلا بمعنی افراختہ نیامدہ و (ب) بکسر موحّدہ وضمّ کاف فارسی وفتح موحدہ مضارع بشگفتن واصلا بمعنی کشادہ وپہن کردہ نیست بی خبری محقّق از قواعد فارسی است پس معنی (ب) کشادہ شود وگل شود و ج ہمان کہ ذکرش بر (بشکوفہ) کردہ ایم کہ بکاف عربی گذشت مزید علیہ شگوفہ بزیادت موحّدہ در اوّلش ومرادف اشگوفہ (اردو) الف (۱) کھلا ہوا۔ پھولا ہوا (ب) کھلے۔ پھولے (ج) شگوفہ۔ دیکھو اشگفتہ۔

بشگیر بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) رومال ودست مال راگویند صاحب سوار السبیل این رابہا دورۂ حال عرب معرّب نوشتہ گوید کہ (۲) اصل این پیشگیر بہ بای فارسی وتحتانی چہارم است چادری رانام است کہ دراز باشد وبوقت خوردن طعام بجانب پیشین برزانو ہاکشند تالباس از شوربا وغیرہ محفوظ ومصئون ماند **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس است استعمال این معرّب درفارسی زبان بنظر نیامدہ وقول محققین ہند نژاد بدون سند

استعمال تسلیم نه کنیم که معاصرین عجم و محققین صاحب زبان ازین ساکت اند و حقیقت پشنگیر بجایش مذکور شود اگر استعمال این ... به مبدل و مخفف پشنگیر دانیم که بای فارسی بدل شد به موحده چنانکه تپ و تب و تحتانی حذف ... (اردو) (۱) رومال - بقول آصفیه - فارسی اسم مذکر - منه پونچھنے کا کپڑا - تولیا - بینی پاک - دست مال - دست پاک (۲) وه رومال یا تولیا جو کھانے کے وقت حفاظت لباس کے لئے زانو پر ڈالتے ہیں - مذکر -

(الف) **بشل** بقول سروری بحواله نسخه و فائی بشین معجمه بوزن عمل (۱) بمعنی بچسپ و درآویز (شمس فخری ﮯ) گر ترا باید که بگذری زسها ؛ دست خود در کاب شاه بشل ؛ و فرماید که نشل بنون هم بنظر رسیده و گوید که (۲) بمعنی دو چیز هم که برهم گیرند صاحب برهان فرماید که بمعنی گرفت و گیر یعنی دو چیزے که بریکدگر چسپند و درهم آویزند و بذکر معنی اوّل گوید که امر است از بدر آویختن و چسپیدن و بذکر..........

(ب) **بشلد** فرماید که یعنی بچسپد صاحب سروری هم ذکر این کرده (ناصر خسرو ﮯ) آتش بیشک بیانت در بشلد ؛ چون تو بچیز حرام دربشلی ؛ صاحب ناصری نسبت (الف) همزبان برهان و بذیل آن ذکر (ب) هم کرده خان آرزو ازین لغت گریز کرد و در ردیف نون نشل را نوشته می گوید که بفتحتین دو چیز برهم دوختن و چسپاندن و فرماید که برقیاس نشلیدن و نشلیده و گوید که در سروری بجای نون موحده آورده و خیال خود ظاهر می کند که همین صحیح است و فرماید که قوسی هم بجای موحده آورده و بالآخر اعتراض کند بر صاحب برهان که به همین معنی نشبل به نون اوّل و بای سوم نیز آورده خطا در خطاست و نسبت معنی بشل می طرازد که یعنی درآویز و درآویزنده

و درآویختن است و بر ینقیاس جمیع باب (انتهی قوله) **مؤلف** عرض کند که این چه آئین تحقیق است که لغتی را از مقام حقیقیش ترک کردن و بجای مابعدش ذکرش کردن جز این نیست که حقیقت جویان را بغلط اندازد می پرسیم از وکه هرگاه درردیف نون نشل را به موحده صحیح میدانی پس نشل را به نون چه میدانی طرز بیانت جز این نیست که نشل غلط است انچه صاحب برهان نشبل را به نون و با مرادف این گفته که آنرا خطا درخطا میدانی نسبت آن عرض کنیم که خطای تست که حقیقت را دریافتن نمی توانی و از این اعتراض بی محل تو ما برخوردیم و به حقیقت رسیدیم که اصل نشل و منشل (هر دو) نشبل است به نون اول و موحدهٔ سوم که فارسیان این اسم جامد را وضع کردند از لغت عرب نشب که بقول منتخب بمعنی درآویختن از چیزے است و معنی اسمی این آویزش و درآویختگی ـ فارسیان بزیادت لام درآخرش مفرس کردند و به همین معنی استعمالش نمودند ولیکن محققین بالا در عرض معنی از احتیاط کار نگرفتند چنانکه صاحب برهان معنی (الف) را گرفت و گیر نوشت و انچه نسبت معنی می فرمائی که بمعنی درآویز است خبری دهیم بتو که این معنی امر حاضر بشلیدن است که قابل ذکر نبود و انچه بمعنی درآویزنده می گوئی خطائے تست که این معنی بدون ترکیب امر حاضر با اسمی از مجرد امر حاضر حاصل نمی شود و انچه بمعنی درآویختن میدانی غلط است که لفظ آویزش برای عرض اسمی در فارسی زبان موجود است و بشل اصلا بمعنی درآویختن نیست بلکه بشلیدن بمعنی درآویختن می آید بالجمله نشل که درردیف نون می آید مخفف نشبل است که تعریفش بصراحت مانندش بالا گذشت و بشل به موحده مبدلش که نون به موحده بدل شد چنانکه نرسک و برسک و این اسم مصدر بشلیدن است و نشل اسم مصدر نشلیدن که هر دو معنی مرادف یکدیگر

است پس حقیقت معنی دوم ہمین قدر باشد کہ اسم مصدر و حاصل بالمصدر بشلیدن ہر دو آمدہ یعنی
آویزش وانچہ صاحب برہان ذکر معنی اوّل آنرا امر حاضر بدر آویختن وچسپیدن گفتہ خطای
اوست کہ امر حاضر بشلیدن باشد بجائیکہ موضوع مالفظ است و از معنی کار گرفتن صحیح نباشد و
(ب) مضارع ہمان بشلیدن کہ می آید (اردو) الف (۱) دیکھو بشلیدن یہ اس کا امر حاضر
ہے (۲) آویزش - دیکھو آویزش (ب) مضارع ہے مصدر بشلیدن کا۔ اسکے تمام معنوں پر شامل

بشانشکہ بقول برہان بکسر اوّل وثانی وفتح شین نقطہ دار وکاف بلغت یونانی ہہنیست
سرخ رنگ از انگشت دست گندہ ترکہ ہم بیونانی جنطیانا گویندش بول وحیض راند صاحب
محیط ذکر این کردہ گوید کہ اسم رومی جنطیاناست و بقول بعض اندلسی و بر جنطیانا فرماید کہ
بکسر جیم وکسر طاء مہملہ اسم یونانی شنبلی رومی است واہل روم اسیلسیقان واہل مغرب بشانشکہ
وقنطار الحیہ وبسریانی قیسانا ردین وبفارسی کوشاد وبعربی دواء الحیہ وکف الارنب
وکف الذئب وبانگلیسی جنشین روٹ وہندی پکھان بید نامند وفرماید کہ پکھان بید شاید
جنطیانای ہندی باشد و وجہ تسمیہ این ہمین کہ اوّل کسی کہ این را یافتہ جنطین پادشاہ روم
بود گرم وخشک در اوّل سوم وگویند گرم در سوم وخشک در دوم۔ قوت آن سہ سال باقی ماند
مفتح ودران قبض اندک وبیخ آن در تقطیع وتلطیف وجلا بالغ ومحلّل ومنقّی ومسکّن اوجاع
ومنافع بسیار دارد۔ صاحب برہان بر کوشاد فارسی گوید کہ بروزن فولاد گیاہے است خوش
رنگ کہ آنرا جنطیانا گویند تریاق جمیع زہرہاست **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان باوجودی
کہ اسم این در فارسی زبان موجود ہمین لغت یونانی یا رومی را اکثر استعمال کنند ازینجاست کہ

صاحب برہان این را جا دادہ است (اردو) پٹھان بید۔ مذکر۔

بشلنگ بقول سروری بشین معجمہ ولام بوزن نیرنگ (۱) قلعہ ایست در ہند (حکیم عنصری ؎)
بکوہ وسادہ ز تو مرگ بر نخواہد گشت ٭ ہمی درآید در روی تو از آن آژنگ ٭ اگر بخواہی بر دشت سادہ
شو بنشین ٭ دگر بخواہی در شو بقلعۂ بشلنگ ٭ (استاد فرخی ؎) آنکہ زیر سم اسپان سپہ خورد
بسود ٭ بزمانی در و دیوار حصار بشلنگ ٭ صاحبان برہان و ناصری ہم ذکر این کردہ اند و
آخر الذکر صراحت مزید کند کہ بر کوہی بلند واقع بودہ و سلطان محمود آنرا فتح نمودہ و بحوالۂ جہانگیری
گوید کہ بای اول مضموم و بثانی زدہ (۲) بمعنی ناقص و معیوب و ہرزہ و بی معنی است **مؤلف**
عرض کند کہ آغا ہرچہ صاحب جہانگیری نوشتہ است پشتلنگ است بہ بای فارسی و تای فوقانی سوم و
سندش از حکیم سوزنی کہ نقلش دریجا ہم کردہ پشتلنگ ظاہر است نہ بشلنگ وہو ہذا (ع) نمرود
پشہ خوردہ و فرعون پشتلنگ ٭ پس اگر درین مصرع پشتلنگ را بشلنگ خواندہ باشی خطای نیست
کہ وزن شعر اجازت آن نمی دہد و در آخر بحث میفرمائی کہ بنا برین شعر لغت دیگر است و بایستی
کہ بیش ازین نوشتہ شود ما می گوئیم کہ غور نمی کنی کہ بہ بای فارسی است پس باید کہ پس ازین
بجایش نوشتہ شود نہ بیش ازین و خود تو در ردیف بای فارسی ذکر آن کردہ و ہمدر انجا میفرمائی
کہ پشتلنگ بمعنی ناقص و معیوب بہ حذف فوقانی ہم آمدہ یعنی پشلنگ پس ضرورت تداخلش
بالغت زیر بحث چہ بود و عجب از تو کہ در ردیف بای فارسی پشلنگ را بہ بای فارسی بمعنی
ہمین قلعہ گفتۂ وہمین سند (استاد فرخی) را درانجا نقل کردہ کہ بالا مذکور شد بید العجب کہ این
چہ آئین تحقیق است بیچارہ فرخی بدست اختیار تست کہ در کلام واحدش دریجا نقل بشلنگ

بہ موحّدہ می کنی و در انجا ببای فارسی نمی دانیم کہ این چہ پریشان بیانیست کہ در ینجا ذیل پشلنگ پشتلنگ را داخل کردی و در انجا بہ تحت پشتلنگ ۔ پشلنگ را بمعنی قلعہ جا دادی حق آنست کہ پشلنگ بہ بای فارسی اصل است بمعنی قلعہ کہ ذکرش بالا گذشت وصراحت ماخذش ہم در انجا کنیم و فارسیان بر سبیل تبدیل آنرا بہ موحّدہ ہم خواندہ اند چنانکہ تپ وتب واسپ واسب برخلاف آن پشتلنگ بمعنی ناقص ومعیوب بہ بای فارسی است کہ بجایش می آید و مخفّفش پشلنگ ہم کہ ہم در انجا بجایش مذکور شود و مبدّلش بمعنی ناقص ومعیوب ببای عربی نیامدہ محقّق اہل زبان بی وجہ و بی محل ذکرش با این لغت کرد در حقیقت جریان را پریشان ذہن موٴلف ازینجاست کہ ما صراحت کامل را ہم در ینجا پسندیدیم الحاصل معنی دوم در ینجا ہیچ است و ہیچ بنیادی ندارد (اردو) پشلنگ ایک قلعہ کا نام ہے جسکو سلطان محمود نے ہندوستان میں فتح کیا تھا جس کی کامل تعریف اور تاریخی کیفیّت معلوم نہ ہوسکی کہ وہ کس مقام پر واقع ہے۔ فارسیوں نے اسکو بای عربی سے بھی استعمال کیا ہے۔ مذکّر۔

بشلوارریدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (بر پاچہ ریدن) کہ گذشت **موٴلّف** عرض کند کہ محقّقین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند وشک نیست کہ موافق قیاس است و ما حقیقت این بر (بر پاچہ ریدن) نوشتہ ایم حیف است کہ سند استعمال پیش نشد ما این را با وجود مطابقت قیاس مرادف (بر پاچہ ریدن) درہمان وقت تسلیم کنیم کہ سند استعمال پیش شود۔ صاحب بحر استاد فارسی زبان ما و واجب التعظیم است ولیکن در تحقیق این لغت مجرّد قولش را بدون سند استعمال معتبر ندانیم کہ محقّقین زباندان و اہل زبان

وعاصرین عجم ازین مصدر اصطلاحی سکوت ورزیده اند وعوض این	(بر باچه ریدن) استعمال می کنند (اردو) دیکھو بر باچه ریدن

(الف) **بشلی** بقول سروری بشین معجمه بروزن وغلی یعنی بچسپی ودرآویزی (ناصرخسرو ۵)

«هیچ نیابی فراز وپند وقران ۔ بر غزل ومی بطبع در بشلی» صاحب برهان هم بانش خیر گذشت که صاحب ناصری ذکر این با بشلیدن کرد ودانست که واحد امر حاضر بشلیدن است با یای خطاب از بشل که امر است و ....

(ب) **بشلیدن** مصدریست بقول برهان وناصری بروزن چسپیدن بمعنی (۱) درآویختن صاحب جامع بذکر معنی اوّل گوید که (۲) گرفت وگیر کردن هم صاحب سروری فرماید که بمعنی (۳) دوسانیدن وبرچسپانیدن (استاد آغاجی ۵) «در گل غربت بپا بشلیدنم ۔ نیست ممکن روی یاران دیدنم» صاحب موارد نسبت معنی اوّل گوید که (۴) چنگ زدن هم وذکر معنی اوّل هم کرده چسپیدن رامعنی جداگانه قرار می دهد بحالیکه داخل معنی اوّل است وفرماید که (۵) بمعنی فرورفتن در چیزی وبند شدن وبسند اینمعنی نقل همان کلام آغاجی کند که بالا مذکور شد بهار در نوادر بذکر معنی اوّل وپنجم فرماید که بنشلیدن بزیادت نون هم آمده وظاهرا تصحیف این است صاحب بحر بر معنی اوّل پیچیدن را اضافه کند و (۶) معنی خوابیدن را بیفزاید وفرماید که کامل التّصریف ومضارع این بشلد **مؤلّف** عرض کند که اسم این مصدر همان بشل که گذشت واشارهٔ این هم در انجا کرده ایم۔ فارسیان بقاعدهٔ خود یای معروف وعلامت مصدر دن را با بشل مرکّب کرده مصدری وضع کردند که قیاسی است وباصول شان جعلی وباصول ما اصلی است که تعریف هر دو بر لغت اسم مصدر گذشت بالجمله معنی اوّل حقیقی است ومعنی دوم غیر از اوّل نباشد که طرز بیان صاحب جامع

معنی دیگر قائم کرد قیاس ما ہمین قدر است کہ محقق اہل زبان از گرفت و گیر (در آویزش) خیال کردہ و محاورۂ زبان درہر دو فرق دارد فتامل واگر باعتبار محقق اہل زبان معنی دوم را جدا داریم چنانکہ عمل کردہ ایم جز این نیست کہ مجاز معنی اوّل باشد و معنی سوم بیان کردہ کہ سروری تعجب خیز است آغا خیال نکرد کہ از سند آغاجی ....

بشلیدن بپا مصدر مرکب پیدا می شود کہ معنی لفظی این در آویختن بو سطۂ پای و (ج) بشلیدن در ینجا ہم بمعنی اوّل است و این مرکب کنایہ ایست از پا بگل شدن خصوصاً بقرینۂ کہ در مصرع اوّل ذکر گل آمدہ آغاجی گوید کہ در گل غربت بشلیدن من بہ پا یعنی پا بگل غربت شدم مشاہدۂ روی یاران را خارج از امکان کرد پس آنکہ معنی سوم باستناد ہمین یک شعر قائم کرد سکندری خورد و نمیدانیم کہ معنی متعدی چسان ازین شعر پیدا فرمود۔ عجب است از محقق اہل زبان کہ در تحقیق لغات زبان خود از غور کار نگرفت حالا عرض می شود نسبت معنی چہارم کہ چنگ زدن است۔ اصلا ہمینمعنی را در کلام فارسیان نیافتیم و مجرد قول ہند نژادی بدون سند استعمال اعتماد را نشاید و معنی پنجم بیان کردۂ موارد ہم نتیجہ بی غوری اوست کہ بسند ہمان شعر آغاجی معنی فرو رفتن در چیز بتی و بند شدن قائم کردہ و بر لفظ (بپا) خیال نکرد اگر (بشلیدن در گل) می بود البتہ معنی مذکور پیدا می شد حیف است کہ صاحب موارد حل معنی شعر نکرد و بخیال سطحی کار گرفت و معنی ششم را ہم تسلیم نکنیم کہ استاد ما (صاحب بحر) بدون سند استعمال ذکرش کردہ و ما استعمال این بدینمعنی در کلام فارسی ندیدیم۔ استاد ما در کلام فارسیان دیدہ باشد تا از کلکش چکیدہ مگر بشنا تلمیذ حقیرش نرسیدہ و معاصرین عجم قیاس تلمیذش را پسندیدہ اند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

(اردو) (الف) بشلیدن کے امر حاضر کا واحد۔ (ب) (۱) لپٹ جانا (۲) گرفت و گیر کرنا۔ پکڑنا۔ پھانسنا (۳) لپٹانا۔ (۴) پنجہ مارنا (۵) پھنس جانا (۶) سو جانا۔ (ج) پھنس جانا۔ کیچڑ وغیرہ میں۔

بشم بقول سروری بروزن چشم سفیدی را گویند که بامداد بر سبزه نشیند مانند شبنم استاد فرلادی (۵) چون مور سبز بود کهن موی من همه ۞ دردا که برنشست بران موی سبز بشم ۞ صاحب جهانگیری فرماید که شبنم ریزه که سحرگاهان بر سبزه زار نشیند و سپید نماید صاحب رشیدی گوید که همان بشک است که گذشت۔ صاحبان برهان و ناصری و جامع و سراج هم ذکر این کرده اند

مؤلف عرض کند که این مبدل بژم است که بجایش گذشت و صراحت ماخذش همدرانجا کرده ایم زای فارسی بدل شد به شین معجمه چنانکه باژگونه و باشگونه دیگر هیچ (اردو) دیکھو بژم۔

(۲) بشم۔ بقول سروری بروزن چشم قماشی است سیاه که در عربستان پوشیدن آن متعارف

مؤلف عرض کند که عجبی نیست که اصل این پشم به بای فارسی باشد و تعریبش به موحده که بر زبان فارسیان هم مستعمل شد و جا دارد که این قماش را از پشم ساخته باشند و موسوم شد به پشم و باشد که تعریب نباشد و فارسیان بای فارسی را بموحده بدل کرده باشند چنانکه تپ و تب (اردو) بشم ایک کپڑے کا نام ہے سیاہ رنگ کا جو عربستان میں زیر استعمال ہے کچھ عجب نہیں کہ پشمی ہو اسکی حقیقت مزید معلوم نہ ہوسکی۔ مذکر۔

(۳) بشم۔ بروزن چشم بقول سروری نام موضعی است درمیان ری و طبرستان که بغایت سرد سیر است۔ صاحبان رشیدی و برهان و ناصری و جامع و سراج و جهانگیری هم ذکر این کرده اند

مؤلف عرض کند که عجبی نیست که فارسیان نظر بر سردسیری این موضع بدین اسم موسومش

گردد باشند پس برسبیل مجاز متعلق به معنی اوّل باشد (اردو) ایک موضع کا نام بشم ہے جو رے اور
طبرستان کے درمیان واقع ہے۔ مذکر

(۴) بشم۔ بقول سروری بحوالۂ جہانگیری بفتح شین ملول صاحبان جہانگیری و برہان و رشیدی
و ناصری و جامع ہم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج می فرماید که لغت عرب است بمعنی ملول شدن
مؤلف عرض کند که چنان است بلکه صاحب منتخب گوید بفتحتین در عربی زبان بمعنی ستوه
آمدن از چیزی است یعنی عاجز آمدن پس خیال ما برخلاف خان آرزو ست که این را مصدر نمی
دانیم بمعنی فوق الذکر این وجه با معنی ستوه تعلق دارد و قول سروری و ناصری و جامع که از اہل
زبانند معتبر تر از دوست (اردو) ملول بقول آصفیه عربی۔ رنجیده۔ غمگین۔ اداس۔ اندوہگین۔

(۵) بشم۔ بقول سروری بحوالۂ جہانگیری بفتح شین معجمه بمعنی ناگوار صاحبان جہانگیری و برہان
و ناصری و جامع ہم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج فرماید که لغت عرب است بمعنی ناگوار شدن
مؤلف عرض کند که بقول منتخب در عربی زبان بمعنی ناگوار شدن طعام است پس استعمال
فارسیان بمعنی مطلق حاصل بالمصدر که ناگواری است برسبیل تفریس میتوان گرفت و قول محققین
اہل زبان، اعتماد را شاید (اردو) ناگوار بقول آصفیه اجیرن۔ خلاف طبع۔ مکروه۔ ناپسند خاطر
(زکی سه) مرگ تری ناگوار زیست تری تجھ پہ بار ہو تیرے لئے زکی دوست دعا کیا کریں تو۔

(۶) بشم۔ بقول جہانگیری با اوّل مفتوح و بثانی زده ملحد و بی دین را نامند حکیم سوزنی گوید
بشمے که به رسول خدا افترا کند بود با آل او ندیم سگالے مر اکند بود صاحبان رشیدی و ناصری و جامع
و سراج ہم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که مجاز معنی پنجم باشد که ملحدی و بی دینی ناگوار

خاطر دیندار انست (اردو) ملحد دیکھو (بد دین)۔

بشماق بقول برہان در ملحقات پای افزار صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ این را بدینمعنی لغت فارسی زبان گفته **مؤلف** عرض کند که در پیروی ملحقات برہان سکندری خورده بشمق بمعنی نعل لغت ترکی است و باشماق هم که صاحب کنز ذکر هر دو کرده وصاحب لغات ترکی بشمق را آورده باقی حال فارسیان بتصرف خفیف بطور تفریس استعمال این کرده باشند و تصرف چنین نباشد که در رسم الخط تبدیل کنند (اردو) دیکھو افزار پا۔

بشمخ بقول ملحقات برہان بروزن برزخ (۱) نام دعائی است صاحب هفت بمعنی مطلق دعا گوید و صاحب انند می فرماید که لغت فارسی است بفتح اوّل و ثالث نام دعائی بزبان سریانی انجیل و توریت و عام آنست که (۲) بمعنی بزرگوار است و بکسر اوّل با تنوین مکسوره حرف چهارم (۳) بمعنی ای پروردگار صاحب انند نقل عبارت (مؤیّد الفضلا) مطبوعه مطبع نولکشور برداشته وصاحب مؤیّد این را ذیل لغات فرس نگاشته ولیکن در دیگر نسخ قلمی مؤیّد ذکر معنی اوّل است و بس بخیال **مؤلف** که تصدیقش ز دشتان معاصر می کنند لغت سریانیست بمعنی سوم که در آغاز بر یک دعا می گویند و فارسی زبان نیست ازینجاست که محققین اهل زبان یعنی جامع و ناصری و سروری این را ترک کرده اند (اردو) (۱) انجیل و توریت کی دعا کا نام ہے جو سریانی زبان میں ہے اور مطلق دعا کو بھی کہتے ہیں (۲) بزرگوار (۳) اے پروردگار۔

بشمشیر درآمدن مصدر اصطلاحی بقول بحر بمعنی کشته شدن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است معاصرین عجم اگرچه بر زبان ندارند ولیکن غلط نمی دانند از قبیل (بقلم درآمدن) که بمعنی

نوشته شدن مستعمل است (اردو) قتل ہونا۔ مارا جانا۔ تہ تیغ ہونا۔

بشمه بقول سروری بحوالۂ شرفنامہ بوزن چشمه پوست خام که آنرا سرم نیز گویند صاحب جہانگیری فرماید که با اوّل مفتوح بثانی زده (۱) پوستے که دباغت نکرده باشند و (۲) دانه که بر ہیئات عدس سیاه رنگ و براق باشد و در دواہای چشم بکار برند و آنرا چشمک و چاکسو ہم نام است صاحب برہان بذکر ہر دو معانی بالا فرماید که بعض این را لغت عرب گویند صاحبان جامع و سراج ہم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که بر بشبه صراحت کافی با بیان ماخذ کرده ایم که این اصل است و بشبه که گذشت مبدّل این (اردو) دیکھو بشبه کے دوسرے اور تیسرے معنے۔

بشن بقول سروری بروزن جشن (۱) بدن را گویند (انوری ۵) وه که برخی زہای تا سر او کز بشن و بالای چون صنوبر او ؛ صاحب جہانگیری باستناد ہمین شعر انوری بمعنی (۲) قد و بالا گوید صاحب برہان بفتح اوّل و ثانی بذکر ہر دو معنی بالا می فرماید که (۳) سر بدن و اطراف ہر چیز را ہم گویند صاحب ناصری گوید که بمعنی قد و بالا و اندام و بدن آدمی و فرماید که بمعنی بر و سینه اصح است که از شیرازیان مکرر شنیده شد که در مقام برہنگی و گرسنگی گفته اند که نه بشنم پوشیده و نه شکمم سیر است۔ صاحب فدائی که از علمای معاصرین عجم بود می فرماید که بالا و تن و اندام مردم تا جائیکه جامه پوشیده می شود و بشن و بر ہمه اندام است۔ خان آرزو در سراج بذکر معانی بالا گوید که از (بشن و بالا) که داخل سند است موی کاکل مراد است پس بدون نون باشد و به بای فارسی بود **مؤلف** عرض کند که سبحان الله از پارسی زبان ذوق خوشی داری و سخن سنجی شہرتی از اینجاست که (بشن و بالای) را که در سند واقع است بمعنی موی کاکل گرفته و معنی شعر را خوب فہمیده۔ در لغت فارسی زبان

در برابر سروری و ناصری و فدائی (صاحبان زبان) بحذف نون خوب اصلاحی کرده آرسے"۔ این کار راز تو
آید و مردان چنین کنند" **مؤلف** حقیر نہ بر مجرد اعتبار محققین اہل زبان این را بمعنی اوّل و دوم تسلیم
می کند بلکه در معنی شعر انوری ہم بَشن و بالا را به تمثیل صنوبر مطابق می داند و نون را حذف نمی کند که اینقسم
پیراستگی کار محققین نیست و بای فارسی را ہم درین لغت جا نمی دہد که این قسم تصرف از موضوع ما خارج
است ۔ اعلم یا ایہا المحقق که بزَن به زاے فارسی گل سیاه را نام است فارسیان به تبدیل زای فارسی
با شین معجمه چنانکه بازگونه و باشگونه بَشن کردند و اسم جامد قرار دادند برای جسم خاکی که معنی اوّل است و معنی
دوم مجاز آن و حقیقت معنی سوم جزین نباشد که صاحب برہان تعریف خوشنی نکرد از سر تا پا ہمه بدن و
اعضا را بَشن گویند و این داخل معنی اوّل است و معنی سوم را بر مجرد قول برہان بدون سند استعمال
تسلیم نه کنیم و اگر پیش شود آنرا ہم مجاز معنی اوّل دانیم وای بر ناصری که صاحب زبانست و این را
مخصوص کند با بر و سینه و سندی که از مقوله گدایان پیش می کند در معنی آن تن بهتر از بر و سینه می نماید
(فتاملوا یا ایها الناظرون) **(اردو)** (۱) بدن مذکر (۲) قد مذکر (۳) ہر چیز ہیکل۔ مؤنث۔

بشنپد بقول غیاث بکسر اوّل و فتح شین معجمه و سکون نون و فتح بای پارسی نوعی از سرود ہندی است
مثل (دہرپد) و صاحب انند ہمنوای اوست و این قدر اضافه برو کند و اجمال صاحب غیاث را
بصراحت می فرماید که لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند که ہمین است (ایجاد بنده اگرچه گنده)
و ہمین است حق تحقیق که حقیقت جویان را در غلط می اندازد۔ ہمانا این لغت سنسکرت است بقول
ساطع ترانه که برای وشنو می سرایند۔ بَشن بلغت سنسکرت خدائی را نام است که خود را بصورت نگہبان
جلوه گر کرده و پد بمعنی حال و شان و جاه و منزلت و سرود پس آہنگی را که به حمد خدا می سرایند آن را برہمنان

بشنپد گویند و فارسیان استعمال این نکرده اند و محققین اہل زبان این را نیاورده (اردو) بشنپد بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ حمد کا گیت۔ بشن کی تعریف کا گیت ایک قسم کا ہندی راگ جیسے دہرپد آپ نے پد کی نسبت فرمایا ہے کہ سنسکرت میں گیت کو کہتے ہیں۔

بشنج بقول سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا بوزن شکنج (۱) تابش روی و بحوالۂ نسخۂ سامی فی الاسامی گوید کہ (۲) خشکی کہ بر روی افتد کہ بعربی کلف خوانندش و فرماید کہ این بصحت اقرب است از قول میرزا صاحب جہانگیری می فرماید کہ طراوت رخسار و آب روست صاحب رشیدی نوشتہ کہ معنی اوّل نقل معنی دوم بحوالۂ سروری کردہ گوید کہ سیاہی روے صاحب برہان معنی دوم را بکسر اوّل گوید و معنی اوّل را بفتحتین صاحب ناصری نقل نگار ہر دو معنی بحوالۂ برہان وگوید کہ در فرہنگ ہا ہمچنین است و (ھکذا) صاحب جامع) و خان آرزو در سراج می طراز د کہ تحقیق آنست کہ بمعنی دوم بکسر و بمعنی اوّل بفتح باشد **مؤلف** عرض کند کہ چرا نباشد کہ این تحقیق حضرتست اگرچہ نقل برہان کردہ و بہ حقیقت پی نبردہ حق آنست کہ شنج اسم جامد فارسی زبان است بالفتح بمعنی شکستگی و ناہمواری و بالضم نوعی از صدف و کلف و در عربی زبان بقول منتخب گنجیدہ روی یعنی سیاہی و سرخی کہ بر روی ظاہر شود پس معنی لفظی بشنج با بای معیت چیزی کہ شنج دارد و کنایہ از روی کلف دار و خشک دار و این در حقیقت مرضی است کہ از حدت سودا بر جلد ظاہر میشود و اکثر بر روی کہ قطع نظر از سرخی سیاہی مائل (۱) ناہمواری جلد و تابشی ہم ازان سر زند از ینجاست کہ صاحب سروری معنی دوم را اصل قرار می دہد و معنی اوّل را مجاز آن و جا دارد کہ برای معنی اوّل از معنی دوم شنج ماخذ گیریم اندرینصورت باید کہ بضم شین خوانیم و بہر دو معنی فتح اوّل و ضم است کہ بای معیت ہمیشہ مفتوح باشد کہ آن در حقیقت مخفف کلمہ باست باقی حالِ فتح و کسرہ اوّل متعلق

بہ محاورہ وزبان است کہ از اہل زبان سروری این را بالکسر گفتہ وصاحبان ناصری وجامع در معنی اول
فتح اول گرفتہ اند واین اختلاف چیزی نیست جز این کہ تصرف لسبہ ... (اردو) (۱) مُنہ کی چھپ ۔ چ
تاب ۔ مؤنث (۲) کلف بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ چہرہ کی چھائیاں و سیاہ دھبے جو خون کی گاڑکی وجہ سے مُنہ پر ہوتے ہیں

بشنجہ بقول جہانگیری (۱) دست افزاری مرجلاہگان را کہ بدان آہار بر تان کشند وبقول
بعض گوید کہ (۲) آہاری باشد کہ بر تان بمالند و آنرا صلب خوانند (نظامی ۵) بشنجہ روی وارزق
چشم و اشقر ... سزاوار خرم گل نی خرم زر ... (ربیع الدہر ۵) تار وپود مراد من نشود ... بافتہ بی بشنجہ
لطفت ... صاحب رشیدی نقل نگارش صاحب برہان گوید کہ بروزن شکنجہ و نسبت معنی اول صراحت
مزید کند کہ آن دستہ گیاہی باشد مانند جاروب برہم بستہ و ذکر معنی دوم ہم کردہ صاحب ناصری
ہمزبانش وبہر دو معنی بکسرتین گفتہ وصاحب جامع بفتح وکسر دوم خان آرزو در سراج می طرازد
کہ بکسرتین و نون است **مؤلف** عرض کند کہ بی صراحت ماخذ این دعوی مجرد را بی دلیل دانیم
حقیقتہ این لغت مرکب است از لغت گذشتہ یعنی بشنج و ہای نسبت یعنی چیزی کہ نسبت دارد با بشنج
بمعنی روش و کنایہ از آشتی وآہاری کہ جلاہگان بر تان می مالند تا سخت شود وجلائی در و پیدا شود چنانچہ
آب روی مردم وطراوت آن پس معنی دوم اصل است و معنی اول مجاز آن کہ آلہ را ہم بہ ہمین نام موسوم
کردند کہ بواسطہ آن آہار بر تان می ریزند محققین بالانسبت آن تعریف خوشی نکردہ اند کہ دستہ گیاہ مانند
جاروب گفتہ معلوم می شود کہ این آلہ را مشابہ بہ جاروب گروہ باشند در این روز ہا از موہای سخت وکلفت
ساز ... بشود وشاید در زمانہ سلف ہمین کار از خس وگیاہ می گرفتہ باشند باجملہ موہای سخت را جمع کردہ
یک سر او ... بر چوب یا عاج مستحکم کنند و آن دستہ را مانند تا ... آن بہم پریشان نہ شود واز طرف دیگر

کارگیرند مثلاً رنگ سازی کنند یا اہار یا روغن بچیزی رسانند کہ تار تار باشد تا بوسیلۂ این موہا در ہر یک
تار اثر آہار یا روغن می رسد و جولاہگان ہم ہمین قسم آلہ درست کنند کہ بواسطۂ آن آہار در تان داخل
می کنند تا ہر رشتۂ تان بواسطہ دستہ موہا اہار گیرد وہمین آلہ را در اردو کونچی و در انگلیسی زبان برش
نامند۔ پس ماخذ متقاضی آنست کہ این را بکسر اوّل وفتح دوم خوانیم و اختلاف اعراب بیان کردۂ
محققین بالا تصرف لب ولہجہ مقامی دانیم۔ مخفی مباد کہ از ہر دو سند بالا کلام نظامی را متعلق بہ لغت
گذشتہ یعنی بشنج دانیم بزیادت ہای نسبت و کلام قریع الدہر را متعلق بہ معنی دوم این فتامل
(اردو) (۱) وہ کونچی (مونث) یا بڑا برش (مذکر) جسکے ذریعہ سے جُلاہے تانے میں اہار لگاتے یا
چھڑکتے ہیں (۲) دیکھو اہار۔

(الف) بشنجیدن (الف) بقول موارد۔
(ب) بشنجیدن بمعنی پاشیدن و ریختن
وفرماید کہ مضارع این بشنجد استاد لبیبی ؎
بشنجر ہمہ نقش انجیدہ اندر بر خاک خونش بشنجیدہ
اندر صاحب نوادر گوید کہ بالکسر وفتح دوم وکسر
جیم تازی است و بہ بای فارسی نیز آمدہ۔ و ہر دو
محقق بالا می فرمایند کہ در مصرع ثانی سند لبیبی
کلمۂ بر بمعنی علی را ناچار بسکون باید خواند و رنہ صورت
اگرچہ سکتہ می شود ولیکن این قسم سکتہ در کلام قدما
بسیار واقع شدہ صاحب ناصری بر ذکر (ب) قانع
و فرماید کہ بالکسر بمعنی پاشیدہ و فرماید کہ بر این قیاس
بشنجد بمعنی بپاشد و بشنج امر است بپاشیدن و (الف)
مصدر است و می طرازد کہ این لغت در دری
مستعمل و اہل تبرستان بسیار استعمال کنند و بحذف
جیم ہم آمدہ کہ مخفف است چنانکہ گویند آب
کاسہ را بشن یعنی بپاش و بریز۔ صاحب انند
نقل نگارش صاحب رشیدی نسبت (ب) می طرازد
کہ بمعنی پاشیدہ شدہ و (بشنجیدہ شد) یعنی پاشیدہ

شد و (بشخیده شود) یعنی پاشیده شود و خان آرزو در
سراج بذکر قول رشیدی گوید که بدون با بمعنی پژمرده
شده و افتاده و لغزیده و درین صورت لازم خواهد
بود نه متعدی بمعنی ازهم پاشیده لیکن اغلب که شخشیده
است بدو شین. **مؤلف** عرض کند که ما چه
می گوئیم و طنبوره چه می سراید. نمیدانیم که خان آرزو
از موضوع خود چرا پای بیرون می نهد و نمیداند
که تحقیق مصدر شخیدن در پیش است و (ب) اسم
مفعول اوست و شخشیدن بدو شین بمعنی لغزیدن
مصدری است جداگانه که بجایش می آید. هیچ
نفهمیدیم که مقصودش از ارشاد (اغلب که شخشیده
است بدو شین) چیست و حاصلش جز این نباشد
که شخیدن یعنی (الف) اصلا مصدری نیست
(اعلم یا اخی) که شخیدن و شخیده بدون موحده
نیامده و معنی لغزیدن را که متعلق بمصدر شخشیدن است
و بدون موحده به دو شین معجمه می آید ازین
مصدر زیر تحقیق هیچ تعلق نیست و آنچه همین مصدر
به بای فارسی می آید مبدل این است به تبدیل جیم
با بای فارسی چنانکه تب و تپ و اسم مصدر این
همان بشخجه که بمعنی آش و افراز جولاهگان گذشت
پس فارسیان های هوز را به تحتانی بدل کردند چنانکه
شاهگان و شایگان و علامت مصدر دن
در آخرش مرکب کرده مصدری وضع کردند که
معنی لفظی این همان افراز جولاهگان را بکار
بردن که بواسطهٔ آن آش در تان پاشیده می شود
و بمجاز بمعنی پاشیدن مستعمل شد (اگر تحقیق را هوس
است همین قدر بس است) و آنچه این را لازم
قرار می دهی غور بر معنی نکردهٔ و از سند استاد لبیبی
نخوردهٔ و آنچه صاحبان موارد و نوادر در بیان
سکتهٔ مصرع دوم سند لبیبی سخن سرائی کرده اند
نسبت آن عرض می شود که در اکثر کتب لغات مصرع
دومش را چنین یافته ایم و صاحب ناصری هم همین
طور نقل کرده یعنی (ع) بران خاک خونش بشخیده
اند. پس نقل سند به هر دو محققین بالا بحذف الف

ونون بدست آمده باشد بتحریف خطاط بیش نباشد وکمی تلاش حقیقت جویان خنده بریشش که (بران خاک) راکاتبش (برخاک) نوشت و بهر دو بیچارگان را ضرورت سکته لاحق شد که مرضی است مهلک خدا ایشان را بیامرزد۔ بالجمله حالا سکته باقی نماند وانچه صاحب ناصری بشنج را امر بیاشیدن نوشته عرض می‌کنیم باو که حاشا بلکه امر حاضر بشنجیدن است وانچه می‌فرماید که بحذف جیم هم آمده نسبت آن عرضه می‌دهیم "لاوالله" بلکه حذف جیم مخصوص است برای بشنج که سوقیان عجم در اکثر الفاظ حرف آخر حذف کرده میگویند وصاحبان ادب در نوشت وخوانداز اتباع شان بپرهیزند این تخفیف سوقیان است ودیگر هیچ که بشنج را بشن گویند وایشان را ایشا وازین لب ولهجه لازم نمی‌آید که بشنجیدن وبشنجیده وبشنبیدن وبشنبیده هم خوانیم (اردو) چھڑکنا۔

بشند بقول جامع با دوکسره بوزن ترنگات (۱) آلتی مانند کلنگ که بدان دیوار سوراخ کنند و کلنگ و (۲) اسکنه وتیشه نجاری وبنائی را گفته اند **مؤلف** عرض کند که اگرچه همه محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت اند ولیکن باعتماد قول صاحب جامع که صاحب زبان است این را معتبر دانیم واسم جامد فارسی زبان خوانیم معاصرین عجم تصدیق وجود این لغت کنند واین آهنین بیرم مختصری است که نقب زنان بکار می‌برند وبه زبان شان آلهٔ نقب است وتیشه بنائی هم همان است که بنایان هم از همین آله برای سوراخ دیوارها کار گیرند وبمعنی دوم استعمالش بر سبیل مجاز باشد که برمه هم سوراخ کند در چوب چنانکه بشند در دیوار که تعریفش براسکنه کرده ایم پس در تعریف بالا تیشه نجاری متعلق است به اسکنه وتیشه بنائی متعلق به بشند (اردو) (۱) آلهٔ نقب۔ نقب کا آله۔ وه مختصر سا سبّل جسکی ایک جانب تیز نوک ہوتی ہے اور دوسری جانب

پھیلا ہوا سر جسکو نقب زن سینہ پر جماکر دوسری جانب سے دیوار میں سوراخ کرتے ہیں صاحب آصفیہ نے سبّل بھر فرمایا ہے مذکر آلۂ نقب زنی ہماری رائے میں یہ تعریف قابل غور ہے (۲) برمہ دیکھو سکنہ۔

بشنزه بقول جہانگیری با اوّل مضموم ثانی زده و نون مکسور و زای منقوطه مفتوح [illegible]

بشنژه گویند که از نان تنک و خرما سازند (بسحق اطعمه) من بمالم بپای بشنزه روی گویم از دست زخم بریان داد ۶ صاحب ناصری این را به زای فارسی آورده و فرماید که با نان تنک و خرما روغن هم شریک کنند و بیک دیگر بمالند و بخورند و همان کلام بسحق اطعمه را بسند خود آورده که در ان نقل بشنژه به زای فارسی است. صاحب برهان به زای فارسی آورده می فرماید که بر وزن مضمضه هم آمده صاحب رشیدی هم این را به زای هوز آورده فرماید که بشنیزه به تحتانی چهارم هم به همین معنی می آید و صاحب جامع متفق با برهان و خان آرزو در سراج بذکر اقوال محققین بالا فیصله تحقیق بر این کرد که این بحذف تحتانی مخفف بشنیزه است که می آید **مؤلف** عرض کند که اصل لغت یعنی اسم جامد فارسی زبان بشنژه به زای فارسی است که تصدیق این از معاصرین عجم میشود و این مبدل آن که زای فارسی به زای هوز بدل میشود چنانکه ژند و زند و آنچه بزیادت تحتانی می آید مزید علیه این چنانکه بست و بیست که در وسط کلمه یای زاید می آید همین قدر است حقیقت این اسم جامد فارسی قدیم و آنچه به تای فوقانی عوض نون و رای مهمله عوض زای هوز گذشت مبدل نیست و ما همانجا اشاره این کرده ایم خان آرزو که بالعکس این بشنیزه را اصل و این را مخففش داند خلاف حقیقت است و تصدیق دعوی ما از معاصرین [illegible] بشنژه می شود و پشنیزه به زای فارسی با تحتانی نیامده (اردو) ایک شیرین غذا کا نام تھا جس میں بشنژه ہے جو روٹی اور

کھجور اور گھی سے بنائی جاتی ہے ۔ مؤنث ۔

بشنگ بقول برہان بکسر اول و ثانی و سکون نون و کاف آلتی کہ سرش مانند کلنگ درازکہ نبابان بدان دیوار را سوراخ کنند و اسکنہ راہم گویند صاحبان انند و ناصری و مؤید ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مبدل ہمان بشند است کہ گذشت دال مہملہ بدل شد بہ کاف فارسی چنانکہ در درغ و گروغ و ہرند و پرنگ دیگر ہیچ ہمین لغت بہ بای فارسی ہم می آید کہ آن مبدل این است **(اردو)** دیکھو بشند کے دونوں معنے ۔

بشنو بقول مؤید (مطبوعہ مطبع نولکشور) ای بوکن و در دیگر نسخ قلمی بجای این (بوی شنو) را بہ ہمین معنی نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ قطع نظر ازین اختلاف کہ نتیجہ ہر دو یکی است عرض می شود کہ ما از مصدر شنودن کہ بمعنی بوئیدن ہم می آید خبر داریم و از موحدہ زائدہ ہم واقف کہ در اول افعال می آید ولیکن علما و فضلا شاید بی خبر اند ازینجاست کہ صاحب (مؤید الفضلا) از برای تائید شان امر حاضرش را بیان کردہ است شکر اللہ اوند تہ او شان است و انچہ معنی (سماعت کن) و (ہجوم کن) را ترک کردہ است نسبت آن خیال بندہ ہمین است کہ خود او از دوم خبر ندارد و از اول فضلا را خبر دار می پندارد البتہ یک چیز نازکی است کہ ہم درینجا قابل عرض ہا می دانیم یعنی متقدمین فارسی زبان شنو را امر حاضر و (شنود) را مضارع شنیدن میدانند دما عرض می کنیم کہ (شنیدن) کامل التصریف نیست و مضارع و امر حاضر این نیامدہ و انچہ شنو و شنود بر زبان است مضارع شنودن است کہ کامل التصریف آمدہ تسامح متقدمین است کہ از حقیقت خبر ندارند و حقیقت جویان را بہ مؤید الفضلای سپارند حاصل این است کہ این امر حاضر مصدر شنودن

است بہمہ معانیش کہ متصل این می آید باموحدۂ زائدہ (اردو) سونگھ۔ دیکھو بشنودن۔

بشنودن بقول بحر بکسر اوّل و واو معروف بمعنی شنیدن و فرماید کہ کامل التصریف است ومضارع این بشنود **مؤلف** عرض کند کہ موحدۂ اوّل جزو کلمہ نیست بلکہ زائد است واصل این مصدر شنودن است کہ بجای خودش می آید بمعنی (۱) شنیدن یعنی گوش کردن و (۲) بوئیدن و (۳) ہجوم نمودن وجمعیت کردن و (۴) شناوری کردن۔ پس استاد واجب التکریم ما را بہ بخشد کہ تام اوست و ذکر این بابای زائدہ دریجا کردن و دیگر معانی را گذاشتن نقصان حقیقت جویان کند (عفی اللہ عنہ) ولیکن ذکر این باتصال لغت گذشتہ لطفی وارد تا حقیقت جویان (بشنو) انتظار ردیف شین معجمہ نکشند (اردو) (۱) سُننا (۲) سونگھنا (۳) ہجوم کرنا۔ جمع ہونا۔ (۴) تیرنا۔

بشنو دیا نشنو دمن گفتگوئی می کنم مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مثل نیست بلکہ مقولہ ایست ولفظ کس از اصل مقولہ ترک شد کہ برزبان فارسیان الی الآن است (کس بشنود یا نشنود من گفتگوئی می کنم) ظاہراً این مصرعی است بروزن (چار مستفعلن) فارسیان چون کسی را ناسخن شنو بینند و خواہند کہ بحق او آن موعظت وپند ونصیحت باز نیایند اوّل این مصرع رامی خوانند و آخر پندی ونصیحتے (اردو) میاں کوئی سُنے یا نہ سُنے ہم تو کہے جائینگے۔ یہ مقولہ ہے اہل دکن کا جو بالکل ترجمہ ہے فارسی مثل کا۔

بشنو صدای تو پیدا مثل۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ برادر این مثل نباشد بلکہ مقولہ ایست کہ فارسیان بحق کسی گویند کہ از بداعمالی خود خبر ندارد و شہرتی کہ از آن گرفتہ پیش کند مقصود آن ہمین قدر است کہ شہرت بداعمالی

های تو مانند صدای توپ بلند است اگر می خواهی بشنو و خبردار شو و اصلاح اعمال خود کن (اردو) دکن میں کہتے ہیں "آپکے بداعمالیوں کا ڈنکا بج رہا ہے یعنی اگر ہمارے کہنے کا تم کو اعتبار نہیں ہے تو خود سُن لو۔

بشنیز بقول سروری بشین معجمه و نون بروزن برخیز۔ بوی مادران باشد که آنرا برنجاسف نیز گویند صاحبان برهان و ناصری و جامع هم ذکر این کرده و هر دو آخرالذکر می فرمایند که به های هوّز آخره هم آمده **مؤلّف** عرض کند که حقیقت این برارطمیسا گذشت و آسان تر است که اسم جامد فارسی زبان دانیم مگر ماخذ این انچه بقیاس ما قرین است این است که مخفف بشنیزه که به همین معنی می آید به حذف های هوّز باشد صراحت ماخذش هم در انجا کنیم (اردو) دیکھو بشنیزه۔

بشنیزه بقول برهان و رشیدی بذیل بشنزه) و هفت و سروری (۱) همان بوی مادران مرادف بشنیز که گذشت **مؤلّف** عرض کند که بخیال ما موحّدهٔ اوّل زائد می نماید و شنیزه به های نسبت در آخرش بمعنی منسوب به شنیز و شنیز مخفف شونیز و شونیز لغت فارسی است بمعنی سیاه دانه و حبّ السّودا که بهندی کلونجی نام دارد تند بو که بحث کاملش بجایش می آید پس فارسیان بزیادت های نسبت در آخرش (بوی مادران) یعنی ارطمیسا را نام نهادند نظر به تندی بویش و صراحت کافی برارطمیسا مذکور شد والله اعلم بحقیقة الحال وانچه همین لغت (۲) بمعنی بشنزه آمده حقیقتش را هم در انجا بیان کرده ایم و صراحت ماخذش هم (اردو) (۱) دیکھو ارطمیسا (۲) دیکھو بشنزه۔

بشنین بقول برهان و ناصری بضمّ اوّل بروزن گلچین گلیست در مصر و آن مانند نیلوفر پیوسته در میان آب می باشد گویند هر صباح سر از آب بر می آورد و شام ته آب فرو می رود و ساقی دارد بی برگ و ببزرگی غورهٔ خشخاش می شود و تخم آن سفید و در عطریات بکار برند و از آب

روغنی سازند بجهت علت سرسام و بیخ آن مقوی باه است - صاحبان جامع و انند هم ذکر این کرده
اند صاحب سوار السبیل گوید که عربان همین را بکسر موحده و نون معرب کرده اند صاحب محیط باعراب
معرب ذکر کرده فرماید که بیونانی لوطوس نامند و اهل مصر عرائس النیل - در دیار مصر کثیر الوجود
آن نباتیست شبیه به نیلوفر که در جوف آب می روید و هر قدر که آب بلند می شود سر آن از آب
بر می آید و سر آن مانند کوزهٔ خشخاش و بزرگتر ازان - اهل مصر دانهای آن را خشک و آرد کرده نان
می پزند و بیخ آن مانند شلجم و سیب و به و آن را پیارون نامند و خام و پخته آنرا می خورند بالجمله
سرد در دوم و تر در اوّل سوم و در جمیع افعال مانند نیلوفر و بقول گیلانی دران قوّت محلله باشد
و تحلیل ریاح و رطوبات مرخیه معده کند و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلّف** عرض کند که صاحب
مخزن این را بصورت لغت عرب نوشته اندرین صورت استعمال فارسیان به تصرّف در اعراب معرّبی
را ماند ولیکن قیاس ما قول صاحب سوار السبیل را می پسندد و آنچه صاحبان پابند لغات فرس
این را مثل لغات فارسی جا داده اند با صراحت صاحب انند که لغت فارسی گوید متقاضی آنست
که ما این را مرکّب دانیم بالغت بشن که بمعنی سراپا و بدن است و یا و نون نسبت و کنایه از گلی که
سراپا درخت است یعنی برگ ندارد و بشکل نبات است (اردو) نیلوفر سے شبیہ ایک پھول جس کا
وطن مصر ہے جسکو فارسیوں نے بشنین کہا ہے بالضم اور عربوں نے بالکسر اس کی تعریب کی ہے
افسوس ہے کہ اسکا متعارف نام معلوم نہ ہو سکا - مذکّر -

بشو بقول موارد بمعنی ترجبه کن دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و ادّعای صاحب
موارد بدون سند تعجب خیز است وضع لغت متقاضی آنست که موحده را زائد گیریم و شو را امر حاضر

شودن دانیم که بمعنی شدن می آید ومتفنین فارسی زبان آنرا امر حاضر شدن خیال می کنند ونمی دانند
که شدن مخفف شودن است وشود هم مضارع همین شودن نه شدن۔ مخفی مباد که ماخذ مصدر
شودن راهمین جا ذکر می کنیم تا حقیقت جویان در انتظار ردیف شین معجمه نباشند اسم مصدر این
شود بضم اوّل وسکون واو و دال است ومخفف آن شد بالضم وهر دو در فارسی زبان
بمعنی رفت وگذشت (هکذا فی البرهان) پس فارسیان علامت مصدر دن را بر هر دو
زیاده کردند واز دو دال مهمله یکی را حذف کرده دو مصدر وضع کردند یکی شودن و دیگرے
شدن که معنی حقیقی این رفتن وگذشتن ومجاز واقع شدن هم تکمیل بحث این بجای خودش
کنیم و در اینجا همین قدر کافی است که این هر دو مصادر اصلاً بمعنی ترجمه کردن نیامده پس اگر با
زائده را اوّل امر حاضر شودن زیاده کنیم معنی (ترجمه کن) نیست ونباشد صاحب موارد سکندری
خورده ونمیدانیم که مقصودش چیست وغیر از انکار قولش چارهٔ نیست وبار ثبوت بر ذمّهٔ مدّعی است
(اردو) دیکھو شدن اور شودن یہ اُس کا امر حاضر ہے۔

بشوتن بقول سروری بشین معجمه و تا
بوزن نمودن (۱) نام برادر اسفندیار و بحوالهٔ
نسخهٔ وفائی گوید که (۲) بمعنی بوزنه۔ صاحب
برهان بذکر هر دو معنی می فرماید که بفتح وکسرهٔ اوّل
هر دو آمده صاحب ناصری بذکر معنی اوّل می
طرازد که همان برادر اسفندیار و پسر گشتاسب شاه

در عقل و دانش واخلاق پسندیده مشهور ومعروف
بود وبالمعنی وزارت اسفندیار می نمود ز فردوسی
بشه گفت یزدان گوای من است ٭ بشوتن
درین رهنمای من است ٭ و می فرماید که معنی لفظی
این (تن خود را بشوی) و ذکر معنی دوم نکرد صاحب
جامع ذکر هر دو معنی کرده۔ خان آرزو در سراج

ذکر این بکسر اول و واو مجهول و فوقانی مفتوح کردہ بنقل
هر دو معنی بالا گوید کہ غالب کہ بمناسبتے نام برادر اسفندیار
کردہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ برادر۔ این قیاسی
است بسیار آسان ولیکن از ماخذ این چہ می فرمائی
بندہ عرض می کنم کہ معنی اول اصل است و مرکّب
از بش کہ بمعنی ناقص و ناتمام بر معنی پنجم بش گذشت و
تن بمعنی بدن و واو زائد در میان دو کلمہ چنانچہ
قاعدہ فارسی است چنانچہ تنومند و برومند کہ بمعنی
تن مند و بر مند آمدہ پس بشوتن بمعنی حقیقی۔ ناتمام
و ناقص در خلقت کنایہ باشد از بوزینہ کہ آنرا انسان
ناقص الخلقت گویند کہ مغز کامل ندارد و با وجود این
نقص خلقی بوزینہ خیلی چالاک و ہوشیار و این صفت
مسلّم پس برادر اسفندیار و پسر گشتاسپ را عجبی نیست
کہ از ہمین صفت چالاکی او بدین لقب موسوم کردہ
باشند و جا دارد کہ نظر بہ استواری اعضایش بدین
اسم موسوم شدہ باشد کہ بش بند آہنی و غیر ذالک
را ہم نام است کہ بر مفاصل صندوق و امثال آن
برای استواریش نصب کنند چنانکہ بر معنی اول بش گذشت
و واو زائد در میان دو کلمہ ہمان کہ بالا مذکور شد یعنی
معنی لفظی این استوار تن و ہر عضو او بند آہنی
دارندہ و خیلی استوار و خیال ما این است کہ این لغت
مرکّب در محاورۂ فارسی مستعمل و عَلَم است برای آنہا
فارسیان۔ لقب نباشد بلکہ اسم است برای موسوم
انیست حقیقت این نازک خیالیان بر ترجمہ
(بیان کردہ ناصری) ریشخندی کنند اختلاف اعراب
نتیجہ لب و لہجہ مقامی است (اردو) (۱) بشوتن
اسفندیار کے بھائی اور گشتاسپ کے بیٹے کا نام
ہے (۲) بندر بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔
بوزنہ۔ میمون۔ ایک جانور جو آدمی سے بہت
مشابہ ہے۔

(۳۲۵۵) (الف) **بشور آمدن** مصادر اصطلاح۔
(۳۲۵۶) (ب) **بشور آوردن** الف شور و غوغا کردن
و (ب) آمادہ و مجبور بر شور و غوغا کردن مخفی مباد
کہ الف متعدی بیک مفعول است و (ب) بدو مفعول

(ظهوری ؎) نمکین لب شده ام بشور آمد ٭ تلخ کرد است زهر با دامم ٭ (وله ؎) لذت شهد م بهم هرگز نمی آرد بشور ٭ تلخ کام شکر کنج دهن افتاده ام ٭ (وله ؎) شکر شیرینی تلخم که بشور آورد است ٭ کام از چاشنی زهر تو لذت خیز است ٭ (اردو) (الف) شور و غوغا کرنا (ب) شور و غوغا پر آماده اور مجبور کرنا۔

بشوریدن بقول بحر بر وزن نکوهیدن (۱) نفرین کردن مر (۲) دعای بد کردن و (۳) جوشیدن و در غضب شدن و فرماید که بضم اول هم آمده (کامل التصریف) و مضارع این بشورد صاحبان موارد و برهان هم ذکر این کرده صاحب ناصری بذکر هر سه معانی بالا می فرماید که با پژ ولیده در معنی متناسب است و فرماید که شوریده۔ پریشان گشته و جذبه یافته را گویند چنانکه سعدی گوید (؎) چنین دارم از پیر داننده یاد ٭ که شوریده سر بصحرا نهاد ٭ خان آرزو در سراج می فرماید که بهر دو معنی اول بسین مهمله هم گذشت و بمعنی شوریدن ازین باب نیست مؤلف عرض کند که فدای اجمال تو چرا نمی فرمائی که بمعنی اول و دوم مبدل (بسوریدن) است چنانکه کستی و کشتی و صراحت ماخذش همدرانجا کرده ایم و بمعنی سوم مزید علیه شوریدن که در ردیف شین معجمه می آید و اسم مصدرش شور و موحده در اول این زائد باشد نمیست صراحت اجمال سراج المحققین و شرح زائد از مقصود متن همین را نام است که کرده ایم۔ صاحب ناصری غلط کند که این را با پژولیدن در معنی متناسب داند زیرا چه این مصدر لیست و پژولیده افاده معنی اسم مفعول کند و مصدر پژولیدن من حیث اللفظ والمعنی با این نسبتی ندارد و ذکر شوریده مثل اسم جامدی کند و نمیداند که بر ماضی مطلق شوریدن های هوز زیاده کرده اند که افاده معنی مفعولی کند و سند شوریده از شیخ شیراز همدرینجا پیش می کند و حفظ موضوع خود نمی فرماید۔ عرض می کنیم که آن از مشتقات شوریدن است که با ردیف شین معجمه تعلق دارد و سندش برای

این مصدر چرا (اردو) (۱) نفرین کرنا (۲) بددعا	کرنا دیکھو (بسوریدن) (۳) دیکھو شوریدن۔

بشوش بقول ہفت بحوالۂ قنیہ بکسر اوّل وضم شین منقوطہ بواو رسیدہ وشین منقوطہ زدہ مکاس کردن در بیع ای تاخیر کردن در فروختن تا بہا زیادہ شود **مؤلّف** عرض کند کہ سکوت ہمہ محققین فارسی زبان سیما سروری وناصری وجامع وبرہان مارا مجبور کند برین بیان کہ وضع لغت بلحاظ معنی تقاضای آن می کند کہ عربی دانیم یا ترکی ولیکن محققین عرب وترک ومعاصرین عجم ہم ازین ساکت ونظر برین کہ محقق با نام ونشان پابند لغات فرس است می گوئیم کہ اگر سند استعمال این بیش کند بمعنی حاصل بالمصدر گیریم یعنی بی پروائی در بیع چیزی بامید گران بہائی حیف است کہ صاحب ہفت غیر مصدر را بمعنی مصدر نگاشت وبدون سند استعمال وحوالۂ محقق علم ادعا برافراشت۔ اعتبار را نشاید (اردو) زیادتی قیمت کے لئے کسی چیز کی بیع میں تاخیر کرنا۔

بشول بقول سروری وبرہان بشین معجمہ بروزن رسول (۱) بمعنی گذارندۂ کارہا صاحب برہان این را بکسر وضمّ اوّل ہم صحیح داند وصاحب ناصری بر اعراب کسر اوّل قانع **مؤلّف** عرض کند کہ ماخذ این شور ورای مہملہ آخر بدل شدہ بہ لام چنانکہ چنار وچنال وموحدۂ اوّل زائد است وازہمین اسم جامد مصدر (بشولیدن) وضع شد کہ می آید ومعنی حقیقی آن (۱) پریشان کردن و برہم زدن وبمجاز (۲) درماندہ ومتحیر نشستن و(۳) کارسازی وکارگذاری نمودن و(۴) دیدن و (۵) دانستن پس امر حاضر این مصدر بشول است وبترکیبش با اسمی اسم فاعل ترکیبی می شود و ولیکن بدون ترکیب بمعنی فاعلی (متذکرۂ بالا) را سند استعمال باید کہ خلاف قواعد فارسی است و برخلاف قواعد از برای تسلیم محاورہ۔ قول ہر سہ محققین را بدینوجہ کافی ندانیم کہ این ہر سہ پروای

قواعد نمی کنند و در عرض معانی لغات سکندریها می خورند و عادت ایشان است که اکثر اسم فاعل ترکیبی
را از مجرد امر حاضر پیدا می کنند (اردو) بشولیدن کا امر حاضر اوس کے تمام معنوں پر شامل۔
(۲) بشول بقول سروری و برہان بر وزن رسول بمعنی بیننده و داننده (ابوشکور ؎) کار
بشولیکه خرد کیش شد ٭ از سر تدبیر و خرد پیش شد ٭ صاحب برہان این را بضم اوّل و کسر اوّل
هم صحیح داند و صاحب ناصری براعراب آخر الذکر قانع و صاحب جامع فرماید که اسم فاعل از
بشولیدن مؤلف عرض کند که حیف است از اہل زبان که حقیقت این لغت بر معنی اوّلش
ظاہر کرده ایم و بی پروائی محققین اہل زبان را ہم ہمدرا نجا عرض کرده ایم و ہمین یک سند ابوشکور
نه سند ادعا بلکه سند بی غوری ایشان است که (کاربشول) درین شعر بمعنی (کاردان) است
و اینمعنی اسم فاعل ترکیبی از ترکیب لفظ بشول با لفظ کار پیدا شد بس باستناد این مجرد بشول
را بمعنی فاعلی گرفتن کار ایشان و بعید از کاربشولی است که از قواعد زبان خود خبری ندارند
(اردو) دیکھو بشولیدن اسی مصدر سے (کاربشول) اسم فاعل ترکیبی ہے۔
(۳) بشول. بقول سروری و برہان بر وزن رسول بمعنی امر بگذاردن کار و دیدن و بر ہم زدن
(حکیم اسدی ؎) نریما بید شاد و گفتا مول ٭ ہمی کارهای دگر بر بشول ٭ (اثیر اخسیکتی ؎)
بربند دست آسمان ببشول بنگاه جهان ٭ بر زن زمین را بر زمان انداز در قعر سقر ٭ صاحب
برہان این را بضم و بکسر اوّل ہم صحیح داند و گوید که یعنی بدان و ببین و کارسازی کن و بر ہم زن
و پریشان کن و صاحب ناصری براعراب آخر الذکر قانع صاحب جهانگیری گوید که باوّل مکسور و
و بثانی مضموم بمعنی ببین و بدان (انوری در ہجو قاضی کیرنگ ؎) زر دگشت از فراق لقمه بشول ٭

روی سرخ من ای سیاه و دل ۲ (اثیرالدین اخسیکتی ؎) خشمش انجاکه داد نامیه راگوشمال ۲ لقمه بشولی
نکرد خار ببزم رطب ۲ صاحب رشیدی همزبانش و می فرماید که در معنی تامل است و فرماید که در متن ابیات
بشول بمعنی پریشان کننده مناسب تر است۔ صاحب جامع فرماید که امر از بشولیدن۔ خان آرزو در
سراج گوید که در بیت اخسیکتی بهیچ وجه معنی بهین و بدان درست نمی شود و در بیت انوری معنی
پریشان کننده اصلا راست نمی آید و فرماید که (لقمه بشول) لفظی مقرر معلوم می شود و معنی آن از این
نسخها خوب بوضوح نمی پیوندد و فرماید که انچه قوسی و صاحب برهان نوشته بمناسبت آن معنی دگر
میتوان گفت **مؤلف** عرض کند که سراج المحققین این معنی را روشن نکرد و به بحث معنی شعر
از اصل مقصد کناره فرمود شک نیست که این امر حاضر مصدر بشولیدن است شامل بر همه معانیش که
می آید و از کلام حکیم اسدی تصدیق این معنی می شود و قاعدهٔ فارسی هم تائیدش می کند و در ماخذ این
با وصفیکه موحدهٔ اول زائد است اثیر اخسیکتی در شعر اول بشول را ببشول گفته یعنی بای بشول را
جزو کلمه دانسته موحدهٔ دیگر بر و زائد کرده عیبی ندارد که بی خبران ماخذ همچنین کارها کنند و
شک نیست که این سند از برای امر حاضر بشولیدن است انچه صاحب رشیدی در کلام انوری و
شعر دوم اخسیکتی بشول را بمعنی پریشان کننده گیر و نسبت آن عرض می شود که الحق انوری در کلام
خود (لقمه بشول) را که اسم فاعل ترکیبی است بصفت روی سرخ خود آورده می فرماید که روی
سرخ من که (لقمه بشول) بود از فراق لقمه زرد شده است و مقصودش از (لقمه بشول) پریشان
کنندهٔ لقمه از چاویدنش اند نیصورت بی غوری رشیدی است که مجرد بشول را بمعنی (پریشان کننده)
خیال کرد و این معنی بدون ترکیبش با کلمه لقمه حاصل نمی شود و در سند دوم اخسیکتی همان (لقمه بشول)

بزیادت یای مصدری (لقمہ بشولی) است بمعنی چاویدگی لقمہ کہ حاصل بالمصدر (لقمہ بشولیدن) باشد ودرین جا ہم صاحب رشیدی از غور کار نگرفت کہ مجرد بشول در (لقمہ بشولی) بمعنی پریشان کنندہ نیست و نباشد و بوجہ یای مصدری۔ اسم فاعل ترکیبی ہم باقی نماند۔ خان آرزو۔ اینقدر راست می گوید کہ در شعر دوم اخسیکتی۔ بشول بمعنی بہ ہین و بدان مستعمل نیست و درست می فرماید کہ در بیت انوری بشول بمعنی پریشان کنندہ نباشد و لیکن خطای اوست کہ نخستین معنی اشعار را حل نکرد از ینجا کہ (لقمہ بشول) را نمی داند و (لقمہ بشولی) را برزبان نمی راند و انچہ بمعنی دوری گیرد دور از عقل وبعید از تحقیق است۔ حقیقت جویان بدانند کہ این است طرز تحقیق محققین سلف و در ینجا این قدر کافی است کہ سند انوری و سند دوم اخسیکتی برای معنی امر حاضر نیست (اردو) بشولیدن کا امر حاضر اسکے تمام معنوں پر شامل۔

(۴) بشول۔ بقول سروری و برہان۔ بروزن رسول بمعنی پریشانی و برہمزدگی (ابن یمین ے) بیان طرہ تو کردمی ولیک دلم ؛ زبس بشول کہ دارد بکنہ آن نرسید ؛ (فریدالدین عطار ے) بدو گفتا کہ ای مرد فضولی ؛ من سرگشتہ را تا کی بشولی ؛ صاحب برہان این بالضم وکسر اول ہم صحیح داند و صاحب ناصری ہمزبانش با اعراب آخر الذکر و صراحت مزید فرماید کہ بشولش بروزن نکوہش مصدر آنست و بشولیدن و بشولیدہ یعنی برہمزدن و برہمزدہ و پریشان کردن و پریشان شدہ بر این قیاس **مؤلف** عرض کند کہ سروری خطای فاش کرد کہ کلام فریدالدین عطار را برای این معنی آورد شک نیست کہ در کلام ابن یمین بشول بمعنی حاصل بالمصدر بشولیدن است و لیکن در کلام عطار صیغۂ واحد حاضر امر است بیای خطاب و ہیچ تعلق با معنی پریشانی و برہمزدگی ندارد و تا صحیح

ستم یا الستم می کند که بشولش را مصدر گوید اعلم یا اخی مصدر بشولیدن را حاصل بالمصدر است یکی بشول است و دیگری بشولش. پس بشولش را مصدر بشول گفتن کار محققین اہل زبان نیست (اردو) پریشانی ہونا

(الف) **بشولش** بقول سروری بشین معجمه و لام بوزن پژوهش یعنی برهمزدگی و پریشانی (عطار ۵) صبح ار کشته نفس را در دهان تو کی رسیدی این بشولش در جهان تو و فرماید که بمعنی کارگذاری و بینندگی و دانندگی نیز صاحب برهان همزبانش و......

(ب) **بشولیدن** بقول سروری بمعنی (۱) دیدن و (۲) دانستن و (۳) برهمزدن و پریشان کردن و (۴) گذاردن کار (رهبرامی ۵) غلاک در بشولیدن کار اوست تو بنشین و بگار بستان زدوست تو صاحب موارد بذکر هر چهار معنی بالا گوید که (۵) درمانده و متحیر نشستن نیز و بامعنی چهارم. کارسازی نمودن هم نوشته. صاحب بحر بهر پنج معانی بالا این را کامل التصریف گوید و مضارع این بشولد صاحب برهان بهر پنج معانی بالا گوید که بکسر و فتح اول هر دو آمده و صاحب بحر بهر سه حرکات اول آورده و صاحب نوادر بذکر معنی سوم می فرماید که لغتی است در شولیدن با جمیع مشتقات و بباء فارسی هم آمده و صاحب مؤید می طرازد که بمعنی بشولیدن است کذا فی الشرفنامه وهم بحواله آن گوید که شولیدن بمعنی متحیر و درمانده نشستن اصل است و موحده اول زائد و فرماید که مگر آنکه با اصلی باشد آنوقت لغت مختلف باشد و نیز گوید که در فصل لام بشول بمعنی دیدن و دانستن آورده است. پس باید که معنی این و آن متحد باشد زیرا چه مشتق از این است و بذکر.........

(ج) **بشولیده** می گوید که شوریده و پریشان صاحب برهان نسبت این گوید که بر وزن نکوهیده بمعنی دیده و دانسته و کارسازی کرده و آشفته و پریشان و برهمزده و بشوریده **مؤلف** عرض کند که بشول که گذشت اسم مصدر (ب)

چنانکہ اشارۂ آن ہمدرانجا کردہ ایم و (الف)
حاصل بالمصدر ۔ (ب) مصدر و (ج) اسم
مفعولش و صراحت ہر پنج معنی (ب) برشول کردہ
ایم و حقیقت ماخذ ہم ہمدرانجا کہ اصل بشول شور
است و موحدہ اول زائد و شوریدن و شولیدن
ہر دو بجایش می آید و معنی سوم اصل است و
دیگر ہمہ معانی مجاز آن صاحب مؤید کہ شولیدن
را اصل داند خیال سطحی اوست کہ نظر بزیادت
موحدہ در اول بشولیدن خیال کرد کہ شولیدن
اصل است ولیکن غور نکرد کہ شولیدن ہم مبدل
شوریدن است و شوریدن اصل باشد کہ از
ماخذ شور وضع شد ۔ پریشان بیانیش طبیعت را
میشوراند و محقق کم التفات بشول را در ترادف
دیدن و دانستن می نشاند للہ العجب کہ معنی
اصلی آن من حیث اسم مصدر یا حاصل
بالمصدر مشاہدہ یا معائنہ و دانستگی
و علم چیزی است ۔ ایمن است تائید فضلا
کہ صاحب مؤید الفضلا موضوع لطیف خود
قرار دادہ ۔ وای برہمچو محققینے
کہ موضوع خود را نگاہ ندارند و حقیقت
طلبان را بہ گمراہی سپارند خدایش
بیامرزد (اردو) (الف) حاصل
بالمصدر ہے (ب) کا (۱) مشاہدہ
مذکر (۲) علم ۔ مذکر ۔ واقفیت ۔ مونث ۔
(۳) پریشان سازی ۔ مؤنث (۴) کار
گزاری ۔ مؤنث (۵) درماندگی ۔ مؤنث اور
تحیر ۔ مذکر (ب) (۱) مشاہدہ کرنا ۔ دیکھنا ۔
(۲) جاننا ۔ (۳) پریشان کرنا ۔ (۴)
کام کرنا ۔ کارگزاری کرنا ۔ (۵) درماندہ
اور متحیر ہونا ۔ (ج) ب کا اسم مفعول
(۱) دیکھا ہوا ۔ (۲) جانا ہوا (۳) پریشان
(۴) کام کیا ہوا (۵) درماندہ متحیر ۔

بشولیدن بقول برہان وانند بضم اول و کسر رابع و تحتانی بواو رسیدہ و بنون زدہ لغت

یونانی بزرقطونا را گویند کہ سپیوش باشد **مؤلف** عرض کند کہ ذکر این بر اسبغول گذشت و صاحب محیط این را لغت سریانی گفتہ باتی حالِ بیان این از موضوع محققین پابند فارسی زبان خارج نمیدانیم کہ صاحب برہان باوصفیکہ اسم متعارفۂ فارسی زبان دارد چرا این لغت سریانی نامی نگارد (اردو) دیکھو اسبغول۔

بشوکیہ ابراہیم اصطلاح۔ بقول برہان با تحتانی وکاف وہاو حرکت غیر معلوم وابراہیم کہ خود معلوم است بلغت اندلس نوعی از خار است کہ در زمین ہای سنگستان وخشن ودرشت می روید و در صحراہای شیراز بسیار ومگس عسل از گل آن خورش سازد وآنرا قرصعنہ خوانند منفعت بسیار دارد صاحب ہفت گوید کہ بفتح اوّل وضم شین منقوطہ بواو رسیدہ ومثناہ تحتانی ساکن وفتح کاف وکسر ہمزۂ مبدّلہ کہ آنرا قرصنیہ نامند صاحب انند نقل نگار برہان وصاحب محیط بر قرصعنہ بہ فتح قاف وراے مہلہ وسکون صاد مہلہ وفتح عین مہلہ ونون وہا می فرماید کہ لغت عربست، حافظ النحل نیز نامند واہل شام (شوکہ ابراہیم) و (شجرۂ ابراہیم) گویند وبیونانی بولوقیمن وبفرنگی (داریز حبیم) نام دارد نباتی است خار دارد۔ برگ آن مفروش برروی زمین واز میان برگہا ساقی گرہ دار بقدر یک شبر وزیادہ بران روئیدہ وبرگ بعضی مائل بسپیدی وخار بعضے سبز۔ منبت آن کوہستانی قدس وافریقہ وبلاد عرب وفارس وگویند کہ ہشت قسم است ویک قسم آنرا بفارسی ہیوزہ نام است وبزبان قومی کہ مگس عسل نی پرورد خار خسک نام دارد وبشیرازی شوہ۔ بالجملہ بیخ آن مستعمل ومزاج مطلق آن گرم وخشک در آخر اول شرب آن مدر حیض ومحلّل و۔ بیخ آن نافع دسد جگر امتلائی ومنافع بسیار دارد (الخ)، **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب (شوکہ ابراہیم) را بزیادت

موحّدہ و در اوّلش وتحتانی بعد واو در فارسی زبان قائم کردن کار برہان واین عملش بی برہان سند استعمال بدست نمی آید معاصرین عجم برزبان ندارند ودیگرکسی از محققین اہل زبان ذکر این نکرد وما این تصرف لفظی رانمی پسندیم وبدون سند استعمال این رالغت صحیح ندانیم (اردو) ایک خاردار درخت کا نام حافظ النحل اور شوکہ ابراہیم اور شجرۂ ابراہیم ہے۔ شہد کی مکھیاں اس کے پھول سے شیرہ حاصل کرتی ہیں۔ مذکر۔

(۱) **بشہر خود روم وشہریار خود باشم** امثال

(۲) **بشہر خویش ہر کس شہریار است** صاحبان خزینہ وامثال فارسی ذکرہر دو مثل کردہ اند واز معنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم (۲) را برزبان دارند و(۱) موافق محاورہ۔ فارسیان این امثال را بموقع بیان خوبی ہای وطن می زنند کہ آرام وراحتی کہ در وطن حاصل می باشد اصلا در غربت نباشد ومبالغۂ این بحدی کہ در وطن شہریاری حاصل است (اردو) دکن میں کہتے ہیں " وطن کی فقیری اور غربت میں امیری دونوں برابر ہیں " اس کا یہ مطلب ہے کہ وطن میں بحالت غربت وفقیری جو راحت وآرام حاصل ہوسکتا ہے وہ پردیس میں بحالت امیری نہیں نصیب ہوتا۔

بشیرازہ آوردن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از آئین انتظام ودفع برہمی کردن چنانکہ از شیرازہ بستن اوراق۔ کتاب پریشان درست ویک جابترتیب جمع میشود (صائب ؎)

خطی کان رخ تازہ می آورد ٭ جہان رابشیرازہ می آورد (اردو) انتظام کرنا۔ مرتب کرنا۔ برہمی دفع کرنا

بشیر نشاندن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید کہ بشین معجمہ بیای رسیدہ ودال مہملہ (۱) در ولایت مقرر است کہ زہر خوردہ یا مار گزیدہ را در شیر می نشانند تا رفع سمیت کنند

(۳۴۵۶)

(تاثیرے) آنکہ بشیرم نشاندز ہر عتابش ٭ غمزۂ شیرین نمی شود شکر آبش ٭ سند دیگر ہم پیش کردہ او ست (لاادری ے) گویا بیاد زلف تو شبہای ماہتاب ٭ مارم گزیدہ است و بشیرم نشاندہ اند ٭ ناقل اوّل بہار زلّہ بردارش و صاحب انند نقل نگارش و صاحب متّفق باہر دو **مؤلّف** عرض کند کہ ورای معنی حقیقی (۲) کنایہ باشد از معالجۂ مسموم کردن و (۳) آب آب کردن از ندامت یا خوف اگرچہ ما ازین دو معنی نگیریم معنی کلام تاثیر بردل و جان نکتہ سنجان اثری نمی کند و محقّقینے کہ عادت نشاندن در شیر را بر سبیل معالجہ ذکر کردہ اند از مجرّد این تذکرہ چہ حاصل و تا آنکہ لطف کلام تاثیر را از استعمال این محاورہ ظاہر نکنند ذکر این تحصیل حاصل ۔ (**اردو**) (۱) دودھ میں بٹھانا (۲) دفع سمّیت کا علاج کرنا (۳) آب آب کرنا ۔ بقول امیر شرمندہ اور خفیف کرنا ۔ گھلا دینا ۔ (بحرے) کیا ہے موتیوں کو آب آب دانتوں نے ٭ کریگا سیم کو سیماب سیمتن کا رنگ ٭ (کیفے) بت ہیں تمھارے سامنے خوشرو ا نہیں کرآب آب ٭ آتش رخسار سے عطر گل تصویر کھینچ ٭ (ناصرے) جگر و دل کو اپنے بسمل کے ٭ رعب قاتل نے آب آب کیا ٭

بشیر و شکر بر آمدن | مصدر اصطلاحی بقول بحر کہ استاد ما مخاطب بشیرین سخن است (۱) پرورش یافتن در شیر و شکر صاحبان بہار عجم دانند ہم ذکر این کردہ از ملا شانی تکلو سند آوردہ اند (ے) کجا بز ہر سوالم لب جواب کشاید ٭ شکر لبی کہ بشیر و شکر بر آمدہ باشد ٭ **مؤلّف** عرض کند کہ محقّقین اہل زبان ازین مصدر اصطلاحی ساکت و ما ہمین ہرسہ محقّقین بہ استناد ہمین یک شعر طبع آزمائی بہ قائم کردان این مصدر کردہ اند گویا از ہمین کلام شانی تکلو این مصدر مرکّب را بر آوردہ اند ۔ شاعر گوید کہ شکر لبی کہ شہرت بشیر و شکر دارد یعنی در شیرین کلامی مشہور است یا مخلوق بہ لبہای شکرین و کلام شیرین است در جواب زہر سوالم

چرا لب کشاید۔ مخفی مباد که شعرای فرس از هر دو لب معشوق یکی را شیر گفته اند و دیگری را شکر و به ثبوت. بی دہانی معشوق می گویند که لب های او شیر و شکر است که جدا شدن هر دو محال و (بران) هم بمعنی شهره شدن بر معنی دہمش گذشت بعض محققین هند نژاد برمعنی ششمش پرورش یافتن را ذکر کرده همین شعر را باستنادش آوردند و ما هدر انجا خیال خود را اخلاف شان ظاهر کرده ایم وسند شان را متعلق به معنی دہمش قرار داده ایم که شهره شدن است و ذوق سخن هم اجازت نمی دهد که درین سند معنی پرورش یافتن گیریم زیرا که پرورش اطفال عموماً با شیر و شکر می شود یعنی شیر مادر عموماً شکرین است آنانکه با شیر ماده گاو یا ماده بز پرورش اطفال می کنند شکر را باو شریک دارند تا ذائقه شیرین طفل را غب کنند. پس پرورش یافتن در شیر و شکر ندرتی و تخصیصی برائے معشوق شکردهان لب نیست سخن دران

تصفیهٔ این کنند که ذوق شان کدام معنی را می پسندد بالجمله (۲) بمعنی شهرت یافتن یا مخلوق شدن بالب های شیرین و شیرین کلامی باشد (اردو) (۱) شیر وشکر میں پرورش پانا (۲) شیریں لبی اور شیریں کلامی سے شہرت پانا یا مخلوق ہونا۔

(الف) **بشیز** (الف) بقول مؤیّد (۱) پول

(ب) **بشیزه** ریزهٔ نازک بسیار تنک رائج۔ صاحب شمس فرماید که (۲) نام داروی که بری ها دران نام دارد و بحواله سنجری می گوید که به بای پارسی چهارم حصه از دانگ و بحوالهٔ ادات می فرماید که درم کم که بجای خرید و فروخت رواج دارد صاحب هفت فرماید که معنی اوّل بکسر موحّده و شین منقوطه بمثناة تحتانی مجهول رسیده و زای هوز زده باشد و فرماید که بجای موحدهٔ تحتانی۔ بای فارسی هم درست است و (ب) بقول صاحب شمس بضمّ بای تازی وکسر نون حلوائی که از خرما و کنجد سازند و بالفتح به بای فارسی چرمی که در دامن خیمه دوزند

ونیز چیزی که میان نیفه و دستهٔ کار و وصل کنندش
مؤلّف عرض کند که نسبت معنی اوّل الف همین
قدر کافی است که مبدّل پشیز است که به بای فارسی
می آید چنانکه تپ و تب و محقّقین فارسی زبان ذکرش
کرده اند و این را ترک فرموده اند پس صراحت
ماخذش همانجا کنیم و برای این مشتاق سند استعمال
می باشیم و نسبت معنی دوم عرض می شود که محقّق
بی تحقیق همان بشنیز را که به نون سوم و زای هوّز
پنجم بمعنی مذکور گذشت بحذف نون نقل کرد و اگر
این را مخفّف آن می داند سند استعمالش یابد که
مجرّد بیانش اعتبار را نشاید که معاصرین عجم و
محقّقین فارسی زبان ازین ساکت۔ حالا عرض
می شود نسبت معنی (ب) که بی تحقیقے همان بی تحقیق
است که (بشنزه) را که بنون سوم و زای هوّز چهارم
و های پنجم بجایش گذشت درسلسلهٔ ردیف لغت
بحذف نون نوشت و بضمن حلیهٔ لفظ نون
مکسور را ذکر کرد۔ دیگر کسی از محقّقین با او نیست
و معاصرین عجم هم برزبان ندارند و آنچه نسبت
دیگر معانیش خامه فرسائی کند بذیل آن خود
او صراحت بای فارسی هم کند و تعریف آن
دراینجا از موضوع ما خارج پس تصفیهٔ آن
در ردیف بای فارسی کنیم۔ پریشان خیالی
بعض محقّقین بذیل موحده بای فارسی را
داخل می کند اگر ادعایش ما بابای تازی هم
می بود تصفیهٔ معانیش همین جا می کردیم۔
(**اردو**) (الف) (۱) کم سے کم درجہ کا خُرده جیسے
سلطنت آصفیہ اور انگلیشیہ میں پائی کا سکّہ
ہے۔ مذکّر (۲) دیکھو بشیز (ب) دیکھو بشنزه۔

بشیش بقول شمس لغت فارسی است بمعنی نیک روی دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر این
نکرد و معاصرین عجم ازین ساکت **مؤلّف** عرض کند که اگر سند استعمال این پیش شود توانیم
عرض کرد که با اماله بشّاش و تخفیف تشدید شین معجمه۔ مفرّس باشد که بشّاش در عربی زبان بمعنی

خندہ رو است (اردو) نیک رو۔ جس کی صورت اچھی ہو۔

بشیگ بقول برہان در ملحقات ترجمہ خاصہ ودیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ مجرد بیانش بدون سند استعمال بحالت سکوت دیگر محققین و معاصرین عجم اعتماد را نشاید اگر سند استعمال بدست آید اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) خاصہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ عادت۔ خصلت۔ خو۔ بان۔

بشیل صاحب سروری ندیل بشکل ذکر این بحوالہ تحفۃ السعادت کردہ گوید کہ مرادف بشکل است کہ (بجایش گذشت) **مؤلف** عرض کند کہ ما اشارہ این ہم در آنجا کردہ ایم و درینجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدل آنست کہ کاف بدل شدہ بہ تحتانی و صراحت ماخذ بر بشکل مذکور۔ بعضے از معاصرین گویند کہ کاف بہ تحتانی بدل نمی شود ما می گوئیم کہ ہمین است مثال این تبدیل کہ بدست آمد ہرگاہ کاف فارسی بہ یا تبدیل می یابد چنانکہ گلگون و گلیون وجہی نیست کہ تبدیل کاف عربی را بیا درست ندانیم و این متحقق است کہ بشکلہ نام آلہ ایست کہ تعریفش بجایش گذشت و بقول سروری کہ از اہل زبانست بشکل ہم آمدہ کہ مخفف اوست و بشیل ہم بقولش مرادف اوست۔ پس اگر این را مبدلش نگوئیم بازچہ گوئیم وجا دارد کہ تبدیل در تبدیل راہ یافتہ باشد یعنی اوّل در بشکل کاف عربی بدل شدہ بہ فارسی چنانکہ کند و گند و باز کاف فارسی بدل شدہ بہ تحتانی چنانکہ آذرگون و آذریون (اردو) دیکھو بشکل۔

بشیمر بقول ملحقات برہان بروزن حریمہ (۱) پوست خام دباغت نکردہ و (۲) تسمہ را گویند در نسخہ مؤید الفضلا (مطبوعہ مطبع نولکشور) نوشتہ کہ ہمان بشکلہ و بشکنہ و در دیگر نسخ بشیمہ مرادف

بمعنی اوّل مذکور۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ این را بمعنی اوّل لغت فارسی گوید **مؤلف** عرض کند کہ بشمہ بدون تحتانی بمعنی اوّل بجایش گذشت و بشبہ بموحّدہ دوم عوض میم ہم و ما بر بشمہ تصفیۂ ماخذش نکردہ ایم و بشبہ را معتبر ندانستیم درینجا اینقدر متحقق شد کہ پشیمہ بہ بای فارسی بدون تحتانی اصل است (اگرچہ محققین فارسی زبان آنرا در ردیف بای فارسی ترک کردہ اند) وہای ہوّزش در آخر برای نسبت و معنی لفظی آن منسوب بہ پشیم و کنایہ از پوست خام پس بای فارسی بدل شد بعربی چنانکہ اسپ و اسب و تحتانی درین لغت زائد چنانکہ بست و بیست و جادارد کہ بشبہ ہم مبدّل باشد کہ میم بدل شد بہ موحّدہ چنانکہ مدموں و بدموم کہ حقیقیش بر بدموم بیان کردہ ایم بای حال این مزید علیہ بشمہ باشد بمعنی اوّل کہ حقیقی است و معنی دوم مجاز آنست وانچہ در نسخۂ مطبوعہ مؤید این را مثل بشکلہ و بشکنہ نوشتہ تصرّف مطبع بیش نیست کہ مصیبتی است تازہ بحق اہل تحقیق لغات و متحقق شد کہ در مؤید الفضلا بعد لغات بشکلہ و بشکنہ لغت بشمہ بود خوشنویس مطبع ترکش کرد و مصححین را خواب غفلت برد و بعد بشمہ لغت بشیمہ بجایش باقی ماند کہ تعریفش (مثلہ) انوشتہ پس ضمیر مثلہ راجع شد بسوی بشکلہ و بشکنہ (**اردو**) (۱) دیکھو بشمہ (۲) تسمہ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ دوال چرم۔ چمڑے کا عرض میں کم طول میں دراز ٹکڑا۔

بشین بقول برہان بکسر اوّل و ثانی و سکون تحتانی و نون (۱) بمعنی ذات باشد مطلقا اعم از ذات واجب و ذات ممکن۔ صاحب ناصری فرماید کہ (۲) نام پسر کیقباد و اورا (کی بشین) نیز گفتہ اند و آوردند پسر او بود کہ پدر لہراسب است و ذکر معنی اوّل ہم کردہ می فرماید کہ این معنی در فرہنگہا و برہان نیست از فرہنگ دساتیر ساسان پنجم بدست آمد صاحبان ہفت و جامع و

اسند و سراج ذکر معنی اوّل کرده اند و صاحب سفرنگ بذیل شصت و هشتمی فقره (نامهٔ شت حی افرام) این را آورده **مؤلف** عرض کند که آفرین بر تلاش طبیعت ناصری که این لغت را در برهان نیافت همانا راست می گوید پیدا کرده اوست اگر چشم را به بندیم غیر ما غیری نباشد - جز این نیست که اسم جامد ژند و پاژند است (اردو) (۱) ذات - اسم مؤنث اعم ازینکه ذات واجب هو یا ذات ممکن - صاحب فرہنگ آصفیہ نے لفظ ذات پر فرمایا ہے - عربی - اسم مؤنث - صاحب - مالک - خداوند - حقیقت شئے - جوہر - مادّہ - ماہیت - عین (۲) بشین کیقباد کے فرزند کا نام ہے جس کو (کے بشین) بھی کہتے ہیں -

بشیون صاحب جهانگیری ذکر این با بشبیون کرده گوید که مرادف بشبیون است و صاحب رشیدی این را مخفف بشبیون بجذف موحده گفته صاحبان برهان و ناصری و جامع و موارد و انند و موید هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج می فرماید که چون سند این دو لفظ در میان نیست میتواند که پشتیون بضم بای فارسی و سکون شین معجمه و فوقانی و تحتانی به واو رسیده و نون بمعنی صاحب قوت باشد و لفظ بشیون بهمان معنی چه نون و ون هر دو کلمهٔ نسبت است چنانکه آذریون و همایون و وازون غایتش مجاز خواهد بود بمعنی فربه **مؤلف** عرض کند که پشبیون یا پشتیون به بای فارسی بدینمعنی نیامده و ما بر بشبیون آنرا اسم جامد فارسی قدیم گفته ایم و در اینجا این را بقول رشیدی مخففش توانیم گفت ولیکن هر چه خان آرزو می گوید قابل لحاظ است بیچاره قوت آن نداشت که قیاس خود را ثابت کند و ما بشبیون را که گذشت مبدل پشتیون می گوئیم که بای فارسی بدل شد به موحده چنانکه اسپ و اسب و تای فوقانی بدل شد به موحده

چنانکہ بتکوت و بتکوب پس خیال خان آرزو را بقاعدۂ
تبدیل ثابت کردہ ایم و این را مخفف بشبیون گوئیم
بحذف موحدہ یا مخفف پشتیون بحذف فوقانی
کہ در بعض لغات حذف فوقانی ہم بنظر آمدہ چنانکہ
راست و راس فالاخر اولی من الاول و شک
نیست کہ معنی نسبۂ بر سبیل مجاز باشد از تو نسند
مخفی مباد کہ خان آرزو می خواہد کہ ما بشبیون را تصحیف
دانیم و فرق ہمین قدر است کہ ما این را ابدال و مخفف
می خوانیم ازینکہ محققین صاحب زبان بشبیون
و بشبیون ہر دو را تسلیم کردہ اند و بوجود تصریح شان
ضرورت سندی دیگر نیست (اردو) دیکھو بشبیون۔

بای موحدہ باصاد مہملہ

بصحرا افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار (۱) رائگان از دست افتادن و صاحب انند
نقل نگارش صاحب بحر گوید کہ (۲) ظاہر شدن راز
مؤلف عرض کند کہ ما ہر دو معنی را بدون سند
استعمال تسلیم نہ کنیم۔ دیگر محققین اہل زبان و زباندان
ازین ساکت، و معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو)
(۱) ہاتھ سے گرجانا۔ رائگاں جانا۔ بقول آصفیہ ضائع
ہونا۔ برباد ہونا۔ اکارت جانا۔ (۲) راز فاش ہونا۔

(الف) **بصحرا افگندن** مصادر اصطلاحی۔
(ب) **بصحرا افگندن چیزی** بہار بذکر الف و ج
(ج) **بصحرا انداختن** گوید کہ رائگان از دست
(د) **بصحرا انداختن چیزی** انداختن است طغرا

؎ بر سرم گر افسر شاہی گذارد روزگارش چون کلاہ
لالہ بردارم بصحرا افگنم ؎ (حسن رفیع رباعی) شد
فصل طرب نظر بمینا اندازش بر دل اگرت غمی است
در پا اندازش ہر جام کہ بی بادہ بدست تو دہند چون
ساغر لالہ اش بصحرا اندازش صاحب انند ش نقل نگا
و وارستہ و بحر ذکر (ب) و (د) کردہ معنی ہمزبان بہار
مؤلف عرض کند کہ این ہر دو محققین آخر الذکر
راستائیم کہ مصدر مرکب را بزیادت لفظ (چیزی
در آخرش کامل کردند و تسامح شان را بنمائیم کہ بقصد معنی
پی نبردند معنی باید کہ در معنی ہم لفظ چیزی را داخل کنند

باجملہ کنایہ ایست ولیکن (رائگان) را ز معنی نمی پسندیم که از دست انگندن و انداختن چیزی کافی است (اردو) الف تا د پھینکدینا۔

بصحرا برون رفتن مصدر اصطلاحی۔ بہار گوید که محاورہ مقرری است گو لفظ بردن متدرک باشد (شیخ سعدی) مارا برنگ غنچه دل از گلستان گرفت تا چون لاله سینه چاک بصحرا برون رویم (مؤلف) عرض کند که هر دو از تعریف این کناره کشیدند که ذوق معنی نیافتند و جز این چاره ندیدند حق آنست که این مصدر قائم کرده بہار است و صاحب انند ش نقل نگار و تسامح اوست که در قائم کردن این لفظ بردن را داخل مصدر کردند است که از کلام سعدی مصدر (از گلستان بصحرا بردن رفتن) پیدا میشود که بمعنی بیرون شدن از گلستان و رفتن بصحرا است و ای بر محققینے که بتعریف غلط حقیقت جویان فارسی زبان را بترکستان میبرند (اردو) ناقابل ترجمہ اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے (باغ سے نکل کر جنگل کو جانا)۔

بصحرا نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر ظاہر کردن راز و صاحب انند بحوالہ غوامض سخن بر بجرد ظاہر کردن قانع (امیر خسرو) چون بصحرا نهی نہان همه را شرمسارم مکن میان همه را (مؤلف) عرض کند که با صاحب انند اتفاق داریم و باختلاف با استاد فارسی زبان خود شرمساریم که معنی بیان کرده اش تقاضای آن می کند که (بصحرا نهادن راز) قائم کنیم و مصدر قائم کرده اش متقاضی آنست که با تعمیم صاحب غوامض رویم (اردو) راز افشا کرنا۔ ظاہر کرنا۔

بصدرنگ آراستن چیزی مصدر اصطلاحی آرایش رنگارنگ کردن است (ظہوری) آراسته خوان غم بصد رنگ یا صد مصر یکی دیگ شکر نیست زیا (اردو) کسی چیز کو نہایت آراستہ کرنا۔ مختلف طریقوں سے آراستہ کرنا۔

بصدرنگ شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) متغیر شدن بسبب خجالت و انفعال مترادف رنگ دادن و گرفتن (سالک یزدی)

(۶۵۵۸)

تہا نہ شد از لعل تو عناب بصد رنگ ہا در جام و سبو
گشت می ناب بصد رنگ ہا **مؤلف** عرض کند
که این مصدر مرکب باستناد ہمین یک شعر سالک قائم
کردۂ بہار است و صاحبان انند و بحر باعتبارش نقل نگا
حق آنست که ہمه سکندری خورده اند و پی بحقیقت
نبرده تغیر از انفعال اصلا معنی این نیست بلکه معنی
زینت گرفتن و رنگ ہا پیدا کردن است شاعر گوید
که از لعل لب معشوق نه صرف عناب زینت گرفته
و صد رنگ پیدا کرده است بلکه از عکس لب سرخ معشوق
می ناب ہم در جام و سبو رنگین می نماید و رنگا رنگ است
حیف از محققین نازک خیال که معنی لطیف موافق
قیاس را گذاشته بر خلاف قیاس رفتند آئینه که معنی شان
خون لطف سخن کند قافل (اردو) (۱) خجلت
سے متغیر ہونا (۲) رنگین ہونا۔ رنگ پیدا کرنا۔
زینت حاصل کرنا۔

بصد عیب اصطلاح - بقول مؤید الفضلاء
ای بصد عیب ترا - ہمه محققین زبان دان و اہل زبان
و معاصرین عجم ازین اصطلاح ساکت **مؤلف**
عرض کند که چیزی نیست جزین که برای تائید فضلا بست
و ذوق تائیدش بحدی رساند که موضوعش در
ذہن نماند این است حاصل نسخۂ مطبوعه مطبع
منشی نولکشور و در بعضے نسخ مؤید این را نیافتیم
و در بعض نسخ (بصدت عیب) مرقوم است بائی
حال این اصطلاحی نباشد و به تعلیم ابجد خوانان
جگر فضلا را می خراشد طریقۂ استعمال این اصطلاح
عرضه می دہیم (ف) بر خرافات تو کردم نظری کم
بصدت عیب کنم در گذرے ہا (اردو) سو عیب
کے ساتھ۔ باوجود سو عیب کے۔

بصر نہادن در دیده استعمال - بینائی پیدا
کردن در چشم است (انوری ف) این در دہان
خامش سوسن نہد کلام ہا واں در طباق دیدۂ عبہر
نہد بصر ہا (اردو) آنکھ میں بینائی پیدا کرنا۔

بصو نیم شبی اصطلاح - بقول مؤید ای
تا به نیم شبی صاحب ہفت در معنی این بر مجرد آہ نیم شبی

قانع می پرسیم ازو که در لغت مرکب موحده اوّل را قائم داشتن و در تعریفش معنی آن را گذاشتن چه آئین تحقیق است اگر سند استعمال بدست آید (صور نیم شبی) را کنایه گیریم از آه مظلومان و عاشقان ـ باشد که صاحب مؤید این را در کلام شعرای فرس دیده باشد مثلاً (عاشقان گوئیم ے) بصور نیم شبی کرده ام جهان برباد ٭ زقامت

تو قیامت چراغیان نشود ٭ محقق ساده خیال نکرد که موحده درینجا بمعنی معیّت واقع شده و حقیقت (صور نیم شبی) را هم نفهمیده قلم برداشت و (بصور نیم شبی) را نگاشت و محقق ثانی معنی موحده را گذاشت این است آئین تحقیق محققین با نام و نشان (اردو) آدھی رات کی آہ کے ساتھ ـ

بصیرت بقول اند بالفتح لغت عربی است به تای مدوّره (۱) بمعنی بینائی و (۲) زیرکی **مؤلف** عرض کند که فارسیان این را بقاعدهٔ خود با تای دراز نوشته بهر دو معنی استعمال و با مصادر فرس هم مرکب کرده اند چنانکه در ملحقات می آید (اردو) بصیرت بقول آصفیه ـ عربی ـ اسم مؤنث (۱) بینائی و (۲) دانائی ـ ہوشیاری ـ

بصیرت پوشیدن استعمال ـ بمعنی پرده بر چشم کردن و چشم بند کردن (سعدی ے) چو باطل سرایند مگمار گوش ٭ چو بی ستر بینی بصیرت بپوش ٭ **مؤلف** عرض کند که متعلق معنی اوّل بصیرت است و استعمال بمعنی در فارسی بسیار زبان کم آمده (اردو) آنکھ پر پرده ڈالنا آنکھ بند کرلینا ـ

بصیرت دادن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی زیرکی و دانشمندی عطا کردن قضا و قدر (سالک قزوینی ے) یافت در بی بصری گم شدهٔ خود یعقوب ٭ چشم از هر که گرفتند بصیرت دادند (اردو) بصیرت عطا کرنا ـ دینا ـ

بای موحده با ضاد معجمه

بضاعت بقول منتخب و اند لغت عرب است به تای مدوّره بکسر اوّل و فتح عین مهمله بمعنی پاره